

23012
22/2/06

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۰۳

پیشتین آریہ ہندوؤں کا مکمل اتہاس — اوم — برتا اور سے گیان کا سب سے مکمل خزانہ

مہرشی ویدیاس کرت مکمل سنسکرت مہا گرنتھ

مہابھارت

اصلی۔ شلوک وار سلیس مکمل اور مستند اُردو ترجمہ

سمپادک۔ شرمان پرپارتھی

ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ وشکھ ساگر (اُپنشد گیان مالا) لاہور

تیار ہیں

مہابھارت حصہ اول۔ حجم ۱۱۵۰ صفحات کلاں مجلد (کلاتھ باؤنڈ) قیمت صرف آٹھ روپیہ

مہابھارت حصہ دوم۔ حجم ۸۰۶ صفحات کلاں مجلد (کلاتھ باؤنڈ) قیمت صرف چھ روپیہ

نوٹ۔ دونوں جلدوں پر ہے محصولڈاک لگتا ہے لیکن قیمت بذریعہ منی آرڈر ملنے پر آدھا محصولڈاک لگتا ہے۔ بذریعہ وی پی پارسل پندرہ روپے آٹھ آنہ اور بذریعہ منی آرڈر چودہ روپے بارہ آنے لگتے ہیں

نئے خریدار — درون پرب یعنی ماہ ستمبر ۱۹۲۳ء سے بنائے جاتے ہیں قیمت سالانہ للعہ خریداران مارتنڈ وشکھ ساگر سے للعہ مع محصولڈاک۔ مہابھارت کی سابقہ جلدیں لینا یا نہ لینا خریدار کی اپنی مرضی پر منحصر ہے

خط و کتابت کا پتہ — مینیجر اشاعت مہابھارت (دفتر رسالہ مارتنڈ وشکھ ساگر) اندرون باغ لوہاری موری دیوان لاہور

منظور عام الیکٹرک پریس ...

چالیس رُوحانی واخلاقی گلدستے

جن کے مطالعہ سے کسی بھائی کو محروم نہ رہنا چاہیئے

یہ رُوحانی واخلاقی گلدستے انسانی زندگی کو سدھارنے کے لئے بڑے مفید ہیں۔ ہزارہا بھائیوں نے ان کو پڑھ کر اپنی زندگی کو دھارمک بنالیا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اخلاق کا اعلا ترین سبق دینے والی کتابیں ان سے بڑھ کر آپ کو اردو زبان میں نہ ملینگی اس لیئے آپ ان کتابوں کو خود منگوا کر پڑھیئے۔ اپنے دوستوں اور عزیزوں سے ان کے مطالعہ کی سفارش کیجیئے۔ اس سے ملک میں اخلاق اور سداچار کی ترقی ہوگی۔ چونکہ اکثر بھائی سب کے سب روحانی واخلاقی گلدستے یکمشت منگایا کرتے ہیں۔ اس لیئے ان کی یکمشت خریداری پر ہم نے

خاص رعایت

رکھی ہوئی ہے۔ ان گلدستوں کی مجموعی تعداد ۴۰ ہے۔ ان کی قیمت علاوہ محصولڈاک للعہ ہوتی ہے۔ جو بھائی یکمشت منگائینگے۔ ان کی خدمت میں رعایتی قیمت معہ علاوہ محصولڈاک کا وی پی کیا جاویگا اور محصولڈاک عہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ جو بھائی ان گلدستوں کی خریداری کے ساتھ رسالہ مارتنڈ کی خریداری بھی قبول فرمائینگے ان کی خدمت میں سات روپے ۔ کل عہ کی بجائے عہ کا وی پی ہوگا۔

چالیس رُوحانی واخلاقی گلدستوں کے نام معہ مختصر تشریح وقیمت کے

برہمچریہ کے سادھن	۲ر	جیسے چاہو ویسے بن جاؤ	۳ر	ویراگ سندیش (گورو تیغ بہادر کی بانی)	۶ر	ستیہ آگرہ کی حقیقت	۳ر
دھرم کی دیا کھیا	۳ر	فتحمند زندگی (روحانی کتاب)	۵ر	مہاتما کا بڑھی کی سندر بانی	۲ر	گلدستہ ظرافت ہر دو حصہ	۸ر
بھگوان رام کے اپدیش	۲ر	شانتی کی دولت	۴ر	بھجن مالا (ایشور بھگتی کے بھجن)	۴ر	استری رتن کتھائیں	۸ر
شری کرشن چریتر اور شریمد بھگوت گیتا کی مہما	۴ر	اپنے خیرخواہ بنو	۴ر	دودھ چکتسا (دودھ سے علاج)	۲ر	ستی بیولا کی پتی بھگتی	۵ر
شریمد بھگوت کی تعلیم	۲ر	اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم	۲ر	شہد چکتسا (شہد سے بیماریوں کا علاج)	۴ر	مقدمہ بازی کا برا نتیجہ	۵ر
جیبی گیتا برائے روزانہ پاٹھ	۳ر	سفوج بھیدی پرانایام	۵ر	شانتی کا سوپان (مہاتما پرمہنس کی سوانحعمری)	۶ر	پتی برتا لکشمی	۴ر
غصہ دور کرنے کی تدابیر	۳ر	آئینہ سداچار اور قوت خیال	۴ر	عملی یوگ (یوگ کی ورزشیں)	۴ر	دھارمک واخلاقی کتھائیں	۲ر
انسان کو اپنی زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیئے	۲ر	مکمل صحت اور خوشی حاصل کرنے کے قدرتی طریقے	۲ر	رب العالمین کے روشن ستارے	۲ر	شری متی رادھا رانی	۴ر
راہ نجات کی ابتدائی منزلیں	۳ر	اندر شکتی کا وکاس (سوال کی عمر پانا)	۴ر	ہندو کالڑکا (انوکھا ناول)	۶ر	مہارانی چنتا دیوی اور شری وتس	۳ر
خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول	۳ر	ملنی کر تو یہ یا فرائض انسانی	۲ر	چھوٹے بھائی کا پریم (جاسوسی)	۲ر	ایک پتی برتا دیوی	۲ر

ملنے کا پتہ: لالہ رام لال ورما منیجر مارتنڈ پستکالیہ ہندو محلہ بلیرام لوہاری منڈی لاہور

شریمد بھگوت گیتا

کا

آسان اُردو ترجمہ ۔ نثر و دوہوں میں معہ تشریح وغیرہ

مترجمہ

شریمان پرمارتھی ۔ ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ (پندرہ روزہ)

و مترجم مہابھارت اُردو وغیرہ

ملنے کا پتہ

رام لال ورما منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

قیمت مکمل جلد تین روپے

[illegible]

شریمد بھگوت گیتا

دیباچہ

بیج منتر

ओं अस्य श्री भगवद्गीता माला मंत्रस्य भगवान
वेद व्यास ऋषि अनुष्टुप छन्द: श्रीकृष्ण भगवान परमात्मा

اوم اسیہ شریمد بھگود گیتا مالا منتر سیہ بھگوان وید ویاس رشی ۔ انشٹپ چھند ۔ شری کرشن پرماتما دیوتا ۔

ترجمہ اس شریمد بھگوت گیتا کے منتروں کی مالا کے شری بھگوان وید ویاس رشی ہیں ۔ انشٹپ چھند ہے ۔ اور شری کرشن پرم آتما دیوتا ہیں ۔

تشریح اوم مہا واکیہ ہے ۔ پرماتما کا سب سے افضل نام ہے ۔ ویدوں ۔ اُپنشدوں اور ہر متبرک گرنتھ کے آغاز میں آیا ہے ۔ بھگوت گیتا کے ۷۰۰ شلوک مالا کے منکوں کی مانند ہیں ۔ اور ذیل کے تین منتر دانہ سمیر کی مانند ہیں ۔ شریمد بھگوت گیتا کے کل اُصول ان میں بیج روپ سے موجود ہیں ۔ زمانہ قدیم میں یہ رواج تھا ۔ کہ کتاب کے شروع میں رشی یعنی مُصنّف کا نام چھند یعنی وزن بحر اور دیوتا یعنی جس کی توصیف کی جاتی ہے ۔ درج کیا کرتے تھے ۔ یہ بات ویدوں و دیگر پراچین گرنتھوں سے ظاہر ہے ۔

۱ - بیج منتر

अशोच्यानन्वशोच स्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे इति बीज

ترجمہ تم ایسی باتوں کی چنتا کر رہے ہو جن کی چنتا نہیں کرنی چاہیے ۔ اس پر پنڈتائی چھانٹتے ہو ۔ یہ بیج منتر ہے ۔

تشریح جیسے بیج میں درخت کی شاخ ۔ پتے ۔ پھول پھل وغیرہ سب اجزا پوشیدہ طور سے موجود ہوتے ہیں ۔ اور بونے سے نشوونما پاتے ہیں ۔ ویسے ہی بیج منتر اُن الفاظ کو کہتے ہیں جن کے معنی میں سارا گرنتھ مخفی طور پر موجود رہتا ہے ۔ یہ منتر دوسرے ادھیائے کے گیارھویں منتر کا نصف حصہ ہے ۔ وہیں اس کی پوری تشریح کی جاویگی ۔

۲ - شکتی منتر

सर्वां धर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रजेति शक्ति ॥१॥

ترجمہ سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آجاؤ ۔ یہ شکتی منتر ہے ۔

ع۱ ۔ واضح ہو کہ مہابھارت میں بھگوت گیتا بھیشم پرب کے پچیسویں ادھیائے سے شروع ہوتی ہے یہ دیباچہ مہابھارت کا حصہ نہیں ہے جس وقت ویاس مہاتماؤں نے بھگوت گیتا کو مہابھارت میں سے نکال کر علیحدہ شاستر کی صورت ترتیب دیا تھا اس وقت انہیں رشیوں نے یہ دیباچہ بھی شریمد بھگوت گیتا کے ساتھ جوڑ دیا

تشریح یہ منتر اٹھارھویں ادھیائے کے منتر ۶۶ کا نصف حصہ ہے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے ۔ کہ انسان سب دھرم کے کرم چھوڑ دے ۔ بلکہ یہ مطلب ہے ۔ کہ سب دھرم کرم کرتے ہوئے اس میں اہنکار کو ترک کر دے ۔ دھرم کرم تو سب کرے ۔ مگر اس میں میں پن نہ رکھے ۔ اس کا پھل سب ایشور پر چھوڑ دے ۔ یہ بات یہاں ایک مثال سے واضح کی جاتی ہے ۔ ایک راجہ برہم ودیا کے حصول کے واسطے ایک رشی کے پاس گیا ۔ رشی نے پوچھا ۔ اگر میں تجھے برہم ودیا کا اُپدیش دوں ۔ تو اس کے بدلے میں تم مجھے کیا دو گے ؟ راجہ نے کہا ۔ راج پاٹ سب حاضر ہے ۔ رشی بولے ۔ راج دراصل تیرا نہیں ہے ۔ اس کے مالک دراصل تیرے بزرگ تھے ۔ اور آئندہ تیری اولاد کا حق ہے ۔ راجہ نے کہا ۔ تب میرا جسم لے لیجئے ۔ رشی نے کہا ۔ اول تو یہ جسم گوشت اور ہڈی وغیرہ کا بنا ہوا ہے اور فانی ہے ۔ دوسرے اس پر تمہارے ماں باپ کو دعوئے فرزندی ہے اور اولاد کو دعوئے ولدیت ہے ۔ اور استری کو دعوئے شوہری ہے ۔ یہ تو مجھے کیوں کر دے سکتا ہے ۔ تب راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا ۔ اس نے سوچا ۔ کہ میرا تو کچھ بھی نہیں ہے ۔ (اہنکار ٹوٹا) تب اس نے کہا ۔ ہے رشی ! مجھے تو اپنا کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا ۔ رشی راج بولے ۔ تیری بھی ایک چیز ہے ۔ بشرطیکہ وہ مجھے دے دے ۔ اور پھر اس کا استعمال نہ کرے ۔ تو میں برہم ودیا تمہیں بتاؤنگا ۔ راجہ نے کمال اشتیاق سے کہا ۔ جو مانگو میں دینے کو تیار ہوں ۔ رشی بولے ۔ تو اپنا **من** مجھے دے دے ۔ راجہ نے حسب وعدہ اپنا من سنکلپ کر دیا ۔ تب رشی اُٹھ کر وہاں سے چل دئے ۔ راجہ کو دل میں تعجب ہوا ۔ کہ میں نے تو حسب وعدہ اپنا من سنکلپ کر دیا ۔ مگر رشی نے برہم ودیا نہ بتائی ۔ مگر غور کرنے کے بعد راجہ نے سوچا ۔ کہ بغیر من کے خیال کا پیدا ہونا ممکن نہیں اور من میں رشی کو دے چکا ہوں ۔ اب اس سے کوئی کرم کرنا خلاف وعدہ ہے ۔ بس خاموش بیٹھ گیا ۔ اور ایسی شانتی کی حالت میں رہا ۔ کہ کوئی خیال من میں پیدا نہ ہوا ۔ جب تین دن اس طرح گذر گئے ۔ تب رشی جن کا مقصد راجہ کو صرف خواب غفلت سے بیدار کرنا تھا ۔ وہاں پہنچ آیا ۔ اور اس نے راجہ کو بالکل شانت پایا ۔ اس نے راجہ کو آشیرباد دیا ۔ مگر راجہ چونکہ من رشی کو دے چکا تھا ۔ اس لئے جواب نہ دے سکا تب رشی نے مخاطب ہو کر کہا ۔ اے راجہ ! تو اپنا من مجھے دے چکا ہے ۔ اور اب وہ میرا ہے ۔ میرے من سے میرے سوال کا جواب دے ۔ اس کے بعد اس نے راجہ کو برہم ودیا کا اُپدیش دیا ۔ حقیقت میں سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آ ۔ سے یہی مقصود ہے ۔ کہ من کی حرکات روکنے سے سب دھرموں کا تیاگ ہو جاتا ہے ۔

۲ ۔ کیلک منتر

अहं त्वां सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि

माशुचेति कीलकम् ॥३॥

ترجمہ ۔ میں تمہیں سب پاپوں سے چھڑاؤں گا ۔ تم فکر مت کرو ۔ یہ کیلک منتر ہے ۔

تشریح جب حسب ہدایت بیج منتر کے اپنی اگیانتا و بے علمی کی حالت سے آگاہ ہو کر شکتی منتر کے مطابق عمل کرے گا ۔ تب وہ توہمات سے رہائی پا کر بھگوان کے بھروسے ہو کر رہے گا ۔ اور یہ بھگوان کا بچن ہے ۔ کہ وہ اپنے بھگت کو سب آفات سے نجات دلاتے ہیں ۔



شریمد بھگوت گیتا کا مہاتم[۱]

درحقیقت گیتا کا مہاتم بیان کرنے کی کسی میں بھی شکتی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک بہت ہی اوبھت گرنتھ ہے۔ اس میں سمپورن ویدوں کا لب لباب سنگرہ کیا گیا ہے۔ اگر متواتر زندگی بھر کوئی اس کا ابھیاس کرے۔ تو بھی اس کا انت نہیں پا سکتا۔ روزانہ نئے نئے بھاو پیدا ہوتے رہینگے۔ اس لئے یہ شاستر جب پڑھو۔ تب نیا ہی معلوم ہوگا۔ پرماتما کے گن۔ پربھاو اور مرم کا ایش جس طرح اس گیتا میں گایا گیا ہے۔ ویسا دوسرے شاستروں میں ملنا مشکل ہے۔ اس لئے اس ایک گیتا کے بھلی پرکار پڑھ لینے اور سمجھ لینے کے بعد کسی دوسرے شاستر کے پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی یہی بات مہرشی وید ویاس جی نے مہابھارت میں گیتا کا بیان ختم کرنے کے بعد کہی ہے۔

اس گیتا شاستر کو منش ماتر پڑھ سکتے ہیں۔ خواہ کوئی بھی ورن یا آشرم میں ہو۔ خواہ استری ہو۔ سب کو گیتا کے پڑھنے کا ادھکار ہے۔ مگر بھگوان میں شردھا اور بھگتی ضرور ہونی چاہئے۔ کیونکہ اپنے بھگتوں میں اس کا پرچار کرنے کی بھگوان نے آگیا دی ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے۔ کہ استری۔ ویش۔ شودر اور پاپی انسان بھی میرا آشرہ لے کر پرم گتی کو پراپت ہو سکتے ہیں (ادھیائے ۹۔ شلوک ۳۲) اور اپنے اپنے سوبھاوک کرموں کے ذریعے میری پوجا کر کے پرم سدھی کو پراپت ہوتے ہیں۔ (ادھیائے ۱۸۔ شلوک ۴۶)

جو لوگ اپنا کلیان کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ غفلت چھوڑ کر بڑی شردھا اور بھگتی سے ارتھ اور بھاو سمیت خود گیتا کا پاٹھ کیا کریں۔ اور اپنی سنتان کو بھی اس کا ابھیاس کرا دیں۔ کیونکہ یہ منش جنم درلبھ ہے۔ اس میں ایک لمحہ بھی بھگوان کی بھگتی کے بنا نہیں کھونا چاہئے۔ بھوگ تو دوسری جونیوں میں بہت بھوگے جا سکتے ہیں۔ مگر بھگوان کا ساکشاتکار صرف اس منش جنم میں ہی ہو سکتا ہے۔

دھیان

यं ब्रह्मा वरुणेन्द्र रुद्र मरुतः स्तुन्वन्ति दिव्यैः स्तवैर्वेदैः
साङ्गपदक्रमोपनिषदै गायन्ति यं सामगाः। ध्याना-
वस्थितत तद्गतेन मनसा। पश्यन्ति यं योगिनो-
यस्यान्तं न विदुः सुरासुरगणा देवाय तस्मै नमः॥

ترجمہ برہما۔ ورن۔ اندر اور مروت گن دِویہ استوتروں سے جس کی استتی کرتے ہیں۔ سام وید کے گانے والے رشی۔ انگ۔ پد۔ کرم (سلسلہ) اور اپنشدوں سمیت ویدوں کے ذریعے جس کا گان کرتے ہیں۔ یوگی لوگ دھیان میں مگن ہو کر تدگت ہوئے من سے جس کا درشن کرتے ہیں۔ دیوتا اور اسُر کوئی بھی جس کے انت کو نہیں جان سکتے اُس دیو (پرم پُرش پرماتما) دیو کو نمسکار ہے۔

۱ یہ مہاتم بھی مہابھارت کا حصہ نہیں ہے۔ مترجم

اوم

شریمد بھگوت گیتا

پہلا اُدھیائے

ارجن وِشاد۔ (ارجن کی اُداسی)

धृतराष्ट्रोवाच = धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता युयुत्सवः।
मामकाः पाण्डवाश्चैव किमकुर्वत संजय॥१॥

(دھرت راشٹر اوواچ)

دھرم کھیشترے کُروکھیشترے سمویتا یُیُتسوا ۔ امامکا پانڈواشچیو ۔ کم اکُروت سنجئے (۱)

(راجہ دھرت راشٹر بولے)

ترجمہ:- ہے سنجے! دھرم بھومی کُروکھیشتر میں اکٹھے ہوئے یدھ کی خواہش والے میرے اور پانڈو کے بیٹوں نے کیا کیا؟ (۲)

دوہا

دھرم بھومی کُروکھیشتر میں یُدھ ابھلاشی ہوا ۔ سنجے مم اُرو پانڈو سُت کہو کرت ہیں جو (۱)

تشریح سنجے راجہ دھرت راشٹر کا سارتھی اور ویاس جی کا شاگرد تھا۔ راجہ اندھے ہونے کی وجہ سے میدانِ جنگ میں نہیں گئے تھے۔ اس لئے سنجے بھی اُن کے ساتھ راجدھانی میں رہا۔ اس زمانہ میں تار یا ٹیلیفون تو تھا ہی نہیں اور راجہ یُدھ کا حال جاننا چاہتے تھے۔ اس لئے مہرشی ویاس جی نے اپنے تپوبل سے سنجے کو ایسی دِویہ شکتی دی۔ کہ وہ راجدھانی میں بیٹھا ہوا جنگ کا حال صاف طور پر دیکھتا تھا۔ اور اُسے راجہ کو سناتا تھا۔

संजय उवाच = दृष्ट्वा तु पाण्डवानीकं व्यूढं दुर्योधनस्तदा।
आचार्यमुपसंगम्य राजा वचनमब्रवीत्॥२॥

سنجے اوواچ

درِشٹوا تُو پانڈوانیکم ۔ ویُوڑھم ۔ دُریودھن اُستدا ۔ آچاریم اُپ سنگمیئے راجہ بچنم ابرویت (۲)

ترجمہ:- اس پر سنجے نے جواب دیا "اس وقت راجہ دریودھن نے دیوہ رُوپ (حلقہ بندی) سے کھڑی ہوئی پانڈوؤں کی فوج کو دیکھ کر اور درونا چاریہ کے پاس جاکر یہ بچن کہا۔ (۲)

دوہا

دریودھن نے دیکھی جب پانڈو فوج تیار ۔ بولا جا گرو درون سے من میں سچن وچار

تشریح درونا چاریہ کوروؤں اور پانڈوؤں دونوں کے گرو تھے۔ اور فنون جنگ میں ماہر کامل تھے۔ وہ اگرچہ پانڈوؤں سے بھی خوش تھے اور ارجن پر انہیں بہت پیار تھا۔ مگر یدھ میں وہ کوروؤں کی طرف سے لڑنے کو تیار ہوئے۔ دریودھن نے جب پانڈوؤں کی آراستہ فوج کو دیکھا۔ تب وہ درونا چاریہ کے پاس آیا۔ اور بولا۔

पश्यैतां पाण्डु पुत्राणामाचार्य महतीं चमूम।

व्यूढां द्रुपदपुत्रेण तव शिष्येण धीमता ॥ ३॥

پشیہ ایتام ۔ پانڈو پترانام ۔ آچاریہ ۔ مہتیم ۔ چموم ویوڑھام ۔ دریدپترین ۔ تو ششیئین ۔ دھی متا (۳)

ترجمہ ۔ ہے آچاریہ! آپ کے بدھیمان شاگرد درپد کے بیٹے (دہرشٹ دیومن) کے ذریعے آراستہ کرکے کھڑی کی گئی ۔ پانڈوؤں کی اس بڑی بھاری فوج کو دیکھئے (۳)

دوہا

دیکھئے سینا پانڈو کی ویوہ روپ مہاراج رچی آپ کے ششیہ جو دہرشٹ دیومن نے ساج

تشریح دہرشٹ دیومن درپد راجہ کے بیٹے دروپدی کے بھائی اور پانڈوؤں کے سالے تھے۔ پانڈوؤں کی فوج کے کمانڈر انچیف تھے۔ بچپن میں راجہ درپد اور درون آچاریہ کی گاڑھی دوستی تھی۔ مگر ایک بار جب راج ملنے پر درپد کے پاس درون آچاریہ گئے۔ تب درپد نے ان کا اپمان کیا۔ درون نے انہیں خوب ہرایا اسوقت سے اُن میں دشمنی ہو گئی اس شلوک میں دریودھن نے اسی پرانی دشمنی کی بات درون آچاریہ کو یاد دلائی ہے۔ کہ یہ دہرشٹ دیومن آپ کے دشمن کا بیٹا ہے۔ اور آپ کا شاگرد بھی ہے مگر آپ کے ہی خلاف لڑنے کے لئے تیار ہوا ہے۔ اس ناشکرے کو شکست دینے کے لئے آپ بھی میری فوج کو اچھی طرح آراستہ کیجئے

अत्र शूरा महेष्वासा भीमार्जुन समा युधि।

युयुधानो विराटश्च द्रुपदश्च महारथः ॥ ४॥

धृष्टकेतुश्चेकितानः काशीराजश्च वीर्यवान्।

पुरुजित्कुन्तिभोजश्च शैब्यश्च नरपुङ्गवः॥ ५॥

युधामन्युश्च विक्रान्त उत्तमौजाश्च वीर्य्यवान्।

सौभद्रो द्रौपदेयाश्च सर्व एव महारथाः॥ ६॥

اَتر شورا مہیشو اسا بھیم ارجن سماہ یدھی ۔ یویودھانو وراٹ اشچ ۔ دُرپدا اشچ مہارتھاہ (۴)

دہرشٹ کیتو شچ چیکتانہ کاشی راج شچ ویریہ وان ۔ پُروجت ۔ کنتی ۔ بھوج اشچ ۔ شیویہ اشچ نرپنگوا (۵)

یُدھامنیو شچ وکرانت ۔ اُتّم اوجا شچ ویریہ وان ۔ سوبھدرو ۔ دروپدے آشچ سرو ایو مہارتھا (۶)

ترجمہ (پانڈوؤں کی) اس فوج میں بڑے بڑے دھنش دھاری یودھا بھیم اور ارجن کی طرح بل والے بہت سے شور بیر ہیں

(جیسے) ساتیکی اور وراٹ اور مہارتھی - راجہ دُرپد (۴) دہرشٹ کیتو چیکتان اور بلوان کاشی کے راجہ - پروجت. کنتی بھوج اور آدمیوں میں سرلشٹ راجہ شَیبیہ (۵) پراکرمی یُدھامنیو اور بلوان اُتّم ادجا بھدرا کے بیٹے ابھمنیو اور دروپدی کے پانچوں بیٹے (یہ) سب ہی بڑے بڑے مہارتھی ہیں (۶)

دوہا

بیر دھنردھاری سبھی ارجن بھیم سمان (۴) دُرپد مہارتھی اور بھی ہیں وراٹ یُودھان
دہرشٹ کیتو. کاشی پتی چیکتان بلوان (۵) کُنتی بھوج پُرجت بلی. شَیو نروتم جان
یُدھامنیو یودھا اَرو. اُوتم اَوج بلوان (۶) ابھمنیو اُرو درویدی کے سُت بیر دھان

تشریح دریودھن دروناچاریہ سے کہہ رہا ہے کہ پانڈوؤں کی اس فوج میں دہرشٹ دیومن کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے شور بیر ہیں خود پانڈو بھی تو لوکی میں پرسدھ یودھا ہیں لیکن جن تھوڑے سے یودھاؤں کا ذکر کیا وہ سب بھی یعنی دس دس ہزار یودھاؤں سے لڑ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اردھ رتھیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ آپ ان کو ہرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیجیئے۔ مگر آپ اس سے یہ بھی نہ سمجھ - کر پانڈوؤں کے ان بیروں کو دیکھ کر میں ڈر گیا ہوں. نہیں- ڈرنے کی کوئی بات ہی نہیں ہے. کیونکہ ہماری فوج میں بھی تو شور بیروں کی کمی نہیں ہے -

अस्माकं तु विशिष्टा ये तान्निबोध द्विजोत्तम ।
नायका मम सैन्यस्य संज्ञार्थं तान्ब्रवीमि ते ॥

اسماکم تُو وِشِشٹا یے. تان نِبودھ دوِجوتّم | نایکا مم سَینیسیہ. سنگیارتھم. تان بروِمی تے (۷)

ترجمہ اے براہمن سریشٹ! ہماری فوج میں بھی جو بڑے بڑے (یودھا) ہیں۔ اُن کے نام بھی سن لیجئے۔ آپ کی واقفیت کے لئے میں اپنی فوج کے سیناپتیوں کے نام آپ کے سامنے کہتا ہوں (۷)

دوہا

اور ہماری فوج کے بڑے بڑے بلوان | یودھاؤں کے نام بھی سنئے کرپا ندھان (۷)

भवान्भीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिंजय: ।
अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तिस्तथैव च ॥८॥

بھوان بھیشم اَشچ. کرن اَشچ. کرپ اَشچ. سمت انجیئے | اشوت تھاما وِکرن اَشچ سوم دَتّس تتھیو چا (۸)

ترجمہ (میری فوج میں) آپ ہیں۔ پتامہ بھیشم اور کرن اور جنگ میں فتح پانے والے کرپاچاریہ اور ویسے ہی ویر اشوت تھاما وکرن اور سوم دت کے بیٹے بھوری شروا ہیں (۸)

دوہا

بھیشم - آپ اَرو کرن ہیں کرپا جِیت سنگرام
اشوت تھاما وکرن اَرو سوم دت گُن دھام (۸)

अन्येच बहवः शूरा मदर्थे त्यक्त जीविताः ।
नाना शस्त्र प्रहरणाः सर्वे युद्ध विशारदाः ॥९॥

انیے چا بہوا شورا۔ مدرتھے تیکت جیوتا   نانا شستر پرہرناہا۔ سروے یدھ وشارد ا(۹)

ترجمہ — اور بھی بہت سے شور بیر کئی طرح کے ہتھیاروں کے چلانے والے میرے لئے زندگی کی بازی لگائے ہوئے سب کے سب فنون جنگ میں ماہر ہیں (۹)

دوہا

اور بہت سے سورما مو پر دیویں پران ۔ ا بہو ودھی شستر دھار کے کھڑے یدھ میں آن (۹)

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभि रक्षितम् ।
पर्याप्तं त्विदमेतेषां बलं भीमाभि रक्षितम् ॥१०

اپریاپتم تد اسماکم بلم بھیشم ابھی رکھشتم   پریاپتم تودمے تیشام بلم بھیم ابھی رکھشتم (۱۰)

ترجمہ — بھیشم جی جس کے سیناپتی ہیں۔ وہ ہماری فوج سب طرح سے اپریاپت (مکمل) ہے۔ اور بھیم جس کے سیناپتی ہیں وہ پانڈوؤں کی فوج پریاپت (آسانی سے جیتی جا سکتی) ہے۔

دوہا

بھیشم رکھشت بل مرا اپریاپت ہے بیر ا بھیم سور کھشت پانڈو بل ہے پریاپت دھیر (۹)

تشریح — دریودھن گورو سے کہتا ہے۔ کہ ہے گورو! میری فوج بھی پانڈوؤں کے مقابلے میں کم نہیں ہے۔ اس میں بھی بڑے بڑے شور بیر یودھا ہیں۔ اور وہ سب میرے لئے زندگی کی بازی لگا کر پانڈوؤں سے لڑنے کے لئے آئے ہیں میری فوج گیارہ اکھشوہنی ہے اور پانڈوؤں کی طرف سات اکھشوہنی۔ اس لئے ہر لحاظ سے ہماری طاقت زیادہ ہے۔ مگر ہماری فوج کے سپہ سالار بھیشم جی (اگرچہ لاثانی یودھا ہیں۔ پھر بھی) بوڑھے ہیں۔ اور پانڈوؤں سے پیار بھی رکھتے ہیں مجھے کھٹکا ہے۔ کہ وہ کہیں میری فوج کی حفاظت پوری طرح سے نہ کر سکیں۔

अयनेषु च सर्वेषु यथा भागम वस्थिताः ।
भीष्ममेवाभि रक्षन्तु भवन्तः सर्व एव हि ॥११॥

اینیشو چا سرویشو۔ یتھا بھاگم اوستھتا   بھیشم ایوا بھی رکھشنتو بھونتا سرو۔ ایوہی (۱۱)

ترجمہ۔ اس لئے سب مورچوں پر اپنی اپنی جگہ کھڑے رہ کر آپ لوگ سب کے سب بھیشم جی کی ہی سب طرف سے رکھشا کریں

دوہا

آپ لوگ ہشیار ہو یتھا بھاگ استھان ا بھیشم کی رکھشا کریں سب نایک بلوان (۱۱)

تشریح — جنگ شروع ہونے سے پہلے مشرق مغرب وغیرہ سب اطراف میں سپہ سالاروں کے لئے جگہیں مقرر کر دی جاتی ہیں۔ اور سپہ سالار اعظم ساری فوج کا لاٹھی کی فوج کو ... یہ تاکید کرتا ہے کہ آپ

کرن۔ کرپاچاریہ اور دیگر سب سپہ سالار بھیشم جی کی حفاظت کریں۔ یا ان پر نگاہ رکھیں۔ ایسا نہ ہو۔ بوڑھے ہونے کی وجہ سے دشمن انہیں دبالے یا وہ خود ہی جان بوجھ کر اپنی فوج کو نقصان پہنچاویں۔

तस्य संजनयन्हर्षं कुरुवृद्धः पितामहः ।
सिंहनादं विनद्योच्चैः शङ्खं दध्मौ प्रतापवान् ॥

تسیہ۔ سنجنین ہرشم۔ کُرو ورِدّھا پتا مہا سنگھ نادم۔ وِندیوچّیے شنکھم ددھمو پرتاپ وان (۱۲)

ترجمہ (اس طرح ... درونا چاریہ سے کہتے ہوئے دریودھن کے بچوں کو شنکر (بوڑھے پرتاپی پتامہا بھیشم نے دریودھن کے دل میں خوشی پیدا کرتے ہوئے اونچی آواز سے سنگھ ناد کی طرح گرج کر شنکھ (بگل) بجایا (۱۲)

دوہا

دریودھن کے ہرش کو پتا مہا گنگوان شنکھ بجایو زور سے گرجے سنگھ سمان (۱۲)

ततः शङ्खाश्च भेर्यश्च पणवानकगोमुखाः ।
सहसैवाभ्यहन्यन्त स शब्दस्तुमुलोऽभवत् ॥

تتا شنکھاشچ بھیریشچ۔ پنوانک گومکھا سہ سیوابھیہنینت۔ سا شبد ستمولو ابھوت (۱۳)

ترجمہ۔ اس کے بعد شنکھ اور نقارے اور ڈھول مردنگ اور نرسنگھا وغیرہ باجے ایک ساتھ ہی بج اٹھے۔ ان کا وہ شور بڑا خوفناک ہوا (۱۳)

دوہا

شنکھ نقارے ڈھول اُرو نرسنگھ سب اور بجنے لگے سہسا وہاں شبد بھیو اتی گھور (۱۳)

ततः श्वेतैर्हयैर्युक्ते महति स्यन्दने स्थितौ ।
माधवः पाण्डवश्चैव दिव्यौ शङ्खौ प्रदध्मतुः ॥

تتا۔ شویتیر ہیئر یکتے مہتی سیندنے ستھتو مادھوا پانڈوشچیوہ۔ دِویو شنکھو پردد ھمتو (۱۴)

ترجمہ اس کے بعد سفید گھوڑوں والے اتم رتھ میں بیٹھے ہوئے مادھو (شری کرشن مہاراج) اور ارجن وغیرہ نے بھی اپنے اپنے دویہ (شاندار) شنکھ بجائے (۱۴)

دوہا

شویت اشو رتھ بیٹھ کے مادھو ارجن بیر۔ اپنے اپنے دویہ شنکھ لگے بجانے دھیر (۱۴)

पाञ्चजन्यं हृषीकेशो देवदत्तं धनंजयः ।
पौण्ड्रं दध्मौ महाशङ्खं भीमकर्मा वृकोदरः ॥

پانچ جنیم ہرشی کیشو دیودتم دھننجے۔ پونڈرم ددھمو مہا شنکھم بھیم کرما ورکودرا (۱۵)

ترجمہ۔ ان میں ہرشی کیش (شری کرشن مہاراج) نے پانچ جنیہ نامی شنکھ ارجن نے دیودت نامی شنکھ بجایا۔ اور خوفناک کرم کرنے والے بھیم سین نے پونڈر نامی مہا شنکھ بجایا۔

دوہا

دیودت کو پارتھ اُرو پانچ جنیہ بھگوان ۔ پونڈر کو پورت بھئے بھیم سین بلوان (۱۵)

تشریح ہرشی کیش۔ ہرشیک یعنی اندریاں اور ایش معنی سوامی۔ اندریوں کا سوامی۔ جس نے اندریوں کو جیت لیا ہو۔ شری کرشن مہاراج کا نام ہے۔

دھننجے۔ سب راجاؤں کو جیت کر بے شمار دھن پراپت کرنے والا ارجن کا نام ہے۔

دیودت۔ یہ ارجن کے شنکھ کا نام ہے۔ جو اسے دیوتاؤں نے دیا تھا۔

پانچ جنیہ۔ شری کرشن جی نے پانچ جن نامی دیت کو مار کر اس کے پیٹ سے یہ شنکھ نکالا تھا۔ اس لئے اس کا نام پانچ جنیہ ہوا۔

ورکودر۔ یہ بھیم سین کا نام ہے۔ اس کے معنی ہیں بیل کے سے پیٹ والا۔ چونکہ بھیم سین سب بھائیوں سے زیادہ کھاتے تھے۔ اور خوب بلوان تھے۔ اس لئے ان کا یہ نام پڑا۔

अनन्तविजयं राजा कुन्तीपुत्रो युधिष्ठिरः ।
नकुलः सहदेवश्च सुघोषमणिपुष्पकौ ॥ १६ ॥

اننت وجیم راجہ کنتی پُترو یدھشٹرا۔ نکلا سہدیو سچ۔ سگھوش منی پُشپکو (۱۶)

ترجمہ کنتی کے بیٹے راجہ یدھشٹر نے اننت وجے نامی شنکھ اور نکل و سہدیو نے سگھوش اور منی پشپک نام کے شنکھ بجائے (۱۶)

دوہا

اننت وجے پورت بھئے کنتی سُت نردیو ۔ نکل سگھوشک پوریا۔ منی پشپک سہدیو (۱۶)

काश्यश्च परमेष्वासः शिखण्डी च महारथः ।
धृष्टद्युम्नो विराटश्च सात्यकिश्चापराजितः ॥ १७ ॥
द्रुपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवीपते ।
सौभद्रश्च महाबाहुः शङ्खान्दध्मुः पृथक्पृथक् ॥

کاشیہ اشچ پرمیشواسا شکھنڈی چا مہارتھا۔ دھرشٹ دیومنو وراٹ اشچ ساتیکی شچ اپراجتا (۱۷)
دروپدو دروپدے آشچ سروشا ہا پرتھوی پتے ۔ سوبھدر شچ مہا باہو شنکھان ددھمو پرتھک پرتھک (۱۸)

ترجمہ کاشی کے راجہ اور دھاری شکھنڈی اور دھرشٹ دیومن اور راجہ وراٹ اور نہ جیتے جانے والے ساتیکی (۱۷) راجہ دروپد اور دروپدی کے پانچوں بیٹے اور بڑی بھجاؤں والا سبھدرا کا بیٹا ابھیمنیو۔ ان سب نے ہے راجن! الگ الگ شنکھ بجائے

دوہا

کاشی راج مہا دھنودھر شکھنڈی رتھ بیر۔ دھرشٹ دیومن وراٹ اُرو بلی ساتیکی دھیر (۱۷)
دروپد دروپدی سُت بلی ابھیمنیو شہ زور۔ اپنا اپنا شنکھ سب لگے بجانے گھور (۱۸)

تشریح شنکھنڈی اُسے کہتے ہیں جس کے منہ پر مونچھیں نہ ہوں۔ یہ پنجاب کے راجہ تھے (مفصل دیکھو مہابھارت)
(۲) مہاباہو جس کی بھجائیں گھٹنے تک پہنچ جائیں۔ اسے مہاباہو کہتے ہیں۔

स घोषो धार्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत् ।
नभश्च पृथिवीं चैव तुमुलो व्यनुनादयन् ॥ १९॥

سا گھوشو دھارت راشٹرانام ہردیانی ویاداریت۔ نبھشچ پرتھویم چیو۔ تمولو ویئونادین (۹)

ترجمہ اور (بڑے بڑے شنکھوں کے) اس خوفناک شور نے آکاش اور پرتھوی کو بھی گونجاتے ہوئے دھرت راشٹر کے بیٹوں کے دل زخمی کر دئے۔ (۱۹)

دوہا

پرتھوی اور آکاش میں بھیو شور گھمسان۔ دریودھن کی فوج کے چھوٹ گئے اوسان

ارجن کا دشمن کی فوج پر نظر ڈالنا

अथ व्यवस्थितान्दृष्ट्वा धार्तराष्ट्रान्कपिध्वजः ।
प्रवृत्ते शस्त्रसंपाते धनुरुद्यम्य पाण्डवः ॥ २०॥
हृषीकेशं तदा वाक्यमिदमाह महीपते ।
सेनयोरुभयोर्मध्ये रथं स्थापय मेऽच्युत ॥ २१॥

اتھ۔ ویئو ستھان درشٹوا دھارت راشٹران کپی دھوجا۔ پرورتے شستر سنپاتے دھنر اُدیہ مے پانڈوا (۲۰)
ہرشی کیشم۔ تدا واکیم۔ اِدماہ۔ مہی پتے۔ سینیو رُو بھیور مدھیے۔ رتھم ستھاپیہ مے اچیت (۲۱)

ترجمہ ہے راجن! اس کے بعد بندر کے جھنڈے والے ارجن نے دھرت راشٹر کے بیٹوں کو یدھ کے لئے کھڑے ہوئے دیکھ کر اس ہتھیار چلنے کے وقت دھنش اٹھا کر ہرشی کیش (شری کرشن) سے یہ بچن کہے۔ ہے اچیت! میرے رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان میں کھڑا کیجئے۔ (۲۰-۲۱)

دوہا

اے راجن! ہونے لگے جب شستر پرہار۔ دھنش اٹھا ارجن ہوئے لڑنے کو تیار (۲۰)
بولے شری بھگوان سے کپی دھوج ارجن بیر۔ دو فوجوں کے بیچ میں لے چلئے رتھ دھیر (۲۱)

यावदेतान्निरीक्षेऽहं योद्धुकामानवस्थितान् ।
कैर्मया सह योद्धव्यमस्मिन्रणसमुद्यमे ॥२२

योत्स्यमानानवेक्षेऽहं य एतेऽत्र समागताः।
धार्तराष्ट्रस्य दुर्बुद्धेर्युद्धे प्रियचिकीर्षवः ॥२३॥

یاوَدَیتان نِرِیکھشے اہم یودھ کاماں اوستھتان - کیرمیا سہہ یودّھویم اسمن رن سموُدیمے (۲۲)
یوتسیہ مان اویکھشے اہم یا ایتے اتر سماگتا - دھارت راشٹرسیہ دربدھیر یدھے پریہ چکیرشوا (۲۳)

ترجمہ: تاکہ میں ان کھڑے ہوئے یدھ کی کامنا والوں کو اچھی طرح دیکھ لوں۔ کہ اس میدان جنگ میں مجھے کن کن کے ساتھ یدھ کرنا ہوگا۔ (۲۲) کم عقل دریودھن کا یدھ میں بھلا چاہنے والے (دریودھن کے خیر خواہ) جو جو یہ راجہ لوگ اس میدان جنگ میں آئے ہیں۔ ان سب لڑاکوں کو میں دیکھوں گا۔ (۲۲ - ۲۳)

دوہا

دیکھوں اپنی آنکھ سے اُن بیروں کو ناتھ - رن میں کرنے آئے جو یدھ ہمارے ساتھ (۲۲)
یدھ ابھلاشی ہوئے کے کون کون سردار - دریودھن کم عقل کے بن آئے غم خوار (۲۳)

(سنجے بولا)

संजय उवाच

एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशेन भारत।
सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थापयित्वा रथोत्तमम् ॥
भीष्मद्रोणप्रमुखतः सर्वेषां च महीक्षिताम्।
उवाच पार्थ पश्यैतान्समवेतान्कुरूनिति ॥२५॥

ایوم اُکتو ہری کیشو گڈاکیشین بھارت - سین یور اُبھیور مدھیے ستھاپیتوُ رتھ اُتم (۲۴)
بھیشم درون پرمکھتا سرویشام چا مہی کھشتام - اُوواچ پارتھ پشیتان سم وتیان کروُن اِتی (۲۵)

ترجمہ: سنجے بولا۔ ہے بھارت! گڈاکیش (ارجن) نے جب اس طرح شری کرشن مہاراج سے کہا۔ تب وہ دونو فوجوں کے درمیان بھیشم اور درون اور دیگر سب راجاؤں کے سامنے اتم رتھ کو کھڑا کرکے ارجن سے بولے۔ کہ ہے پارتھ! ان سب اکٹھے ہوئے کوروؤں کو دیکھ (۲۵)

دوہا

سن کے ارجن بیر کے بچن شری گوپال - رن بھومی میں لے گئے اُتم رتھ تت کال (۲۴)
بولے دیکھو سامنے اے ارجن! کرو بیر - بھیشم درون آدی کھڑے راجہ سب رندھیر (۲۵)

تشریح: گڈاکیش = گڈاکا ایش - نیند کا مالک۔ جس نے نیند کو بس میں کر لیا ہو۔ ارجن نے نیند کو بس میں کیا ہوا تھا۔ اس سے اس کا یہ نام ہوا۔

तत्रापश्यत्स्थितान्पार्थः पितॄनथ पितामहान्।
आचार्यान्मातुलान्भ्रातॄन्पुत्रान्पौत्रान्सखींस्तथा।

स्तथा श्वशुरान्सुहृदश्चैव सेनयोरुभयोरपि ॥२६
तान्समीक्ष्य स कौन्तेयः सर्वान्बन्धून वस्थितान् ।
कृपया परयाविष्टो विषीदन्निदमब्रवीत् ।

تترا پشیئت ستھتان پارتھ پترن اتھ پتامہان (۲۶) آچاریان ماتلان بھراترن پتران پوتران سکھین ستھا (۲۶)
شوشران سوہرد اشچیو سینیو رو بھیو رپی (۲۷) تان سمیکشئے ساکونتئے سروان بندھول اوستھتان (۲۷)
کرپیا۔ پریاوشٹو وشیدن اِدم ۔ ابرویت

ترجمہ ۔ اس کے بعد پارتھ (ارجن) نے چاچا۔ دادا۔ آچاریہ ۔ ماما۔ بھائی۔ بندھو۔ بیٹے۔ پوتے۔ سکھا سسر اور دوست ہی ان دونو فوجوں میں کھڑے ہوئے دیکھے۔ ان سب کو یُدھ کے لئے کھڑے ہوئے دیکھ کر ارجن کا دل بھر آیا اور وہ دکھی ہو کر شری کرشن سے اس طرح بولے۔

دوہا

ارجن نے دیکھے وہاں چاچے دادے بھائی ماہے گرو متر سکھا سُت ناتی کے دائی (۲۶)
سسر۔ سالے۔ بندھو جن دونو سینا ماہیں۔ کھڑے دیکھ بولے بچن ارجن یوں ہری تائیں
دکھی ہو کہنے لگا۔ سنئے اے مہاراج

अर्जुन उवाच दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्सुं समुपस्थितम् ॥२८॥
सीदन्ति मम गात्राणि मुखं परि शुष्यति ।
वेपथुश्च शरीरे मे रोमहर्षश्च जायते ॥ २९॥

ارجن اُوواچ

درشٹ وے مم سوجنم کرشن یُیوتسم سمُوپستھتم سیدنتی مم گاترانی مُکھم چا پری شُشیہ تی (۲۸)
ویپتھوشچ شریرے مے روم ہرشچ جاییتے (۲۹)۔

ترجمہ ہے کرشن! اس یدھ کی خواہش رکھنے والے کھڑے ہوئے رشتہ داروں کو دیکھ کر میرے انگ ڈھیلے پڑتے جاتے ہیں۔ اور منہ بھی سوکھا جاتا ہے۔ اور میرا جسم کانپنے لگا ہے اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ (۲۹)

دوہا

لڑنے مرنے کے لئے رن بھومی ہیں آج (۲۸)
دیکھت ہی یہ بندھو جن کھڑے یدھ ہیں بیر ۔ انگ شتھل لب خشک مم کانپے سکل شریر (۲۹)

गाण्डीवं स्रंसते हस्तात्त्वक्चैव परिदह्यते ।
न च शक्नोम्यवस्थातुं भ्रमतीव च मे मनः ॥

گانڈیوم سرسنتے ہستات توک چیو پری دہیتے ۔ نہ چاشکنومی اوستھاتوم بھرم تیو چے مناہا (۳۰)

ترجمہ: نیز میرے ہاتھ سے گانڈیو دھنش گرا جاتا ہے ۔ میرا سارا جسم جلا جاتا ہے ۔ من چکر کھا رہا ہے ۔ اور مجھ میں کھڑے رہنے کی بھی طاقت نہیں ہے ۔ (۳۰)

دوہا

ہاتھ

گانڈیو گرنے لگا کر سے جلتی گات ۔ کھڑا رہا جاتا نہیں من چکرا وے تات (۳۰)

निमित्तानि च पश्यामि विपरीतानि केशव

न च श्रेयो ऽनुपश्यामि हत्वा स्वजनमाहवे ॥

نِمِتّانی چا پشیامی وِپرِیتانی کیشوا نہ چا شریسے او انوپشیامی ہنتوا سوجنم آہوے (۳۱)

ترجمہ: ہے کیشوا میں لکھشن (آثار یا شگون) بھی اچھے نہیں دیکھتا ہوں لڑائی میں اپنے ہی بھائی بندوں کو مارنے سے کچھ بھی بھلائی نہیں دیکھتا (۳۱)

دوہا

بُرے دکھائی دے رہے کرشن مجھے آثار ۔ ہوگا نہ کلیان کچھ بندھو جنوں کو مار (۳۱)

न काङ्क्षे विजयं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च ।

किं नो राज्येन गोविन्द भोगैर्जीवितेन वा ॥

येषामर्थे काङ्क्षितं नो राज्यं भोगाः सुखानि च ।

त इमेऽवस्थिता युद्धे प्राणांस्त्यक्त्वा धनानि च ॥

نہ کانکھشے وجیم کرشن نہ چا راجیم سُکھانی چا ۔ کم نو راجیین گوبند کم بھوگئی رجیوتین وا (۳۲)

ییشام ارتھے کانکھشتم نو راجیم بھوگا سُکھانی چا تے امے اوستھتا یدھے پرانانس تیکتوا دھنانی چا (۳۳)

ترجمہ: ہے کرشن ! میں فتح نہیں چاہتا اور راج سکھوں کو بھی نہیں بھوگنا چاہتا ۔ ہے گوبند ! ہمیں راج سے کیا فائدہ ہے اور بھوگ بھوگنے اور زندگی سے بھی کیا فائدہ ہے ؟ (۳۲) کیونکہ جن کے لئے ہم راج بھوگ اور سکھ وغیرہ کی خواہش کرتے ہیں ۔ وہی (یہ سب رشتہ دار) دھن اور پران کی بازی لگا کر میدان جنگ میں لڑنے مرنے کو تیار ہوئے کھڑے ہیں (۳۳)

دوہا

وجے راج اور سُکھ مجھے نہ چاہئے بھگوان ہوگا ان کو پائے کے کیا میرا کلیان (۳۲)

راج بھوگ سکھ کی کریں اچھا جن کے ہیت دھن اور پران تیاگ وہ بندھو کھڑے رن کھیت (۳۳)

आचार्याः पितरः पुत्रास्तथैव च पितामहाः ।

मातुलाः श्वशुराः पौत्राः श्यालाः संबन्धिनस्तथा ॥

एतान्न हन्तुमिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन ।

अपि त्रैलोक्यराज्यस्य हेतोः किं नु महीकृते ॥

ترجمہ یہ میرے گورو ۔ تاؤ چاچے وغیرہ لڑکے اور ویسے ہی دادا ۔ ماما ۔ سسر ۔ پوتے سالے نیز اور بھی سبد شتہ دار لوگ ہیں (۳۴) اے مدھوسودن! یہ خواہ مجھے مار ڈالیں ۔ مگر میں تو تینوں لوکی کے راج کے لئے بھی ان کو مارنا نہیں چاہتا ۔ پھر اس پرتھوی کے (معمولی) راج سکھ کی تو بات ہی کیا ہے (۳۵)

دوہا

گورو پتر پتر ۔ ارو پتا مہا بلوان! ماموں ۔ سالے سسر ارو پوتے پیر مہان (۳۴)
میں ان کو ماروں نہیں خواہ ماریں یہ موہے تین لوک کے راجیہ کو بھومی راج کیا ہوئے ۳۵

निहत्य धार्तराष्ट्रान्नः का प्रीतिः स्याज्जनार्दन
पापमेवाश्रयेदस्मान्हत्वै तानाततायिनः ॥३६॥
तस्मान्नार्हा वयं हन्तुं धार्तराष्ट्रान्स्वबान्धवान्
स्वजनं हि कथं हत्वा सुखिनः स्याम माधव ॥

نہتیا دھارت راشٹران نہ کا پریتی سیاج جناردنا ۔ پاپم ایوا آشریے دسمان ہتوئی تان آتتائنا (۳۶)
تسمان نہ ارہا ویم ہنتو دھارت راشٹران سوباندھوان ۔ سوجنم ہی کتھم ہتوا سکھنا سیام مادھوا (۳۷)

ترجمہ ہے جناردن! دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مار کر ہمیں کیا سکھ ہوگا ۔ ان مہا پاپیوں کے مارنے سے تو ہمیں پاپ ہی ہوگا (۳۶) اس واسطے اپنے بھائی بند دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مارنا ہمارے لئے ٹھیک نہیں ۔ ہے مادھو! بھلا اپنے ہی پیاروں کو مار کر ہمیں کیا خوشی ہوگی؟ (۳۶۔۳۷)

دوہا

ان بندھوؤں کو مار کیا سکھ ہوگا جگدیش ۔ الٹا بھاگی پاپ کا بن جاؤں گا ایش (۳۶)
بندھو ہنن اتی پاپ ہے اس کا دن بلوان ۔ مارا نہیں کلیان کچھ نہ ہوگا بھگوان (۳۷)

ارجن کا یدھ کی برائیاں بیان کرنا!

यद्यप्येते न पश्यन्ति लोभोपहतचेतसः ।
कुलक्षयकृतं दोषं मित्रद्रोहे च पातकम् ॥
कथं न ज्ञेयमस्माभिः पापादस्मान्निवर्तितुम्
कुलक्षयकृतं दोषं प्रपश्यद्भिर्जनार्दन ॥

یدیپ ایتے نہ پشینتی ۔ لوبھوپہت چیتساہ ۔ کل کھشئے کرتم دوشم متر دروہے چا پاتکم (۳۸)
کتھم نہ گیئم اسمابھی ۔ پاپاد اسمان نورتیتم ۔ گل کھشئے کرتم دوشم پرپشیدبھی جناردن (۳۹)

ترجمہ: اگرچہ راج کے لوبھ سے ان کی عقل ماری گئی ہے۔ انہیں کُل (خاندان) کی تباہی میں پاپ اور دوستوں سے دشمنی کرنے میں گناہ نہیں دکھائی دیتا۔ تو بھی اے جناردن! ہم تو جانتے ہیں۔ کہ کُل کے ناش سے کیا کیا بُرائیاں ہوتی ہیں پھر ہم اس (کُل ناشک یدھ) سے بچنے کی کوشش کیوں نہ کریں (۳۸-۳۹)

دوہا

یہ تو بھی نہیں دیکھتے یدپی کچھ بھی دوش ۔ بندھو ہنن کُل ناش ہیں پاپوں ہی کے کوش (۳۸)
پر ہم رکھتے ہیں۔ پربھو بھلے بُرے کا گیان ۔ پھر کیوں ایسے پاپ میں پھنسیں اے بھگوان (۳۹)

कुलक्षये प्रणश्यन्ति कुलधर्माः सनातनः।
धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्नम धर्मोऽभिभवत्युत ॥ ४० ॥

کُل کھشیے پرنشینتی کُل دھرما سناتنا دھرمے نشٹے کُلم کرتسنم ادھرمو ابھی بھوتی اُت (۴۰)

ترجمہ: کُل (خاندان) کے ناش ہونے سے سناتن کُل دھرم نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور کُل دھرم کے ناش ہونے سے سارے کُل کو پاپ جلد دبا لیتا ہے (۴۰)

دوہا

کُل وناش سے اے کرشن دھرم نشٹ ہو جائے ۔ دھرم ناش سے کُل سکل ہری رساتل جائے (۴۰)

अधर्माभिभवात्कृष्ण प्रदुष्यन्ति कुलस्त्रियः।
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्णसंकरः ॥ ४१ ॥

ادھرما بھی بھوات کرشن پردشینتی کُل استریا۔ استری شو دشٹا سو وارشنیے جائتے ورن سنکرا (۴۱)

ترجمہ: اے کرشن! پاپ کے زیادہ بڑھ جانے سے کُل کی استریاں خراب ہو جاتی ہیں۔ اور اے وارشنیے (ورشنی بنس میں پیدا ہوئے شری کرشن چندر) استریوں کے خراب ہونے پر ورن سنکر (بدچلن) اولاد پیدا ہوتی ہے

دوہا

جگ میں ادھرم جب بڑھے دوشٹ ہوں کُل ناری ۔ جن سے پیدا ہوں کرشن ورن شنکر بھچاری

संकरो नरकायैव कुलघ्नानां कुलस्य च।
पतन्ति पितरो ह्येषां लुप्तपिण्डोदक क्रियाः ॥

سنکرو نرکائے ایو کُل گھنانام کُل اسیہ چا ۔ پتنتی پترو ہیشاں لپت پنڈا ودک کریا (۴۲)

ترجمہ: یہ ورن شنکر کُل گھاتیوں کو اور کُل کو نرک میں لے جانے کے لئے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ لُپت ہوئے پنڈ اور جل کی کریا والے ان کے پتر نرک میں پڑتے ہیں۔ مطلب یہ پنڈ کرم اور جل کریا نہ ہونے سے ان کے پتر نرک میں گرتے ہیں (۴۲)

دوہا

ورن شنکر کُل گھاتیہ پتر نرک موں جات ہیں ۔ پنڈ اودک جب نہ ہوئے کیسے سورگ ہو جات ہیں (۴۲)

दोषै रेतैः कुलघ्नानां वर्ण संकर कारकैः।
उत्साद्यन्ते जाति धर्माः कुल धर्माश्च शाश्वताः॥

دوشئی رتئی کُل گھنانام ورن سنکر کارکئی   اُتسادینتے جاتی دھرما کُل دھرما شچ شاشوتا (۴۳)

ترجمہ (کل کے ناش کرنے والوں (کل گھاتیوں۔ ناخلفوں) کے ان ورن شنکر پھیلانے والے دوشوں سے جاتی اور کل کا سناتن دھرم نشٹ ہو جاتا ہے۔ (۴۳)

دوہا

کُل گھاتیوں کے دوش جب ورن شنکر پھیلائیں   جاتی دھرم اُرو کُل دھرم سبھی نشٹ ہو جائیں (۴۳)

उत्सन्न कुल धर्माणां मनुष्याणां जनार्दन।
नरके ऽनियतं वासो भवतीत्यनुशुश्रुम॥

اُتسن کُل دھرانام منشیانام جناردن!   نرکے انی یتم واسا بھوتی تیہ انو شُشرم (۴۴)

ترجمہ ہے جناردن! جن کے کُل دھرم نشٹ ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگ اننت کال تک نرک میں واس کرتے ہیں ایسا ہم نے سنا ہوا ہے (۴۴)

دوہا

نشٹ ہوئے کُل دھرم جن کیشو نِس سندیہہ   واس کرت ہیں نرک میں سُنا ہوا ہے یہ (۴۴)

अहो बत महा पापं कर्तुं व्यवसिता वयम्।
यद्राज्य सुख लोभेन हन्तुं स्वजन मुद्यताः॥

اہو بت مہت پاپم کرم۔ وَیہ وستا دیم   یدراجیہ سکھ لوبھین ہنتم۔ سوجنم اُدیتا (۴۵)

ترجمہ اہو! شوک ہے۔ کہ ہم لوگ بدھیمان ہو کر بھی بہت بڑا پاپ کرنے کو تیار ہوئے ہیں۔ کہ راج اور سکھ بھوگ کی خاطر اپنے ہی کل کو مارنے کے لئے کمر کس رہے ہیں (۴۵)

دوہا

ہا شوک! ہم لوبھ وش بندھو جنوں کو مار   اَتی گھور اپرادھ پر کرشن ہوئے تیار (۴۵)

यदि मा मप्रतीकार मशस्त्रं शस्त्र पाणयः।
धार्त राष्ट्रा रणे हन्यु स्तन्मे क्षेमतरं भवेत्॥

یدی مام اپرتی کارم۔ اشسترم شستر پانیا   دھارت راشٹر رنے ہنیوس تنمے کھشیم ترم بھویت (۴۶)

ترجمہ دھرت راشٹر کے بیٹے ہاتھوں میں ہتھیار لے کر نہتے اور سامنا نہ کرنے والے مجھ کو مار بھی ڈالیں۔ تو یہ میرے لئے بہت اچھا ہو گا۔ (۴۶)

دوہا

کورو گن گر یُدھ میں ہنن کریں مو پران   بن شستر ہی وَں اس میں ہی سکھ جان (۴۶)

تشریح ہے شری کرشن چندر! دریودھن وغیرہ کو یدھ سے ہونے والی ہانیوں کا وچار نہیں کرتے۔ لوبھ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔ ان پاپیوں کو کچھ برا بھلا نہیں سوجھتا۔ مگر کل ناش سے ہونے والی تباہی کو میں اچھی طرح محسوس کرتا ہوں۔ پھر میں جان بوجھ کیا پاپ کیوں بٹوروں؟

مہاراج! جب کل کے بڑے بوڑھے مرجاتے ہیں۔ تب کُل کے اگنی ہوتر وغیرہ کرم بند ہو جاتے ہیں۔ گھر میں کوئی دھرم کی راہ بتلانے والا نہیں ہوتا۔ تب بچے اور استریاں دھرم سے گر کر پاپ کے مارگ پر چلنے لگتی ہیں۔ بر پر کسی کے نہ رہنے سے استریاں پتی برت دھرم کو چھوڑ کر وبھچارنی ہو جاتی ہیں۔ اس وقت استریاں اونچ نیچ کا وچار نہ کر کے جس تس کے تعلق سے سنتان پیدا کرتی ہیں۔ تب براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر سب ایک ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ ورن شنکر (بدچلن) سنتان اُن کل ناش کرنے والوں کو اور کُل کے پتروں کو نرک میں لے جا ڈالتی ہے۔ یعنی ماتا پتا کو بہت دکھ دیتی ہے۔ ورن شنکر پیدا ہونے سے جاتی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی کل دھرم بھی ناش ہو جاتے ہیں۔ پھر بیچارے پتروں کو سدا نرک میں رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے سخت افسوس ہے۔ کہ ہم یہ کُل ناش کرنے کا پاپ کرنے کو تیار ہو گئے۔ اس سے تو یہی اچھا ہے۔ کہ میں سب ہتھیار ہاتھ سے رکھ دوں اور کوروؤں سے یدھ نہ کروں۔ ایسی حالت میں اگر کورو مجھے مار بھی دیں گے۔ تو بھی میرا بھلا ہی ہوگا کیونکہ میں کُل ناش کے پاپ سے بچ جاؤنگا۔

एव मुक्त्वार्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत ।
विसृज्य सशरं चापं शोक संविग्न मानसः ॥

(سنجے اوواچ)

ایوم اُکتوا آرجُنا سنکھیئے۔ رتھوا اُپستھ اُپاوِشت وِسرجیہ سشرم چاپم شوک سن وگن مانسا (۴۷)

ترجمہ میدان جنگ میں اس طرح کی باتیں کہ کر دھنش بان کو ایک طرف پھینک کر شوک سے دُکھی ہو کر ارجن رتھ میں پیچھے کی طرف ہٹ کر بیٹھ گیا (۴۷)

دوہا

ایسا کہ ارجن دیئو دھنش ارو بان گرائے ۔ شوک آتر ہو بیٹھیو رتھ کے پیچھے جائے (۴۷)

تشریح ہے شری کرشن! ایک تو کل کو نشٹ ہونے سے بچانا میرا دھرم ہے۔ دوسرے اہنسا (کسی کو دکھ نہ دینا) بھی سب سے بڑا دھرم ہے۔ راج پانے کے لوبھ سے اپنے ہی بھائی بندوں کو مارنا اور کل کا ناش کر کے ورن شنکر پیدا کرنا۔ یہ سب باتیں مجھے بہت بری معلوم ہوتی ہیں۔ یہ اس لوک میں بدنامی اور پرلوک میں نرک کے دینے والی ہیں۔ اس لئے مجھے تو اس میں کچھ لابھ نظر نہیں آتا۔ اگر کورو لوگ دھرم کو نہ جان کر اور لوبھ میں پڑ کر یدھ کرنا چاہیں۔ تو کریں اور مجھ نہتے کو ہی مار ڈالیں۔ مگر میں تو اب ہاتھ میں ہتھیار نہ پکڑوں گا۔ اور نہ اپنا بچاؤ ہی کرونگا۔ کیونکہ میں اہنسا دھرم کے بموجب مارنے کی نسبت مرجانا بہت اچھا سمجھتا ہوں۔ ایسا کہ کر دھنش پھینک کر ارجن رتھ کے پیچھے کی طرف تکئے کے سہارے بیٹھ گیا۔ اس نے لڑنے کا خیال بالکل چھوڑ دیا

(بھیشم پرب [illegible] شریمد بھگوت گیتا [illegible] ختم ہوا)

دوسرا ادھیائے

بھیشم پرب میں ادھیائے چھبیس ۲۶ بھیشم پرب میں ادھیائے چھبیس ۲۶

سانکھیہ یوگ

ارجن یدھ کے منظر کو دیکھ کر اُداس ہو گیا۔ اس کا جو دھرم کا راج قائم کرنے کا وچار تھا۔ وہ اس اُداسی کی رَو میں نہ معلوم کہاں بہ گیا۔ اسے اپنے کھشاتر دھرم کا بھی گیان نہ رہا۔ اور اُسے یہ سوجھنے لگا۔ کہ اس یدھ میں اپنے ہی کُل کا ناش کرنے سے میں ادھرمی یا ورن شنکر پیدا کرنے والا اور اپنے کُل اور پتروں کو نرک میں ڈالنے والا بنوں گا۔ ارجن دھرماتما تھا۔ اس میں شک نہیں۔ مگر اس کی دھرم بدھی پر موہ کا پردہ پڑ گیا۔ اس لئے وہ اپنے کرتویہ کرم کو بھول کر... سست پڑ گیا۔ اس کے اس موہ کو دور کرنے کے لئے یوگیشور شری کرشن نے اُسے پہلے کھشاتر دھرم کا اُپدیش کیا۔ اور پھر جس وجہ سے اُسے موہ ہوا تھا کہ میرے گورو پوجیہ (قابل تعظیم) اور بوڑھے رشتہ دار بھائی بند مارے جائیں گے۔ اس کی اصلیت دکھانے کے لئے بھگوان نے اُسے آتما کا حقیقی سروپ بتلایا۔ چونکہ اس میں آتما کے گیان کا اُپدیش کیا ہے اس لئے اس اُدھیائے کا نام سانکھیہ یعنی گیان یوگ ہے۔

بھگوان کا ارجن کی بزدلی کی نندا کرنا

तं तथा कृपया विष्ट मश्रु पूर्णाऽकुलेक्षणं ।
विषीदन्त मिदं वाक्य मुवाच मधुसूदन: ॥

سنجے اُوواچ

تم تتھا کرپیا وِشٹم۔ اشرو پورنا کلیکھشنم وِشیدنتم ادم واکیم۔ اُوواچ مدھوسودنا (۱)

ترجمہ اس طرح دیا (رقت) سے بھرے اور آنسوؤں بھری بیاکل آنکھوں والے۔ اُداس ارجن سے بھگوان مدھوسودن (کرشن جی) یہ کہنے لگے۔ (۱)

دوہا

دیا جگت آنسو بھرے اور دیا کُل چت ارجن سے بولے شری مدھوسودن کرت

تشریح ارجن کو اس طرح موہ میں پھنسا دریا بوس دیکھ کر شری کرشن بھگوان دلیل اور منطق کے ساتھ یہ بچن بولے۔ کہ

कुतस्त्वा कश्मल मिदं विषमे समु पस्थितम ।
अनार्य जुष्ट म स्वर्ग्य मकीर्ति कर मर्जुन ॥

شری بھگوان اوواچ

کُتستوا کشمل اِدم۔ وشمے سُم اُپستھتم ! اناریہ جشٹم ۰ اسورگیم اکیرتی کرم ۔ ارجن (۲)

ترجمہ۔ ہے ارجن ! اس (نازک) یدھ کے وقت میں تجھ میں یہ بزدلی (موہ) کہاں سے آگئی ؟ اس طرح لڑائی سے منہ موڑنا آریوں کا کام نہیں ہے ۔ اس سے نہ سُورگ ملتا ہے اور نہ کیرتی (ناموری) پھیلتی ہے (۲)

دوہا

کیسا یہ کائرپنا ۔ ارجن تجھ میں آیا ❊ دکھوں کا مُول ہے ۔ دُشٹوں کے من بھایا (۲)

क्लैव्यं मा स्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युपपद्यते ।
क्षुद्रं हृदय दौर्बल्यं त्यक्त्वोत्तिष्ठ परंतप

کلیُ وئیم ما سم گما پارتھ نہ ایتتوا اُپ پدیہ تے | کھشدرم ہردے دور بلیم تیکتوا اُتشٹ پرنتپ (۳)

ترجمہ۔ ہے پارتھ (ارجن) ایسے کایر مت بنو ۔ یہ بزدلی تمہارے یوگیہ (شانِ کے شایان) نہیں ہے ۔ ہے دشمن کو تپانے والے ! دل کی کمزوری کو تیاگ کر یُدھ کے لئے کھڑا ہو ۔ (۳)

دوہا

اے ارجن اُٹھ یدھ کر چھوڑ نپنسک بھاو | دیت نہیں شوبھا تجھے کایرتا کے بھاؤ (۳)

تشریح ۔ ہے ارجن ! اپنے بھائی بندوں کو اپنا اور اپنے کو اُن کا سمجھ کر تم موہ اور شوک میں ڈوب گئے ہو ۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر جو کمزوری اور بزدلی اس وقت دکھا رہے ہو ۔ یہ تم میں کہاں سے آگئی ؟ لڑائی سے منہ موڑنا آریوں کا کام نہیں ۔ اور تیرے جیسے بہادر کو یہ ہرگز شوبھا نہیں دیتا ۔

ارجن بھگوان سے اُپدیش دینے کی پرارتھنا کرتا ہے

कथं भीष्म महं संख्ये द्रोणं च मधुसूदन।
इषुभिः प्रति योत्स्यामि पूजार्हावरि सूदन॥

کتھم بھیشم اہم سنکھئے دورونم چا مدھوسودنم | اِشوبھی پرتی یوتسامی پوجا آرہا ۔ اری سُودن (۴)

ترجمہ ۔ ہے مدھوسودن ! میں میدان جنگ میں بھیشم پتامہ اور درونا چاریہ کے اوپر کس طرح بان برسا کر یُدھ کرونگا ۔ کیونکہ ہے دشمن کے ناش کرنے والے ! وہ دونوں ہی میرے پوجنیہ ہیں ۔ (۴)

دوہا

کیسے بھیشم درون سے یدھ کروں مدھوسودن ۔ یہ تو پوجا یوگیہ ہیں میرے اے اری سُودن (۴)

تشریح ۔ ارجن کہتا ہے ۔ بھگوان ! میں نہ تو بزدل ہوں ۔ اور نہ ہی شوک ۔ اور موہ کی وجہ سے یدھ سے منہ موڑتا

ہوں - سچ بات یہ ہے - کہ اس یدھ میں مجھے سوائے ادھرم کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا - بھیشم درون ہمارے لئے قابل پرستش ہیں - آپ ہی کہئے - میں اُن پر کیسے ہتھیار اُٹھا سکتا ہوں ؟ اُن پر ہتھیار چلانا تو دور کی بات ہے - میں تو اس بات کا خیال کرنا بھی مہا پاپ سمجھتا ہوں -

गुरून हत्वा हि महानुभावान् श्रेयो भोक्तुं भैक्ष्य मपीह लोके
हत्वार्थ कामांस्तु गुरूनिहैव भुञ्जीय भोगान्रुधिर प्रदिग्धान्॥

گرُون ہتوا ہی مہانُو بھاوان - شرے او بھوکتم بھیکشیم - اپی ہا لوکے
ہتوا ارتھ کامان تُو گرُون ہیو - بھنجی یا - بھوگان - رُدھر - پردگدھان

ترجمہ مہاراج ! میں تو مہانو بھاو (مہاتما) گورو جنوں (بزرگوں) کو نہ مار کر اس لوک میں بھیک مانگ کر گذارہ کرنا اچھا سمجھتا ہوں - کیونکہ گرو جنوں کو مار کر بھی اس لوک میں (اُن کے) خون سے لتھڑے ہوئے کام اور ارتھ روپی بھوگوں کو ہی تو بھوگوں گا ؟

دوہا

ان کوروؤں کے خون سے لتھڑے بھوگ اُڑاؤں - اس سے تو یہ ہے بھلا - بھیک مانگ کر کھاؤں

تشریح ہے کرشن ! اگر ان میرے بھائی بندوں اور بزرگوں نے لوبھ کے خیال سے دھرم کا کچھ بھی خیال نہیں کیا ہے - تو بھی یہ بڑے گنی ہیں - اُن کے دھرا سے دوش سے ان سے لڑنا مجھے پسند نہیں ہے - ان کو مار ڈالنے سے اگر میں جیت گیا - تو مجھے راج دھن اور سکھ ضرور ملینگے - مگر اس طرح راج اور سکھ بھوگ کے حاصل کرنے سے اس دنیا میں میری نندا ہوگی - اور پرلوک بھی بگڑ جائے گا - پھر ان بزرگوں کے خون سے لتھڑے ہوئے راج سکھ بھوگ کس کام کے ؟ اس سے تو یہی اچھا ہے - کہ میں بھیک مانگ کر کھا لوں اور جنگ کا ارادہ ترک ہی کر دوں

नचैतद्विद्मः कतरन्नो गरीयो यद्वा जयेम यदि वा नो जयेयुः।
यानेव हत्वा न जिजीविषाम स्तेऽवस्थिताः प्रमुखे धार्तराष्ट्राः॥

نہ چیتد ودماکتر نو گری یو - یدوا جیئے م یدی وا نو جیئے یو
یان ایو ہتوا نہ جی جی وشام استھے اوستھتا پرمکھے دھارت راشٹرا (۶)

ترجمہ (پھر) میں نہیں جانتا کہ ہمارے لئے کونسی بات اچھی ہے - یہ معلوم نہیں - کہ ہم جیتیں یا وہ - پھر جن کو مار کر ہم جینا بھی نہیں چاہتے - وہ دھرت راشٹر کے بیٹے (ہمارے بھائی) ہی ہمارے سامنے (یدھ) کے لئے کھڑے ہیں (۶)

دوہا

کیا ہوگا اس میں بھلا ہم جیتیں یا وہ - مار جنہیں ہم نہ جئیں کھڑے سامنے وہ

تشریح ہے شری کرشن ! اس بھائی بھائی کے جنگ میں فتح نہ ہماری اچھی ہے نہ اُن کی - اگرچہ فتح سب جگہ اچھی ہوتی ہے - مگر یہاں ہمارے مقابلے میں ہمارے ہی بھائی بند کھڑے ہیں - جنہیں مار کر ہم خود بھی زندہ رہنا

نہیں چاہتے۔ پھر ہمیں اپنی فتح سے کیا حاصل ہوگا۔ دوسرا اندیشہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ دونوں میں فتح کس کی ہوگی۔ لیکن فرض کرو۔ کہ فتح ہماری ہی ہوئی۔ تو بھی اس سے کیا حاصل ہوا؟ کیونکہ... مقابلے میں ہمارے ہی عزیز بھائی کھڑے ہیں۔ جن کو مار کر ہم جینا نہیں چاہتے۔ اب مان لو۔ کہ فتح اُن کی ہوئی اور ہم اس یُدھ میں ہار گئے۔ اگر مارے گئے۔ تب تو خیر۔ لیکن اگر جیتے بچے۔ تو پہلے کی طرح ہی بھیک مانگ کر گذر کرنی پڑے گی۔ دونوں حالتوں میں یدھ کرنا مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

कार्पण्य दोषोप हत स्वभाव: पृच्छामि त्वां धर्म संमूढ चेता: ।
यच्छ्रेय: स्यान्निश्चितं ब्रूहि तन्मे शिष्यस्तेऽहं शाधि मां त्वां प्रपन्नम् ॥

کارپنیہ دوشوپہت سوبھاوا۔ پرچھامی توام۔ دھرم سموڑھ چیتاہ
یچھریہ سیان نشچتم۔ برُوہی تنمے۔ ششیہ استے اہم شادھی مام توام پرپنّم (۷)

ترجمہ موہ (اگیان) سے میری عقل ماری گئی ہے۔ میرا کیا دھرم ہے۔ اس بارے میں مجھے کچھ نہیں سوجھتا اس لئے جو دھرم ہو اور جس کے کرنے سے میرا بھلا ہو اس کے بارے میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ جو بالکل ٹھیک ہو۔ وہی مارگ مجھے بتلائیے۔ میں آپ کا ششیہ ہوں۔ آپ کی شرن میں ہوں۔ مجھے اُپدیش کیجئے۔

دوہا

وِرل چت اور اُر مُوڑھ ہوا آیا شرن تمہار۔ ششیہ تمہارا ہوں پربھو دُکھ شوک دو ٹار

تشریح ہے مہاراج! اگرچہ میں سب دھرم کو جانتا ہوں۔ مگر شوک اور موہ نے میرے سب گیان کو ڈھک لیا ہے بھیشم درون وغیرہ بزرگوں میں موہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور ان کی موت کا خیال آنے سے بھی دُکھ ہوتا ہے اس لئے میں کھشاتر دھرم کو بھول کر پیچ و تاب میں پڑ گیا ہوں۔ دھرم کیا ہے۔ ادھرم کیا ہے اور مجھے اس وقت کیا کرنا چاہئے۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ بڑے ہیں۔ یوگی ہیں۔ گیانی ہیں۔ اور سدا سے میری بھلائی کرتے آئے ہیں اس لئے میں آپ کا شاگرد بن کر آپ کی شرن لیتا ہوں۔ آپ کا سچّا بھگت ہوں۔ کرپا کر کے مجھے ایسی کوئی راہ بتلائیے۔ کہ جس سے یہ شوک موہ دُور ہو کر مجھے سُکھ ملے۔

नहि प्रपश्यामि ममापनुद्याद् यच्छोकमुच्छोषणमिन्द्रियाणाम् ।
अवाप्य भूमावसपत्नमृद्धं राज्यं सुराणामपि चाधिपत्यम् ॥

نہ ہی پرپشیامی مماپنودیا۔ یچ چھوکم۔ اُوچھشوشنم اندریانام!!!
اواپیہ بھوماو سپتنم ردّھم۔ راجیم۔ سُرانام اپی چا ادھی پتیم (۸)

ترجمہ پرتھوی (ساری دنیا) کا نِش کنٹک راج یا دیوتاؤں کا راجیہ بھی اگر مل جائے۔ تو بھی یہ شوک جیسی (یا اشانتی) جو اندریوں کو جلا رہا ہے۔ اس کے دُور کرنے کا کوئی سادھن مجھے دکھائی نہیں دیتا۔ (۸)

دوہا تین لوک کا راج بھی یدی مجھے مل جائے۔ تو بھی میرے ہیئے کا دُرگ شوک نہ جائے

تشریح ارجن شری کرشن سے کہتا ہے۔ مہاراج! اس بے چینی کی وجہ سے میری اندریاں جل رہی ہیں۔ میں بہت دکھی ہو رہا ہوں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں ساری دنیا کا خود مختار بادشاہ بنجاؤں یا دیوتاؤں کا بھی راجہ بن جاؤں تو بھی میرے دل کی یہ اشانتی کم نہ ہوگی۔ اس لئے میں آپ کی شرن میں آتا ہوں۔ میرا اُدھار کیجئے۔

بات یہ ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی عالم فاضل کیوں نہ ہو جائے۔ اور خواہ ساری دنیا کا چکرورتی راجہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ مگر جب تک اُسے آتما کا گیان نہیں ہوتا۔ اس کے دل کو شانتی نہیں مل سکتی۔ شانتی اور سچا آنند صرف آتم انوبھو میں ہے۔ دنیا کے بھوگوں میں نہیں۔ پرانوں میں ایک کتھا ہے۔ کہ مہرشی ناردجی نے سنک وغیرہ رشیوں کے پاس جا کر سوال کیا۔ بھگون! مجھ کو سب ودیائیں آتی ہیں اور ساری دنیا کی نعمتیں (سکھ) بھی حاصل ہیں۔ پھر بھی میرا دل بے چین رہتا ہے۔ مجھے شانتی نہیں ملتی۔ رشیوں نے جواب دیا۔ نارد! تم نے دنیوی علوم اور دنیوی بھوگوں کے حصول کے لئے کوشش کی ہے۔ سو وہ تمہیں مل گئے ہیں۔ مگر من کی شانتی کا تعلق آتما سے ہے۔ کیا تم نے آتم ودیا سیکھی ہے؟ نارد نے کہا؟ مہاراج میں نے تو اس ودیا کا نام بھی آج ہی سنا ہے۔ تب رشیوں نے ناردجی کو آتم ودیا سکھائی۔ جس سے اُن کے من کو شانتی مل گئی۔ کہنے کا مطلب یہ کہ ارجن کو آتم ودیا کا گیان نہیں ہے۔ اس لئے اسے تین لوک کا راج بھی خواہ مل جائے۔ تو بھی اُسے شانتی نہیں ہو سکتی۔ جب راج اور بھوگ سے شانتی نہیں مل سکتی۔ تب عبث بھائی بندوں کو یدھ میں مارنے سے کیا فائدہ۔ ایسا سوچ کر ارجن بولا

संजयउवाच एवमुक्त्वा हृषीकेशं गुडाकेशः परंतप ।
न योत्स्य इति गोविन्दमुक्त्वा तूष्णीं बभूव ह ॥

(سنجے اوواچ)

ایوم اُکتوا ہرشی کیشم گڈا کیشہ پرم تپ۔ نہ یوتسیہ اتی گوبند اُکتوا تُوشنیم ببھُوو ہا (۹)

ترجمہ سنجے بولا۔ ہے دھرت راشٹر! نیند کو جیتنے والا ارجن انترجامی شری کرشن مہاراج سے اس طرح کہکر پھر صاف طور سے یہ کہہ کر کہ ہے گوبند! میں یدھ نہیں کرونگا۔ چپ ہو گیا (۹)

دوہا

ایسا کہ شری کرشن سے بولیو ارجن بیر | "ناہیں لڑوں گوبند میں" کہہ بھیو چُپ دھیر (۹)

تشریح ہے مہاراج! میں تو اب لڑنا نہیں چاہتا۔ یہ بات میں کچھ ہٹ کر کے آپ سے نہیں کہ رہا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ پہلے آپ اپنے دھرم اُپدیش سے میرے دل کی بے چینی کو دور کردیں اور مجھے اپنے دھرم (فرض) سے آگاہ کر دیں۔ کیونکہ اگر میں اس بے چینی کے ہوتے اور دھرم ادھرم کا فیصلہ کئے بغیر ہی یدھ میں شامل ہو گیا۔ اور میری جیت بھی ہو گئی۔ تو بھی ساری عمر میرے دل سے یہ دُکھ دور نہ ہوگا۔ کہ میں نے اپنے پوجیہ بزرگوں اور بھائیوں کو مار کر یہ راج حاصل کیا ہے۔ آپ کے اُپدیش سے اگر میری بے چینی یا موہ دُور ہو گیا۔ تب آپ جو فرمائیں گے۔ وہی میں کرونگا (۹)

तमुवाच हृषीकेशः प्रहसन्निव भारत ।

सेनयोरुभयोर्मध्ये विषीदन्तमिदं वचः ॥

تم اُوواچ ہرشی کیشاہ پرہسن اِو بھارت سینیورُو بھیور مدھیئے وِشیدنتم ادم وچاہ (۱۰)

ترجمہ ہے دھرت راشٹر! انتریامی شری کرشن مہاراج نے دونو فوجوں کے درمیان اس دکھی ارجن کو ہنستے ہوئے یہ بچن کہے - (۱۰)

دوہا

اے بھارت! دُکھی کھڑے دو سینا کے ماہیں - ہرشی کیش مُسکائے کے بولے ارجن تاہیں (۱۰)

آتم گیان سے ہی دُکھ کا ناش ہوتا ہے

اپنے سگے سمبندھیوں کو یدھ کرنے کے لئے تیار دیکھ کر ارجن کو موہ ہوا - اس نے سوچا - میں ان کا ہوں اور یہ میرے ہیں - ہائے ان سب سے مجھے الگ ہونا پڑے گا - جس وقت ارجن پر اس طرح سے شوک اور موہ کی بدلی نہیں چھائی تھی - تب وہ کشاتر دھرم کے انوسار لڑنے مرنے کو تیار تھا - مگر جوں ہی موہ نے آکر ان کی عقل پر پردہ ڈالا - تب وہ لڑنے سے صاف انکار کر گیا - اس وقت اس نے اپنے کشاتر دھرم کو ہی تلانجلی دے کر بھیک مانگ کر کھانے کو ترجیح دی - یعنی وہ اپنے فرض سے گمراہ ہو گیا -

ارجن کی طرح ہی بہت سے لوگ جب کہ اُن کی بُدھی شوک اور موہ سے ماری جاتی ہے - اپنا اصلی دھرم تیاگ کر (فرض سے گمراہ ہو کر) اُلٹے راستے پر چل پڑتے ہیں - بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں - جو دھرم تو کرتے ہیں - مگر اس میں اہم بھاو رکھتے ہیں - وہ کہتے ہیں - یہ کام میں نے کیا ہے - اور مجھے اس کا پھل ملنا چاہیئے - اس طرح کے خیالات سے وہ دھرم ادھرم کی گٹھڑی باندھتے ہیں - دھرم ادھرم کے جمع ہونے سے انہیں بار بار اچھی بُری جونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے اور سکھ دکھ بھوگنے پڑتے ہیں - اُن کا سنسار بندھن سے کبھی چھٹکارا نہیں ہوتا - یہ میرا ہے - میں اس کا ہوں - یہ کام کرنے سے پاپ ہوگا - اس کے کرنے سے پن ہوگا - اس قسم کے خیالات سے شوک اور موہ کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا - اور یہ شوک اور موہ ہی سنسار کے بندھن ہیں - ان کو نشٹ ہوئے بغیر جنم مرن وغیرہ دکھوں سے نجات نہیں مل سکتی - مگر اس... شوک اور موہ کا ناش بنا آتم گیان کے نہیں ہو سکتا - اس لئے سارے سنسار کے کلیان کے لئے شری بھگوان ارجن کو اس دوسرے ادھیائے کے گیارھویں شلوک سے آتم گیان کا اُپدیش دیتے ہیں -

अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे ।
गतासूनगतासूंश्च नानुशोचन्ति पण्डिताः ॥

شری بھگوان اوواچ

اشوچیان انوشوچ استوم پرگیا وادانش چ بھاشسے - گتاسون اگتاسونش چا - نا - انوشوچنتی پنڈتاہ (۱۱)

ترجمہ | تم ان کے لئے شوک کر رہے ہو جن کے لئے شوک نہ کرنا چاہیئے - اور باتیں پنڈتائی کی کرتے ہو - مگر پنڈت لوگ کبھی جیتے ہوئے اور مرے ہوئے کا شوک نہیں کرتے (۱۱)

دوہا

شوک کرو تم اشوک ہیں بن کے پنڈت دھیر ۔ مرے جیئے کا شوک پر پنڈت کریں نہ پیر

تشریح ارجن! مرنا جیتا تو لگا ہوا ہی ہے۔ اس میں رنج کرنے یا خوشی منانے کی کوئی بات نہیں۔ مرنا نام آتما کے مرنے کا نہیں ہے۔ نہ جینا ہی آتما کے جینے کا نام ہے۔ یہ جسم جو پنچ مہا بھوتوں یعنی زمین۔ پانی۔ ہوا۔ آگ اور آکاش سے بنا ہے۔ وہی مرتا ہے اور وہی جیتا ہے۔ آتما مرتا جیتا نہیں۔ وہ جسم دھارن کر لیتا ہے اور پھر چھوڑ بھی دیتا ہے۔ جب وہ مرتا نہیں۔ تو اس کے لیئے دکھ کیوں؟ آتما امر اور اجنما ہے۔ ہمارے جسم کے اندر جو آتما ہے۔ وہ ہمیشہ رہتا ہے اور وہی آتما ہم ہیں حقیقت میں۔

न त्वेवाहं जातु नासं न त्वं नेमे जनाधिपाः।
न चैव न भविष्यामः सर्वे वयमतः परम्॥

نہ تو ایوا ہم جاتو۔ ناسم۔ نہ توم نیمے جنا دِھپا۔ نہ چیو نہ بھوِشیا مہ سروے وَیَم تا پرم (۱۲)

ترجمہ نہ تو ایسا ہی ہے کہ میں کسی وقت نہیں تھا یا تو نہیں تھا۔ یا یہ سب راجہ لوگ نہیں تھے۔ نہ ایسا ہی ہے۔ کہ اس سے آگے ہم سب نہیں رہینگے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم اور یہ سب راجہ لوگ پہلے بھی تھے۔ اب بھی ہیں اور آگے بھی رہینگے۔ (اس لیئے رنج کرنا فضول ہے)

دوہا

کیا ہم تم یا اور پہلے سب بھوپال ۔ نہ تھے ہیں۔ پھر ہوئیں گے اے ارجن سب کال

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! اننت کال سے ہم تم اور یہ سب راجہ لوگ جنم لیتے اور مرتے چلے آرہے ہیں ہم ہزاروں بار مرے اور ہزاروں بار جیئے۔ آگے بھی اسی طرح سلسلہ چلتا رہے گا۔ اس لیئے بھی ان کے مرنے کا رنج کرنا فضول ہے۔ ہم تم اور ان سب راجاؤں میں جو آتما ہے۔ وہ نت۔ امر اور اوناشی ہے۔ ماضی حال اور مستقبل تینوں کال میں اس کا ناش نہیں ہوتا۔ اگر کہو۔ کہ جیو کو تو میں روز مرتے اور پیدا ہوتے دیکھتا ہوں۔ پھر یہ امر اور اوناشی کیسے ہو سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔

देहिनोऽस्मिन्यथा देहे कौमारं यौवनं जरा।
तथा देहान्तरप्राप्तिर्धीरस्तत्र न मुह्यति॥

دیہی نو۔ اسمن یتھا۔ دیہے کومارم۔ یووَنم جرا۔ تتھا۔ دیہانتر پراپتی۔ دھیرا۔ تتر نہ موہیتی (۱۳)

ترجمہ جیسے جیو آتما کی اس دیہہ میں کمار (بچپن)۔ جوانی اور بڑھاپا ہوتا ہے۔ ویسے ہی دوسرے جسموں کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس بارے میں دھیر (سمجھ دار) لوگ موہ نہیں کرتے (۱۳)

دوہا

جیسے ہوں اس دیہہ میں لوون۔ جرا۔ کمار۔ تیسے ہی یہ دیہہ ملے۔ دھیر نہ کریں وچار (۱۳)

تشریح

جیسے ہماری اس دیہہ میں بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا تین طرح کی حالتیں آتی ہیں۔ مگر آتما ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے۔ مر نہیں جاتا۔ یہی حالت ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم کو اختیار کرنے کی ہے۔ مگر جن لوگوں کو آتم گیان نہیں ہے وہ جسم کی اس تبدیلی سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ وہ مرا ہوا جان کر بڑے دکھی ہوتے ہیں۔ روتے دھوتے ہیں۔ مگر آتم گیانی لوگ دھوکہ نہیں کھاتے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا اور مرنا جینا جسموں کا دھرم ہے۔ آتما کا نہیں۔ آتما سدا ایک رس رہتا ہے۔ جس طرح مسافر ایک سرائے کو چھوڑ کر دوسری سرائے میں جا رہتا ہے۔ یا کرایہ دار ایک مکان کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں جا رہتا ہے۔ اور اپنے کو مرا ہوا یا پیدا ہوا نہیں سمجھتا ہے۔ اسی طرح آتما مسافر اور جسم سرائے کی مانند ہے۔ ایسا جان کر جسم کے چھوٹنے کا رنج نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ آگے بہت سی جسم روپی سرائیں مل جائیں گی۔ پرانے مکان سے نئے مکان میں جانے سے جیسے انسان گھبراتا نہیں۔ بلکہ خوش ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنے پرانے جسم کو چھوڑتے وقت خوش ہونا چاہئے۔ کہ آگے نیا مکان رہنے کے لئے ملے گا۔ ارجن نے کہا ہے مہاراج یہ تو میں نے مانا کہ آتما جسم سے الگ ہے اور اوناشی ہے۔ اور جسم کے ناش ہونے سے آتما کچھ بھی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ ایک جسم کے ناش ہونے پر دوسرا نیا جسم مل جاتا ہے۔ اس لئے بھیشم درون وغیرہ کے لئے رنج کرنا عبث ہے۔ کیونکہ اُن کو موجودہ جسم سے اچھا اور تازہ جسم مل جائے گا۔ مگر ایک بات کا دُکھ مجھے ضرور ہوگا۔ کہ میں انہیں دیکھ نہ سکوں گا۔ انہیں بغلگیر نہ کر سکونگا۔ اور اُن سے بات چیت نہ کر سکوں گا۔ اور اُن کے دیکھنے سننے اور اُن سے بات چیت کرنے سے مجھے جو سکھ ہوتا ہے۔۔۔۔ اُن کے نہ رہنے سے میرا وہ سکھ نشٹ ہو جائے گا۔ اور اُن کا کٹا ہوا جسم دیکھ کر مجھے دُکھ ہوگا۔

(۲) پھر اس میں بھی شک ہے۔ کہ وہ دوسرا جسم اچھا ہو۔ یا بُرا۔ اس میں گرمی سردی کا آرام ہو یا نہ ہو۔ ایسی اچھی چیزیں کھانے کو ملیں یا نہ ملیں۔ اس لئے مجھے پیاری چیزوں کی جدائی سے دُکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سب تو جسم کے ناش ہوتے ہی مجھ سے چھوٹ جائیں گے

(۳) ان سب اعتراضات کے جواب میں بھگوان کہتے ہیں:-

मात्रास्पर्शास्तु कौन्तेय शीतोष्णसुखदुःखदाः।
आगमापायिनोऽनित्यास्तांस्तितिक्षस्व भारत॥

ماترا سپرشا ستو کونتیہ شیت اُوشن سکھ دُکھدا۔ آگما پائنو۔ انتیا ستاں تتکشسو بھارت (۱۴)

ترجمہ ہے کنتی پترا اندریوں کے ساتھ وشیوں کا سنیوگ (تعلق) ہونے سے ہی سکھ دُکھ اور سردی گرمی ہوتے ہیں۔ وہ سدا قائم نہیں رہتے۔ آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ ہے بھارت! تو اُن کو برداشت کر۔ (۱۴)

دوہا

وشیوں کے سمبندھ سے سُکھ دُکھ اُوشن شیت ۔ آتے جاتے ہیں سدا سہن کرو سب میت (۱۴)

تشریح وشیوں اور اندریوں کے ملاپ کو ماترا سپرش کہتے ہیں۔ پانچ گیان اندریاں آنکھ۔ کان۔ زبان۔ ناک چمڑا ہیں اور روپ۔ شبد۔ رس۔ گندھ اور سپرش یہ ان کے پانچ وشے ہیں۔ ان اندریوں کے وشیوں یعنی دیکھنے سننے کھانے

پینے اور سونگھنے اور چھونے وغیرہ سے ہی جیو آتما کو سکھ دُکھ ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک جیو کا جسم کے ساتھ تعلق ہے۔ ان کو دلیری کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے اور ان سے سُکھ ملنے پر خوشی اور دکھ ملنے پر رنج کا اظہار نہ کرنا چاہیئے۔ یہ اندریہ وشئے آنے جانیوالے ہیں۔ آج ہیں تو کل نہیں۔ پرسوں پھر آموجود ہوتے ہیں۔ ان کا کچھ اعتبار نہیں۔ کب آئیں۔ اور کب چلے جائیں۔ اس لئے اُن کی پرواہ نہ کرکے بھلے آدمی کو آتم گیان کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو انسان ان وشیوں میں پھنس کر دُکھی ہوتا ہے۔ اُسے بھی یہ برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اور جو ان سے بے پرواہ رہتا ہے اسے بھی سہتے پڑتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ جو آدمی ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ اُسے یہ وشئے دُکھ نہیں دے سکتے۔ مطلب یہ کہ سکھ دُکھ اندریوں کے وشئے ہیں اور فانی ہیں۔ آتے ہیں اور جاتے ہیں پیدا ہوتے ہیں اور ناش ہوتے ہیں۔ اس لئے انسان کو ان کی وجہ سے خوشی یا رنج نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کو خواب کی طرح سمجھ کر برداشت کرنے میں ہی بدھیمانی ہے۔

سوال۔ جو ان سُکھوں اور دکھوں کو بخوشی برداشت کرتا ہے۔ اسے کیا پھل ملتا ہے۔ سو بھگوان کہتے ہیں۔

यं हि न व्यथयन्त्येते पुरुषं पुरुषर्षभ।
समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते॥

یم ہی نہ ویتھینتی ایتے پُرشم پُرش ارشبھا۔ سم دُکھ سُکھم دھیرم سوامرتتوائے کلپتے (۱۵)

ترجمہ کیونکہ ہے پرش سریشٹ! جس دھیر (گیانی) پرش کو یہ (ماترا سپرش) بیاکل نہیں کر سکتے۔ جو سکھ اور دُکھ کو سمان سمجھتا ہے۔ وہ موکھش پانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ (۱۵)

دوہا

اندریوں کے سُکھ دُکھ جسے کریں بیاکل ناہیں۔ ایسے سم درشی پُرش مُکتی یوگیہ ہو جاہیں (۱۵)

موکھش کا ادھکاری

تشریح وہ آدمی جسے سکھ دُکھ یکساں ہے۔ جو سکھ کی حالت میں خوشی سے پھولتا نہیں اور دُکھ کی حالت میں اُداس نہیں ہوتا۔ جو گرمی سردی وغیرہ سے اپنی آتما کو بالکل الگ سمجھتا ہے اور خوشی سے گرمی سردی سکھ دکھ کو برداشت کرتا ہے۔ وہ مکتی پانے کا ادھکاری ہو جاتا ہے۔ یعنی جو مان اپمان سُکھ دُکھ وغیرہ کو پہلے کئے ہوئے کرموں کا بھوگ سمجھ کر شانتی سے برداشت کرتا ہے۔ اور اپنی آتما کو نہیں گراتا۔ اندریوں کے وشیوں کی پرواہ نہ کرکے آتم گیان کے حصول میں لگا رہتا ہے۔ وہ گیانی ہے اور وہی موکھش کا ادھکاری ہے۔ ایسے مہاتما پرش کی موت نہیں ہوتی جس کی موت ہوتی ہے۔ وہ اس کا جسم ہے۔ جسے وہ اپنی آتما نہیں سمجھتا جسم۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ آکاش وغیرہ سے بنا ہے۔ آتما مٹی یا پانی یا آگ نہیں ہے۔ جس مٹی کو پیروں تلے روندتے ہوئے ہم چلتے ہیں اور جو پانی۔ آگ۔ آکاش۔ ہوا ہم روز کام میں لاتے ہیں۔ وہی مٹی۔ پانی۔ آگ۔ خلا اور ہوا اس جسم میں ہے۔ انہیں کا یہ جسم بنا ہے۔ یہی پانچ تتو مل کر جسم بن جاتے ہیں۔ جیسے وہ الگ الگ پانچ تتو ہیں۔ ویسے ہی ملے ہوئے بھی ہیں۔ اگر اُن کے الگ الگ رہتے ہمیں اُن کی

پرواہ نہیں۔ تو اُن کے ایک جگہ میں ایک شکل بنتے ہی ہم اُن کی پرواہ کیوں کرتے ہیں؟ "یہ جسم ہی ہم نہیں ہیں" اس بات کا گیان نہ رہنے سے ہم اپنے جسم کو ہی آتما سمجھتے ہوئے اپنے کو بھول جاتے ہیں۔ سچی بات بھول کر جھوٹی گلے لگا لیتے ہیں۔ آتما جو ستیہ (برحق) ہے۔ وہ بھول جاتا ہے۔ اور جسم جو متھیا (فانی) ہے۔ اس کو آتما مان لیا جاتا ہے۔ مگر سچ آخر سچ ہے اور جھوٹ جھوٹ۔ جو چیز سچ ہے۔ وہ اٹل ہے۔ اور جو جھوٹ ہے اُسے نہیں رہے اُسے نہیں ہی جانئے۔ بھگوان کہتے ہیں

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः।
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः॥

ناستو وِدیہ تے بھاوو۔ ناکھاوو وِدیہ تے ستا۔ اُبھیورپی۔ درشٹو۔ انت۔ استو نیو اس تتو درشی بھی (۱۶)

ترجمہ — اَست (متھیا یا جھوٹ) کی تو ہستی نہیں ہے۔ اور ستیہ (وستو) کا ابھاو نہیں ہے (یعنی ست ترکال میں ایک رس رہتا ہے) تتو گیانی مہاتماؤں نے ان دونو کی اصلیت دیکھ لی ہے (۱۶)

دوہا

ست وستو قائم رہے اور اَست مٹ جائے۔ ست پرشوں نے تتو یہ کھول دیا سمجھائے (۱۶)

تشریح — گیانی پرشوں نے اچھی طرح وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ جو چیز اَست ہے۔ حقیقت میں نہیں ہے۔ وہ نہیں ہے اور جو ست ہے حقیقت میں ہے۔ اس کا کبھی ناش نہیں ہو سکتا۔ پس جو چیز سچ ہے۔ وہ سدا رہے گی اور جو چیز نہیں ہے۔ وہ نہیں ہی ہے۔ یہ جسم اَست ہے۔ حقیقت میں نہیں ہے۔ اس لئے یہ فانی اور آتما ست ہے۔ حقیقت میں ہے۔ اس سے اس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ غلطی سے یہ جسم سچا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اصل میں نہیں ہے کیونکہ اگر یہ اصل میں حقیقی ہوتا۔ تو سدا بنا رہتا۔ اور اسی طرح گرمی۔ سردی اور سُکھ دُکھ وغیرہ بھی اَست ہیں۔ کیونکہ سدا روپ بدلتے رہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ صرف آتما ہی ستیہ ہے۔ اس لئے اوناشی ہے۔ باقی جو کچھ ہے۔ وہ اَست ہے اور فانی ہے جیسے مٹی ستیہ ہے اور اس کے برتن اَست ہیں۔ ویسے ہی یہ آتما ستیہ ہے اور اس کے اجسام۔ سکھ۔ دکھ وغیرہ استیہ ہیں۔ یہ تتو حقیقت شناس آتم گیانیوں نے جانا ہے۔ تو ان گیانیوں کے انوبھو کا آسرہ لے کر شوک موہ کو چھوڑ دے اور سردی۔ گرمی۔ سکھ۔ دکھ کے وکار جو آنے جانے والے ہیں۔ ان کو متھیا (اَست) جان کر برداشت کر۔ اور ست وستو جو آتما ہے۔ اس کو جاننے کی کوشش کر۔

अविनाशि तु तद्विद्धि येन सर्वमिदं ततम्।
विनाशमव्ययस्यास्य न कश्चित्कर्तुमर्हति॥

اوناشی تو تد وِدھی یین سروم اِدم تتم وِناشم اویہ یسیہ اسیہ نا کسچت کرتو مرہتی (۱۷)

ترجمہ — ہے ارجن! جس سے یہ سارا جگت بھر رہا ہے۔ اُسے تو اوناشی (ناش رہت) جان۔ اس اوناشی کا کوئی ناش نہیں کر سکتا (۱۷)

دوہا

جان اوناشی تو اُسے تنا یہ جس نے جال | اس اوناشی کا نہیں ناش ہوت ترکال (۱۷)

تشریح ہے ارجن ! جو اس سارے برہمانڈ میں چھایا ہوا ہے ۔ وہ آتم سروپ برہم ہے ۔ وہ برہم ہی ست اوناشی ہے ۔ کبھی گھٹتا بڑھتا نہیں ہے ۔ کسی چیز کی کمی ہو جانے سے وہ کم نہیں ہوتا ۔ کیونکہ اس کی اپنی کوئی چیز ہی نہیں ہے ۔ اور نہ اس اوناشی برہم کا کوئی ناش ہی کر سکتا ہے ۔ انسان کی تو بات ہی کیا ہے ۔ خود ایشور پرم پرماتما بھی اس آتما کا ناش نہیں کر سکتا ۔

جیسے مکڑی اپنے گرد جالا تن لیتی ہے ۔ اسی طرح جس نے اپنے گرد یہ جسم وغیرہ کا جال تنا ہوا ہے ۔ وہ تننے والا جیو آتما اوناشی ہے ۔ یا جس سے یہ جسم زندہ ہے ۔ جو جسموں کے اندر رہتا ہے ۔ وہ اوناشی ہے ۔ کوئی ایسی طاقت نہیں ۔ جو آتما کا ناش کر سکے ۔ یہ تینوں زمانوں میں یکساں رہتا ہے ۔ یہاں آتما سے مراد جیو آتما اور پرماتما دونو ہیں

سوال ۔ جب آتم سروپ برہم ست اوناشی ہے ۔ تب است (ناش ہونے والا) کیا ہے ؟

अन्तवन्त इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः।
अनाशिनोऽप्रमेयस्य तस्माद्युध्यस्व भारत॥

انتونت اِمے دیہا نتیسیہ اُکتا شریرنی ۔ اناشنو اپر میئے اسیہ تسمات ۔ یدھ اسو بھارت (۱۸)

ترجمہ اوناشی ۔ کسی سے پیدا نہ ہونے والے ۔ نتیہ سروپ جیو آتما کے یہ سب شریر ناشوان کہے گئے ہیں ۔ اس لئے ہے بھارت ! تو یدھ کر (۱۸)

دوہا

اوناشی یہ جیو ہے نتیہ رہت پرمان ناشی کیول دیہہ ہے یدھ کرو بلوان (۱۸)

تشریح آتما جسم میں رہنے والا اور جسم اس کے رہنے کا استھان ہے ۔ آتما نراکار اور نروکار ہے ۔ اور سدا ایک رس رہتا ہے ۔ وہ سوکھشم سے سوکھشم ہونے کی وجہ سے بدھی وغیرہ سے بھی جانا نہیں جا سکتا مگر یہ جسم فانی ہے اور ناش ہوتا اور پیدا ہوتا رہتا ہے ۔ مطلب یہ کہ اصل چیز آتما ہے ۔ جو کبھی ناش نہیں ہوتا مگر اس کا مکان (جسم) ناپائیدار ہے ۔ تب اس میں افسوس کرنے کی کیا بات ہے ۔ کیونکہ پرانا مکان جب ٹوٹ پھوٹ جائیگا تو اس مکان میں رہنے والا آتما نئے مکان میں جا رہے گا ۔ اس لئے ارجن تیرا شوک کرنا فضول ہے ۔ امید ہے اب تو اصل اور نقل کو سمجھ گیا ہوگا ۔ تجھے آتما کے اوناشی ہونے کا گیان ہو گیا ہوگا ۔ اور تو یہ بھی سمجھ گیا ہوگا ۔ کہ یہ اجسام اصل میں کچھ نہیں ۔ اصل چیز آتما ہے ۔ اس لئے اب سب فکر اور شوک چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہو اور یدھ کر ۔

آتما نہ کسی سے مرتا ہے اور نہ کسی کو مارتا ہے

بھگوان کہتے ہیں ۔ ہے ارجن ! تو اپنے من میں یہ سمجھے بیٹھا ہے ۔ کہ بھیشم وغیرہ کو مارنے والا میں ہوں گا ۔ اور ان کے مارنے کا پاپ مجھے لگے گا ۔ مگر تیرا یہ خیال بھی باطل ہے ۔ کیونکہ

य एनं वेत्ति हन्तारं यश्चैनं मन्यते हतम्।
उभौ तौ न विजानीतो नायं हन्ति न हन्यते॥

یا ایم ویتی ہنتارم یش چینم منیہ تے ہتم ۔ اُبھو تو نہ وجانیتو۔ نایم ہنتی نہ ہنیہ تے (۱۹)

ترجمہ جو اس آتما کو مارنے والا سمجھتا ہے۔ اور جو اس کو مرا ہوا مانتا ہے۔ وہ دونو ہی اگیانی ہیں۔ آتما نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ کسی سے مارا جاتا ہے (۱۹)

دوہا

مارن والا جو کہیں اتھوا مرنے یوگیہ ۔ اگیانی ہیں۔ جیو یہ مرے نہ مرنے یوگیہ (۱۹)

تشریح جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ آتما اس آتما کو مارنے والا ہے۔ یا یہ آتما اس آتما سے مارا گیا ہے۔ وہ دونو ہی کچھ نہیں جانتے۔ یا جو جسم کے ناش کو ہی مرا ہوا یا مارا ہوا سمجھتا ہے۔ وہ اگیانی ہے۔ آتما کا حقیقی سروپ نہیں جانتا (۲) جیسے لوہے کا گولا آگ کے تعلق سے جلانے والا بنتا ہے نہ کہ خود۔ اسی طرح وشیوں وغیرہ کے تعلق سے آتما (مرنے جینے وغیرہ کرموں) کا قائل ہوتا ہے۔ نہ کہ بذات خود۔ اس لئے مرنا جینا وشیوں کا دھرم ہے نہ کہ آتما کا۔ جسم وغیرہ وکاروں کے ساتھ تعلق ہونے سے ہی یہ مرتا یا پیدا ہوتا معلوم ہوتا ہے اصل میں نہ یہ مرتا ہے۔ نہ پیدا ہوتا ہے۔ آتما میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ (دیبل کنٹھ)

नजायते म्रियते वा कदाचिन् नायं भूत्वा भविता वा न भूयः।
अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो न हन्यते हन्यमाने शरीरे॥

نہ جایتے مریتے وا کداچن۔ نایم بھوتوا بھوِتا۔ وا نہ بھویا ۔ اجو نتیہ۔ شاشوتو ایم۔ پرانو۔ نہ ہنیہ تے ہنیہ مانے شریرے (۲۰)

ترجمہ یہ آتما کسی کال میں نہ تو پیدا ہوتا ہے اور نہ (کبھی) مرتا ہے اور نہ یہ آتما (پیدا) ہو کر (مرتا اور مر کر) پھر (پیدا) ہونے والا ہے۔ کیونکہ یہ اجنما (جنم رہت) نتیہ (ابدی) شاشوت (کم نہ ہونے والا) اور پرانا (قدیم) ہے۔ جسم کے ناش ہونے پر اس کا ناش نہیں ہوتا ہے) (۲۰)

دوہا

جیو مرے جنمے نہیں۔ نتیہ شُدھ اوناش ۔ مر جانے پر دیہہ کے ہوت نہ اس کا ناش (۲۰)

تشریح پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ پورا ہونا۔ گھٹنے لگنا اور پھر نشٹ ہو جانا وغیرہ دھرم جسم کے ہیں۔ آتما کے نہیں۔ آتما تو جیسا ہے۔ سدا ویسا ہی رہتا ہے۔ جسمانی تبدیلیوں سے یہ کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ جب یہ بات ہے۔ تب

वेदाविनाशिनं नित्यं य एनमजमव्ययम्।
कथं स पुरुषः पार्थ कं घातयति हन्ति कम्॥

ویدا اوناشنم نتیم یا ۔ اینم ۔ اجم ۔ اویہ ام
کتھم سا پرشا ہا ۔ پارتھ ۔ کم ۔ گھاتیتی ۔ ہنتی کم (۲۱)

ترجمہ ہے پارتھ! جو شخص اس آتما کو ناش رہت نتیہ (سدا رہنے والا) اجنما (جنم نہ لینے والا) اور اویہ (نراکار) جانتا ہے۔ وہ پرش کیسے کسی کو مار یا مروا سکتا ہے؟ (۲۱)

دوہا

جو جانت اس جیو کو نِتیہ ۔ امر ۔ اوناش | کس سے مرے مارے کسے پارتھ وہ اوناش (۲۱)

تشریح ۔ ہے ارجن ! شاید تم سمجھتے ہوگے ۔ کہ جسم کے جدا ہونے پر آتما کو کشٹ تو ضرور ہوتا ہوگا ۔ نہیں ۔ یہ بات نہیں ہے

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि।
तथा शरीराणि विहाय जीर्णा न्यन्यानि संयाति नवानि देही॥

واسانسی ۔ جیرنانی یتھا وہائے ۔ نوانی ۔ گرہناتی نروپرانی ۔ تتھا شریرانی وہائے جیرنانی اینانی سنیاتی نوانی دیہی

ترجمہ جیسے انسان پرانے کپڑوں کو اُتار کر دوسرے نئے کپڑے پہن لیتا ہے ۔ ویسے ہی جیو آتما پرانے جسموں کو چھوڑ کر دوسرے ۔ نئے جسموں کو اختیار کر لیتا ہے ۔ (۲۲)

دوہا

وہلے نئے منش جیوں جیرن وستر تیاگ | تیسے دہارے جیو نئے جیرن دیہہ تیاگ

تشریح بھگوان کہتے ہیں ۔ ہے ارجن ! آتما کے جسم سے الگ ہونے پر تجھے رنج نہ کرنا چاہیے ۔ کیونکہ جسم کو چھوڑنے پر آتما کو اسی طرح کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی جس طرح انسان پرانے کپڑے اُتار کر پھینک دیتا ہے اور نئے پہن لیتا ہے اور اس میں اُسے کچھ تکلیف نہیں ہوتی ۔ آتما پرانے جسم کو چھوڑ کر نیا جسم لے لیتا ہے اور اس میں اُسے کچھ تکلیف نہیں ہوتی ہے ۔ ارجن اس آتما کے بارے میں اور بھی سُن ۔ کہ

नैनं छिन्दति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः।
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः॥
अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च।
नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः॥

نَینم چھندنتی ۔ ششترانی ۔ نَینم دَہتی پاوکا ۔ نہ چینم کلیدینتن ۔ تیاپو ۔ نہ شوشیتی ماروتا (۲۳)
اَچھیدیو ۔ ایم ۔ اَداہیو ۔ ایم اکلیدیو ۔ اشوشیہ ایوچا ۔ نِتیہ سروگتاہ ۔ ستھانُو ۔ اچلوایم ۔ سناتنا (۲۴)

ترجمہ اس آتما کو ہتھیار نہیں کاٹ سکتے اور اس کو آگ نہیں جلا سکتی ہے اور اس کو پانی نہیں بھگو سکتا ہے اور ہوا نہیں سکھا سکتی ہے (۲۳) یہ آتما کاٹا نہیں جا سکتا ۔ یہ آتما جلایا نہیں جا سکتا ۔ یہ آتما ڈبویا نہیں جا سکتا ۔ یہ آتما سکھایا نہیں جا سکتا ۔ یہ آتما بلاشبہ ۔ نِتیہ ۔ سروویاپک ۔ اچل ۔ اٹل (اپنی ذات سے قائم) اور سناتن ہے (۲۴)

دوہا

شستر اسے کاٹے نہیں سکے نہ آگ جلائے ۔ گیلا کرے نہ جل اسے سکے نہ پَون سکھائے (۲۳)
چھید ا جائے نہ جل سکے بھیگ سکے نہ یہ ۔ نِتیہ ۔ سناتن بھر ۔ اچل سروگت ہے یہ (۲۴)

تشریح ٹکڑوں میں مادّی (کثیف یا مرکب) چیز ہی کاٹی جا سکتی ہے اور مادّی چیز کو ہی آگ جلا سکتی ہے ۔ پانی بھی مادّی (مرکب) چیز کو ہی بھگو سکتا ہے اور ہوا بھی مادّی چیز کو ہی سکھا سکتی ہے ۔ آتما مادّی ۔ کثیف ۔ مرکب

یا اعضا۔ الی چیز نہیں ہے۔ بلکہ مفرد اور سوکھشم ہے۔ اس میں کسی اور چیز کے سمانے یا داخل ہونے کو جگہ ہی نہیں ہے اس لئے ہتھیار آگ۔ پانی وغیرہ اس میں کیسے داخل کر سکتے ہیں۔ جب ہتھیار وغیرہ اسے چھو ہی نہیں سکتے۔ تب یہ کیسے کاٹا۔ جلایا یا سکھایا جا سکتا ہے؟ آتما نتیہ ہے۔ کسی سے بنا نہیں اور کسی نے بنایا نہیں۔ سروگت ہے۔ سب جگہ موجود اور سب جگہ جا سکتا ہے۔ سب مادی چیزوں میں سما سکتا ہے۔ ایک رس رہتا ہے۔ نئے نئے جسم اختیار کر سکتا ہے۔ اچل ہے۔ اڈول ہے۔ اسے کوئی بھلا کیسے نشٹ کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ آتما اندریوں سے پرے اور دکار سے رہت ہے۔ اس لئے اسے ایسا سمجھ کر تجھے شوک نہیں کرنا چاہیئے۔

अव्यक्तोऽयमचिन्त्योऽयमविकार्योऽयमुच्यते।
तस्मादेवं विदित्वैनं नाऽनुशोचितुमर्हसि॥

اویکتو۔ ایم۔ اچنتیو۔ ایم اوکاریو۔ ایم اُچیتے
تسماد ایوَم ودتوینم نانوشوچتم ارہسی (۲۵)

ترجمہ

یہ آتما اویکت (اندریوں کے وشئے سے پرے) اور یہ آتما من کے وشئے سے پرے (غور و فکر سے بالاتر) اور یہ آتما دکار رہت (نہ بدلنے والا) کہا جاتا ہے۔ اس لئے ہے ارجن! اس آتما کو ایسا جان کر تم کو شوک کرنا ٹھیک نہیں ہے (۲۵)

دوہا

اپرگٹ اور اچنتیہ ہے۔ کہت اسے اوکار۔ ایسا اس کو جان کر تیاگو شوک اپار (۲۵)

تشریح

آتما کی کوئی شکل نہیں ہے۔ اس لئے آنکھ وغیرہ اندریاں اسے دیکھ سن نہیں سکتیں۔ وہ غور و فکر (من کی دوڑ) سے بالاتر ہے۔ اس لئے اس کی صورت دھیان میں نہیں آتی۔ جو چیز اندریوں سے جانی جا سکتی ہے اسی کا دھیان انسان کر سکتا ہے۔ آتما دکار رہت ہے۔ یعنی ایک رس ہے۔ مفرد ہے۔ اس کے حصے بخرے نہیں ہو سکتے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اے ارجن! تو آتما کو ایسا نتیہ۔ سرودیاپک۔ اٹل۔ اچل۔ سناتن۔ اویکت۔ اچنتیہ اور دکار رہت سمجھ کر شوک کو چھوڑ دے۔ اور یہ بھی مت خیال کر کہ تو ان کو مارنے والا ہے۔ اور وہ تیرے ذریعے مارے گئے ہیں یہاں تک بھگوان نے بتلایا۔ کہ آتم گیانیوں کے نکتہ خیال سے رنج کرنا ٹھیک نہیں۔ مگر جو آتم گیانی نہیں ہیں اور آتما پیدا ہوتا مرتا ہے۔ ایسا مانتے ہیں۔ ان کے لئے بھی رنج کرنا ٹھیک نہیں۔

अथ चैनं नित्यजातं नित्यं वा मन्यसे मृतम्।
तथाऽपि त्वं महाबाहो नैवं शोचितुमर्हसि॥

اتھ چینم نتیہ جاتم۔ نتیم وا منیہ سے مرتم۔ تتھاپی توم۔ مہا باہو۔ نیوم شوچتم ارہسی (۲۶)

ترجمہ

اور اگر تو اس (آتما) کو سدا پیدا ہونے والا اور سدا مرنے والا مانے۔ تو بھی ہے ارجن! تجھے اس طرح رنج نہ کرنا چاہیئے۔ (۲۶)

دوہا

نت جنمے اور نت مرے ایسا مانے جو ئی۔ تو بھی اے ارجن ترا شوک اُچت نہ ہوئی (۲۶)

تشریح ۔ اے ارجن ۔ اگر تو جہالت سے اس آتما کو ہی بار بار پیدا ہونے اور مرنے والا مانتا ہے ۔ تو بھی تمہارے لئے رنج کرنا ٹھیک نہیں ۔ کیونکہ ۔

जातस्यहि ध्रुवोमृत्यु र्ध्रुवं जन्म मृतस्य च।
तस्मादपरि हार्येऽर्थे न त्वं शोचितुमर्हसि॥

جانسیہ ہی دھرُو ومرتیور ۔ دھرُوم جنم مرتسیہ چا | تسماد اپری ہاریوارتھے نہ توم شوچیتم ارہسی (۲۷)

ترجمہ ۔ کیونکہ جو پیدا ہوا ہے ۔ اس کی موت یقینی ہے اور جو مرا ہے ۔ اس کی پیدائش بھی یقینی ہے ۔ اس لئے اس نہ رُکنے والی بات میں رنج کرنا تیرے لئے مناسب نہیں ہے ۔ (۲۷)

دوہا

جو جنمے نشچے مرے ۔ مرے سو پیدا ہو | ایسے اٹل کاریہ کارنے شوک تمہیں کیوں ہوئے (۲۷)

تشریح ۔ ہے ارجن ! سچ تو یہ ہے ۔ کہ یہ آتما نہ پیدا ہوتا اور نہ مرتا ہے ۔ اس لئے اس کے لئے رنج کرنا عبث ہے ۔ لیکن اگر تو اس کو پیدا ہونے والا اور مرنے والا ہی سمجھتا ہے ۔ تو بھی تیرے لئے رنج کرنے کی کوئی جگہ نہیں کیونکہ جو پیدا ہوا ۔ وہ ضرور ہی مرے گا ۔ اب رہی یہ بات کہ جو مر گئے ہیں یا مرینگے ۔ وہ پھر جنم لیں گے یا نہ لیں گے چونکہ انہوں نے اپنے پہلے جنم کے کرموں کے بھوگنے کے لئے یہ موجودہ جنم لیا ہے ۔ جب اُن کے پہلے جنم کے کرموں کا ناش ہو گیا ۔ تب وہ مر گئے ۔ اب اس جنم میں جو انہوں نے کرم کئے ہیں ۔ اُن کو وہ بِنا پھر جنم لئے نہ بھوگ سکیں گے ۔ بنا کرموں کا بھوگ کئے پنڈ نہیں چھوٹے گا ۔ اس لئے اُنہیں ضرور جنم لینا پڑے گا ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے ۔ کہ جب تک انسان کرم بندھن میں بندھا رہتا ہے اور جب تک اس کی موکشش نہیں ہو لیتی ۔ تب تک اُسے بار بار پیدا ہونا اور مرنا پڑتا ہے ۔ اس لئے پیدا ہونا اور مرنا اٹل ہے ۔ اسے کوئی ٹال نہیں سکتا ۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہے ۔ پھر جو کام ضرور ہونے والا ہے ۔ جو کسی طرح سے بھی ٹل نہیں سکتا ۔ اس کے لئے رنج کرنے سے کیا حاصل ؟ جو ہونا ہے ۔ وہ ضرور ہو گا ۔ اور جو نہیں ہونا ہے ۔ وہ کبھی نہ ہو گا ۔ اگر ہونے والی بات ٹل سکتی ۔ تو راجہ نل ۔ شری رام چندر اور راجہ یدھشٹر کو کیوں دُکھ ہوتا ۔ ۔ ۔ ؟ پس ہونی اٹل ہے ۔ اس کے لئے رنج نہ کر ۔

بھگوان کے اتنا سمجھانے بجھانے پر ارجن دل میں کہنے لگا ۔ اب میں خوب اچھی طرح سمجھ گیا ہوں کہ آتما نِتیہ ہے ۔ اس کا ناش نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے میں اب آتما کے لئے رنج نہ کروں گا ۔ مگر مجھے ان پرتھوی جل اگنی وغیرہ سے بنے ہوئے بھیشم درون وغیرہ کے جسموں کا رنج تو ضرور ہی ستاتا رہے گا ۔ ارجن کے من کی بات سمجھ کر بھگوان اسے سمجھاتے ہیں ۔ کہ سب شریروں (اجسام) میں ایک ہی آتما ہے ۔ آتما کا نہ نام ہے اور نہ رُوپ ہے ۔ جب آتما جسم میں آتا ہے تب جسم کا نام اور رُوپ ہوتا ہے ۔ جسم کو ہی چچا ۔ بھائی ۔ گورو اور سالا وغیرہ کہتے ہیں ۔ ارجن یدھشٹر وغیرہ نام بھی جسم کے ہیں ۔ ان جسموں کے لئے تو رنج مت کر ۔ کیونکہ ۔

अव्यक्तादीनि भूतानि व्यक्त मध्यानि भारत।
अव्यक्त निधनान्येव तत्र का परि देवना॥ २८

(۲۸) اُویکتا دینی۔ بھوتانی۔ ویکت مدھیانی بھارت۔ اُویکتا نی دھنانی۔ ایو۔ تتر کا۔ پرن دیونا

ترجمہ ہے ارجن! سارے پرانی جنم سے پہلے بنا جسم کے اور مرنے کے بعد بھی بنا جسم والے ہی ہیں۔ صرف بیچ میں ہی جسم والے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر اس بارے میں چنتا یا رونا دھونا کیسا؟ (۲۸)

دوہا

آدی میں اویکت تھا۔ انت ویکت نہ ہوئے۔ ورتمان کے ویکت پہ تو کیوں بِرتھا روئے (۲۸)

تشریح یہ انسانوں کے جسم پنچ مہابھوتوں (آگ۔ پانی۔ ہوا۔ خاک۔ آکاش) سے بنے ہوئے ہیں۔ جو پہلے بے معلوم تھے۔ اور آخر میں بھی اپنے اپنے بھوت (عنصر) میں مل جائیں گے۔ صرف پیدا ہونے و مرنے کے درمیان ہی نظر آتے ہیں۔ ایسے فانی اجسام کے لئے رنج کیوں کرتا ہے؟ غیب سے آیا اور پھر غیب میں مل گیا نہ وہ تیرا ہے۔ اور نہ تو اس کا۔ پھر عبث رونا دھونا کیسا؟

پرانی جنم لینے سے پہلے کہاں تھے۔ یہ معلوم نہیں۔ مرنے کے بعد کہاں جائیں گے۔ یہ بھی معلوم نہیں۔ صرف درمیانی حالت معلوم ہے۔ جب یہ معلوم ہی نہیں۔ کہ جنم کے پہلے کیا تھا۔ اور مرنے کے بعد کیا ہونے والا ہے۔ تب تم شوک کس بات کا کرتے ہو؟

حقیقت میں آتما کا گیان بہت کٹھن ہے۔ اس کو کوئی خوش قسمت انسان ہی جان سکتا ہے۔

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेन आश्चर्यवद्वदति तथैव चान्यः।
आश्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति श्रुत्वाप्येनं वेद न चैव कश्चित्॥

آشچریہ وَت پشیتی۔ کشچد اینم آشچریہ وت ودتی۔ تتھیو چانیا!
(۲۹) آشچریہ وَچ چا اینم اَنیہ شرِنوتی۔ شرتوا۔ اپی۔ اینم۔ وید نہ چا ایو کشچت

ترجمہ کوئی مہاتما اس آتما کو آشچریہ (حیرت) کی مانند دیکھتا ہے۔ اور ویسے ہی دوسرا کوئی مہاتما... آشچریہ کی مانند اس کے تتو (اصلیت) کو کہتا ہے اور دوسرا کوئی اس آتما کو... آشچریہ کی مانند سنتا ہے۔ اور کوئی کوئی سن کر بھی اس آتما کو نہیں جانتا (۲۹)

دوہا

اچرج سم دیکھت کوؤ۔ اچرج سم بتلائے۔ اچرج سم کو سُنے سُن کر بھید نہ پائے (۲۹)

تشریح ہے ارجن! اس آتما کے متعلق اُپدیش دینے والے بہت ہیں۔ جو ایک عجوبہ کے طور پر آتما کا ذکر کرتے ہیں اور سننے والے اسے ایک عجوبہ سمجھ کر سنتے ہیں۔ لیکن ان مادی آنکھوں سے آتما دیکھا یا سنا نہیں جا سکتا اس لئے اس آتما کا حقیقی اُپدیش دینے والے شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ مگر وہ مہاتما ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے آتم گیان کو انوبھو کیا ہے۔ چونکہ آتما ان مادی آنکھوں یا کانوں سے دیکھا یا سنا نہیں جا سکتا۔ اس لئے اس کو آتم گیان کے ذریعے جاننا چاہیئے۔ اور اس کے جاننے کی کوشش کرنی چاہیئے

بھگوان نے اس ادھیائے کے گیارھویں شلوک سے آتما و اناتما (جسم) کا مضمون اٹھایا۔ اس تیسویں شلوک میں سارے وشے کا خلاصہ بیان کرتے ہیں

देही नित्य मवध्यो ऽ यं देहे सर्वस्य भारत ।
तस्मा त्सर्वाणि भूतानि न त्वं शोचितु मर्हसि ॥

دیہی نتیم اَبدھیو ایم۔ دیہے سروسیہ بھارت۔ تسمات سروانی بھوتانی نہ توم شوچتُم ارہسی (۳۰)

ترجمہ ہے ارجن! سب جسم میں رہنے والا یہ آتما نتیہ ہے۔ اس کا کوئی بدھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے کسی پرانی کے لئے تمہیں شوک (رنج) نہ کرنا چاہیئے۔ (۳۰)

دوہا

دیہی سدا ابدھیہ ہے سب دیہوں میں بھارت۔ یو گیہ نہیں ہوتا تجھے ویہہ ناش پہ آرت (۳۰)

تشریح آتما سب جسموں میں ابدھیہ ہے۔ مارا نہیں جا سکتا۔ اس لئے آتما کے لئے رنج کرنا فضول ہے۔ اور جسم سب کے فانی ہیں۔ اس لئے ایک نہ ایک دن ضرور اُن کا ناش ہوگا۔ پس اس کے لئے بھی رنج کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہے ارجن! ہر حالت میں سب رنج و الم چھوڑ کر جنگ کرنا ہی تیرا فرض ہے

ارجن نے کہا۔ مہاراج! آتما ابدی اور غیر فانی ہے۔ یہ مر نہیں سکتا۔ اور ہمارے اجسام فانی ہیں۔ یہ رہ نہیں سکتے۔ اس لئے ان دونو کے لئے تو آپ کے اُپدیش کے مطابق رنج نہ کرنا چاہیئے۔ مگر دنیوی طور پر تو اپنے بزرگوں سے جنگ کرنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا؟

کشاتر دھرم کا اُپدیش کر کے شری بھگوان ارجن کے اس بھرم کو بھی دور کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔

स्वधर्म मपि चा ऽ वेक्ष्य नविकम्पितु मर्हसि ।
धर्म्याद्धि युद्धा च्छ्रेयो ऽ न्य त्क्षत्रियस्य न विद्यते ॥

سَو دھرم اَپی۔ چاویکشئے نا۔ وکمپتُم ارہسی
دھرمیاد ہی یُدّھاچ چھریے اونیت۔ کھشتریہ سیہ ودیہ تے (۳۱)

ترجمہ اپنے دھرم کو دیکھ کر بھی تجھے یُدھ سے پیچھے نہ ہٹنا چاہیئے۔ کیونکہ کشتریوں کے لئے دھرم یُدھ سے بڑھ کر دوسرا کوئی کلیان کارک کرتویہ (اچھا کام) نہیں ہے (۳۱)

دوہا

تیرے دھرم انوسار بھی شوک اُچت نہ ہوئی۔ دھرم یُدھ سم ہے نہیں کھشتری شبھ کر کوئی (۳۱)

تشریح پہلے ادھیائے میں ارجن نے کہا تھا۔ کہ اپنے ہی بھائی بندوں اور رشتہ داروں کو یدھ میں مارنے کی نسبت بھیک مانگ کر کھا لینا اچھا ہے۔ بھگوان نے پہلے تو آتم گیان سے ارجن کے اس بھرم کو دور کیا۔ اب کہتے ہیں کہ ہے ارجن! تمہاری ان باتوں سے کہ "بھیشم وغیرہ کو ترلوکی کے راجیہ کے لئے بھی نہیں مار سکتا" معلوم ہوتا ہے

... کہ تم موہ میں پڑ کر اپنے کھشاتر دھرم کو بھی بھول گئے ہو۔ دھرم یدھ کرنا کھشتریوں کا پرم دھرم ہے۔ اس لئے اپنے کھشاتر دھرم کا خیال کر کے تم کو لڑائی سے منہ نہ موڑنا چاہیئے

دھرم یدھ کرنے سے کھشتری کو کیا پھل ملتا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں

यदृच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वारमपावृतम्।
सुखिनः क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते युद्धमीदृशम्॥

یدرچھیا۔ چوپ پنم۔ سورگ دوارم اپاورتم - سکھنی ناکھشتریا پارتھ لبھنتے یدھم ایدرشم (۳۲)

ترجمہ۔ ہے پارتھ! وہ کھشتری بڑے خوش قسمت ہیں۔ جو کھلے ہوئے سورگ دوار کے طور پر اپنے آپ حاصل ہوئے ایسے دھرم یدھ کو پاتے ہیں (۳۲)

دوہا

دھرم یدھ تو ہے کھلا پارتھ سورگ دوار | بڑ بھاگی کھشتری لہیں ایسو یدھ جھوجھار (۳۲)

تشریح اے ارجن! یہ دھرم یدھ تو تیرے لئے گویا سورگ کا کھلا ہوا دروازہ ہے۔ ایسا موقعہ بڑے خوش قسمت کھشتریوں کو ملتا ہے۔ اسے ہاتھ سے مت دے۔ کھشتری ہمیشہ دھرم یدھ کے شائق رہتے ہیں۔ اگر انہیں بنا کوشش ہی ایسا دھرم یدھ کرنے کو مل جائے۔ تو ان کی خوش قسمتی میں شک ہی کیا ہے۔ اگر تو اس دھرم یدھ سے منہ موڑ لے گا۔ تو نتیجہ کیا ہوگا۔ بھگوان کہتے ہیں

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि।
ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि॥

اتھ چیت توم اِمم۔ دھرمیم۔ سنگرامم نہ کرشیہ سی۔ تتا سودھرم کیرتم۔ چاہتوا۔ پاپم اواپسیہ سی (۳۳)

ترجمہ اور اگر تو اس دھرم یدھ کو نہیں کرے گا۔ تو اپنے (کھشاتر) دھرم کو اور شہرت کو مٹا کر پاپ کو پراپت کرے گا (پاپ ہی بٹوریگا) (۳۳)

دوہا

دھرم روپ یہ یدھ تو یدی کریگا ناہیں۔ تج کر تو یہ ارو کیرتی کیول پاپ کماہیں (۳۳)

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यन्ति तेऽव्ययाम्।
सम्भावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते॥

اکیرتم چاپی بھوتانی۔ کتھیشینتی تے اویہ یام
سمبھاوِ تسیہ چاکیرتی مرنا داتی ریچیتے (۳۴)

ترجمہ اور سب لوگ بہت عرصہ تک رہنے والی تیری بدنامی کو کہیں گے۔ اور وہ بدنامی معزز آدمی کے لئے موت سے بھی زیادہ دکھدائی ہوتی ہے (۳۴)

دوہا

نندا تیری کریں گے جگ نرناری جوئے ۔ مانیہ پرش کو مرن سم دُکھ نندا سے ہوئے (۳۴)

تشریح | مطلب یہ کہ اپنے کھشتری دھرم انوسار اگر تم یُدھ نہ کرو گے ۔ تو دھرم اور کیرتی (ناموری) دونوں سے ہاتھ دھو کر پاپ کے بھاگی بنو گے ۔ سب لوگ تمہاری ایسی نندا کرینگے جس کی کوئی حد نہیں ۔ بھلے آدمی کے لئے بدنامی اُٹھانے کی نسبت مرجانا ہی اچھا ہے

भया द्रणादुपरतं मंस्यंते त्वां महारथाः।
येषां च त्वं बहु मतो भूत्वा यास्यसि लाघवम्॥

بھیاد رنادُ پرتم منسینتے توام مہارتھا ۔ ییشان چا توم بہومتو بھوتوا یاسیدسی لاگھوم (۳۵)

ترجمہ | مہارتھی لوگ سمجھیں گے ۔ کہ ارجن ڈر کر میدان جنگ سے بھاگ گیا ۔ جن لوگوں کے دلوں میں آج تمہاری عزت ہے ۔ انہیں کی نظروں میں تم گر جاؤ گے ۔

دوہا

بھے کر کے رن تج گیو ۔ سبھی کہینگے بیر ۔ ان کی درشٹی میں سدا گر جاؤ گے دھیر

تشریح | ہے ارجن ! اگر تو جنگ نہ کرے گا ۔ تو لوگ یہی کہینگے ۔ کہ ارجن ڈر کر میدان جنگ سے بھاگ گیا ۔ یہ نہ کہیں گے کہ اپنے رشتہ داروں اور بھیشم وغیرہ بزرگوں پر ہتھیار چلانا اور ہنسا کرنا پاپ سمجھ کر ہٹ گیا ۔ اگر تو یہ بھی کہ وہ کہتے رہیں ۔ اُن کے کہنے سے اپنا کیا بگڑتا ہے ۔ اس کے لئے شری بھگوان کہتے ہیں ۔ کہ جن یودھاؤں کی نظروں میں تو اس وقت بڑا شور بیر اور دلاور سمجھا جاتا ہے ۔ وہ تجھے کائر بزدل اور نکما سمجھ کر تیری ہتک کیا کرینگے ۔ اور اس سے تیری سبکی ہوگی ۔ معزز آدمیوں کے لئے اس طرح کی بدنامی موت سے بھی بڑھ کر دکھدائی ہوتی ہے ۔ یہی نہیں ۔ بلکہ

अवाच्य वादांश्च बहून्वदिष्यन्ति तवाहिताः।
निन्दन्तस्तव सामर्थ्यं ततो दुःखतरं नु किम्॥

اواچیاوادانسچ ۔ بہون ودِشیتی تواہتا ۔ نندن تس تو سامر تھیم ۔ تتو دُکھ ترم نو کم

ترجمہ | اور تمہارے دشمن (دریودھن وغیرہ) تمہاری طاقت کی نندا کرتے ہوئے (تمہیں نامرد اور ڈرپوک بتاتے ہوئے) تمہارے لئے ایسی ایسی نا مناسب باتیں کہینگے ۔ جو کسی طرح بھی نہ کہنی چاہئیں ۔ (طعنے مارینگے اور طرح طرح کی الٹی سیدھی باتیں سنا دینگے) اس سے بڑھ کر تیرے لئے اور کیا دُکھ ہوگا ؟ (۳۶)

دوہا

شترو نندا کرینگے ۔ بولیں شبد کٹھور ۔ اس سے ادھک تیرے لئے کیا ہوگا دُکھ اور (۳۶)

تشریح | جب تیرے دشمن دریودھن کرن وغیرہ تجھے ہیچ سمجھیں گے ۔ تو نہ کہنے لائق بات بھی تیرے منہ پر کہیں گے ۔ وہ کہیں گے ۔ ارجن ہیچ ۔ بزدل اور نامرد ہے ۔ اس لئے جنگ سے بھاگ گیا ۔ وہ تیرے دھرم بھاؤ کو نہ مانینگے

بھیشم - درون وغیرہ کو مارنے سے جو تجھے دکھ ہوگا - وہ اس بدنامی کے دکھ کے سامنے کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ دشمن جس آدمی کی نندا کریں۔ طعنے ماریں - اور طرح طرح کی نامناسب باتیں کہیں - تو اس کے لئے جینے سے مرجانا ہی ہزار درجہ اچھا ہے - کیونکہ اس طرح کی بدنامی کے دکھ سے بڑھ کر اور کوئی دکھ ہی نہیں ہے

اب تک بھگوان نے یہ بتلایا - کہ اگر تو جنگ نہ کرے گا - تو تیری بدنامی ہوگی - اور اپنے کھشاتر دھرم سے گر کر پاپ کا بھاگی ہوگا - لیکن اگر تو جنگ کرے گا - تو تجھے کیا پھل ملے گا - سُن

हतो वा प्रप्स्यसि स्वर्गं जित्वावा मोक्ष्यसे महीम ।
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृत निश्चयः ॥

ہتو واپراپسیہ سی سورگم جِتوا واکھوکشیہ سے مہیم - تسماد اُتشٹھ کونتے یُدھائے کِرت نشچیا (۳۷)

ترجمہ اگر تو یدھ میں مرگیا - تو تجھے سورگ ملے گا - اور اگر جیت گیا - تو پرتھوی کا راج کرے گا - یُدھ کرنے میں دونو طرح سے ہی تمہارا فائدہ ہے) اس لئے اے کنتی کے بیٹے! یدھ کے لئے پکا وچار کرکے اٹھ کھڑا ہو (۳۷)

دوہا

مرجاوے تو سورگ اَرو جیتے پاوے راج - درڑھ نشچے کر کھڑا ہو یُدھ ہیت بلراج (۳۷)

تشریح بھگوان کہتے ہیں - اے ارجن! جنگ کرنے میں تو ہر طرح سے تمہارا کلیان ہے - اگر تم دھرم یدھ میں مارے گئے تو سیدھے سورگ کو جاؤ گے - کیونکہ تم اپنے دھرم کا پالن کرتے ہوئے مروگے - اور اگر جیت گئے - تو خود مختار ہو کر روئے زمین کا راج کروگے - اس لئے اب یہ ارادہ کرکے کہ "یا تو میں دشمن کو جیتوں گا یا مر جاؤں گا" لڑنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہو - عبث کی چنتا مت کر - اگر اتنا سمجھانے بجھانے پر بھی تیرے دل سے بھیشم وغیرہ کے مارنے کے پاپ کا بھوت نہیں نکلا - تو میری اس دوستانہ نصیحت کو غور سے سن

सुख दुःखे समे कृत्वा लाभा लाभौ जयाजयौ ।
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पाप मवा प्स्यसि ॥

سُکھ دُکھے سمے کِرتوا - لابھا لابھو - جیا جیو - تتو یُدھائے یُجیسو نیوم پاپم واپسیہ سی (۳۸)

ترجمہ سُکھ دُکھ - لابھ ہانی اور جے پراجے (فتح و شکست) کو یکساں سمجھ کر یدھ کے لئے تیار ہو - اس طرح یدھ کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا - ۳۸

دوہا

سُکھ دُکھ ہانی لابھ ارو - جے پراجے سم جان - یُدھ کرو نرشوک ہو اس میں پاپ نہ مان

تشریح - بھگوان نے اس ادھیائے کے شلوک ۱۲ سے ۳۰ تک آتم گیان کا اپدیش دے کر ارجن کے موہ کو دور کرنے کی کوشش کی - پھر شلوک ۳۱ سے ۳۸ تک کھشاتر دھرم کے مطابق ارجن کو اس کے دھرم سے آگاہ کیا - اب اخیر میں کہتے ہیں کہ ہے ارجن! اگر تو اب بھی یدھ میں ان بزرگوں کو مارنے میں پاپ سمجھتا ہے - تو یہ تیری بھول ہے - کیونکہ پاپ

اس وقت لگتا ہے جب کہ انسان راج یا دولت وغیرہ کے لالچ سے اپنے بھائی بندوں کو مارتا ہے - لیکن تو سُکھ دُکھ نفع نقصان اور فتح یا شکست سب کو یکساں سمجھ کر صرف اپنے دھرم (فرض) کا خیال کر کے یُدھ کر - ایسا کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا

ایک گیانی آدمی کو اس کے فرض سے آگاہ کرنے کے لئے اس قدر اُپدیش کافی تھا - لیکن ارجن کا اتنے اُپدیش سے موہ دُور نہیں ہوا - وہ یُدھ کے لئے تیار نہ ہو کر بدستور اُداس بیٹھا رہا - اس لئے بھگوان اب کرم یوگ کا اُپدیش دے کر ارجن کی اُداسی کو دور کرنا چاہتے ہیں

एषा तेऽभिहिता सांख्ये बुद्धि र्योगे त्विमां शृणु ।
बुद्ध्या युक्तो यया पार्थ कर्म बन्धं प्रहास्यसि ॥

ایشا تے اَبھی ہِتا سانکھئے - بُدّھر یوگے تو ِامام شرِنو
بُدّھیا یُکتو بیا پارتھ! کرم بندھم پرہاسیہ سی (۳۹)

ترجمہ — ہے ارجن! یہاں تک میں نے تجھے آتم گیان (کا اُپدیش) بتلایا - اب کرم یوگ کا گیان سُنو - جس کو حاصل کر کے تم کرموں کے بندھن کو اچھی طرح سے نشٹ کر سکو گے - (۳۹)

دوہا

اے پارتھ! یہ تو کیا تجھے گیان اُپدیش - توڑے بندھن کرم کے جو سُن یوگ اُپدیش (۳۹)

تشریح — جب آتم گیان سے ارجن کا موہ دور نہ ہوا - تو بھگوان نے اُسے کرم یوگ کا اپدیش کرنا شروع کیا - کیونکہ گیان نِشٹھا کا سادھن کرم یوگ ہی ہے - جسے نِشکام کرم بھی کہتے ہیں - اب اس کا بالتشریح ذکر ہوگا - جس سے بڑے بڑے اگیانیوں کا بھی موہ دُور ہو جائے گا - اس کرم یوگ کا خلاصہ یہ ہے - کہ پھل کی کامنا سے جو کرم کئے جاتے ہیں - وہ بندھن میں ڈالتے ہیں - مگر پھل کی کامنا سے آزاد ہو کر نشکام بھاؤ سے جو کرم کئے جاتے ہیں - وہ سنسار کے بندھن کو کاٹتے ہیں - دوسرے لفظوں میں اپنے کرتویہ کرم (دھرم) کو ادا کرتے ہوئے چت کو پرماتما میں لگائے رکھنا اور سُکھ دُکھ نفع و نقصان کا خیال نہ کرنا ہی کرم یوگ ہے - کسی پنجابی نے کیا ہی اچھا کہا ہے - کہ

ہتھ کار وَل - چِت یار وَل

اس کرم یوگ کی بڑی مہما ہے - بھگوان کہتے ہیں -

नेहाभिक्रम नाशोऽस्ति प्रत्यवायो न विद्यते
स्वल्प मप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात्.

نیہا اَبھی کرم ناشو استی - پرتیہ وایو نہ وِدیہ تے
سو الپم اپیہ سیہ دھرم سیہ ترایتے مہتو بھیات

ترجمہ اس نشکام کرم یوگ میں آرنبھ (بیج) کا ناش نہیں ہے۔ اس میں (ودھی کے ٹوٹ جانے کا بھی) پاپ نہیں ہے۔ اس دھرم کا تھوڑا سا سادھن بھی بہت بڑے بھے سے بچاتا ہے (۴۰)

دوہا

پرتیہ والے کرم ناش نہ کرم اکام ہول ہو | تھوڑا سا یہ دھرم بھی بھو بھے رکھشک ہو

تشریح ہے ارجن! پھل کی کامنا والے کرموں میں خواہ دنیوی ہوں یا دھارمک! جب تک سارے انگ پورے نہ ہوں۔ تب تک پھل کی پراپتی نہیں ہوتی۔ جیسے کھیتی میں ہل جوتتے ہیں۔ بیج بوتے ہیں۔ پانی دیتے ہیں اور سینکڑوں طرح کی تکلیفیں اُٹھاتے ہیں۔ اگر پھل کاٹنے سے پہلے ہی پالا مار جائے۔ پانی کی باڑھ آ جائے یا ضرورت سے زیادہ مینہ برسے یا ٹڈی آ جائے۔ تو سب کیا کرایا مٹی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ویدک کرم کانڈ بھی جب تک ودھی کے مطابق پورا نہیں کیا جاتا۔ پھل نہیں دے سکتا۔ فرض کرو۔ کہ ایک شخص نے بیٹے کی خواہش سے پتر لیشٹی یگیہ شروع کیا۔ جب تک اس کا یگیہ شروع سے کر آخیر تک ودھی انوسار مردگھن سماپت نہ ہوگا۔ تب تک اُسے پھل کی پراپتی نہ ہوگی۔ اور اگر کوئی وگھن ہو گیا۔ تو پھل تو ملیگا ہی نہیں۔ الٹا نقصان ہوگا۔ جس طرح بیماری کو اچھی طرح تشخیص کئے بغیر بھول سے دوا دے دی جاوے۔ تو اس سے فائدہ ہونے کی بجائے اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ مریض کی جان تک خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ٹھیک یہی حال کامیہ کرموں (پھل کی خواہش والے کرموں) کا ہے۔ مگر نشکام کرم یا کرم یوگ میں یہ بات نہیں ہے۔ جب کرم پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کیا جاتا ہے۔ تب وہ کسی رکاوٹ کے پڑ جانے پر نہ ہو سکنے یا ادھورا رہ جانے پر بھی عبث نہیں جاتا۔ کیونکہ اس کے تھوڑے سے انوشٹھان کو بھی گھٹ گھٹ کے باسی انتریامی پرماتما بہت مانتے ہیں۔

مطلب یہ کہ اگر نشکام کرم میں کسی قسم کا وگھن پڑ جائے۔ تو بھی اس کے آغاز کا ناش نہیں ہوتا ہے۔ جیسے آج اگر کسی نے نشکام بھاو سے کوئی نیک کام شروع کیا۔ دوسرے دن بیمار پڑ جانے سے وہ اس نیک کام کو جاری نہ رکھ سکا۔ تو اس کا پہلے دن کا کیا ہوا نیک کام عبث نہ جائے گا۔ اگر کچھ دن بیمار رہ کر تندرست رہنے کے بعد وہ پھر اسی نیک کام کو شروع کر دے۔ تو اس کو سارے کام کا پھل ملے گا۔ بیچ میں جو وگھن پڑ گیا تھا۔ اس کی وجہ سے اُسے ادھورا پھل نہیں ملے گا۔ مطلب یہ کہ کامیہ کرموں میں ہی ودھی کے ٹوٹنے یا پھل کے نہ ملنے کا ڈر رہتا ہے۔ نشکام کرموں میں یہ بات نہیں ہے۔ اس لئے نشکام کرم کی مہما بہت بڑی ہے۔ اور یہ شاہراہ بالکل محفوظ ہے۔ اے ارجن! اس کرم یوگ میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں۔ ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ

व्यवसायात्मिका बुद्धिरेकेह कुरुनन्दन।
बहुशाखा ह्यनन्ताश्च बुद्धयोऽव्यवसायिनाम्॥

وِیَوسایاتمکا بُدّھیر ایکیہہ کُرُو نندن
بہو شاکھا ہی اننتاشچ بُدّھیوؔ ویوسائنام (۴۱)

ترجمہ ہے کُرونندن (ارجن!) اس اشکام کرم یوگ میں نشچہ آتمک بدھی ایک ہی ہے اور اگیانی (کامنا والے) لوگوں کی بُدھیاں بہت بھیدوالی اننت ہوتی ہیں (۴۱)

دوہا

نِھر بُدھی ہے ایک ہی کُرونندن نِشکام ۔ بہو بھانت بدھی ہوئے کرم جو کریں سکام (۴۱)

تشریح اس کرم یوگ میں انسان کا مُنتہائے مقصود ایک ہوتا ہے۔ یعنی ایشور کی پراپتی کے لئے نشکام کرم کرنا کرم یوگی سارے کرم ایشور کے لئے ہی کرتا ہے۔ اس لئے اس کی بُدھی ایک نشٹھا والی ہوتی ہے۔ کیونکہ ایشور ایک ہے اور ستیہ گیان بھی ایک ہے۔ مگر جن آدمیوں کی بُدھی کامیہ (سکام) کرموں میں پھنسی رہتی ہے۔ جن کے دل میں بے شمار کامنائیں اُٹھتی رہتی ہیں۔ جو ایک لمحہ میں ایک خواہش کرتے ہیں۔ دوسرے لمحہ میں دوسری جن کا من کبھی دھن چاہتا ہے۔ کبھی مکان۔ کبھی مویشی۔ کبھی اولاد وغیرہ۔ ان کی بدھی اُن کی بے شمار کامناؤں کی وجہ سے بہت قسم کی اور بھرم میں ڈالنے والی ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ جو نشکام کرمی ہے۔ اس کی بُدھی اڈول ہوتی ہے۔ اور وہ بھلے بُرے کرم کو فوراً تاڑ لیتا ہے۔ مگر جن کے دلوں میں بڑی بڑی ڈھوی خواہشات کی لہریں دوڑا کرتی ہیں۔ ان کی بدھی سچ جھوٹ کی تمیز نہیں کر سکتی۔ وہ کبھی ایک دشئے کی طرف دوڑتی ہے۔ اور کبھی دوسرے کی طرف۔ ایسے آدمیوں کا چت سدا ڈانواں ڈول رہتا ہے۔ اور کیا کرنا چاہیئے کیا نہ کرنا چاہیئے۔ اس بات کا وہ کچھ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اور ان کی خواہشات انہیں بار بار جنم مرن کے چکر میں ڈال کر سکھ دُکھ دیا کرتی ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔

यामिमां पुष्पितां वाचं प्रवदन्त्यविपश्चितः।
वेदवादरताः पार्थ नान्यदस्तीति वादिनः॥
कामात्मानः स्वर्गपरा जन्मकर्मफलप्रदाम्।
क्रियाविशेषबहुलां भोगैश्वर्यगतिं प्रति॥
भोगैश्वर्यप्रसक्तानां तयापहृतचेतसाम्।
व्यवसायात्मिका बुद्धिः समाधौ न विधीयते॥

یامِمام پُشپتام واچم۔ پروَدنت اَوِی پشچِتا ۔ ویدواورتا پارتھ نہ انیدستی اِتی وادِنا (۴۲)
کاماتمانا۔ سورگ پرا۔ جنم کرم پھل پرداام ۔ کریا وشیش۔ بہولام۔ بھوگ ایشوریہ گتم پرتی (۴۳)
بھوگ ایشوریہ پرسکتانام تیاآپ ہرت چیتسام ۔ ویوساآتمکا بدھی سمادھو نہ ودھی یتے (۴۴)

ترجمہ جو لوگ ویدوں کے کرم کانڈ میں ہی پریتی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے جو کامناؤں یعنی خواہشات سے بھرے ہوئے ہیں اور سورگ پراپتی کو ہی پرم پرشارتھ مانتے ہیں۔ وہ بے سمجھ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یگیہ آدی کرموں کے پھل سے جنم ملتا ہے۔ اور ایسے ایسے کرم کرنے سے یہ سُکھ اور ایشوریہ (دھن) ملتا ہے حقیقت میں یہ لوگ طرح طرح کی خواہشات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور سورگ کو ہی پرم پرشارتھ مانے بیٹھے ہیں۔ ایسے لوگوں کا چت سدا

بھوگ اور سکھ کی کامناؤں میں ہی پھنسا رہتا ہے۔ اس لئے اُس کی بدھی آتما کے ساکھشاتکار میں ستھر نہیں ہوتی یعنی اُن کی سمادھی نہیں لگ سکتی۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴

دوہا

موڑھ جن ہی رہت ہیں ویدواد میں لین! کوئی پھل اس سے ادھک مانیں نہ متی ہین (۴۲)
بھوگ ایشوریہ کی چاہ میں ڈوبا جن کا چت اچنچل بدھی وہ نہیں ہوت اُنکا گر چیت (۴۳)
بھوگ ایشوریہ میں مگن ہیں ارجن جو سب کال نشچل بدھی نہ ملے ایسوں کو ترکال (۴۴)

تشریح جو لوگ دنیوی کامناؤں یعنی خواہشات میں ہی بندھے رہتے ہیں۔ اور نشکام بھاو پر نہیں پہنچ سکتے۔ ایسے لوگوں کو مریادا میں رکھنے کے لئے وید نے کامیہ کرم (ایسے کرم جو پھل کی خواہش سے کئے جائیں) بتلائے ہیں۔ اور نتیہ نیمتک کرموں کے بھی کئی طرح کے دنیوی پھل بتلائے ہیں۔ جو سنسارک بھوگوں میں ہی پھنسے رہتے ہیں۔ وہ وید کے ان لبھانے بچنوں پر ہی موہت رہتے ہیں۔ وہ اس بات کا وچار نہیں کرتے۔ کہ وید نشکام بھاو سے کرم کرنے کا بھی اُپدیش کرتے ہیں۔ اور نشکام کرموں سے ہی مکتی کا ہونا بتلاتے ہیں۔ ایسے لوگ کئی طرح کی کامناؤں کی پورتی کے لئے طرح طرح کے یگیہ آدی کرم کرتے ہیں۔ جن کا پھل جنم ہوتا ہے برار بدار نیک ۴۔ ۴۔ ۶ میں لکھا ہے کہ جو کچھ یہ جیو کرتا ہے۔ اس کے پھل کو بھوگ کر اُس لوک سے اس لوک کی طرف پھر آتا ہے۔ کرم کرنے کے لئے" اس طرح وہ لوگ طرح طرح کے کامیہ کرم کر کے سکھ اور ایشوریہ پراپت تو کر لیتے ہیں۔ مگر اُن کے من کو شانتی نہیں ملتی۔ کیونکہ اُن کی خواہشات کبھی سیر نہیں ہو سکتیں۔ دل کے ڈانواں ڈول رہنے سے اُن کا چت آتم گیان کی طرف نہیں جھکتا۔ اسی وجہ سے اُنہیں آتم گیان سے ہونے والا سکھ بھی نہیں مل سکتا۔

گیانی کو کیا کرنا چاہیئے

त्रैगुण्य विषया वेदा: निस्त्रै गुण्यो भवार्जुन ।
निर्द्वन्द्वो नित्य सत्वस्थो नियोग क्षेम आत्मवान ॥

ترئی گن وشیا ویدا۔ نس تری گنیو بھو آرجن۔ نردوندو نتیہ ستوستھو۔ نر یوگ کھشیم آتم وان

ترجمہ وید میں ست۔ رج اور تم تینوں گنوں کے وشیوں کا ذکر ہے۔ مگر ہے ارجن! تم ان تینوں گنوں کو پار کر کے گن اتیت (تینوں گنوں کے بندھن سے آزاد) ہو جاؤ۔ یعنی کامنا رہت ہو جاؤ۔ سکھ دکھ کا کچھ خیال مت کرو۔ دھیرج رکھو اور یوگ کھشیم رہت ہو۔ یعنی جو چیز نہیں ہے۔ اس کے لئے رنج کی اور جو ہے اس کے خوش کرنے کی چنتا مت کرو اس طرح وشیوں سے رہت ہو کر آتم گیان کا ابھیاس کرو۔ (۴۵)

دوہا

نرگن وشے یہ وید ہیں گن اتیت کر بھاو! یوگ کھشیم نردوند ہو ست سو آتم بھاو (۴۵)

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! وید تو سب وِدیاؤں کا بھنڈار ہیں۔ چونکہ ست رج اور تم ان تینوں گنوں کی کمی بیشی سے ہی پرانیوں کی توجہ دُنیوی بھوگوں کی طرف ہوتی ہے۔ اس لئے اُن کی خواہشات کی تکمیل کے لئے جو تینوں گنوں کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے قدرتاً اُن کے دلوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ ویدوں میں بہت سے ستوتر پائے جاتے ہیں اور کئی طرح کے یگیہ آدی کرم کانڈ کا ذکر ہے۔ اُن کے انوشٹھان سے وہ لوگ بہت جاری دھن دولت اور اولاد وغیرہ اپنی من چاہی چیزوں کو حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر ہے ارجن۔ تم ویدوں کے اس کرم کانڈ بھاگ کو دیکھ کر غلط فہمی میں نہ پڑو۔ اور نہ ہی یہ خیال کرو۔ کہ یہی (دھن۔ دولت۔ اولاد وغیرہ) کا حصول ہی انسان کی زندگی کا بڑا مقصد ہے۔ نہیں۔ نہیں۔ انسان کا حقیقی مقصد تو پرم آنند یعنی موکش کی پراپتی ہے۔ جو ست۔ رج اور تم ان تینوں گنوں سے اوپر چڑھنے سے ملتی ہے۔ اس لئے تم اُن دنیوی خواہشات سے اوپر اُٹھو۔ اور تینوں گنوں سے پار ہو جاؤ۔

سوال تینوں گنوں سے اوپر کس طرح اُٹھ سکتے ہیں؟

جواب۔ اس کے لئے سردی گرمی اور سُکھ دُکھ وغیرہ دوندوں کو برداشت کرنا چاہیئے۔ دُنیوی بھوگوں اور سکھوں کے ملنے پر پھول نہ جانا چاہیئے۔ اور اُن کے جانے پر دکھی ہونا چاہیئے۔ ہار جیت کو یکساں سمجھ کر کسی حالت میں من کو ڈانواں ڈول نہ ہونے دینا چاہیئے ہمیشہ ایک رس (ایک حالت) میں رہنا چاہیئے۔ اور اس بات سے ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیئے۔ کہ کوئی کامنا یا دنیوی وشے گھس کر ہمارے چت کو ملین (گندہ) نہ کر دے۔ اس کے لئے اپنا چت سدا پرماتما کے دھیان میں لگائے رکھنا چاہیئے اور دنیادار لوگوں کی طرح اپنی پیٹ پوجا کے لئے کمانے اور کمائے ہوئے کی حفاظت کی فکر نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جو لوگ ایشور پرائن ہو جاتے ہیں۔ اُن کی ضروریات پوری کرنے کی فکر ایشور کرتے ہیں

यावानर्थ उपादने सर्वतः संप्लुतोदके ।
तावान्सर्वेषु वेदेषु ब्राह्मणस्य विजानतः ॥

یاوان آرتھ اُدپانے سروتہ سمپلو تودکے تاوان سرویشو ویدیشو براہمنسیہ وجانتا (۴۶)

ترجمہ چاروں طرف سے لبالب پانی ہی پانی بھرا ہوا ہو۔ تو کوئیں کا جتنا پریوجن ہو سکتا ہے۔ اتنا ہی برہم گیانی براہمن کو ویدک کامیہ (کامنا والے) کرم کانڈ سے پریوجن رہتا ہے (۴۶)

دوہا

گیانی براہمن وید سے اتنا لیوے سار | پیاسا جیسے لیت ہے جل ترشنا انوسار

تشریح کنوئیں۔ تالاب وغیرہ چھوٹے چھوٹے جل آشیوں سے جتنا سنان وپان وغیرہ کا کام نکل سکتا ہے۔ وہ سارے کا سارا بلکہ اس سے بہت زیادہ کام ایک بہت بڑے اور لبالب بھرے ہوئے سمندر سے نکلتا ہے۔ اس طرح وید دکت کرم کانڈ سے انسان کو سکھ۔ بھوگ اور سورگ وغیرہ کے جتنے سکھ مل سکتے ہیں۔ وہ سب کے سب ایک نشکام برہم گیانی براہمن کو برہم گیان سے ہی مل جاتے ہیں۔ اس سنسارک سکھ بھوگ کے آنند اور اس برہم آنند میں اتنا فرق ہے کہ سورگ سکھ بھوگ استری پتر وغیرہ سے جو آنند ملتا ہے۔ وہ آنند تھوڑے دن رہنے والا اور آخر میں دُکھدائی

ہوتا ہے۔ مگر جو آنند نشکام بھاو اور برہم گیان میں ملتا ہے۔ وہ آنند پرانند ہے۔ اور سدا رہنے والا ہے۔ تھوڑی دیر رہنے والا آنند آنند نہیں ہے۔ آنند وہی اچھا ہے۔ جو سدا بنا رہے۔ اس لئے سکام کرم کرنے کی نسبت نشکام کرم کرنا بہت اچھا ہے اور کامیہ کرم کرنے والے سے برہم گیانی کا درجہ بہت اونچا ہے۔ اس سے بھگوان ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ تم ناپائیدار اور تھوڑی دیر کے لئے سکھ دینے والے سکام کرموں کو تیاگ کر سدا نشکام ہو کر کرم کر۔ اس سے تجھے سکام کرم سے ہونے والے سکھ بھی مل جائیں گے۔ اور برہم آنند کی پراپتی بھی ہوگی

نشکام کرم کا اُپدیش

कर्मण्येवाऽधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।
मा कर्मफलहेतुर्भूर्मा ते संगोऽस्त्वकर्मणि ॥

کرمن ایوادھکارستے ما پھلیشو کداچن ۔ ما کرم پھل ہیتو بھور ما تے سنگو استو کرمنی (۴۷)

ترجمہ: تیرا صرف کرم کرنے میں ہی ادھکار ہے۔ اس کے پھل میں نہیں۔ اور تو کرموں کے پھل کی خواہش بھی مت کر مگر اکرم (کرم نہ کرنے) کا سنگ بھی چھوڑ دے۔ (۴۷)

دوہا

کرموں میں ادھکار ہے تیرا پھل میں ناہیں ۔ پھل اچھا کو چھوڑ پر مت اکرم چت لائیں (۴۷)

تشریح: عام لوگ کرم پھل کے لالچ سے ہی اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں۔ مگر بدھیمان آدمی وہ ہے۔ جس کو اس کا دھرم یا فرض ہی کرم میں لگاتا ہے۔ نہ کہ کرم کا پھل۔ چونکہ اُن کو کرم پھل کی خواہش نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر کسی کرم میں ظاہراً پھل ملتا نظر نہ آئے۔ تو بھی وہ کرتویہ کرم نہیں چھوڑتے۔ کرتے ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ کرم کبھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔

سوال۔ اگر برہم گیانی کو سب پھلوں کی پراپتی ہو جاتی ہے (شلوک ۴۶) تو صرف برہم گیان کا انوشٹھان کر کے ہی سب طرح کے بھوگوں کو بھوگنا چاہیئے۔ پھر تھوڑے پھل دینے والے اپاسنا اور یوگ وغیرہ کے حصول کی کوشش کرنا وغیرہ کرم فضول ہیں۔ ہمارا مطلب تو صرف پھل سے ہے اور وہ برہم گیان سے حاصل ہو جائے گا

جواب۔ یہ خیال من میں نہ لایئے۔ انسان کا کام صرف کرم کرنا ہے۔ پھل کی خواہش اپنے دل میں نہیں لانی چاہیئے۔ صرف اپنے آتما کی شدھی کے لئے کرم کرنے چاہئیں۔ نہ کہ سورگ وغیرہ سکھ کی پراپتی کے لئے۔ کیونکہ سورگ وغیرہ سب کرم پھل ناپائیدار ہیں اور جنم مرن کے چکر میں ڈالنے والے ہونے کی وجہ سے موکش کے حصول میں رکاوٹ ہیں۔ اس لئے کرم پھل کی ترشنا کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ مگر کرموں کا چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔ جب تک کہ انتہ کرن پوری طرح سے شدھ نہ ہو جاوے

سوال۔ اس شلوک میں بھگوان نے کہا۔ کہ اکرم کا سنگ بھی چھوڑ دے۔ اس سے کیا مطلب ہے؟

جواب۔ سنگ یا آسکتی من کی وہ درتی (جذبہ) ہے کہ جو کسی وشے کے بھوگوں کی طرف انسان کو کھینچ لے جاتا ہے وشے کا دھیان کرنے سے یہ جذبہ جاگ اُٹھتا ہے اور انسان کو اس وشے میں پھنسا دیتا ہے۔ وشے میں من کی

اسی اٹکنے کو سنگ یا آسکتی (فریفتگی) کہتے ہیں۔ کسی بھی کرم کے کرنے سے اس کرم کے پھل کی وجہ سے اس کرم میں اس طرح من اٹک جاتا ہے۔ کہ پھر اسے چھوڑتے دکھ ہوتا ہے۔ سب کرموں کو چھوڑ کر جھٹ پٹ چھوٹنے کی بھی اسی طرح خواہش ہوتی ہے یہ بھی اٹک ہی ہے۔ اور اس شلوک میں "کرم کے سنگ" کا اسی طرح کی ہی اٹک سے مطلب ہے۔

योगस्थ: कुरु कर्माणि संगं त्यक्त्वा धनंजय ।
सिद्ध्यसिद्ध्यो: समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ॥

یوگ ستھاہ کرو کرمانی سنگم تیکتوا دھننجے۔ سدھی اسدھیو سمو۔ بھوتوا۔ سمتوم یوگ اُچیہ تے (۴۸)

ترجمہ: ہے دھننجے! (اندریوں کے جیتنے والے ارجن) یوگ ستھا یعنی ایشور ارپن بدھی سے سنگ (آسکتی یا لگاؤ) کو چھوڑ کر سدھی اسدھی (سکھ دکھ) میں سمان بدھی والے ہو کر کرم کرو۔ کیونکہ سم بھاؤ (سدا ایک حالت میں رہنا) ہی یوگ کہلاتا ہے

دوہا

(۴۸)
یوگ ستھا سنگ تیاگ کر کرموں کو کر بیر | سدھی اسدھی جان سم یوگ یہی ہے دھیر

تشریح: اے ارجن! اپنے کرتویہ کرموں کو کرتے وقت اپنے دل میں یہ خیال مت لا۔ کہ میں اس کا کرنے والا ہوں۔ یا اس کام سے مجھے سورگ۔ دھن یا بیٹا ملیگا۔ کسی کام کے پھل میں من مت اٹکا۔ کام کے ہونے نہ ہونے کی چنتا مت کر۔ ہو جاتے تو اچھا نہ ہو تو اچھا پھل مل جائے تو اچھا اور نہ ملے تو اچھا۔ اس طرح سدھی اسدھی اور سکھ دکھ کو یکساں مان کر ہر حالت میں خوشی و رنج سے رہت ہو کر ایشور ارپن بدھی سے کرم کرنے کا نام یوگ ہے۔ دوسرے لفظوں میں سدھی اسدھی (سکھ دکھ) میں چت کی سمتا (یکسوئی) کو ہی یوگ کہتے ہیں۔ اور چت کے ڈانواں ڈول نہ ہونے کی حالت کو یوگ ستھا کہتے ہیں

दूरेण ह्यवरं कर्म बुद्धियोगाद्धनंजय ।
बुद्धौ शरणमन्विच्छ कृपणा: फलहेतव: ॥

دُورین۔ ہی اورم۔ کرم۔ بُدھی یوگا دھننجے۔ بدھو شرنم انوِچھ۔ کرپنا پھل ہیتوا (۴۹)

ترجمہ: ہے اندریوں کے جیتنے والے ارجن! بُدھی یوگ سے سکام کرم بہت ہی گھٹیا (ادنیٰ) ہیں۔ اس لئے تو سم بدھی (نشکام بدھی) کی شرن لے۔ کیونکہ جو لوگ پھل کے لوبھ سے کام کرتے ہیں۔ وہ بڑے دین یعنی نیچ (اگیانی) ہیں (۴۹)

دوہا

کامنہ کرم اتی تچھ ہیں بدھی یوگ سے جان | بدھی کی لے شرن تو دین ہوئے پھل دان

تشریح: کرم یوگ کا ہی نام بدھی یوگ ہے (دیکھو شلوک ۳۸) اس بدھی یوگ یا کرم یوگ سے سکام کرم بہت ہی ادنیٰ درجے کے ہوتے ہیں۔ اس لئے اے ارجن! تو نشچے آتمک بدھی یعنی کرم یوگ کو ہی اختیار کر۔ کرم پھل پانے کی ترشنا سے جو لوگ کرم کرتے ہیں۔ وہ دین یعنی رحم کے قابل ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اوناشی پرماتما کو جانے بنا اس سنسار سے چل بستے ہیں

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृत दुष्कृते।
तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम्॥

بدھی یکتو جہاتی ایہہ ۔ اُبھے سکرت دُشکرتے تسماد یوگائے یجیسو یوگا کرمسو کوشلم (۵۰)

ترجمہ سم (نشچے آتمک) بدھی والا پرش پن پاپ دونوں کو اس لوک میں ہی تیاگ دیتا ہے۔ یعنی اُن سے اپنے آپ کو الگ کر دیتا ہے۔ اس لئے تو یوگ بدھی میں ہی اپنے من کو لگا۔ یا یوگ بدھی سے ہی کرم کرنے کو کوشش کر۔ یہ بدھی یوگ ہی کرموں کی کشلتا یعنی کرم بندھن سے چھوٹنے کا اُپائے ہے۔ (۵۰)

دوہا

نشچل بدھی پرش تو تیاگیں پُن اُرو پاپ | یوگ یکت تم ہوئے کے کرم کرو نشپاپ ! (۵۰)

تشریح اے ارجن ! اس کرم یوگ کی مہما اپار ہے۔ اس کی برکت سے سکھ دکھ اور سب طرح کے ہانی لابھ کو یکساں سمجھنے والا آدمی لوک اور پرلوک دونوں جگہوں میں پُن پاپ کا بھاگی نہیں ہوتا۔ وہ جس طرح اچھے کرم کر کے پن کی آشا چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح اس کے ہاتھ سے اگر کوئی برا کام ہو جاوے۔ یا کوئی کام وہ نہ کر سکے . . . . تو اس کا پاپ اس کو نہیں لگتا۔ سکھ ۔ دکھ ۔ ہانی ۔ لابھ ۔ ہار جیت وغیرہ کو یکساں سمجھنا ہی یوگ ہے۔ جو ان کو یکساں سمجھتا ہوا کرم کرتا ہے۔ اس کے کئے ہوئے پن پاپ اس دنیا میں ہی رہ جاتے ہیں۔ اور وہ کرم کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے

کرم یوگ کا پھل

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः।
जन्मबन्धविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम्॥

کرم جم بدھی یکتا ہی پھلم تکتوا منیشناہ جنم بندھ ونرمکتا پدم گچھنتی انا میم (۵۱)

ترجمہ بدھی یوگ (نشکام بدھی) والے پرش آتم گیانی ہو کر کرموں سے ہونے والے (سکھ دکھ کے) پھل کو تیاگ کر جنم روپی بندھن سے چھوٹ کر اس ستھان (پرم پد ۔ موکش) کو پہنچ جاتے ہیں جہاں کسی طرح کا بھی دکھ نہیں ہے (۵۱)

دوہا

نشچل بدھی پرش تو کرج پھل کو تیاگ | پا جاتے ہیں رتنانی جیون مرن تیاگ (۵۱)

تشریح جن پرشوں نے کرم پھل کے تیاگ سے نشچل بدھی ہو کر گیان پراپت . . . ہوتا ہے۔ وہ کرموں سے پیدا ہونے والے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور اس پرم پد کو پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں دکھ اور شوک کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا۔ یعنی مکت ہو جاتے ہیں۔

سوال ۔ کرم یوگ کے ذریعے انتہ کرن کے شدھ ہونے سے جس آتم گیان کی پراپتی ہوتی ہے ۔ وہ آتم گیان مجھے کب حاصل ہوگا ؟ اور کب تک مجھے نشکام کرم کرنے ہوں گے ؟ بھگوان اگلے دو شلوکوں میں اس سوال کا جواب دیتے ہیں ۔

यदा ते मोहकलिलं बुद्धिर्व्यतितरिष्यति ।
तदा गन्तासि निर्वेदं श्रोतव्यस्य श्रुतस्य च ॥

یدا تے ۔ موہ کللم ۔ بُدھر ویتی ترِ شیتی ۔ تدا گنتاسی ۔ نِروید م ۔ شروتویسیہ شُرتسیہ چا (۵۲)

ترجمہ ہے ارجن ! جس وقت تیری بدھی نشکام کرم کرتے ہوئے موہ رُوپی دلدل کو بالکل پار کر جائے گی ۔ تب تو نے جو کچھ سنا ہے ۔ اور جو کچھ سننے کے یوگیہ ہے ۔ ان دونوں سے ویراگ کو پراپت ہوگا ۔ (۵۲)

دوہا

جب ویگی بدھی تیری موہ جال کو تیاگ | تب شُرت اور شرو توّیہ سے پاؤگے ویراگ (۵۲)

تشریح نشکام کرم کرتے کرتے جب تیرا انتہ کرن اگیان (موہ) کی دلدل کو پار کر جائے گا ۔ تب آج تک کرم کے سُورگ وغیرہ پھل کے بارے میں جو کچھ تم نے سُنا ہے اور جو کچھ سُننے لائق سمجھتے ہو ۔ اس سے تیرا من ہٹ جائے گا ۔ یعنی تجھ کو ویراگ پراپت ہو جائے گا ۔ بھگوان کہتے ہیں ۔ ہے ارجن ! تیری بدھی موہ رُوپی کیچڑ میں پھنسی ہوئی ہے ۔ اس لئے تو جسم وغیرہ کو آتما سمجھتا ہے ۔ اور جسم اور آتما کو الگ الگ نہیں سمجھتا ۔ موہ (اگیان) کی وجہ سے ہی تیرا من وشئے بھوگوں کی طرف بڑھتا ہے ۔ موہ سے ہی تو یہ "میرے ہیں" "یہ میرے ہیں" "میں ان کا ہوں" ۔ ایسی ایسی اگیان بھری باتیں کہتا ہے ۔ اگیان کی ہی وجہ سے تجھے یہ راج پاٹ اور سُورگ وغیرہ اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر جس وقت تیری بُدھی موہ رُوپی دلدل سے نکل جائیگی جس وقت اس پر سے اگیان رُوپی میل دُور ہو جائے گی ۔ اس وقت تو آتما اور جسم کا بھید سمجھے گا ۔ اس وقت تجھے سبھی پرانیوں میں ایک ہی آتما دکھائی دینے لگے گا اور سنسارک سکھ بھوگ بھی عبث معلوم ہونے لگینگے ۔ اس وقت تجھے یہ جگت بازیگر کے کھیل کا سا معلوم ہوگا ۔ اور جو کچھ تو نے دیکھا ہے یا سُنا ہے اور جو آگے دیکھے اور سنے گا اس سب سے ویراگ ہو جائے گا ۔ اس وقت تجھے اس لوک اور پرلوک کے سبھی سکھ بھوگ جنجال (پھنسانے والے) معلوم ہوں گے ۔ اس حالت کو پُوران ویراگ کہتے ہیں ۔ اس طرح جب تیرا من سب سے کنارہ کر جائے تب تم سمجھ لو ۔ کہ میرا انتہ کرن شدھ ہو گیا ۔ کیونکہ بِنا انتہ کرن یا بدھی کے شدھ ہوئے ویراگیہ نہیں ہوتا موہ کے معنی بے سمجھی یا اگیان کے ہیں ۔ ہمارا جسم الگ ہے اور آتما الگ ہے مگر بے سمجھی سے ہم جسم کو ہی آتما سمجھ کر دھن دولت بیٹے وغیرہ دُنیوی چیزوں سے موہ لگا لیتے ہیں ۔ اور آتما کے حقیقی رُوپ کو بھول کر اسی موہ کے جال میں ہی پھنسے رہتے ہیں ۔ نشکام کرم کرنے سے یہ موہ کا جال انتہ کرن پر سے اتر جاتا ہے اور بُدھی شیشہ کی طرح صاف ہو جاتی ہے ۔ تب اس میں آتما و پرماتما کے درشن ہوتے ہیں ۔ اس کے بعد مزید اُپدیش سننے کی ضرورت نہیں رہتی ۔ کیونکہ تمام شاستروں کا ماحصل تو آتما کو جاننا ہی ہے ۔ جب اپنے آپ کو جان لیا ۔ تب سب کو جان لیا ۔ پھر اور کچھ جاننے کی ضرورت ہی کیا رہی ؟

श्रुतिविप्रतिपन्ना ते यदा स्थास्यति निश्चला ।
समाधावचला बुद्धिस्तदा योगमवाप्स्यसि ॥

شرتی وِپرتی پنّا تے یدا ستھاسیہ تی نشچلا سمادھاوچلا بدھی استدا یوگم اواپسیہ سی (۵۳)

ترجمہ جب تیری کئی طرح کے سدھانتوں کے سننے سے ڈانواں ڈول ہوئی (گھبرائی ہوئی) بدھی سمادھی (پرماتما کے سروپ میں اچل ہو کر ٹھیر جائے گی تب تمہیں اس (سم بدھی روپی) یوگ کی پراپتی ہوگی (۵۳)

دوہا

ہوگی جب پھل واد سے تیری بدھ اڈول | سماودھستھ ہو پاؤ گے ارجن یوگ امول (۵۳)

تشریح ہے ارجن! تو نے وید شاستروں میں بہت طرح کے کرم اور ان کے پھلوں کے متعلق پڑھا ہے۔ اس لئے تیری بدھی کرم کے پھل میں ہی لگی رہتی ہے۔ اور تجھے کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ تجھے کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے۔ مگر جب ان کرموں کو پھل کی خواہش نہ کر کے صرف ایشور اچھیا کے انکول کرے گا۔ تب تجھے یکسوئی حاصل ہوگی۔ اور تیری سمادھی لگ جائے گی۔ جب تو ایا ساوم سب کرم پرماتما کے لئے ہی کرے گا۔ اس وقت دنیا کی کوئی بھی بیرونی چیز تیرے دل میں نہ گھسے گی۔ اور تو نہال ہو جائے گا۔ پس تو ستھر بدھی والا (نشچے آتمک بدھی یا یوگ بدھی والا) بننے کی کوشش کر۔ اور پھل کی خواہش کو بالکل ترک کر دے۔

ستھر بدھی والے برہم گیانی پرش کے لکھشن

جس ستھر بدھی۔ نشچے آتمک بدھی۔ یوگ بدھی یا انتکام بدھی کی بھگوان نے اوپر مہما گائی ہے۔ اس کے متعلق سوال کا موقعہ پا کر ارجن بھگوان سے ایسے ستھر بدھی والے پرش کے لکھشن پوچھتا ہے۔

(अर्जुन उवाच) स्थित प्रज्ञस्य का भाषा समाधिस्थस्य केशव ।
स्थित धी किंप्रभाषेत किमासीत ब्रजेतकिम ॥

ارجن اوواچ

ستھت پرجنیہ۔ کا بھاشا سمادھستھسیہ کیشوا۔ ستھت دھی کم پربھاشیت کم آسیت برجیت کم (۵۴)

ترجمہ ہے کیشوا سمادھی میں ٹھیرے ہوئے ستھر بدھی والے کا کیا لکشن ہے اور ستھر بدھی (قائم العقل) پرش کیسے بولتا ہے۔ کیسے بیٹھتا ہے ہو کیسے چلتا ہے (۵۴)

دوہا

سمادھی نشٹھ اور بدھی تھر کا کیا لکھشن ہوئے | بولے ٹھیرے چلے وہ کیسے کیسے سوئے (۵۴)

(۱) آتما میں سنتوش

(श्रीभ-उवाच) प्रजहाति यदा कामान् सर्वान्पार्थ मनोगतान् ।
आत्मन्येवात्मना तुष्टः स्थित प्रज्ञ स्तदोच्यते ॥

پرجہاتی یدا کامان سروان پارتھ منوگتان۔ آتمن ایوا آتمنا تشٹا ستھت پرگیا اس تدوچیتے (۵۵)

ترجمہ ہے پارتھ! جس وقت پرش من کی ساری کامنائیں کو بالکل تیاگ دیتا ہے۔ اس وقت آتما سے ہی آتما میں سنتشٹ رہتا ہے۔ اس پرش کو ستھر بدھی والا (قائم العقل) کہتے ہیں (۵۵)

دوہا

من کی جو سب کامنا پارتھ دور ہٹائے ۔ آپ آپ میں رم رہے تھر بدھی کہلائے

تشریح جب انسان من میں پیدا ہونے والی بے شمار خواہشوں کو بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس لوک پرلوک کی کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ آتم گیان میں ہی مگن رہتا ہے۔ اپنے آپ میں ہی خوش اور سنتشٹ رہتا ہے۔ وہ ستھر بدھی کہلاتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ اپنے اندر ہی پرمانند سروپ برہم کا انوبھو کرتا ہے۔ اور سنسار کے سب بندھنوں کو توڑ کر جیون مکت ہو جاتا ہے

۲- دکھ سکھ کو برابر جاننا

दुःखे ष्वनुद्विग्न मनाः सुखेषु विगत स्पृहः ।
वीतराग भय क्रोधः स्थितधी र्मुनि रुच्यते ॥ ५६॥

دکھیشو - انودوگن منا سکھیشو وگت سپری ہا- ویت راگ- بھے- کرودھا ستھت دھیر منی رچیتے

ترجمہ جس کا من دکھوں کے آنے پر دکھی نہیں ہوتا۔ اور سکھوں میں جس کی ترشنا نہیں رہی جس کے راگ (موہ) بھے (خوف) اور کرودھ نشٹ ہو گئے ہیں۔ ایسا منی ستھر بدھی والا کہا جاتا ہے (۵۶)

دوہا

دکھ کو دکھ مانے نہیں سکھ سے چت ہٹائے ۔ راگ کرودھ بھے رہت جن تھر بدھی کہلائے

تشریح دکھ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ آدھیاتمک- آدھی بھوتک اور آدھی دیوک۔ شوک۔ موہ وغیرہ سے بیماری وغیرہ بیماری سے جو دکھ ہوتا ہے۔ وہ آدھیاتمک دکھ کہلاتا ہے۔ شیر۔ چیتے- بھیڑیے وغیرہ جانوروں سے جو دکھ ہوتا ہے۔ وہ آدھی بھوتک کہلاتا ہے۔ بارش۔ بجلی۔ آندھی وغیرہ سے جو دکھ ہوتا ہے۔ وہ آدھی دیوک دکھ کہلاتا ہے۔

اسی طرح سکھ بھی تین طرح کے ہیں۔ کسی پیاری چیز کی یاد آنے یا اپنی علمیت اور عقلمندی وغیرہ کے فخر سے جو سکھ ہوتا ہے وہ آدھیاتمک سکھ ہے۔ استری بیٹے- بھائی رشتہ دار وغیرہ اور دوستوں سے جو سکھ ملتا ہے وہ آدھی بھوتک سکھ کہلاتا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ ندی نالوں کی سیر اور دیگر قدرتی نظاروں سے جو سکھ ملتا ہے۔ وہ آدھی دیوک سکھ کہلاتا ہے۔

سکھ دکھ کا محسوس کرنا من کا دھرم ہے۔ آتما کا نہیں۔ اس لئے جو آدمی آتم چنتن میں لگتا ہے۔ اسے سکھ دکھ کی بھاونا کو چھوڑ دینا پڑتا ہے۔ یہ سکھ دکھ کیا چیز ہیں؟ شبھ اشبھ کرموں کے پھل ہیں۔ جب تک ہم پھل کا خیال کر کے کرم کرتے ہیں تب تک اُن کا آنا لازمی ہے۔ برے کرم کا پھل برا اور اچھے کرم کا پھل اچھا ہونا بھی لازمی ہے۔ اگر ہم نے برے کرم کئے ہیں تو ہمیں خواہش کرنے پر بھی سکھ نہیں مل سکتا اور اگر ہم نے اچھے کام کئے ہیں تو خواہ ہم کتنا ہی چاہیں ہمیں دکھ

نہیں مل سکتا۔ جب کرم کا پھل ہی چھوڑ دیا۔ تب دُکھ سے دُکھی ہونا یا سکھ سے سُکھی ہونا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اسی طرح راگ۔ کرودھ۔ خوف وغیرہ جذبات بھی بُدھی کے ڈانواں ڈول کرنے والے ہیں۔ جو آدمی سکھ دکھ سمیت ان سب کو جیت لیتا ہے۔ وہ ستھر بُدھی کہلاتا ہے۔

۳۔ سنیہہ۔ خوشی اور دوش سے رہت ہونا

यः सर्वत्रानभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ।
नाभिनन्दति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥५७॥

یا سروتر آن ابھی سنیہہ تت تت ۔ پراپیہ شبھا شبھم ۔ نہ ابھینندتی نہ دویشٹی تسیہ پرگیا پرتشٹھتا (۵۷)

ترجمہ جو پرش سنیہہ (موہ) سے بالکل خالی ہو کر شبھ اور اشبھ کو پا کر خوشی یا دویش (رنج) نہیں کرتا۔ اس کی بُدھی ستھر ہے۔ یعنی وہی ستھر پرگیہ ہے۔ (۵۷)

دوہا

سب میں جو موہ رہت ہو شبھ اشبھ سم جان۔ رہتا ہے سم بھاو میں ستھر بُدھی وہ مان (۵۷)

تشریح سنسار کی کسی چیز میں جو سنیہہ (موہ نہیں رکھتا۔ جو شبھ (بھلے) یا اشبھ (بُرے) سے سکھی یا دکھی نہیں ہوتا وہ آدمی ستھر بُدھی والا کہلاتا ہے۔ جسم اولاد اور دھن وغیرہ میں موہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے انسان ان کے نفع و نقصان کو اپنے میں لگا لیتا ہے۔ یعنی اُن کا نقصان اپنا نقصان اور اُن کا نفع اپنا نفع سمجھ کر رنج و خوشی کو محسوس کرتا ہے۔ مگر جو پرش اس طرح کے موہ سے رہت ہو کر ستھر بُدھی والا ہو گیا ہے۔ وہ ان دنیوی چیزوں کے بھلے بُرے اثرات کو نہ تو پسند کرتا ہے اور نہ ناپسند کرتا ہے۔ نہ بھلے کی تعریف کرتا ہے اور نہ بُرے کی نندا کرتا ہے۔ بلکہ دونوں سے بے تعلق ہو کر رہتا ہے۔ وہ ستھر بُدھی پُرش کیسے ٹھہرتا ہے۔ اب اس کا جواب دیتے ہیں۔

۴۔ وشیوں سے اندریوں کو ایک دم ہٹا لینا

यदा संहरते चायं कूर्मोऽङ्गानीव सर्वशः ।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥५८॥

یدا سنہرتے چایم کورمو انگانیو سروشا ۔ اندریانی اندریارتھے بھیا س تسیہ پرگیا پرتشٹھتا (۵۸)

ترجمہ کچھوا اپنے اعضا کو جیسے سمیٹ لیتا ہے۔ ویسے ہی جو پرش جب سب طرف سے اپنی اندریوں کو اندریوں کے وشیوں سے سمیٹ لیتا ہے۔ تب اس کی بُدھی ستھر ہوتی ہے (۵۸)

دوہا

کچھوے سم جو اندریاں کھینچ لیت ہے دھیر وشیوں سے وہ پُرش ہے، استھِر بدھی بیر (۵۸)

تشریح جب کوئی خطرہ سامنے ہو۔ تب کچھوا اپنے چاروں پاؤں اور منہ ان پانچوں انگوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور خطرے سے بچ جاتا ہے۔ اسی طرح پُرش کو بھی پانچوں اندریوں کو اُن کے وشیوں سے سمیٹ لینا چاہئے۔ یعنی جو پرش اندریوں کو وشیوں سے بالکل ہٹا لیتا ہے۔ وہ ستھر بدھی کہلاتا ہے۔ مگر صرف اندریوں کو ان کے وشیوں سے کھینچ لینے سے ہی کوئی پُرش ستھر بدھی نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ بیمار آدمی کی اندریاں بھی وشیوں سے کھچ جاتی ہیں۔ اس کے جواب میں بھگوان کہتے ہیں۔

विषया विनिवर्तन्ते निराहारस्य देहिनः।
रसवर्जं रसोऽप्यस्य परं दृष्ट्वा निवर्तते ॥५९॥

وِشیا وِنورتنتے نِراہار اَسیہ دیہی نا رس ورجم رسو اپیسیا پرم درشٹوا نورتتے (۵۹)

ترجمہ وشیوں کے نہ گرہن کرنے والے (بیمار وغیرہ) پرشوں کے بھی صرف وشے تو چھوٹ جاتے ہیں۔ مگر اُن وشیوں میں) راگ (موہ) نہیں چھوٹتا۔ لیکن اس ستھر بدھی پرش کا تو راگ (موہ) بھی پرماتما کو ساکھشاتکار کر کے چھوٹ جاتا ہے (۵۹)

دوہا

نِراہار بھی تجت ہے وِشیوں کو پر راگ۔ چھُٹے نہیں وہ جات ہے پربھ درشن سے بھاگ

تشریح جو آدمی بیمار ہو کر بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی وشیوں کو بھوگنے میں رغبت نہیں رہتی۔ وہ کمزور ہونے کی وجہ سے وشیوں کی خواہش نہیں کرتا مگر اُس کے دل میں (کھشم طور سے) وشیوں کی چاہ (محبت) ویسے ہی بنی رہتی ہے۔ اس لئے اُس کا وشیوں کا تیاگ سچا تیاگ نہیں ہے۔ اسی طرح جو آدمی سخت ریاضت (تپ) کرتا ہے۔ اندریوں کو وشیوں کی طرف سے روک رکھتا ہے۔ مگر من میں وشیوں کا دھیان کرتا رہتا ہے وہ بھی سچا تیاگی نہیں ہے۔ مگر ستھر بدھی پُرش کا یہ راگ (موہ) بھی پرماتما کا ساکھشاتکار کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ یعنی وہ من سے سب وشیوں کے موہ کو تیاگ دیتا ہے۔ اور برائی کی جڑ واسنا کو نشٹ کر دیتا ہے۔ دوسرے معنوں میں یوں کہئے۔ کہ جب تک آتما کا ساکھشاتکار نہیں ہوتا تب تک وشیوں کی پریتی نہیں جاتی۔ ستھر بدھی ہونے کے لئے من کا بس میں کرنا ضروری ہے۔ مگر یہ من تب تک بس میں نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اندریوں کو کلی طور سے قابو میں نہ کیا جاوے۔ مگر یہ اندریاں بڑی بلوان ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔

यततो ह्यपि कौन्तेय पुरुषस्य विपश्चितः।
इन्द्रियाणि प्रमाथीनि हरन्ति प्रसभं मनः॥६०॥

یتت تو۔ ہی اپی۔ کونتیے۔ پُرش اَسیہ۔ وپشچتاہ۔ اندریانی پرماتھینی۔ ہرنتی۔ پرسبھنگ مناہ (۶۰)

ترجمہ ہے ارجن! کوشش کرتے ہوئے بدھیمان پرش کے من کو بھی یہ بلوان (طوفانی) اندریاں زبردستی (وشیوں میں) ہر لے جاتی ہیں (۶۰)

دوہا

اے کنتی سُت کرت ہیں یتن بہت ہی گیانی پر من ہر لے جات ہیں یہ اِندریہ طُوفانی (۶۰)

تشریح جب بُدھیمان آدمی سنسار کی وشے واسناؤں سے تنگ آجاتا ہے۔ تب وہ اپنے من کو بس میں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر یہ اندریاں اس کوشش کرتے ہوئے بھلے آدمی کے من کو دھکے سے وشیوں میں پھنسا دیتی ہیں جس طرح ڈاکو مالک کے دیکھتے دیکھتے مال لوٹ کرلے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ ڈاکو اندریاں سادھک پرش کے من کو دھکے سے وشیوں میں پھنسا دیتی ہیں۔ مہرشی وشوامتر وغیرہ بیسیوں مہاپرشوں کی مثالیں اس بات کی شاہد ہیں۔ جب وشیوں کے دوشوں کو جاننے والے ایسے مہاتماؤں کے من کو بھی یہ اندریاں ہر لیتی ہیں۔ تب معمولی سادھکوں کو تو ان سے بہت ہی چوکنا رہنا چاہئے

مہرشی ویاس اور اُن کے شِشیہ کی کتھا

ایک دن مہرشی ویاس جی اپنے شِشیہ جیمنی کو یہی شلوک سمجھا رہے تھے۔ جیمنی جی نے کہا۔ بھگون! آپ کا کہنا تو سچ ہے۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ بُدھیمان گیانی آدمی کے من کو یہ اندریاں وشیوں میں پھنسا سکیں۔ البتہ اگیانی آدمی کے من کو بگاڑ سکتی ہیں۔ ویاس جی نے بہت سمجھایا۔ مگر جیمنی جی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ آخر مہرشی ویاس جی یہ کہ کر کہ اس شلوک کا ارتھ پھر کسی وقت سمجھائیں گے اپنے آشرم کو چلے آئے۔

کوئی چار پانچ دن بعد ایک نہایت خوبصورت نوجوان عورت کا بھیس بنا کر اور دس بارہ دیگر شاگردوں کو عورتوں کے بھیس میں اپنے ساتھ لے کر عملی طور پر اس شلوک کا ارتھ سمجھانے کے لئے ویاس جی جیمنی جی کی کٹیا کے سامنے جاکر کھڑے ہوگئے۔ اور وہاں ناچ اور گانا شروع کردیا جس وقت ہوا سے ان عورتوں کے باریک کپڑے اُڑے اور ناچتی ہوئی ان عورتوں نے ہاتھ اوپر کئے۔ اس وقت پیٹ۔ ٹانگیں اور سھن وغیرہ انگ جیمنی جی کی نظر پڑے۔ اسی لمحہ یکایک کالی گھٹا چھا گئی۔ چاروں طرف اندھیرا پھیل گیا۔ بوندیں پڑنے لگیں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ جس سے وہ سب عورتیں وہاں سے چلی گئیں۔ صرف ویاس جی ہی ایک خوبصورت نوجوان عورت کے بھیس میں وہاں رہ گئے۔ سو وہ استری جیمنی جی کے پاس گئی۔ اور کہا۔ مہاراج! میرے ساتھ کی سہیلیاں نہ جانے کہاں چلی گئیں میں اکیلی ہی اس جنگل میں رہ گئی ہوں۔ اب رات کے وقت کہاں جاؤں۔ اگر آپ کی آگیا ہو۔ تو اس کٹیا کے ایک کونے میں پڑی رہونگی

پہلے تو جیمنی جی نے اس عورت کو کٹیا میں ٹھہرنے سے بہت منع کیا۔ مگر پھر اس عورت کی عاجزانہ درخواست سے من کے دل میں دیا آ گئی۔ اس استری سے کہا۔ اس دوسرے مکان میں جاکر اندر سے سانکل لگالے۔ یہاں ایک بھوت رات کے وقت آیا کرتا ہے۔ وہ میرے جیسی بولی بولے گا۔ مگر اس کے کہنے سے تم کواڑ مت کھولنا۔ ورنہ وہ بھوت تم کو کھا جائے گا۔

ویاس جی نے دل میں کہا۔ اس کے گیانی ہونے میں تو کوئی شک نہیں۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے؟

جیمنی جی کی بات سنکر وہ مکان کے اندر چلے گئے اور سانکل لگالی۔ مکان میں انہوں نے اپنا استری بھیس اُتار دیا۔ اور بدستور مہرشی ویاس بن کر ایشور کے دھیان میں ہو گئے۔

ادھر جیمنی جی جب ایشور کے دھیان میں بیٹھے تب انہیں اس عورت کی یاد آئی۔ بار بار انہوں نے اپنے من کو روکا۔ مگر من نہ رُکا۔

کسی طرح مانتا ہی نہ تھا جیمنی جی دھیان جپ چھوڑ کر اُٹھے - اور اس مکان کے پاس جا کر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا۔
اے پیاری! میں جیمنی ہوں۔ تجھ سے بچنے کے لئے جھوٹ کی جھوٹی بات بنائی تھی۔ اب تو بلا شک کواڑ کھول دے۔ تیرے بنا میرے من کو شانتی نہیں ملتی۔

مگر اندر سے کسی نے جواب نہیں دیا۔ اس طرح بار بار عاجزانہ درخواست کرتے کرتے جب جیمنی جی ہار گئے - اور کام کا بھوت اچھی طرح سوار ہو گیا اور جدائی نے بہت لاچار کر دیا۔ تو مجبوراً دو کوٹھے پر چڑھے اور چھپر پھاڑ کر اندر کود پڑے -

جوں ہی نیچے گرے۔ مہرشی ویاس نے پکڑ کر ایک تھپڑ جیمنی جی کے منہ پر مارا اور کہا۔ بتلا! تو گیانی ہے یا اگیانی؟

جیمنی جی بہت شرمندہ ہوئے۔ ویاس جی نے کہا جیمنی! اس میں شک نہیں۔ کہ تم گیانی اور سداچاری ہو۔ اپنے بچاؤ کے لئے جو ممکن تھا۔ وہ سب تم نے کیا۔ مگر یہ بلوان اندریاں تمہارے من کو ایشور دھیان سے ہٹا کر زبردستی وشے واسنا کی طرف لے گئیں۔ امید ہے۔ کہ اب تم اس شلوک کا ارتھ بخوبی سمجھ گئے ہو گے

اسی قسم کا ایک واقعہ دکن میں بھی ہوا تھا۔ ایک عورت رات کے وقت بھولی بھٹکی کسی مہاتما کی کٹی میں چلی آئی۔ مہاتما نے اسی طرح بھوت کی کتھا سُنا کر اُسے دوسرے مکان میں سُلا دیا۔ تھوڑی رات رہے۔ وہ مہاتما بھی چھت پھاڑ کر کودے۔ مگر سب کی قسمت ایک سی نہیں ہوتی۔ کودتے وقت اُن کے جسم میں ایک لکڑی کھُب گئی۔ جس سے بہت بڑا زخم ہو گیا۔ وہ عورت مہاتما کو پہچان کر گھبرائی پچھتاتی ہوئی کہنے لگی "مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا۔ جو کواڑ نہ کھولے"

مہاتما نے اس کو تسلی دی۔ اور کہا۔ تو رنج مت کر اور اگر میں مر جاؤں۔ تو یہ جو کچھ میں تجھے لکھ کر دیتا ہوں۔ وہ میرے شاگردوں کو دے دینا۔ یہ کہ کر اسی وقت مہاتما نے اپنے خون سے سنسکرت میں بہت سے شلوک بنا کر لکھے ان کا نام رکت گیتا رکھا یہ رکت گیتا دے کر اس عورت کو سونپ کر مہاتما پرم دھام کو پراپت ہوئے۔ اس رکت گیتا میں اس شلوک کی تشریح سنسکرت میں درج ہے۔

اس لئے بھگوان کا آشرہ لے کر ان اندریوں کو بس میں کرنا ہی چاہیئے۔

۵- ایشور کی بھکتی

तानि सर्वाणि संयम्य युक्त आसीत मत्परः।
वशे हि यस्येन्द्रियाणि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥६१॥

تانی سروانی۔ سنیمیہ یُکت۔ آسیت۔ مت پرا۔ وشے ہی یسیہ اندریانی تسیہ پرجیا پرتشٹھتا ॥۶۱॥

ترجمہ (اس لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ) ان سمپورن اندریوں کو بس میں کر کے ایکاگر ہو کر میرے پرایَن ہوا - (مجھ میں لو لگا کر) رہے۔ کیونکہ جس پُرش کی اندریاں بس میں ہوتی ہیں۔ اسی کی ہی بدھی ستھر ہوتی ہے - (۶۱)

دوہا

ان سب کا سنیم کرے الپش پرائن ہوئے جس کے بس ہیں اندریاں اچل بدھی تر سوئے

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! جب آدمی پانچ گیان اندریوں۔ پانچ کرم اندریوں اور گیارھویں من کو اپنے بس میں کرکے شانتی سے بیٹھا ہوا سب کے انتر آتما پرماتما کے دھیان میں مگن ہو جاتا ہے۔ تب اس پر اندریوں کا زور نہیں چلتا۔ اس لئے انسان کو چاہئے۔ کہ وہ سچے دل سے میری شرن میں آجائے میری شرن میں آئے ہوئے پر اندریوں کا بس نہیں چلتا۔

وشے بھوگ میں جس کا من پھنس جاتا ہے۔ وہ اس بھوگ سے جلدی نہیں چھوٹتا۔ اندریوں کو روک کر اگر وشے بھوگ نہ بھی کریں۔ تو بھی اس کی چاہ بنی ہی رہتی ہے۔ مثلاً زبان کو اگر اچھی اچھی لذیذ چیزیں کھانے کی چاٹ پڑی ہو۔ تو ہم من کو روک کر زبان کو قابو میں کر سکتے ہیں۔ یا کھانے کو ہی کچھ نہ ملے۔ تو آپ ہی آپ زبان کھانے سے لاچار ہو جائے گی۔ مگر اچھی چیزیں کھانے کا بوجھ کا ہے۔ وہ کہیں نہیں جائے گا۔ اسی طرح سب اندریوں اور ان کے بھوگوں کے بارے میں سمجھ لیجئے۔ بات یہ ہے۔ کہ جب تک پرماتما کے دھیان میں محو ہو کر انسان پرم آنند کو پراپت نہیں ہوتا۔ تب تک وشے سکھ کی پریتی بنی ہی رہتی ہے۔ خواہ ہم کتنا ہی ضبط کرتے رہیں۔ اس لئے پرماتما کی شرن لے کر پرمانند پراپتی کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح اندریوں سے چھٹکارہ مل سکتا ہے۔

وشیوں کا خیال ہی سب خرابی کی جڑ ہے

ध्यायतो विषयान्पुंसः संगस्तेषूप जायते ॥
संगात्संजायते कामः कामात्क्रोधोऽभिजायते ॥ ६२ ॥
क्रोधाद्भवति संमोहः संमोहात्स्मृति विभ्रमः ॥
स्मृति भ्रंशाद्बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात्प्रणश्यति ॥ ६३ ॥

دھیایتو وشیان پنسا۔ سنگستیشو اپجایتے (۶۲) سنگات سنجایتے کاما کامات کرودھو ابھی جائیتے کرودھواد بھوتی سموہ ہو سموہات سمرتی وبھرما (۶۳) سمرتی بھرنشاد بدھی ناشو۔ بدھی ناشات پرنشیتی

ترجمہ (ہے ارجن! من سمست اندریوں کو بس میں کرکے میرے پراین نہ ہونے سے من میں ہمیشہ وشیوں کا خیال آتا رہتا ہے جس سے) وشیوں کا خیال کرنے والے پرش کا ان وشیوں میں لگاؤ (موہ) ہو جاتا ہے۔ اور اس لگاؤ سے ان وشیوں کو بھوگنے کی کامنا (خواہش) پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کامنا میں رکاوٹ پڑنے سے کرودھ پیدا ہوتا ہے۔ (۶۲) اور کرودھ سے سموڑھتا پیدا ہوتی ہے۔ یعنی سب سدھ بدھ ماری جاتی ہے۔ بھلے برے کی تمیز نہیں رہتی۔ پھر سموڑھتا سے سمرتی (حافظہ) بھرشٹ ہو جاتی ہے۔ (جس سے انسان ست اپدیش کو بھول جاتا ہے) سمرتی کے بھرشٹ ہو جانے سے بدھی یعنی گیان شکتی کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور بدھی کے ناش ہونے سے پرش ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ (۶۳)

دوہا

ان وشیوں کے سنگ سے موہ پُرش کو ہوئے۔ موہ سُوں اُپجے کام پھر۔ کرودھ کام سوں ہوئے
سُدھ بُدھ بھولے کرودھ سے اِس سے ہو متی بھرشٹ متی بھرشٹ پھر ہوت ہے پُرش آپ ہی نشٹ

تشریح

من ہی من میں وشیوں کا دھیان کرنے والے پُرش کی پہلے تو وشیوں میں محبت ہوتی ہے۔ محبت (موہ) سے ان وشیوں کو حاصل کرنے کی کامنا (خواہش) زبردست ہوتی ہے۔ جب کسی باعث سے وہ کامنا پوری نہیں ہوتی۔ اس کی تکمیل میں رکاوٹیں آتی ہیں۔ تب انسان کو کرودھ یعنی غصہ آتا ہے اور اس غصہ کی وجہ سے انسان میں بھلے بُرے کی تمیز نہیں رہتی۔ اس وقت اُسے کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ بھلے بُرے کا وچار ناش ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی بے سمجھی سے انسان کی یادداشت (سمرتی) نشٹ ہونے لگتی ہے۔ یعنی جو کچھ شاستروں۔ آچاریوں اور گوروسے اُپدیش سن رکھا تھا۔ وہ اس وقت یاد نہیں رہتا۔ یا یاد رہتے بھی اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ ماں باپ سے سخت کلامی کرنا بُرا ہے۔ ایسا شاستر اور گورو کا فرمان ہے۔ مگر جب غصہ سے ضمیر (conscience) نشٹ ہو جاتی ہے۔ اور سمرتی نہیں رہتی۔ تو پُرش ماتا پتا کو بھی بُرا بھلا کہہ دیتا ہے۔ اس وقت سوائے اس وشئے کے جس میں اس کا موہ ہو گیا ہے۔ اُسے سب کچھ بھول جاتا ہے۔ جب یہ حالت ہوتی ہے۔ تو بُدھی بھی نشٹ ہو جاتی ہے۔ یعنی نیک و بد کو سوچ کر پھر ہوش میں آوے۔ یہ تمیز نہیں رہتی۔ جب بُدھی (بھلے بُرے کی تمیز) ہی نہ رہی۔ تب اس پُرش میں اور مرے ہوئے پُرش میں کیا فرق رہا؟ کیونکہ وہ کوئی پُرشارتھ نہیں کر سکتا۔ اور مُکش مارگ سے بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ گویا اس طرف سے وہ مر ہی گیا۔ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ جو پُرش پرمارتھ سے بے مکھ ہو کر دن رات وشئے بھوگوں میں پھنسا رہتا ہے۔ وہ مُردہ ہی ہے۔ ہاں تم اسے سانس لیتا ہوا مُردہ کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ زندگی کی حقیقی علامت پرم پرمارتھ ہے جس سے پُرش موکش کو پراپت کرتا ہے۔ اس میں معلوم ہے مطلب یہ کہ وشیوں کا دھیان (خیال) کرنا ہی سب خرابی کی جڑ ہے۔ اگر من میں وشیوں کا دھیان نہ آئے۔ تو وشیوں میں پریتی ہی پیدا نہ ہونے سے کرودھ ہی نہ آوے۔ اور آخر کار انسان پرمارتھ کے مارگ سے بھٹک کر برباد نہ ہو

دھیان من سے ہوتا ہے۔ من میں دھیان آنے سے ہی اندریاں اپنا کام کرتی ہیں۔ اگر من بس میں ہو۔ تو اندریاں کچھ نہ کر سکینگی من سارتھی ہے اور اندریہ گھوڑے ہیں۔ گھوڑے سارتھی کے بس میں ہونے چاہئیں۔ اور سارتھی رتھی (مالک۔ آتما) کے قابو میں ہونا چاہئے۔ تاکہ وشیوں کا دھیان ہی نہ آوے۔ جب وشیوں کا دھیان نہ ہوگا۔ تب سب بھلا ہی بھلا ہے۔

اندریہ نگرہ سے شانتی اور سکھ کی پراپتی ہوتی ہے

रागद्वेषवियुक्तैस्तु विषयानिन्द्रियैश्चरन् ॥
आत्मवश्यैर्विधेयात्मा प्रसादमधिगच्छति ॥ ६४ ॥
प्रसादे सर्वदुःखानां हानिरस्योपजायते ॥
प्रसन्नचेतसो ह्याशु बुद्धिः पर्यवतिष्ठते ॥ ६५ ॥

راگ دویش وِیُکتَیس تُو وِشیان اندریئیس چرن | آتم وَشیئیر وِدھیہ آتما پرسادم ادھیگچھتی (۶۴)
پرسادے سروَدُکھانام ہانی رسیوپ جایتے | پرسن چیتسو ہی آشو بدھی پریہ وتشٹھتے (۶۵)

ترجمہ مگر جس نے اپنے من کو بس میں کرلیا ہے ۔ وہ راگ دویش سے رہت ہوا پرش قابو میں کی اندریوں کے ذریعے وشیوں کو بھوگتا ہوا بھی پرسنتا (سکھ اور شانتی) کو پراپت ہوتا ہے ۔ (۶۴) اور اس سکھ اور شانتی کے ملنے پر اس کے سارے دکھوں کا ناش ہو جاتا ہے ۔ اور اُس شانت چت والے پرش کی بدھی جلدی اچھی طرح ستھر ہو جاتی ہے (۶۵)

دوہا

من اندریہ بس میں کرے راگ اور دویش ہٹائے | وشیوں کو جو بھوگتا ۔ شانت چت ہو جائے (۶۴)
سرب دکھ کا ناش ہو چت بھو ہرشائے | چت ہرشے متی شیگھر ہی اچل ستھر ہو جائے (۶۵)

تشریح جب من میں راگ دویش پیدا نہیں ہوتے ۔ تب من بس میں ہو جاتا ہے ۔ اور من کے آدھین اندریاں بھی بس میں ہو جاتی ہیں ۔ راگ دویش کی وجہ سے ہی اندریاں اندھیر کرتی ہیں ۔ اور وشیوں کو بھوگتی ہیں ۔ جس طرح برہم گیانی وشیوں کو بھوگتا ہے ۔ اسی طرح اگیانی بھی بھوگتا ہے ۔ فرق دونوں میں یہی ہے ۔ کہ گیانی بھوگ بھوگتے وقت وشیوں میں راگ دویش نہیں رکھتا ۔ جو وشے بنا کے نہیں جا سکتے ۔ جن کے بھوگے بنا جسم نہیں چل سکتا ۔ ان کو وہ بنا راگ (موہ) اور دویش (نفرت) کے بھوگتا ہے ۔ مگر اگیانی راگ دویش سے وشیوں کو بھوگتا ہے ۔ جو گیانی من کو بس میں کر کے راگ دویش سے رہت ہو کر اپنے بس میں کی ہوئی اندریوں سے شاستر کی آگیا انوسار وشیوں کو بھوگتا ہے وہ وشیوں کو بھوگتا ہوا بھی شانتی اور سکھ کو پراپت کرتا ہے ۔

سوال ۔ شانتی کے ملنے سے کیا ہوتا ہے ؟

جواب ۔ جب راگ دویش کے نشٹ ہو جانے سے شانتی مل جاتی ہے ۔ تو یوگی کے جسم اور من سے تعلق رکھنے والے سب دکھ نشٹ ہو جاتے ہیں ۔ ایسے شدھ چت والے پرش کی بدھی بہت جلدی ستھر ہو جاتی ہے ۔ اور جس کی بدھی ستھر ہو جاتی ہے ۔ اس کے سب کام بن جاتے ہیں ۔

سوال ۔ برہم گیانی ۔ ایشور بھگت یوگی اور کرمی سب کے سب وشیوں کو اندریوں سے ہی بھوگتے ہیں ۔ پھر اگیانی اور گیانی میں فرق کیا رہا ؟

جواب ۔ پہلا فرق تو یہ کہ برہم گیانی وشیوں کو بھوگتے وقت وشیوں میں راگ دویش (موہ یا نفرت) نہیں کرتا ۔ مگر اگیانی کرتا ہے دوسرے گیانی کی اندریاں اس کے من تابع ہوتی ہیں ۔ اور من اس کے تابع ہوتا ہے ۔ اس لئے اس کا من ہر وقت شانت رہتا ہے ۔ اور اس کے سب دکھوں کا ناش ہو جاتا ہے ۔ مگر اگیانی کی نہ اندریاں بس میں ہوتی ہیں اور نہ من ۔ اس لئے وشیوں کے راگ دویش میں پھنسا ہوا وہ سدا دکھ اٹھایا کرتا ہے ۔

नास्ति बुद्धिरयुक्तस्य न चायुक्तस्य भावना।
न चाभावयतः शान्तिरशान्तस्य कुतः सुखम् ॥६६॥

ناستی بدھر یکتسیہ نہ چایکتسیہ بھاونا ۔ نہ چابھاویتہ شانتی رشانتسیہ کتہ سکھم

ترجمہ ایکت (سادھن رہت۔ ڈانواں ڈول چت والے) پرش کے انتہ کرن میں بدھی ہوتی ہی نہیں۔ اور اس کے انتہ کرن میں آتم گیان کی بھاونا ہی رہتی ہے۔ یعنی وہ آتما کا دھیان نہیں کر سکتا۔ جو آتما کا دھیان نہیں کرتا۔ اُسے شانتی نہیں مل سکتی۔ اور جسے شانتی نہیں مل سکتی۔ وہ سُکھی کیسے ہو سکتا ہے۔؟ (۶۶)

دوہا

نہ بدھی نہ دھیان ہی پُرش ایکت ہُوں ہوئے (۶۶) دھیان بنا جن شانتی کیسے پاوے سوئے

تشریح جس نے من کو بس میں نہیں کیا۔ اس کا من اِدھر اُدھر وشیوں میں دوڑا کرتا ہے۔ اس پرش کو شاستر اور گورو کے اُپدیش سُن کر بھی آتما کے بارے میں بدھی پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ آتما کے سروپ کو نہیں جان سکتا۔ اور جو آتما کے سوروپ کو نہیں جانتا۔ وہ اس کا دھیان کیسے کر سکتا ہے؟ جب اس کا آتما میں دھیان نہیں لگتا۔ تب اُسے شانتی (وشیوں کی نودتی) کیسے ہو؟ اور جب تک وشیوں کی ترشنا مٹ کر شانتی نہ مل جائے۔ تب تک آتم آنند کا حقیقی سُکھ کہاں

اندریہ نگرہ سے بُدھی ستھر ہوتی ہے

इन्द्रियाणांहि चरतां यन्मनोऽनु विधीयते ॥
तदस्य हरति प्रज्ञां वायुर्नाव मिवाम्भसि ॥६७॥
तस्माद्यस्य महाबाहो निगृहीतानि सर्वशः ॥
इन्द्रियानीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥६८॥

اِندریانام ہی چرتام۔ یت منو انو ودھی ای تے (۶۷) تد سیہ ہرتی پرگیام وایو ناوم اِوامبھسی
تسماد یسیہ مہا باہو نگرہی تانی سروشا (۶۸) اِندریانی اِندریارتھے بھئیس تسیہ پرگیا پرتشٹھتا

ترجمہ ان وشیوں میں بھٹکنے والی اندریوں میں سے جس اندریہ کے آدھین (ساتھ) من رہتا ہے۔ وہ اندریہ اس اگیانی پرش کی بدھی کو اس طرح ہر لیتی ہے۔ جس طرح ہوا پانی میں کشتی کو گھماتی ہے (۶۷) اس لئے ہے ارجن! جس نے اپنی اندریوں کو سب وشیوں سے بالکل ہٹا لیا ہے (بس میں کر لیا ہے) اسی کی بدھی ستھر ہوتی ہے۔ (۶۸)

دوہا

اندریوں کے یوں وِچرتے جو من پیچھے دھاو سو بدھی کو یوں ہرے جیسے وایو ناو (۶۷)
رُکی ہوئی ہیں اندریاں وِشیوں سے جہہ بیر اے ارجن وہ ہی پُرش بھر بدھی ہے دھیر (۶۸)

تشریح اگر من وشیوں میں دوڑتی ہوئی اندریوں کے پیچھے لگ جاوے۔ تو اس سے بڑا انرتھ ہوتا ہے۔ جیسے طوفان زور سے کشتی کو سمندر میں بہائے جاتا ہے اور وہ الٹ پلٹ کر غرقاب کر دیتا ہے۔ ویسے ہی اندریوں کے پیچھے لگا ہوا من آدمی کا خوفناک دشمن ہو جاتا ہے اور تمام دینی و دُنیوی سکھوں سے محروم کر کے جہالت کے گہرے سمندر میں ڈبو دیتا ہے اور جس طرح ہوشیار ملاح تدبیر سے کشتی کو طوفان میں سے بچا لے جاتے ہیں۔ اسی طرح سمجھدار آدمی کو چاہیئے۔ کہ وہ

وچار سے اپنے من کو اندریوں کی طرف جانے سے روکے اور پرماتما میں لگائے۔ اسی طرح اس کا بیڑا سنسار ساگر سے پار ہو گا۔ یعنی اندریوں کے بس میں ہو جانے سے اس کی بدھی ستھر ہو جائے گی۔

من اور اندریوں کے جیتنے کا پھل

या निशा सर्व भूतानां तस्यां जागर्ति संयमी ॥
यस्यां जाग्रति भूतानि सा निशा पश्यतो मुने: ॥६९॥

یا نشا سروِ بھوتا نام۔ تسیام جاگرتی سنیمی ۶۹ یسیام جاگرتی بھوتانی یا نشا پشیتو منے

ترجمہ جو سب پرانیوں کے لئے رات ہے اس شدھ بودھ سوروپ پرمانند میں من اور اندریوں کو جیتنے والا یوگی پرش جاگتا ہے۔ اور جس فانی ناپائیدار سنسار سُکھ میں سب پرانی جاگتے ہیں تتو کو جاننے والے (من اور اندریوں کو جیتے ہوئے) مُنی کے لئے وہ رات ہے۔ (۶۹)

دوہا

جو سب بھوتوں کی نشا۔ یوگی جاگے تاہیں ۶۹ مُنی ورکی وہ ہے نشا پرانی جاگیں جاہیں

تشریح جس نے اندریوں اور من کو قابو میں کر لیا ہے۔ وہ من سمیت اندریوں کو قابو میں رکھنے والا گیانی آتما اور پرماتما کی طرف سے جاگتا ہے۔ جب کہ اندریوں اور من کے غلام اگیانی لوگ تتو گیان (آتما و پرماتما) سے بےفکر ہو کر خوابِ غفلت میں سوئے رہتے ہیں۔ اور جن فانی ناپائیدار سنسارک وشے بھوگوں کی طرف سے اگیانی لوگ جاگے ہوتے ہیں۔ اُن کی طرف سے تتو گیانی پرش ہمیشہ بے خبر سویا کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ آتم گیانی (ضابطِ حواس) پرش آتما و پرماتما میں لو لگائے رکھتا ہے۔ جب کہ حواس کے غلام اگیانی لوگ وشے واسناؤں میں پھنسے رہتے ہیں۔ یعنی تتو گیانی پرش سنسارک وشے واسناؤں کو مانندِ خواب سمجھتا ہے۔ اور ان میں نہیں پھنستا۔ تتو گیانی پرش کے لئے اس سدھی کا ملنا بڑے بھاگیہ کی بات ہے۔

आपूर्यमाण मचल प्रतिष्ठं समुद्र माप: प्रविशान्ति यद्वत ॥
तद्वत्कामा यं प्रविशान्ति सर्वे स शान्ति माप्नोतिन कामकामी ॥७०॥

آپوریہ مان۔ اَچل۔ پرتشٹھم۔ سمدرم آپا۔ پرِوشنتی یدوت
تدوت کاما یم پروشنتی سروے۔ سا شانتم۔ اپنوتی۔ نہ کاما۔ کامی (۷۰)

ترجمہ جیسے لبالب بھرے ہوئے اور اچل سمندر میں (بے شمار دریاؤں کا) پانی آ کر ملتا ہے مگر وہ اپنی حدود کو نہیں چھوڑتا۔ جوں کا توں ہی بنا رہتا ہے۔ اسی طرح جس شخص میں ساری کامنائیں سما جاتی ہیں۔ وہ شانتی کو پراپت کرتا ہے۔ نہ کہ کامناؤں کو چاہنے والا (۷۰)

دوہا

اچل۔ اکھنڈت ساگر ہیں جیسے ندی سما ہیں تیسے ہی سب کامنا منی شٹ کے ماہیں (۷۰)

۱ رات ۲ دریا

تشریح

سمندر اپنے آپ میں مکمل ہے۔ لبالب بھرا ہوا ہے۔ پھر بھی بے شمار دریاؤں کا پانی ملنے سے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ وہ ویسے کا ویسا شانت ہی رہتا ہے۔ نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ اسی طرح جو آدمی اپنے آپ میں شانت ہے۔ اور جس کی طرف کامنائیں (دنیوی خواہشات) اپنے آپ بہتے ہوئے جا ملتی ہیں۔ اس میں وہ کوئی وکار (خرابی) پیدا نہیں کر سکتیں۔ اندریوں اور من کو بس میں کر لینے والا وہ گیانی سب کامناؤں (دنیوی بھوگوں) کو بھوگتا ہے۔ مگر پھر بھی شانت رہتا ہے۔ برخلاف اس کے جو آدمی ہمیشہ کامناؤں کی چاہ کرتا ہے۔ اور سدا وِشے بھوگوں کے لئے للچاتا رہتا ہے۔ اس کے دل کو کبھی شانتی نہیں ملتی۔

سمندر نہیں چاہتا۔ کہ اس میں آ کر ندیاں گریں۔ یا بارش کا پانی گرے نہ وہ اُن کو بلاتا ہے۔ مگر قانون قدرت کے مطابق ساری ندیاں اور بارش کا پانی خود بخود ہی اس میں آ ملتا ہے۔ ایسے ہی اندریوں اور من کو بس میں کر لینے والا گیانی پُرش اپنے آپ میں مکمل ہے۔ وہ وِشے بھوگوں کو نہیں چاہتا۔ مگر اس کے بنا چاہے ہی سنسار کے سارے پدارتھ اسے مل جاتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ اس سنسار کی ساری ردھی سِدھیاں پرماتما کے سچے بھگت کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہیں۔ اور ہمیشہ اس بات کی منتظر رہتی ہیں۔ کہ جن کے واسطے پرمیشور نے ہم کو بنایا ہے۔ وہ ایشور کے بھگت گیانی پُرش بھی کرپا کر کے کبھی ہم کو سپھل کریں۔ اس لئے دنیا کی سب کامنائیں (ردھی سدھی) ایشور کے پیارے بھگت کے چرنوں میں (سمندر میں دریاؤں کی طرح) خود بخود ہی آ کر گرتی ہیں۔ اور یہ خواہش کرتی ہیں۔ کہ وہ پیا (؟) سب سے پہلے ہمیں بھوگے۔ مگر پرماتما کا سچا بھگت ان کی طرف سے لاپرواہ رہتا ہے۔ اور سمندر کی طرح اپنی شانتی میں فرق نہیں آنے دیتا۔ اصول یہ ہے۔ کہ

विहाय कामान्यः सर्वा न्पुमां श्चरति निःस्पृहः ॥
निर्ममो निरहंकारः स शान्तिमधि गच्छति ॥७१॥

وِہائے کامان یا سروان پماں شچرتی نِس پرِہا (۷۱) نِرمَمو نِراہنکار اسا شانتِم ادھی گچھتی

ترجمہ

جو پُرش ساری کامناؤں کو چھوڑ کر ممتا (موہ) کو تیاگ کر اور اہنکار سے رہت بے تعلق ہو کر وچرتا ہے (زندگی بسر کرتا ہے) وہ شانتی کو پراپت کرتا ہے (۷۱)

دوہا

جو تیاگے سب کامنا۔ اِچھا۔ موہ اہنکار (۷۱) ان سب سے ہو رہت وہ پاوے سُکھ اپار

تشریح

یہ بھگوان نے ارجن کے سوال پر ستھِت پرگیہ (استھِر بدھی) پُرش کے لکشن بتلائے ہیں۔ اب کرم یوگ کے پھل سروپ گیان نِشٹھا کی مہما بیان کرتے ہوئے اس ادھیائے کو سماپت کرتے ہیں۔

एषा ब्राह्मी स्थितिः पार्थ नैनां प्राप्य विमुह्यति ॥
स्थित्वास्या मन्तकालेऽपि ब्रह्म निर्वाण मृच्छति ॥७२॥

ایشا براہمی ستھِتی پارتھ۔ نَینام پراپیہ وِموہیتی (۷۲) ستھِتوا سیام انت کالے اپی برہم نِروانم رِچھتی

ترجمہ ہے ارجن! یہ براہمی ستھتی (برہم کو پراپت ہوئے پرش کی ستھتی) ہے۔ اس کو پراپت ہو کر پرش موہ میں نہیں پھنستا ہے۔ اور انت کال میں بھی اس نشٹھا (براہمی ستھتی) میں رہنے سے پرش کو برہم آنند کی پراپتی ہوتی ہے

دوہا

نشٹھا براہمی پارتھ یہ بھولے ناہیں پائے (۷۲) انت کال اس میں ستھت ہو نرمکتی پائے

تشریح سوال براہمی ستھتی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ برہم (پرماتما) نرلیپ (بے تعلق) ہو کر اس جگت کو رچتے۔ پالتے اور فنا کرتے ہیں۔ جیووں کو اپنے اپنے کرم کے انوسار سکھ دکھ دیتے ہوئے اور گھٹاتے بڑھاتے ہوئے بھی خود بے تعلق رہتے ہیں۔ وہ کرم ان میں کوئی روکار نہیں لا سکتے۔ وہ سنسار کو پیدا کرنا وغیرہ کرم کرتے ہوئے بھی اپنے چیتن سروپ میں ایک رس نروکار دشھا رہتے ہیں۔ اسی اوستھا کا نام براہمی ستھتی ہے۔ کرم یوگی پرش کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے۔ اسے بھی دنیا کے سارے کرم کرتے ہوئے ہمیشہ ان سے الگ تھلگ اور نرلیپ (بے تعلق) رہنا چاہئے۔ برہم یا پرماتما میں یہ ستھتی (حالت) سوبھاوک ہے مگر جیو کوشش کرنے سے اس کو حاصل کرتا ہے۔ اس لئے شلوک میں "پراپت ہو کر" کہا ہے۔ انت کال یعنی دیہہ تیاگ کے وقت بھی اس ستھتی کو پراپت کر کے پرش برہم نروان (مکتی) پا جاتا ہے۔ تب جو پرش جیتے جی اس براہمی ستھتی کو پا لیتا ہے۔ اس کے بارے میں تو کہنا ہی کیا ہے۔ وہ جیون مکت ہی ہے۔

(شریمد بھگوت گیتا کا سانکھیہ یوگ نامی دوسرا ادھیائے ختم)

بھیشم پرب میں ادھیائے چھبیس ختم

دوسرے ادھیائے کا خلاصہ

ارجن کھشتری تھا۔ یدھ کرنا ہی اس کا دھرم تھا اس وقت (عزیز رشتہ داروں کے) موہ کی تاریکی اس پر چھا رہی تھی۔ اس لئے بھگوان نے سب سے پہلے اس کے کھشاترپن کو جگا کر اسے کشاتر دھرم کی یاد دلائی۔ اس سے ارجن کے دل سے شوک موہ پورے طور سے تو دور نہیں ہوا۔ مگر کھشاتر دھرم کچھ کچھ جاگ پڑا۔ کھشاتر دھرم کا کچھ کچھ احساس اسے ہونے لگا۔ اس کے دل میں دو طرح کے متضاد خیالات پیدا ہونے لگے۔ اس نے کہا "موہ سے میری بدھی ٹھکانے نہیں ہے اور ادھر کھشاتر دھرم کا بھی خیال ہے۔ اگر جنگ کرتا ہوں۔ تو دھرم جاتا ہے۔ کیونکہ اپنے ہی بزرگوں کو مارنا ادھرم ہے اور اگر نہیں لڑتا۔ تو کھشاتر دھرم کو بٹہ لگتا ہے۔ کیا کروں۔ کیا نہ کروں۔ ان دونو باتوں کی سوچ میں میری بدھی چکرا رہی ہے۔ کچھ سوجھتا نہیں۔ اس لئے ہے کرشن! میں آپ کی شرن میں آتا ہوں۔ میری اس مشکل کا حل بتلایئے۔ اور جو میرے لئے حقیقت میں دھرم ہو۔ جس سے نہ تو پاپ لگے۔ اور نہ کھشاتر دھرم ہی چھوڑنا پڑے۔ وہ مجھے بتایئے۔

ارجن کی جگیاسا پر بھگوان نے اسے اپدیش دینا شروع کیا۔ اور سب سے پہلے یہ بتلایا۔ کہ آتما امر ہے۔ اس لئے تم

یدھ کرو۔ (شلوک ۱۱ سے ۳۰ تک) یدھ کرنا کھشتری کا دھرم ہے۔ اس لئے بھی تم یدھ کرو (شلوک ۳۱ سے ۳۷ تک) آتما کا امرپن اور کھشتری کا دھرم یہ دونو باتیں تو ارجن سمجھ گیا۔ مگر ابھی اس بات کا کھٹکا اس کے دل میں موجود ہے۔ کہ یدھ کرنے سے کل (خاندان) کی تباہی کا جو گھور پاپ ہوگا۔ اس سے کس طرح چھٹکارہ ملیگا۔ اس کے لئے بھگوان نے وہ گیان بتلانا شروع کیا۔ کہ جس گیان سے سب کرموں کے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس گیان کو بدھی یوگ۔ کرم یوگ یا صرف یوگ کہا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ تمہارا جو دھرم یا فرض ہے۔ اس کا پالن کرو۔ اس کے پھل کی خواہش چھوڑ دو۔ سکھ دکھ۔ نفع نقصان۔ فتح شکست سب حالتوں کو یکساں سمجھ کر کرم کرو۔ یہی کرم کی کشلتا ہے۔ جس سے کرم کر کے کرنے والا اس کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے شلوک ۳۷ - ۵۳ تک) یہ کرموں کی کشلتا یا یوگ کیسے پراپت ہوگا۔ اس کا بیان ۵۴ شلوک سے شروع ہوتا ہے جہاں سے ستھت پرگیہ پرش کے لکشن بتلائے گئے ہیں۔ ستھت پرگیہ (قائم العقل) اُسے کہتے ہیں۔ جو اپنی سب کاموں کو تیاگ چکا ہے۔ سکھ دکھ سے جس کا چت چلایمان نہیں ہوتا۔ جو راگ دویش نہیں رکھتا۔ جس کا من پران اور اندریاں بس میں ہوتی ہیں۔ وغیرہ (شلوک ۵۴ سے ۵۸ تک) مگر ستھت پرگیہ کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟ وشیوں کو چھوڑنے سے وہ پہلے ہی چھوٹ جائیں۔ مگر جب تک وشے سکھ کی کامنا کا ناش نہیں ہوتا۔ تب تک پرم پد کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اس لئے زبردستی سنسارک وشیوں کا تیاگ کسی سے نہیں ہو سکتا۔ وشیوں کا دھیان محض کرنے سے وشیوں کی کامنا جاگ اٹھتی ہے اور بڑا انرتھ ہوتا ہے۔ اس لئے وشے سمجھ کر کرم تیاگ کرنے سے یا یوں کہئے کہ راج اور سکھ کو وشے بھوگ سمجھ کر کھشاتر دھرم کو تیاگ دینے سے ہی وشیوں کا تیاگ نہیں ہو سکتا۔ اندریوں کے ذریعے دنیوی سب کاروبار ہوتے رہیں۔ اور پرش راگ دویش سے رہت ہو۔ ایسے پرش کو سچی شانتی ملتی ہے۔ اور اس شانتی سے سب دکھ ناش ہو جاتے ہیں۔ مگر سکھ دکھ میں جس کا چت یکساں نہیں رہتا۔ اُسے شانتی (یا سچی خوشی) نہیں مل سکتی۔ اس لئے اُسے سکھ بھی نہیں مل سکتا۔ جو شخص سب خواہشوں کو چھوڑ کر موہ اور اہنکار سے رہت ہو کر کرم کرتا ہے۔ وہ شانتی پراپت کرتا ہے۔ شلوک ۵۹ سے ۷۱ تک) اور اسی شانتی سے موکش ملتی ہے (شلوک ۷۲) اس سے یہ معلوم ہوا۔ کہ دکھوں سے چھٹکارہ یا موکش ہی انسان کا منزل مقصود ہے۔ اور موکش سے شانتی ملتی ہے اور شانتی سب طرح کی خواہشوں کو تیاگ دینے سے ملتی ہے۔ بدھی کو استھارت کر کے برہم پراپتی کرنا اسی کا نام ہے۔ اسی کو بدھی یوگ کہتے ہیں۔

تیسرا ادھیائے

کرم یوگ

بھیشم پرب میں ادھیائے ستائیس ۲۷ — بھیشم پرب ادھیائے ۲۷ میں

دوسرے ادھیائے کے شروع میں ارجن کی اداسی دور کرنے کے لئے بھگوان نے پہلے اُسے کھشاتر دھرم کی یاد دلائی۔ پھر آتم گیان کا اپدیش دے کر یہ ثابت کیا۔ کہ آتما سدا رہتا ہے مرتا نہیں۔ انادی اور اننت ہے۔ اجسام تغیر پذیر ہیں۔ آتما صرف دیہہ روپی کپڑے کو پہنا اور اتارا کرتا ہے۔ اس لئے کسی کے مرنے کا افسوس کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ پس آتما کو امر جان کر

کھشاتر دھرم کا پالن کرو۔ یہ اُپدیش دیتے ہوئے بھگوان نے سکھ دُکھ اور شوک موہ وغیرہ کیوں ہوتے ہیں۔ اس کی پڑتال کی۔ اور بتلایا جس کو آتم گیان ہو جاتا ہے۔ اُسے شوک موہ نہیں ستاتے۔ پھر آتم گیانی کے لکشن بتلاتے ہوئے کرم کرنے کا اُپدیش دیا۔ مگر کرم خواہ اچھے ہوں خواہ برے۔ سب بندھن کا کارن ہوتے ہیں۔ کیوں بندھن کا کارن ہوتے ہیں۔ یہ بتلا کر بھگوان نے ارجن کو کرم پھل کی آشا چھوڑ دینے کو کہا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ اس طرح جو ممتا رہت۔ اہنکار رہت اور بے تعلق ہو جاتا ہے۔ اُسے سچی شانتی ملتی ہے۔ اور اسی شانتی سے برہم کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ برہم پراپتی ہی پرم پرشارتھ ہے اور یہ برہم پراپتی شانتی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور شانتی واسنا رہت بُدھی (ستھر بُدھی) سے ملتی ہے۔ اس طرح جب ساری مہما گیان یا بُدھی کی ہی ہے۔ تب کرم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ سوال ارجن کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ ارجن سوال کرتا ہے۔ اور بھگوان اس ادھیائے میں اُسے کرم کی مہما کا اُپدیش دیتے ہیں۔

(अर्जुनोवाच) ज्यायसी चेत्कर्मणस्ते मता बुद्धिर्जनार्दन ॥
तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥१॥

(ارجن اُوواچ)

جیایسی چیت کرمنستے متا بدّھیر جناردن (۱) تت کم کرمنی گھورے مام نیوجیسی کیشو (۱)

ترجمہ ہے جناردن! اگر کرم کی نسبت گیان کو آپ سریشٹ مانتے ہیں۔ تو پھر ہے کیشو! مجھے اس خوفناک کرم (یدھ) میں کیوں لگاتے ہیں؟ (۱)

دوہا

یدی کرم سے سریشٹ ہے بُدھی اے بھگوان ۔ تو کیوں داروں کرم میں مجھے پھنساؤ جان (۱)

व्यामिश्रेणेव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ॥
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ॥२॥

ویا مشرین ایو واکئین بدھم موہیسی اِومے (۲) تد ایکم ود نشچتیہ ہین شریو اہم آپنویام

ترجمہ ملے جلے (ذو معنی یا پیچدار) بچنوں سے آپ گویا میری بدھی کو بھرماتے ہیں۔ اس لئے اس ایک بات کو نشچے کر کے کہئے۔ کہ جس سے میرا کلیان ہو (۲)

دوہا

مِلن کے مشرت بچن مم بدھی بھو بھرمائے (۲) نشچت ہتکر ایک ہی بات کہو ٹھہرائے

تشریح ارجن سوال کرتا ہے کہ اگر آپ کی رائے میں کرم کرنے سے گیان (بُدھی) یوگ ہی اچھا ہے۔ تو آپ مجھے اس خوفناک کرم کی ترغیب کیوں دیتے ہیں؟ جب مجھے راج پاٹ دھن دولت کی خواہش ہی نہ رکھنی چاہئے۔ تب یدھ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کبھی آپ کرم کو اچھا بتاتے ہیں۔ اور کبھی گیان کو کرم سے اچھا بتلاتے ہیں۔ کبھی کامناؤں کو چھوڑ دینے میں میری بھلائی کہتے ہیں۔ اور کبھی کہتے ہیں۔ کہ ہے ارجن! اٹھ اور یدھ کر۔ آپ کی ایسی پیچیدہ باتوں سے میری عقل گم

ہو رہی ہے۔ اور میں اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکا۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اس لئے آپ کرپا کر کے ایسی ایک بات بتایئے جس پر عمل کرنے سے میرا بھلا ہو۔ مہاراج! میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ آپ مجھے دیدہ دانستہ بھرم میں ڈال رہے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ میری عقل ہی بہت چھوٹی ہے۔ آپ کے اپدیش کی باریکی تک نہیں پہنچ سکی۔ اس لئے آپ اب سوچ وچار کر ایک بات کہیئے۔ کہ گیان (بدھی) سریشٹ ہے یا کرم؟

लोकेऽस्मिन्द्विविधा निष्ठा पुरा प्रोक्ता मयानघ ॥
ज्ञानयोगेन सांख्यानां कर्मयोगेन योगिनाम् ॥३॥

لوکے اسمن دوودھا نشٹھا پرا پروکتا میا نگھا (۳) گیان یوگین سانکھیا نام کرم یوگین یوگی نام

ترجمہ — شری بھگوان بولے۔ ہے نشپاپ ارجن! اس لوک میں دو پرکار کی نشٹھا[1] میں نے پہلے کہی ہیں۔ گیان یوگیوں کی گیان[2] یوگ سے اور یوگیوں کی نشکام کرم یوگ[3] سے (۳)

دوہا

دو نشٹھا وکھیات ہیں ارجن اس جگ ماہیں (۳) گیان یوگ ہے سانکھیہ کی یوگی کرم کماہیں

تشریح — بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! میں نے گیان اور کرم کو علیحدہ علیحدہ نہیں کہا۔ اس لئے تمہارا یہ کہنا درست نہیں ہے۔ کہ "گیان اور کرم میں سے جو میرے لئے بہتر ہو۔ وہ کہیئے۔ میں تم کو دو معنی بات کہ کر بھرماتا نہیں ہوں۔ میرا اپدیش تو یہ ہے۔ کہ گیان اور کرم دونو سے ہی بتدریج ترقی ہو سکتی ہے۔ جس پرش کو گیان نہیں ہے۔ وہ کرم کر کے گیان پراپت کرتا اور پھر بھگوان کی پریرنا سے کرم کرتا رہتا ہے۔ اور جس کو گیان ہے۔ وہ بھی نکما ہو کر نہیں بیٹھتا ہے۔ اگرچہ اپنے لئے اسے دنیا میں کوئی کام نہیں کرنا ہے۔ تو بھی وہ عوام کی بھلائی کے لئے کرم کرتا ہے۔ اس لئے میرا اپدیش صاف ہے۔ میں نے تم سے ملی جلی بات نہیں کی۔ اگر تم میرا مطلب نہیں سمجھے۔ تو پھر کھول کر کہتا ہوں۔ دھیان سے سنو۔ اس لوک میں دو طرح کے ادھکاری ہیں ایک گیان پردھان اور دوسرے کرم پردھان۔ اس ادھکاری بھید سے ایک ہی پرم نشٹھا (براہمی ستھتی) دو طرح کی ہو جاتی ہے۔ گیان پردھان گیانیوں کی گیان یوگ سے جس کا ذکر ادھیائے ۲ کے شلوک ۵۵ وغیرہ میں کیا گیا ہے۔ اور جو کرم پردھان ہیں۔ ان کی ستھتی کرم یوگ سے ہوتی ہے جس کا ذکر ادھیائے ۲ کے شلوک ۴۷ میں کیا ہے۔ گیان پردھان مہاتما اشٹاوکر وغیرہ

۱؎ نشٹھا۔ سادھن کی پختگی یعنی تکمیل کی حالت کا نام نشٹھا ہے۔

۲؎ مایا سے پیدا ہوئے سمپورن گن ہی گنوں میں برتتے ہیں۔ ایسا سمجھ کر من اندریوں اور جسم کے ذریعے ہونے والی تمام کریاؤں (افعال) میں کرتاپن کے خیال سے رہت ہو کر سرو ویاپی سچدانند گھن پرماتما میں ایک بھاو (سچے دل) سے ستھت رہنے کا نام گیان یوگ ہے۔ اسی کے سنیاس۔ سانکھیہ یوگ وغیرہ نام ہیں

۳؎ پھل اور آسکتی (لگاؤ۔ موہ) کو تیاگ کر بھگوان کی آگیا انوسار صرف بھگوان کے لئے سم بدھی سے (سکھ دکھ ہانی لابھ کو یکساں یکساں سمجھ کر) کرم کرنے کا نام نشکام کرم یوگ ہے۔ اس کو سمتو یوگ۔ بدھی یوگ۔ کرم یوگ۔ وغیرہ بھی کہتے ہیں

ہوئے ہیں۔ اور کرم پردھان جنک وغیرہ۔

گیان اور کرم ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی براہمی ستھتی کے دو بھید ہیں۔ جیسا کہ آگے ادھیائے ۵ میں بیان کرینگے۔ گیان یوگ بھی کرم سے علیحدہ ہونے کی تلقین نہیں کرتا۔ شروع شروع میں چاہے گیان یوگی کرم سے الگ رہے۔ مگر وہ جلدی ہی بھگوان کی پریرنا سے بڑے بڑے ذمہ داری کے کام انجام دیتا ہے۔ اس کی بہترین مثال بھگوان شنکر آچاریہ ہیں جنہوں نے پرم گیانی ہوکر بھی سنسار کے کلیان کے لئے لگاتار انتھک کام کیا۔ کہ جس کی وجہ سے اُن کی تھوڑی ہی عمر میں اکال مرتیو ہوگئی۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ گیانی اپنی اعلےٰ اوستھا کے مطابق کرموں میں رجوع کرتے ہیں۔ اور اُن کے سارے کرم گیان کے آشرے ہوتے ہیں۔ اور کرم یوگی بھی گیان سے بیمکھ نہیں ہوتے۔ وہ اپنے کرموں کو بھگوان کے ارپن کرتے ہوئے بھگوان کی اچھا کو ہی اپنی اچھا مانتے ہوئے اپنے پریرک (جس کے لئے وہ کرم کرتے ہیں) بھگوان کو دل میں ساکھشات کر لیتے ہیں۔ اس لئے آگے ادھیائے پانچ شلوک ۴ میں کہا ہے۔ کہ گیان یوگ کو جو الگ الگ کہتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ بچے (ناداں) ہیں۔ ایک میں بھی اچھی طرح سے لگا ہوا پرش دونوں کو پا لیتا ہے

न कर्मणामनारम्भान्नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ॥
न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥ ४ ॥

نہ کرمنام انارمبھات نیشکرمیم۔ پُرشو۔ اشنُوتے (۴) نہ چ سنیاسناد یو۔ سِدھم۔ سم اَدھی گچھتی

ترجمہ انسان نہ تو کرموں کے نہ کرنے سے نِشکام بھاو[۱] (گیان نشٹھا) کو پراپت ہوتا ہے اور نہ کرموں کو چھوڑ دینے محض سے سِدھی (بھگوان کے ساکشاتکار) کو پراپت ہوتا ہے۔ (۴)

دوہا

نہ کرنے سے کرم کے نشٹھا گیان نہ ہوئے (۴) کیول سُوکھے تیاگ سے سِدھی دان نہ ہوئے

تشریح ارجن کا سوال تھا۔ کہ اگر گیان کرم سے سریشٹھ ہے تو آپ مجھے کرموں میں کیوں لگاتے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! کرم کئے بغیر انتہ کرن شدھ نہیں ہوتا۔ اور جب تک انتہ کرن شدھ نہ ہو۔ تب تک گیان پراپت نہیں ہوتا دل تو ویسا ہی ناپاک ہے۔ مگر آدمی سب کچھ کرم دھرم (گرہست) چھوڑ چھاڑ کر جنگل میں چلا جاوے۔ تو ایسے شخص کو نہ دُنیا میں سکھ مل سکتا ہے اور نہ پرلوک میں۔ نہ اُسے گیان ہوتا ہے نہ موکھش ملتی ہے۔ اس لئے گیان پراپتی کے لئے کرم کرنا ہی چاہئے۔

न हि कश्चित्क्षणमपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृत् ॥
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुणैः ॥ ५ ॥

نہ ہی کشچت کھشنم اَپی جاتُو تِشٹھتی اکرم کرت (۵) کاریتے ہی اَوشا کرم سروا پرکرتی جیئر گُنئی (۵)

ترجمہ (اور بالکل کرموں کا تیاگ ہو بھی نہیں سکتا) کیونکہ کوئی بھی پرش کسی وقت لحہ بھر بھی بنا کرم کئے نہیں رہتا ہے۔ بلاشبہ سب ہی پرش پرکرتی سے پیدا ہونے والے گُنوں (ست۔ رج اور تم) سے بے بس ہوئے کرم کرتے ہیں (۵)

---

[۱] جس اوستھا کو پراپت ہوکر پرش کے کرم اکرم ہو جاتے ہیں۔ یعنی پھل پیدا نہیں کر سکتے۔ اس اوستھا کا نام نشکرمتا ہے

دوہا

رہ سکتا کوئی نہیں کھن ۔ ماتر بن کرم (۵) پروش ہو کرنے پڑیں پرکرتی گن دھرم

تشریح — اگر آدمی چاہے ۔ کہ وہ کوئی کرم نہ کرے ۔ تو یہ ناممکن ہے ۔ پرکرتی کے تینوں گنوں ۔ ست ۔ رج اور تم سے جکڑا ہوا انسان کرم کرنے پر مجبور رہے ۔ گیانی ہو یا اگیانی ۔ سب کو کرم کرنا ہی پڑتا ہے ۔ اس لئے جو آدمی کرموں کے تیاگ دینے (کچھ نہ کرنے دھرنے) کا ڈھونگ رچتا ہے ۔ وہ مکار ہے ۔ جیسا کہ بھگوان کہتے ہیں ۔

कर्मेन्द्रियानि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन्॥
इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा मिथ्या चारः स उच्यते॥६॥

کرم اِندریانی سنیمیئے یا آستے منسا سمرن ۔ اِندریا رتھان وِموڑھ آتما متھیا چارا سا اُچیتے

ترجمہ — جو موڑھ بدھی پرش کرم اندریوں کو (ہٹھ سے) روک کر اندریوں کے بھوگوں کو من سے چنتن کرتا رہتا ہے وہ متھیا چاری ۔ یعنی ریاکار کہا جاتا ہے (۶)

دوہا

کرم اندریوں کو روک جو من میں کرے دھیان ۔ وشیوں کا اُس پرش کو متھیا چاری جان (۶)

تشریح — جو آدمی لوگوں میں تو یہ ظاہر کرتا ہے ۔ کہ میں بڑا تپسوی اور پرماتما کا بھگت ہوں ۔ اور دکھاوے کے لئے مون سادھ کر بیٹھتا ہے ۔ یا پنچ اگنی تاپتا ہے وغیرہ کسی طرح کے دھرم کے ڈھونگ رچتا ہے ۔ مگر دل میں وشیوں کا ہی دھیان کرتا رہتا ہے ۔ زر ۔ زن ۔ زمین ان تینوں کو بٹورنے کے لئے ہی سب جپ تپ کرتا ہے ۔ ایسا آدمی متھیا چاری یعنی ریاکار ہے ۔ اس کی بھگتی ۔ سیوا اور تیاگ وغیرہ سب دکھاوے کے اور عبث ہیں ۔ برخلاف اس کے جو شخص من اور اندریوں کو بس میں کر کے کرم کرتا رہتا ہے ۔ وہ اس سے اچھا ہے بھگوان کہتے ہیں ۔

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन॥
कर्मेन्द्रियै कर्म योग मसक्तः स विशिष्यते॥७॥

یس تو اِندریانی منسا ۔ نیمیئے ۔ آر بھتے آرجن (۷) کرم اندرییئی کرم یوگم اسکتاہ سا وِششیہ تے

ترجمہ — اور ہے ارجن ! جو پرش من سے اندریوں کو بس میں کر کے آسکتی رہت ہوا (اندریوں کے وشے بھوگوں میں من نہ لگا کر) کرم اندریوں سے کرم یوگ کا آچرن کرتا ہے ۔ وہ سریشٹ ہے ۔ (۷)

دوہا

من سے وش کر اِندریاں اناسکت ہو بیر (۷) کرم اندریوں سے کرم جو کرے سریشٹ وہ دھیر

تشریح — پچھلے شلوک میں جو یہ کہا ہے ۔ کہ کرم اندریوں کو روک کر جو پرش من سے وشیوں کا دھیان کرتا ہے ۔ وہ ریاکار ہے ۔ لیکن جو آدمی من سے اندریوں کو روک کر بے تعلق ہو کر اندریوں سے کرم کرتا ہے ۔ وہ اُس ریاکار سے بہت زیادہ سریشٹ ہے ۔ ریاکار آدمی کا جپ تپ اور بھگتی سب عبث جاتی ہے ۔ مگر کرم یوگی پرماتما کو پا جاتا ہے ۔

کیونکہ کرم یوگ میں اندریوں سے وہی کام لیا جاتا ہے۔ جن کے واسطے پرماتما نے اُن کو بنایا ہے۔ اندریوں کو وشیوں یا غلطان نہیں کیا جاتا۔ جو شخص پہلے اپنے من کو قابو میں کرتا ہے۔ اور پھر من کے ذریعے تمام اندریوں کو قابو میں کرکے شدھ بھاونا سے کرنے لائق (شبھ کرموں) کو کرتا ہے اور نہ کرنے لائق (برے کرموں) کو نہیں کرتا۔ وہی کرم یوگی ہے اور وہ ریاکار ڈھونگی تپسوی سے بہت اچھا ہے۔ اس لئے ہے ارجن

नियतं कुरुकर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्य कर्मण: ॥

शरीर यात्रा पिच ते न प्रसिद्ध्ये दकर्मण:॥८॥

نیتم کرو کرم۔ توم کرم۔ جیایو ہیا کرمناہ (۸) شریریاترا پی چا تے نہ پرسدھی ایدا کرمنا

ترجمہ تم نیت (اپنے دھرم روپی) کرم کرو۔ کیونکہ کرم نہ کرنے کی نسبت کرم کرنا اچھا ہے۔ اور کرم نہ کرنے سے تیرا شریر نرباہ (زندگی کا قیام) بھی سدھ نہیں ہوگا (۸)

دوہا

نیم سے تو کرم کر۔ مت اکرم چت لائے (۸) کرم بنا جیون ترا کیسے کہو نبھائے

تشریح ارجن نے بھگوان سے کہا تھا۔ سوچ وچار کر ایک بات کہیئے۔ کہ جس سے میرا بھلا ہو۔ اور جس پر عمل کر سکوں۔ سو بھگوان نے وہ ایک بات ارجن کو یہ بتائی ہے کہ اے ارجن۔ تو کرم کر اور کرم بھی نیم سے کر۔ بے دلی یا نفسانی خواہشات کے لئے نہیں۔ بلکہ اس خیال سے کہ کرم کرنا تیرا فرض ہے۔ اور نہ کرنے سے کچھ کرنا اچھا ہے۔ کیونکہ کرم کئے بغیر تو انسان کی زندگی بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ بنا کرم کئے تو کھانا پینا کپڑا اور زندگی کی دیگر ضروریات بھی نہیں مل سکتیں۔ اگر تم یہ کہو کہ کرم تو بندھن کا ہیتو ہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔

यज्ञार्थात्कर्मणो ऽन्यत्र लोकोऽयं कर्म बंधन: ॥

तदर्थं कर्म कौंतेय मुक्तसंग: समाचर ॥९॥

یگیہ آرتھہ کرمنوانیتر۔ لوکوایم۔ کرم بندھناہ (۹) تد ارتھم۔ کرم۔ کونتے مکت سنگاہ۔ سماچر

ترجمہ یگیہ یعنی پرماتما کے لئے کئے ہوئے کرم کے سوائے دوسرے کرموں میں لگا ہوا ہی انسان کرموں دوارا بندھ جاتا ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تم آسکتی (موہ) سے رہت ہو کر اس پرمیشور (یگیہ) کے لئے ہی کرم کرو (۹)

دوہا

یگیہ ارتھ جو کرم ہیں اُن سے بھن وچ راج (۹) بندھک ہیں سارے کرم سنگ رہت کر کاج (۹)

(۱) دوجوں میں سریشٹ یعنی ارجن)

یگیہ کی تشریح

یگیہ یج دھاتو (مصدر) سے بنا ہے۔ جس کا ارتھ پوجا کرنا ہے۔ جتنے یگیہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان کی غرض دیبی یا خود ہی سکھوں کی بڑھتی کے لئے یا صرف نشکام سیوا کے لئے ایشور یا دیوتا پتر اور رشی وغیرہ کی پوجا کرنا ہی ہے اس طرح ایشور پرتی کے لئے کئے جانے والے سبھی کرم یگیہ ہیں۔ اشومیدھ وغیرہ ویدک یگیوں کو "کرتو" کہتے ہیں۔ اور

دیو پوجا۔ بلی ویشودیو۔ اتھتی۔ پرانایام۔ جپ وغیرہ "سمارت یگیہ" ہیں۔ نشکام بھاو سے ایشور کی پریتی یا سماج کی (قومی) ترقی کے لئے جو کرم کیا جائے۔ وہی یگیہ ہے۔ اس شلوک میں یگیہ سے صرف ایسے ہی یگیہ کا مطلب ہے۔ کہ جو کسی پھل کی آشا سے نہ کیا جائے۔ بلکہ ایشور ارپن بُدھی سے لوک سنگرہ یعنی سماج کے دھرم کی رکھشا اور سکھ کی بڑھتی کے لئے کیا جائے۔ عام لوگ دُنیا میں جو کچھ کام کرتے ہیں۔ وہ یگیہ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ پھل کی خاص کامنا سے کئے جاتے ہیں۔ اور اس کامنا سے ہی یہ سارا سنسار بندھا ہوا ہے۔ مگر یگیہ یعنی پھل کی آشا سے رہت ہو کر ایشور ارپن بدھی سے کیا ہوا کرم بندھن میں نہیں ڈالتا۔ کیونکہ اس کامن اس میں اٹکتا ہی نہیں (यज्ञो वै विष्णुः) یعنی یگیہ خود وشنو بھگوان ہیں۔ جو سنسار کا پالن پوشن کرتے ہیں۔ اور جہاں کہیں نشکام بھاو سے سنسار کی بھلائی کا کام کیا جاتا ہے۔ وہاں اس میں ایشور کا ہی واس ہے۔ یہ سنسار بذات خود بھگوان کا ایک یگیہ ہے۔ جس میں بھگوان نشکام بھاو سے سنسار کا پالن پوشن کرتے ہیں۔ اس طرح یگیہ کا رقبہ بہت وسیع ہے۔ مگر اس میں یاد رکھنے لایق بات اتنی ہی ہے۔ کہ لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) یا ایشور کی پریتی کے لئے بے غرض بھاو سے ہونے والے کرم کو ہی یہاں یگیہ کہا گیا ہے۔

सहयज्ञाः प्रजाः सृष्ट्वा पुरोवाच प्रजापतिः ॥
अनेन प्रसविष्यध्वमेषवोऽस्त्विष्टकामधुक् ॥१०॥

سہ یگیا پرجا۔ سرشٹوا۔ پرو واچ پرجاپتی (۱۰) انین پرس وشیدھوم ایش وواستی وشٹ کام دُھک۔

ترجمہ پرجاپتی (برھما) نے کلپ کے شروع میں یگیہ سمیت پرجا کو رچ کر کہا۔ کہ اس یگیہ سے تم لوگ بڑھو۔ اور یہ یگیہ تم لوگوں کی دلی کامناؤں کو دینے والا ہووے (۱۰)

دوہا

یگیہ سہت رچ کر پرجا بولے بچن ہمیش (۱۰) اس سے تم پھولو پھلو۔ پورن کام ہمیش

देवान्भावयतानेन ते देवा भावयन्तु वः ॥
परस्परं भावयन्तः श्रेयः परमवाप्स्यथ ॥११॥

دیوان بھاویتا نین۔ تے دیوا بھاونیتو وا (۱۱) پرسپرم بھاونتا شرے آہ پرم واپسیتھ

ترجمہ (اور تم لوگ) اس یگیہ کے ذریعے دیوتاؤں کو خوش کرو۔ اور وہ دیوتا لوگ تم لوگوں کی ترقی کریں۔ اس طرح آپس میں (ایک دوسرے کے لئے نشکام بھاو سے کرم کر کے) ایک دوسرے کی ترقی کرتے ہوئے تم دونو پرم کلیان کو پراپت ہوؤ گے (۱۱)

دوہا

دیوؤں کو تم دیوتا کریں تمہیں سنتشٹ (۱۱) اس پرسپر کے یگیہ سے مٹیں تمہارے کشٹ

इष्टान्भोगान्हि वो देवा दास्यन्ते यज्ञभाविताः ॥
तैर्दत्तानप्रदायैभ्यो यो भुंक्ते तेन एव सः ॥१२॥

اِشٹان بھوگان ہی وو دیوا - دا سِئنتے یگیہ بھاوِتاہ
تیرُ دتان اپردا یبئی بھیو - یو بھنکتے ستین ایوسا (۱۲)

ترجمہ (اور یگیہ کے ذریعے بڑھائے ہوئے دیوتا لوگ تمہارے لئے دینا ملنگے ہی) تمہارے حسب خواہش بھوگوں کو دینگے۔ اُن کے اُن دئے ہوئے بھوگوں کو جو پُرش اُن کے لئے بنا دیئے ہی بھوگتا ہے۔ وہ چور ہے (۱۲)

دوہا

پشٹ ہوئے وہ دیوتا دیویں سارے بھوگ - اُن کو نہ دے چور ہی بھوگیں سارے بھوگ

تشریح چور اس لئے ہیں۔ کہ سب بھوگوں کے دینے دیوتا ہیں۔ اُن سے بنا پوچھے یا اُن کی یاد تک نہ کرکے جو منش اُن بھوگوں کو بھوگتا ہے۔ وہ گویا بھوگوں کے مالک دیوتا سے پوچھے بنا ہی اُن کی چیز اُٹھا لے جاتا ہے۔ یعنی چوری کرتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ یہ اناج وغیرہ بھوگ کی چیزیں سب پرانیوں کے لئے ہیں۔ صرف کسی ایک شخص کے لئے نہیں۔ جو آدمی دیگر پرانیوں کو اُن کا حصہ نہ دے کر خود ہی انہیں ہڑپ کر جاتا ہے۔ وہ چور ہی ہے۔ یا جو برہم یگیہ - دیو یگیہ - پتری یگیہ - اور بلی ویشو دیو یگیہ وغیرہ پانچوں یگیہ کرکے دیوتاؤں کا بھاگ نہیں نکالتا۔ وہ چور ہے اس کے لئے اصول یہ ہے۔ کہ ہر ایک منش کو یگیہ سے بچا ہوا بھوجن کرنا چاہئے۔ جو ایسا نہیں کرتا۔ وہ پاپی ہے۔ بھگوان کہتے ہیں

यज्ञशिष्टाशिनः सन्तो मुच्यन्ते सर्वकिल्बिषैः ॥
भुञ्जते ते त्वघं पापा ये पचन्त्यात्मकारणात् ॥१३॥

یگیہ شِشٹ آشنا سنتو مچیئنتے - سرو کِلوشئی (۱۳) بھنجتے تے تو اگھم پاپا یے پچنتیاتم کارنات (۱۳)

ترجمہ یگیہ سے شیش (باقی) بچے ہوئے اَن کو کھانے والے سرشیٹ پرش سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور جو پاپی لوگ اپنے جسم کی پرورش کے لئے ہی پکاتے ہیں۔ وہ تو پاپ کو ہی کھاتے ہیں (۱۳)

دوہا

یگیہ شِشٹ بھوجن کرے تو نر ہو نِشپاپ - آپ آپ بھکشن کرے سو نر کھاوے پاپ

پنچ مہایگیہ

اس شلوک میں بھگوان نے اوّل تو یہ کہا ہے۔ کہ یگیہ کا باقی بچا ہوا بھاگ ہی گرہن کرنا چاہئے۔ اور دوسرے یہ کہا ہے۔ کہ جو صرف اپنے ہی لئے رسوئی بناتے ہیں۔ وہ گویا پاپ کھاتے ہیں۔ یہ دو تو باتیں کہ کر بھگوان نے نتیہ کئے جانے والے پنچ مہایگیوں کا اُپدیش دیا ہے۔ ان یگیوں کی کتنی مہما ہے۔ اور ہر ایک گرہستی کے لئے ان کا پالن کرنا کتنا ضروری ہے۔ یہ اسی بات سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ رشیوں نے ان کا نام ہی پنچ مہایگیہ رکھا ہے۔ یہ پنچ مہایگیہ اس طرح ہیں۔

ब्रह्मयज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा ॥
नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथाशक्तिर्न हापयेत् ॥

ترجمہ | برہم یگیہ ۔ دیویگیہ ۔ پتری یگیہ ۔ اتتھی یگیہ ۔ بلی ویشودیویگیہ ۔ اب اِن کی علیحدہ علیحدہ تشریح کی جاتی ہے۔

(۱) **برہم یگیہ** | لفظی معنی ہیں۔ برہم کی پوجا یہ دو طرح سے ہوتی ہے۔ (۱) پراتہ۔ سائنگ دونو وقت سندھیا بندنا اور وید آدی ستیہ شاستروں کے ستوتروں سے بھگوان کے گن گاین کرنا (۲) بھگوان کے گن انواد اور ست شاستروں کے پٹھن پاٹھن سے جو برہم کا گیان ہم حاصل کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کو بھی دینا یعنی آپ پرمیشور کی بھگتی کرنا اور دوسروں میں اس کا پرچار کرنا۔ یہ برہم یگیہ ہے۔

۲۔ **دیویگیہ** | بمعنی دیوتاؤں کی پوجا۔ روزانہ ہون۔ یگیہ کر کے وایو۔ اگنی۔ سورج وغیرہ دیوتاؤں کو جو نظام قدرت کو باقاعدہ چلا رہے ہیں۔ اور اس لئے وشو دیو کہلاتے ہیں کی پوجا کرنا دیویگیہ کہلاتا ہے۔ ہون سے کس طرح کیا ہوتا ہے اس کے بارے میں بھگوان منو کہتے ہیں۔

اگنی سے سمیک پرکار سے جو آہوتی دی جاتی ہے۔ وہ آدتیہ لوک میں پہنچتی ہے۔ آدتیہ سے بارش ہوتی ہے بارش سے اناج اور اناج سے پرجا (مخلوق) کی پیدائش ہوتی ہے۔ مختصر الفاظ میں ہون کرنے کو دیویگیہ کیا جاتا ہے

۳۔ **پتری یگیہ** | روزانہ ماں باپ گورو وغیرہ کی سیوا کرنا اور اپنے سلوک سے اُن کو خوش رکھنا پتری یگیہ کہلاتا ہے نیز پہلے سپیت رشیوں سے کر اب تک جو ہمارے نامی بزرگ ہو چکے ہیں۔ اُن کی کیرتی کو امر رکھنے کے لئے اچھے اچھے کرم کرنا بھی پتری یگیہ میں داخل ہے

۴۔ **بلی ویشو دیویگیہ** | ہم روزانہ جو اناج وغیرہ کماتے ہیں۔ وہ صرف ہمارے ہی لئے نہیں ہے۔ سب کے لئے ہے۔ پرانی ماتر (جملہ ذی روح) کے لئے ہے۔ اور ان کے نہ ملنے سے جو دکھ ہوتا ہے اور ان کے ملنے (کھانا کھانے) سے جو سکھ ملتا ہے۔ وہ سکھ دکھ سب کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اس لئے ہر ایک گرہستی کا فرض ہے۔ کہ وہ سب کو دے کر تب کھائے سب کا مطلب یہ ہے۔ اپنے کو جہاں تک معلوم ہے۔ وہاں تک کوئی پرانی بھوکا نہ رہے۔ صرف آدمی ہی نہیں چیونٹی سے لے کر پشو پکشی تک۔ اور انسان سبھی کو اپنے آہار میں سے حصہ بانٹ دے۔ یہ بلی ویشو دیویگیہ یا بھوت یگیہ کہلاتا ہے

۵۔ **اتتھی یگیہ** | اس کے معنی ہے اتتھی کی پوجا۔ بھوجن کرنے سے پہلے جو کوئی اتتھی آ جائے یا کسی اتتھی کے نہ آنے پر جتنے وقت میں گائے دوہی جاتی ہے۔ اتنے وقت تک انتظار کر کے اور دروازے پر کھڑے ہو کر ایسے اتتھی کو ڈھونڈ کر اُسے بھوجن کرانا چاہیئے۔ اتتھی خواہ کسی جاتی کا ہو۔ اُسے بھوجن کرائے بنا خود آہار کر لینا "پاپ کھانے" کی مانند ہی ہے۔ اتتھی خواہ کسی ذات کا ہو امیر ہو غریب ہو۔ ودوان ہو۔ مورکھ ہو۔ وہ ستکار کے یوگیہ ہے اور ستکا پورک ہی اُسے بھوجن وغیرہ سے خوش کرنا چاہیئے یہ اتتھی یگیہ ہے

اس طرح یہ پانچ مہا یگیہ ہیں۔ اور ہر روز انہیں حتے الامکان پورا کر کے گرہستی بھوجن کرے۔ یگیہ سے باقی بچا ہوا بھوجن کرنے کا یہی مطلب ہے اس طرح یگیہ کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچ رہتا ہے۔ اسی یگیہ امرت کہتے ہیں۔ اس کے خلاف بھوجن کو پاپ کہا ہے۔

अन्नाद्भवन्ति भूतानि पर्जन्याः दन्न संभवः। यज्ञाद्भवन्ति पर्जन्ये यज्ञः कर्म समुद्भवः ॥१४॥
कर्म ब्रह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माक्षर समुद्भवम् तस्मात्सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ॥१५॥

اناد بھونتی بھوتانی ۔ پرجنیاد ان سمبھوواہ (۱۴) یگیا د بھوتی پرجنیو یگیہ کرم سمدبھوا (۱۴)
کرم برھمودبھوم ودھی برھم اکھشر سمدبھوم (۱۵) تسمات سروگتم برھم نتیم یگیے پرتشٹھم

ترجمہ سارے پرانی ان سے پیدا ہوتے ہیں ۔ اور ان بارش سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور بارش یگیہ سے ہوتی ہے ۔ اور وہ یگیہ کرم سے ہوتا ہے (۱۴) اس کرم کو تو برھم یعنی وید سے پیدا ہوا جان اور وید اوناشی پرماتما سے پیدا ہوا ہے (۱۵) اس لئے سرودیاپی پرم اکھشر (برہم) سدا ہی یگیہ میں نمان (موجود) رہتا ہے ۔

دوہا

جیو ان سے ہوت ہے ۔ ان میگھ سے ہوئے (۱۴) میگھ یگیہ سے ہوت ہے یگیہ کرم سے ہوئے
کرم وید سے ہوت ہیں ۔ وید برہم سے ہوئے (۱۵) اس ہیتو ہر یگیہ میں برھم وباپک ہوئے

تشریح اس برھم شبد کے ارتھ کے بارے میں بھاشیہ کاروں میں مت بھید ہے ۔ بھگوان شنکر آچاریہ اور ان کے پیرو سب ٹیکا کاروں نے برھم شبد کا ارتھ وید کیا ہے ۔ اور شری رامانج آچاریہ نے اس کا ارتھ پرکرتی کیا ہے ۔ لوکمانیہ تلک نے بھی اپنے گیتا رہسیہ گرنتھ میں اس کا پچھلا ارتھ ہی لیا ہے ۔ یہاں دونو ہی ارتھ ٹھیک لگ جاتے ہیں ۔ اور ایسا بھی ارتھ کر سکتے ہیں ۔ کہ برھم سے یعنی پرکرتی یا ترگن آتمک پرکرتی کے بیان کرنے والے وید سے کرم پیدا ہوئے ۔ اس میں دونوہی ارتھ آجاتے ہیں ۔ اکھشر پرماتما کی ستا ہی پرکرتی کا کارن ہے ۔ اور ترگن آتمک ہونا پرکرتی کا دھرم ہے ۔ مگر اس سرشٹی کے وستار کا جو کرم ہے ۔ اس کرم کا گیان اس سے پہلے رہتا ہی ہے ۔ اور گیان کو وید کہتے ہیں ۔

اب دیکھئے ۔ کہ اکھشر (لافانی) پرماتما سے مول پرکرتی یا مول پرکرتی دھرم کا گیان وید پیدا ہوا ۔ پھر مول پرکرتی یا وید سے کرم کا آغاز ہوا ۔ یہ کرم یگیہ ہی ہوا ۔ کیونکہ اس کرم میں کسی کا کچھ سوارتھ یا کسی ناحاصل چیز کو حاصل کرنے کا ہیتو نہیں تھا ۔ اس یگیہ سے ساری سرشٹی بنی اور اسی یگیہ سے سارے برھمانڈ کا پالن پوشن ہوتا ہے ۔ کہنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ یگیہ سے ہی یہ سارا برھمانڈ قایم رہتا ہے ۔ اور اس کے قیام کے لئے خود پر برھم پرماتما یگیہ کر رہے ہیں ۔ یہ سرشٹی چکر جو ہے ۔ پرماتما کا یگیہ چکر ہی ہے ۔ اور سب کا دھرم ہے ۔ کہ اس یگیہ کی پیروی کریں ۔ یعنی سنسار میں رہ کر یگیہ کریں ۔ جو آدمی یگیہ نہیں کرتا ۔ وہ گویا پرماتما کے یگیہ چکر روکنے کی لاحاصل کوشش کرتا ہے ۔ اور اس لئے قانون قدرت کے خلاف کام کرتا ہے ۔ جو پاپ ہے ۔

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ॥
अघायुरिन्द्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥ १६ ॥

ایوم پرورتتم چکرم ۔ نانو ورتیہ تی ایہہ یا (۱۶) اگھایو اندریا آرامو موگھم پارتھ سا جیوتی

ترجمہ ہے پارتھ ! جو پرش اس لوک میں اس پرکار چلائے ہوئے سرشٹی چکر کے انوسار نہیں چلتا ہے ۔ وہ اندریوں کے سکھ کو بھوگنے والا پاپی آدمی عبث ہی جیتا ہے

دوہا

اس چکر انوسار جو ارجن برتیں ناہیں (۱۶) ایسے پاپی ویرتھا ہی جیویں اس جگ ماہیں!

تشریح بھگوان کا یہ چکر کونسا ہے؟ شریرانّ سے۔ انّ ... بارش سے۔ بارش یگیہ سے۔ یگیہ کرم سے اور کرم پھر شریر سے ہوتا ہے۔ یہی ایشور کا چکر ہے۔ جو آدمی یگیہ نہیں کرتا۔ اور دوسروں کی بھلائی کے کرم نہیں کرتا صرف اپنی اندریوں کو سکھ دینے میں ہی لگا رہتا ہے۔ اس کا جیون عبث ہے

यस्त्वात्मरतिरेव स्यादात्मतृप्तश्च मानवः ॥
आत्मन्येव च संतुष्टस्तस्य कार्यं न विद्यते ॥१७॥
नैव तस्य कृते नार्थो नाकृतेनेह कश्चन ॥
न चास्य सर्वभूतेषु कश्चिदर्थव्यपाश्रयः ॥१८॥

یس توآتم رتی ریو سیادآتم ترپتشچ مانوہ (۱۷) آتمن ایوچ سنتشٹ اس تسیہ کاریم نہ ودیہ تے (۱۷)
نیو تسیہ کرتین آرتھو ناکرتین ایہہ کشچن (۱۸) نہ چاسیہ سروبھوتیشو کشچدارتھ ویپاشریا (۱۸)

ترجمہ ہاں جو منش آتما میں ہی پریتی والا اور آتما میں ہی ترپت (مطمئن) اور آتما میں ہی سنتشٹ ہووے۔ اس کے لئے کچھ کرنے یوگیہ نہیں ہے (۱۷) کیونکہ اس سنسار میں اس پرش کا کئے ہوئے (کرم) سے کچھ بھی مطلب نہیں ہے۔ اور ... اس کا سمپورن بھوتوں میں کچھ بھی سوارتھ کا سمبندھ نہیں ہے۔ (۱۸)

دوہا

پر جو آتم رت سدا ترپت ارو سنتشٹ (۱۷) رہتا ہے اس کے لئے کرم نہ ہوویں اشٹ
کرم کرے تو پنیہ نہ اروہ نہ کرنے سے پاپ (۱۸) سب بھوتوں سے رہت وہ سدا رہے نشپاپ

تشریح بھگوان نے پہلے شلوکوں میں یگیوں کا پھل حسب خواہش بھوگ۔ مال و دولت۔ اولاد۔ بارش وغیرہ کہے ہیں مگر یہ پھل انہیں کے لئے خوشی کا باعث ہیں۔ جن کا رحجان باہر کی طرف ہے۔ یعنی جو دنیادار ہیں۔ مگر جو اپنی آتما میں ہی رت (محو) ہیں۔ اپنی آتما میں ہی مطمئن اور خوش ہیں۔ انہیں ان پھلوں کی چاہ نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کو مندرجہ بالا یگیہ آدک کرم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کا تعلق بیرونی سنسار سے بالکل ٹوٹ گیا ہے۔ وہ جیون مکت ہو گئے ہیں۔ اس لئے کسی کام کے کرنے سے انہیں سکھ نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی کام کے نہ کرنے سے دکھ ہی ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان کرموں کا اچھا یا برا اثر ان کی آتما پر نہیں پڑتا۔ کیونکہ انہوں نے بیرونی دنیا سے اپنا تعلق ہٹا لیا ہے۔ اور صرف آتما میں ہی مگن رہتے ہیں۔ اے ارجن! اگرچہ وہ جیون مکت ہو گئے ہیں۔ اور کرم کرنا ان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ اور نہ کرم کے کرنے یا نہ کرنے سے ان کا کچھ بنتا بگڑتا ہے۔ تو بھی سنسار کی بھلائی کے لئے وہ شبھ کرم کرتے ہی ہیں۔

तस्मादसक्तः सततं कार्यं कर्म समाचर ॥
असक्तो ह्याचरन्कर्म परमाप्नोति पूरुषः ॥१९॥

تسماد اسکتا ستتم کاریم کرم سماچر (۱۹) اسکتو ہی آچرن کرم پرم آپنوتی پرشا

ترجمہ اس لئے اناسکت (پھل کی آشا سے رہت) ہوکر تو لگاتار کر تویہ کرم (فرض منصبی) کو پورا کر۔ کیونکہ اناسکت پرش کرم کرتا ہوا پرماتما کو پراپت ہو جاتا ہے۔ (۱۹)

دوہا

پھل آشا کر تیاگ کر۔ کرم کرو کرتویہ (۱۹) ایشور کو پاوے پرش کر اپنا کرتویہ

تشریح اے ارجن! جیون مکت گیانی مہاتما کے لئے کچھ کرنا دھرنا نہیں ہے۔ تو بھی وہ سنسار کی بھلائی کے لئے کرم کرتے ہی ہیں۔ اسی طرح تو بھی آتما میں رت ہوکر اچھا دویش سے رہت ہوکر پھل کی آشا کو چھوڑ کر کرم کر۔ جیسا کہ جنک وغیرہ گیانی مہاتماؤں نے بھی لوک سنگرہ کے لئے کرم کئے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादय: ॥
लोक संग्रह मे वापि संपश्यन्कर्तुमर्हसि ॥ २०॥

کرمنا ایو ہی سنسدھم آستھتا جنک آدیا (۲۰) لوک سنگرہ اسم ایو اپی سنپشین کرتم ارہسی (۲۰)

ترجمہ جنک وغیرہ (جیون مکت) گیانی مہاتما بھی (آسکتی رہت) کرموں سے ہی سدھی کو پراپت ہوئے ہیں۔ اس لئے (بھی) اور لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) کا خیال کر کے بھی تمہیں کرم کرنے ہی یوگیہ (مناسب) ہیں (۲۰)

دوہا

جنک آدی پراپت ہوئے سدھی کو کر کرم (۲۰) لوک بھلائی کے سدا تم بھی کرو شبھ کرم

تشریح شری بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! جب جنک وغیرہ مہاتما لوگ آتم درشن ہو جانے کے بعد بھی کرم سے بمکھ نہیں ہوئے۔ تب تجھے بھی ضرور کرم کرنے چاہئیں۔ اگرچہ کرم کرنے میں تیری اپنی غرض کوئی بھی نہ ہو۔ تو بھی محض لوک سنگرہ کے لئے تمہیں کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اگرچہ گیانی مہاتما کو کرم نہ کرنے سے پاپ نہیں ہوتا۔ تو بھی لوک سنگرہ کے لئے کرم کرنے میں اس کی بڑائی ہے۔ ایسا ہی تو بھی کر۔

لوک سنگرہ کی تشریح

لوک سنگرہ کا سیدھا سادا ارتھ تو یہ ہے۔ سنسار میں رہنے والے منشیوں کو ادھرم اور دکھ سے چھڑا کر دھرم میں لگانا اور سکھی کرنا۔ لیکن اگر وچار کر دیکھا جاوے۔ تو لوک سنگرہ کا ارتھ بہت وسیع اور گوڑھ ہو جاتا ہے۔

بھو۔ بھوہ۔ سوہ تینوں لوک جن کو دیو لوک۔ پتری لوک اور بھو لوک بھی کہتے ہیں۔ ان کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ ان تینوں لوکوں کا آدی کارن ستیہ سروپ برہم ہے۔ جو پرمیشور روپ سے ان لوکوں کا سنگرہ یعنی دھارن پوشن کرتا ہے۔ اور اس لئے مول پرکرتی سے لے کر بھو لوک کے پرانیوں تک لوک سنگرہ کے لئے جو کرم ہو رہا ہے۔ اُسے وہی کر رہا ہے۔ اس نے لوک سنگرہ کا یہ یگیہ شروع کیا ہے۔ اور ہر ایک بھلے کرم روپی یگیہ میں وہی سرو گیا تا سچدانند پرماتما موجود ہے

ہم کو بھی اسی پرماتما کی پیروی کر کے تینوں لوکوں کی بھلائی کے لئے کرم کرنے چاہئیں۔

پوجیہ پاد بھگوان شنکر آچاریہ نے لوک سنگرہ کا ارتھ یوں کیا ہے۔ کہ تینوں لوکوں کے لئے اس بھولوک کا جو کرتویہ ہے۔ اس کرتویہ کی راہ سے گر کر یہ اُلٹے مارگ میں نہ چل پڑے۔ اور تینوں لوکوں کے باہمی تعلق کو جان کر سب لوگ اس کے مطابق اپنے فرائض کو ادا کریں۔ ایسی بیوستھا یا قانون کا نام لوک سنگرہ ہے۔ اس بیوستھا کو قایم رکھنے کے لئے بھگوان کو بھی کرم کرنا پڑتا ہے تینوں لوکوں کو نیم سے چلانا پڑتا ہے۔ اور اسی نیم یعنی یگیہ چکر کو چلانے کے لئے ہی لوک سنگرہ کا آدرش بھگوان نے ارجن کے سامنے رکھا ہے۔ اور ایسے کرم کرنے کا اُپدیش کیا ہے۔ کہ جس سے لوک سنگرہ ہو۔ یعنی تینوں لوکوں کے ساتھ اس کا مقررہ سمبندھ بنا رہے۔ اور یہ سرشٹی چکر چلتا رہے۔

سوال اگر کوئی آدمی اُلٹے مارگ پر چلے تو اس سے کیا یہ سرشٹی چکر بند ہو جائے گا؟ دوسرے لفظوں میں اگر کوئی آدمی پِتری لوک۔ دیو لوک اور بھولوک کے متعلقہ اپنے فرائض کو ادا نہ کرے۔ تو کیا یہ لوک نشٹ ہو جائیں گے؟

جواب نہیں نشٹ نہیں ہو جائیں گے۔ مگر کیوں؟ اس کا کارن یہ ہے کہ بھگوان خود ہی اس سرشٹی کے چلانے والے ہیں اور اس کی ساری بیوستھا وہ خود کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے سامنے جب یہ سوال آتا ہے کہ ہم کیا کریں۔ تو بھگوان یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ جو **ہم کر رہے ہیں۔ وہی تم** بھی کرو۔ نہیں تو راہ راست سے بھٹک کر نشٹ ہو جاؤ گے۔ ہم (بھگوان) لوک سنگرہ کر رہے ہیں۔ تینوں لوکوں کو دھارن کئے ہوئے ہیں، تم بھی لوک سنگرہ کرو یعنی تینوں لوکوں کی بھلائی کے لئے کرم کرو۔ ترلوکی ناتھ کی شرن میں پہنچنے کا یہی مارگ ہے۔ ہم جیسا کرتے ہیں۔ وہی تم بھی کرو۔ اور تم جیسا کرو گے۔ ویسا ہی اور لوگ بھی کرینگے۔ اور اس طرح تینوں لوکوں کو دھارن کرنے کا میرا کام ہوتا رہے گا۔

سوال۔ گیانی مہاتما کے کرم سے لوگوں کی بھلائی کیسے ہوتی ہے؟ جواب سنو

यद्यदा चरति श्रेष्ठ स्तत्तदेवेतरो जनः ॥
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनु वर्त्तते॥२२॥

یدیدآچرتی شریشٹھس تت تد یویترو جنا (۲۱) سایت پرمانم کُروتے۔ لوکس تد انو ورتتے

ترجمہ سرشیشٹ (بڑا) آدمی جو جو آچرن (کام) کرتا ہے۔ دوسرے لوگ بھی اس کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ (بڑا) پرش جو بات پرمان کرتا ہے۔ لوگ بھی اسی پر چلتے ہیں (۲۱)

دوہا

بڑے لوگ جو کرت ہیں کریں وہی سب لوگ (۲۱) ان کی باتوں پر چلیں سب سنساری لوگ

تشریح جیون مکت ہو کر بھی جنک وغیرہ مہاتماؤں نے لوک سنگرہ کے لئے کرم کئے ہیں۔ کیونکہ بڑے (گیانی) لوگ جو کرم کرتے ہیں اگیانی لوگ اُن کے کرموں کی پیروی کرتے ہیں۔ اس لئے سب گیانی پرشوں کو ایسے کرم ضرور کرنے چاہئیں۔ کہ جن کی پیروی کر کے دُنیادار لوگ اچھے کاموں کی طرف راغب ہوں۔ بھگوان اس بات کو اپنی مثال سے سمجھاتے ہیں۔

न मे पार्थास्ति कर्त्तव्यं त्रिषु लोकेषु किंचन ॥
नानवाप्तमवाप्तव्यं वर्त्त एव च कर्मणि ॥२२॥

نہ مے پارتھاستی کرتویم ترشو لوکیشو کنچناہ (۲۲) نان واپتم ۔ اواپتویم ۔ ورت ایو چا کرمنی (۲۲)

ترجمہ ہے ارجن! تینوں لوکوں میں میرے لئے کوئی کام نہیں ہے ۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے ۔ جو مجھے نہ میسر ہو یا مجھے حاصل کرنی ہو ۔ پھر بھی میں کرم کرتا ہوں (۲۲)

دوہا

پارتھ کچھ کرتو بیہ نہ تین لوک کے ماہیں (۲۲) تو بھی کرموں کو کروں ۔ لوک ہیت جگ ماہیں

تشریح اے ارجن! تم میری مثال سے سبق لو ۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو ۔ کہ میں گیانی ہوں ۔ یوگی ہوں ۔ اور سدا آتما میں ہی ترپت اور پرسن رہتا ہوں ۔ بیرونی دُنیوی چیزوں سے مجھے کچھ بھی تعلق نہیں ہے مجھے کرم کرکے اپنے لئے کچھ ذاتی فائدہ نہیں اُٹھانا ہے ۔ کسی سنساری چیز کی مجھے خواہش نہیں ہے ۔ اور مکتی تک مجھے سیا آنند حاصل ہیں ۔ مطلب یہ کہ مجھے اپنے لئے کوئی کرم کرنے کی ضرورت نہیں ۔ پھر بھی میں لوگوں کی بھلائی کے لئے کرم کرتا ہوں ۔

यदिह्यहं न वर्त्तेयं जातु कर्मण्य तन्द्रितः ॥
मम वर्त्माऽनुवर्त्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥२३॥
उत्सीदेयुरिमे लोका नकुर्यां कर्म चेदहम् ॥
संकरस्य च कर्त्ता स्यामुपहन्यामिमाः प्रजाः ॥२४॥

یدی ہی اہم نہ ورتے یم ۔ جاتو کرمنیا تندرتاہ (۲۳) مم ورتما نوورتنتے منشیاہ پارتھ سروشاہ
اُتسی دیئورِمے لوکا ۔ نہ کریام کرم چید ہم (۲۴) سنکراسیہ چا کرتا سیام ۔ اُپ ہنیام اِما پرجاہ

ترجمہ کیونکہ اگر میں آلس (سستی) کو چھوڑ کر کرم نہ کروں ۔ تو ہے ارجن! سب لوگ میری پیروی کرنے لگیں گے (۲۳) اگر میں کرم نہ کروں ۔ تو سب ہی نشٹ بھرشٹ ہو جائیں گے ۔ اور میں سنکر کا کرنے والا ہوؤں گا ۔ نیز اس ساری پرجا (مخلوق) کی تباہی کا کارن بنوں گا (۲۴)

دوہا

تندرا سے یدی رہت ہو کروں نہ میں کچھ کرم (۲۳) اور لوگ بھی چھوڑ دیں مم آشرت نج کرم (۲۳)
کرم ناش سے لوک یہ سبھی نشٹ ہو جائے (۲۴) ورن شنکر کرتا بنوں پرجا کو بہکائے (۲۴)

ورن سنکر لفظ کا ارتھ ہے ۔ گڑبڑ ہونا یا الٹ پلٹ جانا یعنی ورن سنکر کا کرنے والا ہوؤں گا ۔ یعنی بدنظمی یا گڑبڑ پیدا کرنے والا ہوؤں گا جس سے تباہی ہوگی ۔ سنکر لفظ کا عام ارتھ ورن سنکر ہی ہوتا ہے اور یہ ارتھ بھی یہاں لگ سکتا ہے ۔ کیونکہ پہلے ادھیائے میں ارجن نے یہ شک ظاہر کیا ہے ۔ کہ اگر میں یدھ کروں گا ۔ تو ورن سنکر ہو جائیگا ۔ دیکھو ادھیائے اشلوک ۴۱ تا ۴۴ ۔ اس کا جواب بھگوان اس اشلوک میں یہ دیتے ہیں کہ ورن سنکر شاستر دھرم کے مطابق یدھ کرنے سے نہیں ہوتا بلکہ اپنا کرم چھوڑ دینے سے ہوتا ہے

تشریح شری بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! اگرچہ مجھے کرم کرنے سے کچھ فائدہ اور نہ کرنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ پھر بھی میں سستی چھوڑ کر کرم کرتا ہوں۔ وجہ یہ کہ اگر میں کرموں کو ترک کر دوں۔ تو جو آدمی مجھے سریشٹ (بڑا) سمجھ کر میرے ہی نقش قدم پر چلتے ہیں۔ وہ بھی کرم کرنا چھوڑ دیں گے۔ کرموں کے چھوڑ دینے سے ساری قوم آلسی اور کام چور ہو جائیگی اور دوسری کرم کرنے والی قومیں آکر اسے اپنا غلام بنا لینگی۔ اس طرح قوم تباہ ہو جائے گی۔ اور اس کی جواب دہی مجھ پر ہوگی۔ اگر عوام الناس میں سے کوئی آدمی کسی کرم کو چھوڑ دے تو اتنا ہرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ قوم اس کی تقلید نہیں کرتی۔ مگر بڑے آدمیوں (گیانی مہاتماؤں) کو کبھی کرم نہ چھوڑنا چاہئے۔ کیونکہ دنیا ایسے بڑے آدمیوں کے پیچھے چلا کرتی ہے

सक्ता: कर्मण्यविद्वांसो यथा कुर्वन्ति भारत ॥
कुर्याद्विद्वांस्तथा सक्तश्चिकीर्षुर्लोकसंग्रहम् ॥२५॥
न बुद्धिभेदं जनयेदज्ञानां कर्मसङ्गिनाम् ॥
जोषयेत्सर्वकर्माणि विद्वान्युक्तः समाचरन् ॥२६॥

سکتا کرمینا اودوان سو یتھا کُرونتی بھارت (۲۵) کُریا دوودوانس تتھا سکتا شچکیرشُور لوک سنگرہم
نہ بُدھی بھیدم جنئید اگیانام کرم سنگنام (۲۶) جوشیت سرو کرمانی وِدوان یکتا سماچرن

ترجمہ ہے بھارت! کرم میں آسکت ہوئے (پھل کی اچھا والے) اگیانی جن جیسے کرم کرتے ہیں۔ ویسے ہی انا سکت ہو کر (پھل کی خواہش کو چھوڑ کر) ودوان (گیانی) بھی صرف سنسار کی بھلائی کے لئے کرم کرے (۲۵) گیانی پرش کو چاہئے۔ کہ کرموں میں لگے ہوئے اگیانیوں میں بدھی بھید (کرموں میں اشردھا) پیدا نہ کرے۔ بلکہ خود پرماتما کے سروپ میں لگا ہوا سب کرموں کو اچھی طرح سے کرتا ہوا اُن سے بھی ویسے ہی (اچھے) کرم کرائے (۲۶)

گیانی کا کرتویہ

دوہا

کرم آسکت اگیانی تو کریں سوارتھ ہیت (۲۵) انا سکت گیانی کریں پرمارتھ کے ہیت
اگیانی میں گیانی نہ بُدھی بھید کرائے (۲۶) کرم کرے دت چت ہو اُن سے کرم کرائے

تشریح مہاراج کہتے ہیں۔ ہے ارجن! گیانی اور اگیانی دونو کو ہی کرم کرنے چاہئیں۔ مگر جس طرح اگیانی لوگ پھل کی خواہش سے کرم کرتے ہیں۔ اسی طرح گیانی کو پھل کی خواہش کو ترک کر کے صرف سنسار کی بھلائی کے لئے کرم کرنے چاہئیں گیانی پرش کو چاہئے۔ کہ وہ اگیانیوں میں بُدھی بھید نہ کرا دے۔ مطلب یہ کہ اُن کی شردھا کو نہ گرا دے۔ اگر کسی کی ایسی شردھا ہو۔ کہ فلاں کام کرنے سے فلاں پھل ملے گا۔ یا فلاں یگیہ کرنے سے سورگ سُکھ ملے گا۔ اور اس سے ایشور پرستی ہوگا۔ تو اس کی اس شردھا کو گیانی پُرش کبھی نہ گرا دے۔ وہ جس طرح بھی ایشور کی اپاسنا کرتا ہو کرنے دے بلکہ خود بھی اس کا ساتھ دے کر اس مارگ سے اُسے اور بھی اُنت اوستھا میں لے جائے۔ بات یہ ہے۔ کہ جس کی جیسی شردھا ہوتی ہے۔ وہ ویسا ہی ہو

جاتا ہے۔ اس کی شردھا ہٹ جانے سے ممکن ہے۔ کہ اس کی گتی بھرشٹ ہو جائے۔ بدھی بھید نہ کرنے کا مطلب شردھا سے نہ گرنے دینے کا ہے۔ بدھی بھید کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جو اگیانی ہے وہ اگیانی ہی بنا رہے۔ بلکہ اس کی اس اوستھا میں اس کی ایشور یا دھرم کے بارے میں جو شردھا ہے۔ اس شردھا کو نہ گرا کر اس شردھا کے مطابق اپائے سے اسے اس سے زیادہ اچھی حالت میں لے جانے کی کوشش کرے۔ یہ معمولی ارتھ ہوا۔ مگر یہاں بدھی کا ایک خاص ارتھ بھی ہے۔ وہ یہ کہ اگر تم (گیانی) کرم کرنا چھوڑ دو گے۔ تو لوگ بھی یہی سمجھیں گے۔ کہ کرم چھوڑ دینا ہی کلیان کا مارگ ہے۔ اُن کا ایسا سمجھنا ہی اُن کا بُدھی بھید ہونا یا بھرم ہونا ہے۔ اس لئے اُن کا ایسا بُدھی بھید مت کراؤ۔ یہی نہیں۔ بلکہ اُن سے سب کرم کراؤ۔ وہ پھل کی خواہش سے کرم کرینگے۔ کرنے دو۔ کرم تو کرتے ہیں۔ اور کرم سے ہی یہ سرشٹی چکر چل رہا ہے۔ اس لئے خود کرم کر کے سب لوگوں کو بھی کرم کرنے کا اُپدیش دو۔ ان کی ہمت بندھاؤ۔ کہ وہ اچھے اچھے کرم سدا کرتے رہیں۔ کرم اگیانی اگیانی دونو کو ہی کرنے پڑتے ہیں۔ پھر گیانی میں خصوصیت ہی کیا رہی؟ بھگوان جواب دیتے ہیں

प्रकृतेः क्रियमाणानि गुणैः कर्माणि सर्वशः ॥
अहंकार विमूढात्मा कर्ताहमिति मन्यते ॥२७॥

پرکرتے کریامانانی گُنئی کرمانی سروشا ہا (۲۷) اہنکار وِموڑھ آتما کرتا اہم اِتی منیہ تے

ترجمہ سارے کرم پرکرتی کے گُنوں سے ہی ہوتے ہیں۔ تو بھی اہنکار سے جس کا گیان ڈھکا ہوا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں ہی کرتا (کرنے والا) ہوں (۲۷)

دوہا

پرکرتی کے گنوں سے کرم ہوت سب بیر (۲۷) موڑھ اہنکاری کہے میں کرتا ہوں دھیر

تشریح اہنکار سے یعنی اندریوں کو ہی آتما مان کر یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں کرتا ہوں۔ میں کھاتا ہوں۔ میں پیتا ہوں وغیرہ

तत्ववित्तु महाबाहो गुणकर्म विभागयोः ॥
गुणा गुणेषु वर्तन्त इति मत्वा न सज्जते ॥२८॥

تتووِت تُو مہاباہو! گن کرم وِبھاگیو (۲۸) گنا گنیشو ورتنت اِتی منوا نہ سجّتے (۲۸)

ترجمہ مگر ہے مہاباہو! گُن وِبھاگ اور کرم وبھاگ کے تتو (اصلیت) کو جاننے والا گیانی پُرش سارے گن گنوں میں برتتے ہیں۔ ایسا مان کر (ان میں) آسکت نہیں ہوتا ہے (۲۸)

دوہا

گُن ارو کرم وبھاگ کا تتو گیانی بیر (۲۸) گُن ہی ورتیں گنوں میں اناسکت رہ دھیر

تشریح اہنکار اور پانچ گیان اندریاں۔ پانچ کرم اندریاں اور شبد وغیرہ پانچ وِشے۔ اِن سب کے مجموعے کا نام گُن وبھاگ ہے اور اُن کی باہمی چیشٹاؤں کا نام کرم وبھاگ ہے۔ لیکن گن وبھاگ اور کرم وبھاگ سے آتما کو الگ یعنی نرلیپ جاننا ہی اُن کا تتو جاننا ہے۔ جو گیانی یہ جانتا ہے۔ کہ اندریاں بھی گن ہیں۔ اور اندریوں کے وِشے بھی گن ہیں۔ مگر میں

شدھ نراکار آتما ہوں. یہ کرم میرے نہیں - بلکہ اندریاں وشیوں میں برتتی ہیں - ایسا سمجھ کر وہ کرم کے اچھے یا برے پھل کی خواہش نہیں رکھتا -

प्रकृते गुण संमूढाः सज्जन्ते गुण कर्मसु ॥
तानकृत्स्न विदो मन्दान्कृत्स्न विन्न विचालयेत् ॥२९॥

پرکرتے رگُن سمُوڑھا. سجنتے گن کرمشو (۲۹) تان اکرت سن وِدو مندان کرت سن وِن نہ وچالیتے

ترجمہ: پرکرتی کے گنوں سے موہت ہوئے پُرش گنوں اور اُن کے کرموں میں پھنستے ہیں - اُن اچھی طرح نہ جاننے والے موکھوں کو اچھی طرح جاننے والا گیانی پرش چلائیمان نہ کرے (اُن میں بدھی بھید نہ کراوے)

دوہا

پرکرتی گن میں مگن اور کرم آسکت (۲۹) پُرشوں کو ڈولاوے نہ گیانی پُرش اسکت

تشریح: گیانی کو چاہیئے - کہ وہ اگیانی پرشوں کو کرم چھوڑ دینے کا اُپدیش نہ کرے - بلکہ خود کرم کرتا ہوا اور دھرم اُپدیش کرتا ہوا اور یہ نصیحت کرتا ہوا - کہ کرم سے ہی ایشور کی پوجا ہوتی ہے - خود بھی کرم کرے - اور اُن کو بھی کرم کراتا ہوا سدھی تک پہنچائے -

جسم وغیرہ میں آتما کی بھرانتی سے کرم بندھک ہوتے ہیں - یہ اُپدیش کر کے اب شری بھگوان یہ بتلانا چاہتے ہیں - کہ کرم کسی طرح مکتی کا باعث ہوتے ہیں - کیونکہ جب تک یہ نہ بتلایا جائے - تب تک جگیاسو کے دل کی تسلی نہیں ہو سکتی - اور وہ کرم کو بندھن کا کارن سمجھ کر کرم میں رغبت نہیں رکھ سکتا -

मयि सर्वाणि कर्माणि सन्यस्याध्यात्म चेतसा ॥
निराशी निर्ममो भूत्वा युध्यस्व विगतज्वरः ॥३०॥

مئی سروانی کرمانی - سنیسیا دھیاتم چیتسا (۳۰) نراشر نرممو بھوتوا یدھیسو وگت جور (۳۰)

ترجمہ: ہے ارجن! (تو) ادھیاتم چت سے (آتما میں چت لگا کر) سارے کرموں کو میرے ارپن کر کے آشا رہت اور ممتا رہت اور سنتاپ رہت ہو کر یدھ کر (۳۰)

دوہا

کرم سمرپن کر مرے رہ ادھیاتم بُدّھ (۳۰) آشا - موہ - سنتاپ سے رہت ہوئے کر یدھ

تشریح: ہر ایک انسان کو کوئی کام کرتے وقت یہ سمجھنا چاہیئے - کہ میں پرماتما کے حکم کی تعمیل میں یہ کام کر رہا ہوں - میرا یہ کام پرماتما کے لئے ہے - مجھے اس کے پھل کی خواہش نہیں ہے - اس طرح سارے کرموں کے پھل کو ارپن کر کے اپنے دل میں کسی قسم کی آشا - ترشنا وغیرہ نہ رکھے - کیونکہ جب کرم کا پھل پرماتما کے ارپن کر دیا - پھر اس کے لئے موہ - ممتا یا سنتاپ کیسا؟

ये मे मतमिदं नित्यं मनु तिष्ठन्ति मानवाः ॥
श्रद्धावन्तोऽनसूयन्तो मुच्यन्ते तेऽपि कर्मभिः ॥३१॥

یے مے متم ادم نیتم انو تشٹھنتی مانوا (۳۱) شردھاو انوسوینتو مچینتے تے اپی کرم بھی (۳۱)

ترجمہ (اے ارجن) جو کوئی منش دوش بدھی (نکتہ چینی) سے رہت اور شردھاوان ہو کر سدا میرے اس مت (اپدیش) کے انوسار برتتے ہیں۔ وہ پرش سارے کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں (۳۱)

دوہا

شردھاوالا پرش جو ہوئے نندا رہت (۳۱) میری شکشا پر چلے کرموں سے ہو رہت (۳۱)

تشریح شری مہاراج جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ ٹھیک ہی ہے۔ بلاشبہ نشکام کرم کرنے سے انتہ کرن شدھ ہو کر گیان سے مکتی ملتی ہے۔ اس بات کو سچے دل سے ماننا اور پوری لگن سے اس پر عمل کرنا اس کا نام شردھا ہے اور گنوں میں دوش ہی دوش نکالنا کرموں میں اعتقاد نہ رکھنا اس کا نام اسویا (حسد بغض یا نکتہ چینی) ہے

ये त्वेतदभ्यसूयन्तो नाऽनुतिष्ठन्ति मे मतम् ॥
सर्वज्ञानविमूढांस्तान्विद्धि नष्टानचेतसः ॥३२॥

یے توبتد ابھے سوینتو نا انو تشٹھنتی مے متم (۳۲) سرو گیان ومودھانس تان ودھی نشٹان چیتسا

ترجمہ اور جو دوش درشٹی والے مورکھ لوگ اس میرے مت (اپدیش) کے انوسار نہیں برتتے ہیں۔ سارے گیانوں میں موڑھ چت والے ان لوگوں کو نشٹ ہوا جان (۳۲)

دوہا

پر جو شردھا ہین جن مو مت مانیں ناہیں (۳۲) سب گیانوں میں موڑھ وہ جان نشٹ ہو جاہیں

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ جو لوگ کرم سے بے لکھ ہوتے ہیں اور کرموں کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ وہ خواہ گیانی ہوں یا اگیانی۔ وہ تو ہی نشٹ ہوتے ہیں۔ اسلئے نشکام بھاو سے کرم سب کو کرنا چاہئے۔ بھگوان ارجن کو کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر تو نشکام بھاو سے کرموں کے پھل کو میرے ارپن کر کے یدھ کریگا۔ تو تو کرم کے بندھن سے چھوٹ جائے گا لیکن اگر میری بات نہ مان کر صرف نکتہ چینی ہی کرتا رہے گا۔ تو نشٹ ہو جائے گا

کرم کا قانون اٹل ہے

सदृशं चेष्टते स्वस्याः प्रकृतेर्ज्ञानवानपि ॥
प्रकृतिं यान्ति भूतानि निग्रहः किं करिष्यति ॥३३॥

سدرشم چیشٹتے سوسیا پرکرتے رگیان وان اپی (۳۳) پرکرتم یانتی بھوتانی نگرہ کم کرشیتی (۳۳)

ترجمہ کیونکہ سبھی جاندار اپنی پرکرتی (سوبھاؤ) کو پراپت ہوتے ہیں یعنی اپنے سوبھاو سے مجبور ہوئے کرم کرتے ہیں گیان وان بھی اپنی پرکرتی کے مطابق کرم کرتے ہیں پھر اس میں کسی کا نگرہ (ہٹھ) کیا کریگا؟ (۳۳)

دوہا

گیانی بھی کوشش کریں پرکرتی انوسار۔ (۳۳) گن تو کرم کرائیں گے نگرہ کا کیا کار (۳۳)

تشریح پچھلے شلوکوں میں بھگوان نے کہا ہے کہ جو لوگ کرم کو چھوڑ بیٹھتے ہیں وہ نشٹ ہو جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ کرم کرنا تو ہر ایک جاندار کا سوبھاو کا دھرم ہے جو جیسا کرتا ہے اس کے مطابق اسے جنم ملتا ہے آگے اپنے سوبھاو کے مطابق اُسے کرم کرنا پڑتا ہے اس میں ہٹھ کیا کریگا یعنی کوئی بھی جاندار کرم کرنے سے رہ نہیں سکتا۔ جو آدمی ہٹھ کر کے کرم چھوڑ کر سست آلسی و بربادی بنا رہیگا۔ وہ آخر کار بُرے کرم کرنے لگ جائیگا

اور اگیان کے گہرے گڑھے میں گر کر نشٹ ہو جائیگا یعنی سست اور آلسی رہنے والی نیچ جونیوں میں پیدا ہو کر بہت سے دکھ بھوگیگا۔ پھر کرم چھوڑنے کے اپنے ہٹھ کا پھل بھوگ کر انسانی قالب میں آئیگا اور اپنے سوبھاؤ کے مطابق کرم کر کے مکتی کو پراپت ہوگا پس اے ارجن کرم کا قانون اٹل ہے۔ اس میں ہٹھ کا کچھ کام نہیں۔ ہاں اپنے سوبھاؤک کرم کرتے ہوئے اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے کہ

इन्द्रियस्येन्द्रियस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ॥

तयोर्न वशमागच्छेत्तौ ह्यस्य परिपन्थिनौ ॥ ३४ ॥

اِندریسیئے اِندریسیارتھے راگ دولیشو ویوستھتو (۳۴) تیوان وشم آگچھیت تو ہی اسیہ پری پنتھنو

ترجمہ اندریہ اندریہ کے ارتھ میں یعنی سبھی اندریوں کے بھوگوں میں جو راگ اور دویش ہیں ان دونو کے بس میں نہیں ہووے کیونکہ اسکے وہ دونو ہی کلیان مارگ میں وگھن ڈالنے والے یعنی دشمن ہیں (۳۴)

دوہا

اندریہ وشیوں میں رہیں جو راگ اور دویش (۳۴) مارگ کے یہ وِگھن ہیں ان سے بچے ہمیش

تشریح اندریوں کے وشیوں میں راگ (موہ) اور دویش (نفرت) دونو ہی رہتے ہیں جیسے آنکھ کا کسی خوبصورت چیز کے دیکھنے میں راگ اور بدصورت بھیانک چیز کے دیکھنے میں دویش ہوتا ہے۔ کان کا خوشگوار گانا سننے میں راگ اور بری (خوفناک آواز) سننے میں دویش ہوتا ہے۔ باقی اندریوں کی بھی یہی حالت ہے انسان کو چاہیئے کہ اندریوں کے ان راگ اور دویش کے قابو میں نہ آوے اور نشکام بھاؤ سے کرم کرتا رہے کیونکہ دراصل یہ راگ اور دویش ہی پاپ کے کارن ہیں۔ دوسرے لفظوں میں راگ اور دویش (بغض و عناد) کے زیر اثر ہو کر کوئی کرم نہ کرنا چاہیئے بلکہ سب کاموں کو اپنا فرض سمجھ کر بجا لانا چاہیئے جیسے راہ چلتا مسافر اپنے ارد گرد کی سب چیزوں کو دیکھتا ہے مگر وہ ان میں راگ دویش نہ کر کے چلتا ہی جاتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اسی طرح سب لوگوں کو گیان مارگ پر چلتے ہوئے سنسار کے سب کرموں کو بھگوان کے ارپن کر کے کرنا چاہیئے اور جس طرح راہ چلتا مسافر ارد گرد کے نظاروں میں اٹک کر اپنی منزل کھوٹی کرتا ہے اسی طرح راگ دویش میں پھنسا ہوا انسان گیان کی منزل طے نہیں کر سکتا۔ کرم کرتے وقت ایک تو راگ دویش کے آدھین نہ ہونا چاہیئے دوسرے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جو جس کا سوبھاوک کرم (فرض منصبی) ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ دوسرے کے سوبھاوک کرم میں من کو نہ اٹکانا چاہیئے۔ اگلے شلوک میں بھگوان اسی بات کا اپدیش کرتے ہیں۔

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥

स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥ ३५ ॥

شریان سودھرمو وِگونا پردھرمات سونشٹھتات (۳۵) سوادھرمے ندھنم شریہ۔ پردھرمو بھیاوہ (۳۵)

ترجمہ اچھی طرح اچرن کئے ہوئے (عمل میں لائے ہوئے) دوسرے کے دھرم سے گن رہت بھی اپنا دھرم اچھا ہے۔ اپنے دھرم میں مر جانا بھی کلیان کاری ہے اور دوسرے کا دھرم بھے کے دینے والا (خطرناک) ہے۔ (۳۵)

دوہا

اُدیچ دھرم پرائے سے اچھا ہے نیچ دھرم (۳۵) موت بھلی سودھرم میں بھے دایک پردھرم

تشریح دھرم سے مراد یہاں کسی خاص مذہب یا فرقے سے نہیں ہے بلکہ اپنے فرض منصبی سے ہے جسے انگریزی میں (Duty) کہتے ہیں مگر فرض اور ڈیوٹی سے دھرم کا مدعا زیادہ وسیع ہے بھگوان کہتے ہیں۔ کرم کرتے وقت ہر ایک شخص کو جہاں راگ دویش کو چھوڑ دینا چاہیئے وہاں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ سب اپنا اپنا دھرم (فرض منصبی) ہی بجا لائیں۔ اپنے فرض کو چھوڑ کر دوسرے کے فرض کی ادائیگی میں نہ لگ جانا چاہیئے۔ خواہ اپنا دھرم اچھا نہ ہو تو بھی وہ اپنے سوبھاؤ کے مطابق ہوتا ہے اور دوسرے کا دھرم دوسروں کے سوبھاؤ کے مطابق ہوتا ہے جنگ کرنا کھشتری کا سوبھاوک دھرم ہے اور کھشتری ہونے کی وجہ سے ارجن کا فرض تھا کہ ظلم اور بے انصافی کے انسداد کے لئے جنگ کرے خواہ اس میں خواہ اپنے بھائی بند اور رشتہ داروں سے ہی کیوں نہ لڑنا پڑے مگر ارجن اپنے دھرم (یدھ) کو چھوڑنا چاہتا

تھا۔ وہ کھشاتر دھرم کو اچھا نہ مانتا تھا جس میں اپنے عزیزوں کو بھی مارنا پڑتا ہے اور اسلئے وہ اس دھرم کو چھوڑ کر براہمن کے دھرم کو اپنانا چاہتا ہے کیونکہ لڑائی سے پرہیز کرنا حلم۔ عاجزی اور سب سے کشما کا سلوک کرنا اور بھکشا مانگ کر کھانا وغیرہ کام جن کا ارجن نے پہلے اور دوسرے ادھیائے میں اظہار کیا ہے براہمن کے دھرم ہیں اس لئے مہاراج ارجن کو اپدیش دیتے ہیں کہ ارجن! کھشاتر دھرم تیرا سوبھاوک دھرم ہے۔ لڑنا تیرا فرض منصبی ہے۔ تم اپنے اس دھرم کو چھوڑ کر موہ یا کسی اور وجہ سے براہمن دھرم کی طرف مت جھکو۔ براہمن کا دھرم (کشما وغیرہ) براہمن کے لئے ہی اچھا ہے۔ تیرے لئے تو تیرا کھشاتر دھرم ہی سریشٹ ہے۔ اگرچہ اس وقت تمہیں کھشاتر دھرم سے براہمن دھرم اچھا نظر آتا ہے۔ پھر بھی اپنے کھشاتر دھرم میں تیرا مر جانا بہتر ہے۔ مگر دوسرے دھرم کو اختیار کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اپنے سوبھاوک دھرم کے خلاف کرم کرنے والے پتت ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوتے خواہ تمہارا فرض منصبی کتنا ہی چھوٹا اور حقیر کیوں نہ ہو۔ مگر تم اپنے اس فرض کی ادائیگی میں ہی ڈٹے رہو۔ شودر کا دھرم شودر کے لئے اچھا ہے۔ ویش کا دھرم ویش کے لئے اچھا ہے۔ کھشتری کا دھرم کھشتری کے لئے اچھا ہے۔ اور براہمن یا سنیاسی کا دھرم براہمن یا سنیاسی کے لئے اچھا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے لئے اپنے اپنے سوبھاوک دھرم ہیں۔ اپنے اپنے فرض منصبی کو اچھی طرح سے پورا کر کے ہی ہر ایک انسان عزت شہرت اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے خلاف کرنے سے ذلت۔ بدنامی اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ شودر اگر اپنے سیوا دھرم میں مستعد رہے۔ تو وہ اسی سدھی کو پائیگا جس سدھی کو براہمن اپنے دھرم کا پالن کر کے حاصل کرتا ہے۔

یہاں تک بھگوان نے ارجن کو جو اپدیش دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے (۱) راگ دویش کے بس میں نہ ہونا (۲) پاپ کرم نہ کرنا اور کرم کا تیاگ ہرگز ہرگز نہ کرنا (۳) اپنے فرض منصبی کو چھوڑ کر دوسرے کے کام میں نہ لگ جانا یعنی ویدک ورن آشرم دھرم کی مریادا کو قائم رکھنا۔ کرم کرنے کے لئے یہ باتیں بہت ضروری۔ مگر ان سب باتوں کو جانتا ہوا بھی انسان پاپ کرم کرتا ہے اس کا کیا باعث ہے؟ اپنا شک رفع کرنے کے لئے ارجن سوال کرتا ہے۔

انسان پاپ کیوں کرتا ہے؟

अथ केन प्रयुक्तोऽयं पापं चरति पूरुषः ॥

ارجن بولے:

अनिच्छन्नपि वार्ष्णेय बलादिव नियोजितः ॥३६॥

اتھ کین پریکتوایم۔ پاپم چرتی پروشاہ (۳۶) انچھن اَپی وارشنئے بلادِ و نیوجیتاہ

ترجمہ

ہے وارشنئے (شری کرشن!) پھر یہ پرش نہ چاہتا ہوا بھی کس کی ترغیب سے پاپ کرتا ہے؟ گویا یہ زبردستی (بیگاری پکڑے ہوئے کی طرح) اس میں لگایا گیا ہے (مطلب یہ کہ انسان پاپ کرنا نہیں چاہتا۔ تو بھی کس کی ترغیب سے یہ پاپ میں پھنس جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا کوئی اس سے زبردستی پاپ کراتا ہے؟)

دوہا

کس سے پریرا پرش [illegible] کرشن کرے سب پاپ (۳۶) [illegible] سے کوئی اُسے کراوے پاپ

(श्री भगवानुवाच)		काम एष क्रोध एष रजोगुणसमुद्भवः ॥
महाशनो महापाप्मा विद्ध्येनमिह वैरिणम् ॥३७॥

(شری بھگوان بولے)

کام ایش کرودھ ایش رجوگن سمُدبھوا (۳۷) مہاشنو مہاپاپ ما۔ وِدھی اینم ایہہ ویرینم (۳۷)

ترجمہ شری بھگوان بولے) یہ کام ہے۔ کرودھ ہے۔ جو رجوگن سے پیدا ہوا ہے۔ یہ بڑا کھانے والا (پیٹو) ہے بھوگوں سے شانت نہیں ہوتا۔ اور بڑا پاپی ہے۔ اس سنسار میں اس کو ہی تو اپنا دشمن سمجھ (۳۷)

دوہا

یہ کام اور کرودھ ہی ویری اپنا جان (۳۷) رجوگن سے اُتپن ہوئے پاپی پیٹو مان (۳۷)

تشریح کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے کیا لینا چاہیئے اور کیا نہ لینا چاہیئے۔ اس کا وچار کئے بغیر ہی جو سامنے آجاوے اسی کی خواہش کرنے لگ جانا کام کہلاتا ہے اور جب کسی نے اس خواہش کی تکمیل میں روکاوٹ ڈالی۔ تو وہی کام کرودھ کی شکل میں بدل جاتا ہے۔ اس لئے بھگوان نے کام اور کرودھ کو ایک ہی کہا ہے

بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! یہ کام کرودھ ہی زبردستی انسان سے پاپ کراتا ہے۔ اس لوک و پرلوک میں کامنا ہی پاپ کی جڑ ہے۔ یہ رجوگن سے پیدا ہوا کام بڑا کھانے والا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کامنا کبھی شانت نہیں ہوتی۔ جب آدمی کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ تو وہ یہ کامنا کرتا ہے۔ کہ کچھ کھانے کو مل جائے۔ جب کھانے کو ملتا ہے۔ تب جمع کرنے کی کامنا ہوتی ہے۔ جب ایک روپیہ جمع ہو جاتا ہے۔ تب دس روپے کی خواہش کرتا ہے۔ جب ایک ہزار ہو جاتا ہے۔ تب ایک لاکھ کی خواہش کرتا ہے۔ اور ایک لاکھ ہونے پر کروڑ کی کامنا کرتا ہے۔

یہی حال بھوگ بھوگنے کا بھی ہے۔ خواہ کتنے ہی بھوگ بھوگو۔ مگر پاپی کامنا کبھی سیر نہ ہوگی۔ جیسے آگ میں گھی ڈالنے سے آگ دوگنی بھڑکتی ہے۔ ویسے ہی کامنا وشے بھوگ سے زیادہ سے زیادہ بڑھتی ہے۔ کبھی شانت نہیں ہوتی ہمیشہ "کچھ اور ڈال" کہتی ہے۔ اس لئے یہ کام بڑا کھانے والا پیٹو ہے۔ پھر یہ کام بڑا پاپی ہے۔ اس کے بس میں آیا ہوا جیو بڑے بڑے پاپ کرتا ہے۔ یہ کام منش جاتی کا بڑا بھاری دشمن ہے۔ بھگوان کہتے ہیں

धूमेनाव्रियते वह्निर्यथादर्शो मलेन च ॥
यथोल्बेनावृतो गर्भस्तथा तेनेदमावृतम् ॥३८॥

دھومین آوری اتے وہنی یتھا آورشو ملین چا (۳۸) یتھو البین آورتو گربھس یتھا تین ادم ماورتم

ترجمہ جیسے دھوئیں سے اگنی اور مل (گرد) سے درپن (آئینہ) ڈھک جاتا ہے اور جیسے جھلی سے گربھ ڈھکا ہوا ہے۔ ویسے ہی اس کام کے ذریعے یہ گیان ڈھکا ہوا ہے (۳۸)

دوہا

اگنی جیسے دھوم سے درپن مل سے جان (۳۸) گربھ جیوں البنٔ سے کام ڈھکا یوں گیان

आवृतं ज्ञानमेतेन ज्ञानिनो नित्यवैरिणा ॥
कामरूपेण कौन्तेय दुष्पूरेणानलेन च॥३९॥

آورتم گیانم ایتین گیانیو۔ نتیہ ویری نا (۳۹) کام رُوپین کونتیئے دُشپورین انلین چا (۳۹)

ترجمہ اور ہے ارجن! یہ کبھی سیر نہ ہونے والا کام رُوپی اگنی جو گیانیوں کا سدا کا دُشمن ہے۔ اسی سے یہ گیان ڈھکا ہوا ہے (۳۹)

دوہا

اِس نِت وَیری نے ہے ڈھکا گیانی کا سب گیان۔ ترپت نہ ہووے جو کبھی وہ کام اگنی مان

تشریح ساتوک سوبھاو انتہ کرن کو اگر رجوگن سے پیدا ہونے والا کام ڈھک نہ لیوے۔ تو وہ گیان کی طرف جھک کر بہت جلدی انسان کا اُدھار کر دے۔ اس لئے یہ کام ہی گیان کا بڑا دشمن ہے۔ جب کام کا غلبہ ہوتا ہے۔ تب گیان دھیان سب رفو چکر ہو جاتا ہے۔ گیان کا دشمن ہونے سے یہ کام گیانی کا بھی سدا کا دشمن ہے۔ سدا کا دشمن اس لئے کہ اگرچہ کام بھوگ کے وقت اگیانی کو یہ کسی قدر سکھ کا باعث بھی ہوتا ہے۔ (اور بعد میں دُکھ دیتا ہے) مگر گیانی کے لئے تو یہ ہر وقت دکھدائی ہے۔ کیونکہ گیانی بھوگ کے وقت بھی اس کے نتیجہ (انجام) کے خیال سے اس سے سکھ نہیں پاتا۔

کام روپی اگنی اس لئے کہا ہے۔ کہ اگنی جس طرح ایندھن ڈالنے سے شانت نہیں ہوتی۔ بلکہ زیادہ بھڑکتی ہے۔ ایسے ہی یہ کام رُوپی اگنی ہے۔ جو بھوگ بھوگنے سے کبھی سیر نہیں ہوتی۔ بلکہ زیادہ بھڑکتی ہے۔ راجہ ییاتی نے کام واسنا کی سیری کے لئے بڑھاپے میں جوانی مول لی تھی۔ مگر آخر کار اُن کو یہی کہنا پڑا۔ کہ بھوگ بھوگنے سے بھوگ ولاس کی کامنا شانت نہیں ہوتی جس طرح آگ کی لپیٹ بہت سا ایندھن پا کر اور بھی بڑھتی ہے۔ اسی طرح یہ کام واسنا بھی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

اب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ انسان کا یہ خطرناک دُشمن کام کہاں کہاں رہتا ہے اور کیسے جیتا جا سکتا ہے۔

इन्द्रियाणि मनो बुद्धिरस्याधिष्ठानमुच्यते ॥
एतैर्विमोहयत्येष ज्ञानमावृत्य देहिनम्॥४०॥
तस्मात्त्वमिन्द्रियाण्यादौ नियम्य भरतर्षभ ॥
पाप्मानं प्रजहि ह्येनं ज्ञानविज्ञाननाशनम्॥४१॥

اِندریانی منو بُدھر۔ اسیہ۔ اُدھشٹھانم اُچیہ تے (۴۰) ایتیر وموہ یتی ایش۔ گیانم آورتیہ دیہنم (۴۰)
تسمات توم اِندریان آدَو نیمیئے بھرت رشبھا (۴۱) پاپ مانم پرجہی۔ ہی ایئم گیان وِگیان ناشنم (۴۱)

ترجمہ اندریاں من اور بُدھی اس (کام) کے رہنے کی جگہیں ہیں۔ انہیں میں رہ کر گیان کو ڈھانپ کر یہ جیو آتما کو موہت کرتا ہے (بھُلاتا ہے) اس لئے ہے ارجن! تو پہلے اندریوں کو بس میں کر کے گیان اور وگیان کے ناش کرنے والے اس پاپی کام کو مار ڈال (۴۱)

دوہا

اِندریہ بُدھی اور من میں رہتا بیر (۴۰) ان سے ڈھانپ گیان کو جیو ہیں موہے دھیر
بس میں کر کے اِندریاں گیان اور وگیان (۴۱) کے ناشی اس کام کو مارو پاپی جان

تشریح جب یہ پتہ لگ گیا۔ کہ کام رُوپی دشمن ہی انسان سے زبردستی پاپ کراتا ہے۔ تب اس دشمن کو جیتنے کے لئے اس کے رہنے کے مقام کا پتہ لگانا ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے بھگوان بتلاتے ہیں۔ کہ کام کے رہنے کے سوتھان اندریاں من اور بدھی ہیں۔ کیونکہ پہلے اندریوں کے ذریعے کسی چیز کو دیکھا۔ سُنا یا چھوا وغیرہ جاتا ہے۔ پھر من میں اس چیز سے سکھ لینے یعنی بھوگنے کا خیال آتا ہے۔ اور پھر بدھی کے ذریعے کنشچے کرکے اس چیز کو بھوگتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ کام اندریوں وغیرہ کے ذریعے ہی گیان کو ڈھانک کر جیوآتما کو بھرماتا ہے۔ یعنی کام کے بس میں ہو کر جیو اندھا سا ہو جاتا ہے۔ اور اسے بھلے بُرے کی تمیز نہیں رہتی۔

سوال شلوک ۴۰ میں اندریہ۔ من اور بدھی تینوں کو کام کے رہنے کے مقام بتلا کر شلوک ۴۱ میں صرف اندریوں کو ہی جیتنے کے لئے کیوں کہا؟

جواب اس لئے کہ اندریوں کے بس میں ہو جانے سے من اور بدھی اپنے آپ ہی بس میں ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ راگ دویش ان بیرونی اندریوں کے ہی آشرے رہتے ہیں۔ اور یہ راگ دویش ہی کام کرودھ ہیں

سوال گیان اور وگیان کسے کہتے ہیں

جواب گورو اور شاستر کے اُپدیش سے آتم تتو کا جاننا گیان کہلاتا ہے اور آتما کا ساکھشات درشن وگیان کہلاتا ہے۔

اے ارجن! اگر یہ کہو کہ اندریوں کو روک کر کام روپی دشمن کو مارنے کی میری شکتی نہیں ہے۔ تو یہ تمہاری بھول ہے کیونکہ

इन्द्रियाणि पराण्याहु रिन्द्रियेभ्यः परं मनः॥
मनसस्तु परा बुद्धि र्यो बुद्धेः परतस्तु सः॥४२॥

اندریانی پران یاہر اندریے بھیا پرم مناہ (۴۲) منسستو پرا بُدّھیر یو۔ بدّھے پرتستو سا (۴۲)

ترجمہ (اس کثیف جسم سے) اندریوں کو سرلیشٹ (بلوان) کہتے ہیں۔ اور اندریوں سے پرے (بلوان) من ہے اور من سے پرے (بلوان) بُدھی ہے۔ اور جو بُدھی سے بھی بہت پرے ہے۔ وہ (آتما) ہے (۴۲) یعنی آتما سب سے لطیف (پرے) اور بلوان ہے۔ اس لئے تو

دوہا

اندریوں کو پر کہت ہیں ان سے پر من جان (۴۲) من سے پر بدھی کہیں ان سے پر وہ جان

एवं बुद्धेः परं बुद्ध्वा संस्तभ्यात्मानमात्मना॥
जहि शत्रुं महाबाहो कामरूपं दुरासदम्॥४३॥

ایوم بُدّھے پرم بُدّھوا سنستبھیہ آتماٗم آتمنا (۴۳) جہی شترُوم مہا باہو کام رُوپم دُراسدم (۴۳)

ترجمہ اس طرح بدّھی سے پرے (سوکھشم یعنی سب سے بلوان اور سرلیشٹ آتما کو) جان کر اور بدھی کے ذریعے من کو بس میں کر کے ہے مہا باہو! (اپنی شکتی کو سمجھ کر) مشکل سے جیتے جانے والے اس کام روپی دشمن کو مار (۴۳)

دوہا

بدھی سے پرے جان کے من کو کر آدھین (۴۳) دشٹ کام کو مار تو اے ارجن پرویِن (۴۳)

تشریح ہے ارجن! اگرچہ یہ کام روپی دشمن بہت بلوان ہے۔ پھر بھی اے ارجن! تو مایوس مت ہو۔ کیونکہ تمہارے پاس اس کے مارنے کا سامان موجود ہے۔ یہ کام من بدھی اور اندریوں میں رہتا ہے۔ مگر تمہارا آتما ان سب سے پرے یعنی بہت بلوان ہے۔ پس تو اپنے اس آتما کو جان کر بدھی سے من کو بس میں کر لے۔ جب تو من۔ اندریہ اور بدھی کو بس میں کر کے اپنے آتما میں ہی قائم ہو جاوے گا۔ تب یہ کام روپی دشمن اپنے آپ ہی مارا جائے گا (۴۳)

شریمد بھگوت گیتا کا کرم یوگ نامی تیسرا ادھیائے ختم ہوا۔

تیسرے ادھیائے کا خلاصہ

جب کرم میں سم بدھی یا گیان ہی سریشٹ ہے۔ تو اس گیان سے ہی سنتشٹ کیوں نہ رہیں۔ پھر کرم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ارجن کے اس سوال کے جواب میں بھگوان نے بتایا ہے۔ کہ دو طرح کی حالتوں کا جو میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اس میں ایک گیان یوگ کی اوستھا ہے اور دوسرے کرم یوگ کی۔ مگر کرم چھوڑ دینے سے ہی کوئی نشکام بھاو کو پراپت نہیں کر سکتا۔ ایک لمحہ بھی کوئی کرم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اوپر سے کرم چھوڑ دیا اور من ہی من میں وشیوں کا دھیان کرتے رہے۔ تو یہ مکاری اور ریاکاری ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ انسان اندریوں کو اپنے قابو میں رکھ کر کرم کرے۔ کرم نہ کرنے سے کرم کا کرنا بہتر ہے۔ کرم نہ کرنے سے تو یہ جسم بھی قائم نہیں رہ سکتا؟ (شلوک ۱ تا ۸) جو لوگ یہ کہ کر کرم سے نفرت کرتے ہیں۔ کہ یہ سنسار میں باندھتا ہے۔ سو یہ بات اُن کرموں کے بارے میں کہی جا سکتی ہے۔ جو یگیہ (رفاہ عام) کی بھلائی کے) نہیں ہیں۔ یگیہ کیا ہے پر برمھ پرماتما سے لے کر اس پرتھوی کے پرانیوں تک۔ جو آدھیاتمک۔ آدھی دیوک اور آدھی بھوتک کرم ہو رہے ہیں۔ وہ سب یگیہ ہیں۔ یگیہ برہما سے ہی شروع ہوا ہے۔ یہ یگیہ ہی سارے برھمانڈ کا اور اس پرتھوی کا آشرہ ہے۔ اس برھمانڈ چکر کو چلانے کے لئے خود پر برمھ پرماتما کرم کرتے ہیں۔ اگر وہ کرم نہ کریں۔ تو سارے لوک نشٹ بھرشٹ ہو جائیں۔ اس لئے ایشور نے ہی یہ یگیہ چکر چلایا ہے۔ تاکہ سب لوگ اس یگیہ چکر کی پیروی کریں اور یہ سنسار اسی طرح چلتا رہے۔ سنسار کے قیام اور سکھ کے لئے پھل کی آشا کو چھوڑ کر کرم کرو۔ اسی کا نام لوک سنگرہ ہے۔ اور لوک سنگرہ کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ وہ سنسار میں بندھن کا باعث نہیں ہوتے (شلوک ۹ تا ۲۵) کرم چھوڑ دینے میں ایک یہ بھی خرابی ہے۔ کہ اگر گیانی مہاتما (بڑے آدمی) کرم چھوڑ دیں۔ تو دوسرے اگیانی لوگ بھی اُن کی پیروی کرینگے۔ یعنی سب کرم دھرم چھوڑ دینگے۔ پھر یہ سنسار کہاں رہے گا؟ اس لئے گیانی اگیانیوں کو کرم چھوڑ دینے کا اُپدیش دے کر یا خود کرم چھوڑ کر ہرگز اُن میں بدھی بھید پیدا نہ کرے۔ یہ بتلا کر پھر یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ کرم ہوتا کس سے ہے۔ کیا آتما کرم کرتا ہے؟ کیا راگ دویش آتما میں ہوتا ہے؟ نہیں۔ آتما اکرتا ہے۔ پرکرتی کے تین گن (ست۔ رج اور تم) ہی کرم کرتے ہیں اور سکھ دکھ کے پیدا کرنے والے راگ دویش بھی وشیوں میں اندریوں کے

۱ پرے - بلوان

ہی ہوتے ہیں۔ آتما کے نہیں۔ اس لئے راگ دویش جب آتما کا دھرم نہیں ہے۔ تب اُسے تیاگ دینا چاہئے (شلوک ۲۶ تا ۳۴) یہاں سوال ہوتا ہے۔ کہ کرم کرنا بھی تو آتما کا دھرم نہیں ہے۔ پھر اُسے بھی کیوں نہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پرماتما اپنی مایا سے ہی پرکرتی کے ذریعے یہ کرم کرتا ہے اور پرکرتی کے ذریعے اس طرح کرم کرانا اور سرشٹی چلانا ہی اس بھگوان کا مقصد ہے۔ اس لئے کرم کرنا چاہئے۔ اگر نہ کرو گے تو مجبوراً کرائے جاؤ گے۔ جب یہ معلوم ہوا۔ کہ کرم کرنا ہی چاہئے۔ تب سوال اٹھتا ہے۔ کہ کونسا کرم کرنا چاہئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اپنے دھرم یعنی فرض منصبی کو پورا کرنا چاہئے۔ اس کے بعد کرم جس وجہ سے سنسار میں باندھتا ہے اس کام یا کامنا کا بیان کر کے بھگوان نے یہ تبلایا کہ اس کام یا کامنا (خواہش) کی وجہ سے ہی سنسار اندھکار میں ہے۔ یہ کام رجوگن سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی سے غصہ وغیرہ جذبات پیدا ہو کر انسان کو اگیانی بنائے رکھتے ہیں۔ اس لئے اندریوں کے پرے من۔ من کے پرے بدھی اور بدھی کے پرے بھی جو آتما ہے۔ اس کو جاننے کے لئے کام کو دشمن مان کر اُسے مار ڈالنا چاہئے۔ اس ادھیائے سے مندرجہ ذیل دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) لوک سنگرہ کے لئے کرم کرنا چاہئے۔ یعنی کسی طرح کی واسناچت میں نہ رکھ کر صرف اس مقصد سے کہ سنسار کا بھلا ہو۔ نِشکام کرم کرنا چاہئے۔

(۲) واسنا رہت ہو کر اندریوں۔ من اور بدھی سے پرے جو آتما ہے۔ اس کا گیان پراپت کرنا چاہئے۔ کرم اور گیان دونو ایک ساتھ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ اس کا ذکر اگلے ادھیائے میں آئے گا

چوتھا اَدھیائے

گیان کرم سنیاس یوگ

تیسرے ادھیائے میں کرم یوگ کو سب کے لئے قابل عمل تبلا کر اس چوتھے ادھیائے میں بھگوان کرم یوگ کی اور بھی مہما کا بیان کرتے ہیں۔

{श्री भ. उवाच}　इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ॥
विवस्वान्मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ॥१॥

شری بھگوان اوواچ

اِمم وِوسوتے یوگم پروکت وان اہم اَویہ یَم (۱) وِوسوان منوے پراہ منور کھشواکوے اَبرویت

ترجمہ: شری بھگوان بولے۔ میں نے اس اوناشی یوگ کو (کلپ کے شروع) میں سورج سے کہا تھا۔ اور سورج نے (اپنے بیٹے منو سے کہا (اور) منو نے (اپنے بیٹے) راجہ اکشواکو سے کہا (۱)

دوہا

میں نے سورج سے کہا یہ اوناشی یوگ (۱) اِکشواکو نے منوُ سے پھر یہ سیکھا یوگ

تشریح یہ اوناشی یوگ یعنی جس کے ذریعے برہم گیان اور سنسار کا پالن پوشن ہوتا ہے۔ بھگوان نے سب سے پہلے سورج سے کہا اور سورج نے اپنے بیٹے منوُ سے کہا۔ اور منو نے اپنے بیٹے اکشواکو سے اور آگے بیان آویگا۔ کہ اس طرح پرم پرا سے یہ یوگ راج رشیوں نے جانا۔ اس میں پہلے سورج۔ پھر منو پھر اکشواکو۔ یہ جو پرم پرا دی ہوئی ہے۔ یہ خاص طور پر دھیان دینے لایق ہے۔ کیونکہ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھگوان نے سرشٹی کے بڑھنے کی تین خاص حالتیں بیان کی ہیں۔ اویکت پرکرتی کا سب سے پہلا ظہور سورج ہے۔ آگے اس سورج سے ہی نکشتر۔ چندر۔ پرتھوی وغیرہ بتدریج بنے۔ اس طرح یہ یوگ سب سے پہلے سرشٹی کی اویکت (لکے) اوستھا سے ویکت (ظہور میں آنے) کے وقت بتایا گیا۔ یہ پہلی خاص حالت ہے۔ دوسری حالت منو کی ہے منوُ آدی پرش ہوئے ہیں انہیں سے آگے سب پرجا (مخلوق) ہوئی۔ اور اس لئے منو پرجاپتی بھی کہلاتے ہیں۔ منو ہی دھرم شاستر کا اُپدیش دینے والے ہیں انہوں نے دھرم ادھرم کا گیان پرگٹ کر سماج کی بیوستھا کی۔ یعنی دوسری حالت انسانی جماعت کی بناوٹ کا گیان پرگٹ ہونے کی حالت ہے۔ تیسری حالت اکشواکو کی ہے۔ یہ سورج بنس کے پہلے راجہ ہیں۔ منو کی راج بیوستھا جاری ہونے پر سب سے پہلے یہی راجہ ہوئے ہیں۔ یعنی انسانی جماعت میں راج بیوستھا کے قائم ہونے کی یہ تیسری حالت ہے۔ پہلی حالت جب کہ سرشٹی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اور صرف سورج کا ہی ظہور ہوا تھا۔ اس وقت بھگوان نے اس گیان کو پرگٹ کیا۔ دوسری حالت جب کہ سرشٹی مکمل ہو گئی۔ اور منوُ جی نے اپنا دھرم شاستر بنایا۔ اس وقت یہ گیان دیا گیا۔ تیسری حالت جب کہ راج وغیرہ قائم ہوکر باقاعدہ دھرم پوروک لوگ برتنے لگے۔ اس وقت دیا گیا۔ یہ تینوں حالتیں خاص طور پر دھیان میں رکھنے لایق ہیں۔ اور ان پر غور کرنے سے کرم یوگ کی مہما دل پر نقش ہو جاتی ہے۔

एवं परं पराप्राप्तमिमं राजर्षयो विदुः ॥
स कालेनेह महता योगो नष्टः परंतप ॥२॥

ایوم پرم پرا۔ پراپتم۔ اِمم۔ راجرشیو وِدُو (۲) سا کالین ایہہ مہتا یوگو نشٹا پرنتپ

ترجمہ اس طرح پرم پرا سے (دلشت بہ پشت) پراپت ہوئے اس یوگ کو راج رشیوں نے جانا مگر ہے ارجن! وہ یوگ بہت عرصہ سے اس پرتھوی لوک میں لوپ سا ہو گیا تھا۔ یعنی لوگ اسے بھول گئے تھے (۲)

دوہا

پرم پرا سے یوگ یہ جانیں تھے رشی راج (۲) پھر یہ دیرگھ کال پا گپت ہوا دوج راج

स एवायं मया तेऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः ॥
भक्तोऽसि मे सखा चेति रहस्यं ह्येतदुत्तमम् ॥३॥

سا ایوایم میا تے ادیہ یوگا۔ پروکتا پراتنا بھگتو اسی مے سکھا چیتی رہسیم ہی ایتت اُتّم

ترجمہ وہی یہ پراچین یوگ اب میں نے تجھے اُپدیش کیا ہے۔ کیونکہ تو میرا بھگت اور پیارا سکھا ہے۔ یہ یوگ بہت ہی اُتم

رہسیہ (بڑا اونچا راز) ہے (۳)

دوہا

اسی پراتن یوگ کا کیا تجھے اپدیش (۳) بھگت سکھا پر یہ جان کر یہ اُتم اپدیش

تشریح بھگوان کہتے ہیں - ارجن! یہ کرم یوگ پرم پرا سے چلا آتا ہے - اور نہایت قابل قدر ہے - تم میرے پیارے بھگت اور سکھا ہو - اس لئے تم کو اس کا اپدیش کیا ہے - کیونکہ یہ انمول رتن صرف سچے بھگت اور سکھا کو ہی دیا جا سکتا ہے - جو شخص پرماتما کا سچا بھگت ہے - جو پرماتما کو اپنا سچا مستر جان کر اس سے پیار کرتا ہے - اور بڑے پریم سے کسی بات کی یاچنا کرتا ہے تب پربھو اپنے بھگت کی کامنا پوری کرتے ہیں

کرشن مہاراج تو اب (مہابھارت کے زمانہ میں) پیدا ہوئے ہیں - پھر انہوں نے سورج وغیرہ کو یہ اپدیش کیسے کیا - اس بات کو ناممکن سمجھتا ہوا ارجن بولا

{अर्जुन उवाच}

अपरं भवतो जन्म परं जन्म विवस्वतः ॥
कथमेतद्विजानीयां त्वमादौ प्रोक्तवानिति ॥४॥

اپرم بھوتو جنم - پرم جنم وِوسوتاہ (۴) کتھم ایتد - وِجانی یام توم آدَو پروکت وان اِتی

ترجمہ آپ کا جنم تو اب ہوا ہے اور سورج کا جنم پہلے (آغاز دنیا میں) ہوا تھا - اس لئے اس یوگ کو (سرشٹی کے آغاز میں) آپ نے کہا تھا - یہ میں کیسے جانوں؟ (۴)

دوہا

جنم آپ کا اب ہوا آدی میں وِوسوان (۴) جنمے تجھے نوں بات پھر کیسے میں یہ مان

(श्री॰ भ॰ उवाच) बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ॥
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परंतप ॥५॥

بہونی مے ویتی تانی - جنمانی تو چارجن (۵) تانیہ اہم وید سروانی نہ توم ویتھ پرنتپ

ترجمہ اے ارجن! میرے اور تمہارے بہت سے جنم ہو چکے ہیں - مگر ہے دشمنوں کو ستانے والے! ان سب کو میں جانتا ہوں - مگر تو نہیں جانتا ہے - (۵)

دوہا

میرے تیرے بہت سے جنم ہوئے ہیں بیر (۵) میں جانوں ہوں سبھی کو تو نہ جانے دھیر

अजोऽपि सन्नव्ययात्मा भूतानामीश्वरोऽपि सन् ॥
प्रकृतिं स्वामधिष्ठाय संभवाम्यात्ममायया ॥६॥

اجو اپی - سن اویہ آتما - بھوتانام ایشور واپی سن (۶) پرکرتیم - سوام - ادھشٹائے سمبھوامی آتم مایا

ترجمہ میں اوناشی سروپ اجنما ہونے پر بھی اور سب مخلوقات پرانیوں کا ایشور ہونے پر بھی اپنی پرکرتی کو ادھین کر کے

یوگ مایا سے پرگٹ ہوتا ہوں (۶)

دوہا

اوناشی ہوں آتما جنم رہت جگدیش (۶) پراپتی سامرتھ سے دھاروں جنم ہمیش

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن میں جنم مرن کے ... بندھنوں سے آزاد مکت آتما ہوں۔ اور سب پرانیوں کا مالک ہوں، پھر بھی سنسار کی بھلائی کے لئے پرکرتی کو آدھین کر کے (اس کے آدھین ہو کر نہیں) یوگ مایا سے جنم لیتا ہوں۔ مطلب یہ کہ میں دوسرے پرانیوں کی طرح پھل کے آدھین ہو کر مجبوری سے جنم نہیں لیتا۔ دوسرے پرانی پیدا ہونے اور مرنے میں آزاد نہیں ہوتے۔ وہ اپنے سنسکاروں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی ہوتے ہیں۔ مگر میں سب کرموں کو اپنے آدھین کر کے جنم لیتا ہوں۔

یوگ مایا

بھگوان کہتے ہیں۔ میں اپنی مایا سے جنم گرہن کرتا ہوں۔ مایا کے معنی شکتی یا گیان کے ہیں۔ یہ سب ودوان لوگ جانتے ہیں لیکن مایا اس گیان کا نام ہے۔ جو کسی چیز کے بنانے سے پہلے دماغ میں اس کا نقشہ تیار کیا جاتا ہے جیسے انگریزی میں مثلاً Design کہتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص اپنی مرضی سے مکان کا نقشہ بناتا ہے۔ اور پھر اس کے مطابق زمین پر اینٹ گارا وغیرہ سے حسب خواہش مکان تیار کر لیتا ہے۔ پھر اپنی حسب مرضی وہ اس میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو پہلے مکان کو گرا کر دوسرا ڈیزائن (نقشہ) اپنے دماغ میں سوچ کر دوسرا مکان تیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح بھگوان اوناشی اور سب پرانیوں کے سوامی ہیں۔ اور سب پرانیوں کا سوامی ہونے کی وجہ سے ان کا پورا پورا گیان رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ حسب خواہش جہاں چاہیں اور جب چاہیں۔ ویسا قالب رچ سکتے ہیں۔ جنم لینے کے لئے وہ کرموں یا سوبھاؤ کے محتاج نہیں۔

نوٹ۔ جو دماغی نقشہ مایا سے دماغ میں بنتا ہے۔ وہ اصل چیز کا کام نہیں دے سکتا۔ اور اصل چیز کی نسبت تھوڑی دیر تک رہتا ہے۔ اس لئے مایا کا نام بدلنے والی۔ چھلنے والی۔ چھن ماتر رہنے والی یا دھوکہ پڑ گیا ہے۔ اب بھگوان یہ بتلاتے ہیں۔ کہ میں کب اور کس لئے جنم لیتا ہوں

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥७॥
परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम् धर्मसंस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे॥८॥

یدا یدا ہی دھرمسیہ گلانر بھوتی بھارت (۷) ابھیوتھانم ادھرمسیہ تدا تمانم سرجامیہم
پری تراناے سادھونام وناشاے چ دشکرتام (۸) دھرم سنستھاپن ارتھاے سمبھوامی یگے یگے

ترجمہ ہے بھارت! جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کی بڑھتی ہوتی ہے۔ تب تب میں اپنے روپ کو رچتا ہوں یعنی پرگٹ کرتا ہوں (۷) دھرماتماؤں کی رکھشا اور پاپیوں کا ناش کرنے کے لئے میں یگ یگ میں پرگٹ ہوا کرتا ہوں (۸)

دوہا

ادھرم بڑھے جب جگت میں ہوئے دھرم کی ہان (۷) اے بھارت تب تب رچوں میں اپنے کو جان
بھگتوں کا پالن کروں دشٹوں کا سنگھار (۸) دھرم ستھاپن ہیت لوں یگ یگ میں اوتار

تشریح یہ دو شلوک بڑے سندر ہیں۔ ان میں بڑی سندر آشا بھری ہوئی ہے۔ اور ظالم ادھرمیوں کے ظلم سے بہت دکھی دھرماتما پرش باربار اس شلوک کا پاٹھ کیا اور سنایا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں بھگوان کی جو بانی اور پرتگیا ہے۔ اس کا انہیں بھروسہ ہے۔ اور جس طرح دوشاسن نے دریودھن کی سبھا میں جب ستی ...... دروپدی کا چیر ہرن کرنے کی کمینہ کوشش کی۔ اس وقت جس طرح دروپدی کی پکار سنکر بھگوان پرگٹ ہوئے ہیں۔ اسی طرح وہ دھرماتما پرشوں کی لاج رکھنے اُن کی رکھشا کرنے اور بھیانک ظالموں کو مٹا کر پھر سے دھرم ستھاپن کرنے کے لئے جب جب ضرورت ہوگی۔ پرگٹ ہونگے۔ اس کا انہیں پورا بھروسہ ہے۔ بھگوان کی پرتگیا لفظ بلفظ سچ ہے۔ سکے کہنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ مگر اس پرتگیا کا ارتھ ٹھیک طرح سے سمجھنا ہوگا۔ اس کا ارتھ صرف یہ نہیں ہے کہ ادھرم کا بل بڑھنا ہی ایشور کے پرگٹ ہونے کے لئے کافی ہے۔ ادھرم جب دھرم کو دباتا ہے۔ تب ادھرم کو دبا کر دھرم کو بڑھانے کے لئے بھگوان کے پرگٹ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے؟ مگر یہ پرگٹ کب ہوتا ہے بھگوان کہتے ہیں۔ دھرماتماؤں کی رکھشا کے لئے میں آیا کرتا ہوں۔ یعنی ادھرم کے خلاف جب پرجا کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور گئو کا روپ دھارن کر یعنی ساتوک بن کر ایشور کی شرن لیتی ہے۔ تب ایشور پرگٹ ہوتا ہے۔ ایشور کے پرگٹ ہونے سے پہلے دھرم کا اس طرح بل بڑھنے لگ جاتا ہے۔ دھرم کے سورج کی ضیا آ کر اُن کے دل کو ڈھارس دینے لگتی ہے۔ اور اُن کی اپاسنا کے لئے لوگ تیار ہو جاتے ہیں۔ بھگوان کے پرگٹ ہونے میں بھگتوں کی پرار بدھ ہی ہیتو ہے۔ یعنی بھگتوں کی پرار بدھ سے ہی کھچ کر وہ اس لوک میں پرگٹ ہوتے اور اپنی لیلا دکھاتے ہیں۔ پس ان دونوں شلوکوں کا ماحصل یہ ہے۔ کہ سب لوگ اچھے کرموں کی طرف راغب ہوں۔ تاکہ سب کے دلوں میں بھگوان پرگٹ ہو کر اُن کے دکھوں کو دور کریں۔

जन्म कर्म च मे दिव्यमेवं यो वेत्ति तत्त्वतः।

त्यक्त्वा देहं पुनर्जन्म नैति मामेति सोऽर्जुन ॥९॥

جنم کرم چ مے دِوّیہ میوم یو ویتی تتوتاہ (۹) تیکتوا دیہم پُنر جنم نیتی مامیتی سوارجن (۹)

ترجمہ ہے ارجن! میرا وہ جنم اور کرم دویہ (الہٰی اچھا آدھین) ہے اس طرح جو پرش تتو سے جانتا ہے۔ وہ شریر کو تیاگ کر پھر جنم کو پراپت نہیں ہوتا۔ بلکہ مجھے ہی پراپت ہوتا ہے (۹)

دوہا

ارجن جانے تتو سے جنم کرم شُبھ مور (۹) مر کے پراپت ہو مجھے پاوے جنم نہ اور

علا گوسوامی تلسی داس جی نے رام چرت مانس میں ان شلوکوں کا بڑا سندر ترجمہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں

جب جب ہوئے دھرم کی ہانی	باڑھیں اسُر ادھم ابھیمانی
کرہیں انیت جائے نہیں برنی	سیدہیں وپر دھینو سُر دھرنی
تب تب پربھو دھر وِوِدھ سریرا	ہرہیں کرپاندھی سجن پیڑا

عا تنگ کرتے ہیں

دوہا

ابال کانڈ دوہا ۳۰

اسُر ماری تھاپہیں سُرن راکھہیں نج شُرتی ست۔ جگ وِستارہیں وِسد جس رام جنم کر ہیت

تشریح بھگوان کا جنم اور کرم دویہ ہے۔ یعنی عام آدمیوں کی طرح نہیں ہے۔ عام آدمیوں کا جو کرم ہوتا ہے۔ وہ پرکرتی (مایا) کے بس میں رہ کر ہوتا ہے۔ اور اسی لئے ایسے جنم کرم کو پراکرت جنم کرم کہتے ہیں۔ اس کے خلاف دویہ جنم کرم وہ ہے جو پرکرتی کے بس میں ہو کر نہیں۔ بلکہ پرکرتی کو اپنے بس میں رکھ کر اپنی مایا شکتی سے گرہن کیا جاتا ہے۔ مایا شکتی وہی دویہ شکتی ہے۔ جو پرکرتی کو چلاتی ہے۔ یہ مایا شکتی کیا ہے۔ پرکرتی کو کس طرح اپنے بس میں رکھا جا سکتا ہے۔ یہ جو جانتا ہے۔ اور اس طرح اپنے انوبھوت گیان سے دویہ جنم کرم کا راز جان لیتا ہے۔ اس پر پرکرتی کا بس نہیں چلتا۔ پرکرتی ہی اس کے بس میں آجاتی ہے۔ پرکرتی سے بےبس ہو کر اسے جہاں پرکرتی .... کھینچ لے جائے۔ وہاں نہیں جانا پڑتا۔ پرکرتی سے لاچار ہو کر پھر سے جنم گرہن نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ پرکرتی جسکے بس میں آگئی۔ وہی پرماتما کو پراپت کرتا ہے۔ جو بات جنم کی ہے۔ وہی کرم کی ہے۔ دویہ کرم وہی ہے۔ جو اپنی پرکرتی کو بس میں رکھ کر اپنی مایا محض سے لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) کے خیال سے دھرماتما لوگوں کی رکھشا کے لئے کیا جائے۔ ایسے دویہ جنم کرم کے راز کو جو تتو سے جان لیتا ہے۔ اس کے لئے اور کوئی بات جاننے کو نہیں رہتی۔ اور وہ گیان روپ ہو کر گیان گھن پرماتما میں ہی مل جاتا ہے۔

वीत राग भय क्रोधा मन्मया मामुपाश्रिताः ॥

बहवो ज्ञान तपसा पूता मद्भाव मागताः ॥१०॥

ویت راگ بھے کرودھا۔ منمیا مام اُپاشرتا (۱۰) بہوو۔ گیان تپسا پوتا۔ مدبھاوم آگتاہ (۱۰)

ترجمہ (اس طرح پہلے بھی اے ارجن!) بہت سے پرش راگ بھے اور کرودھ سے رہت ہو کر مجھ میں من لگا کر اور سب طرح سے میرے آشرے ہو کر گیان روپی تپ سے شدھ ہو کر میرے سوروپ کو پراپت ہو چکے ہیں (۱۰)

دوہا

راگ کرودھ۔ بھے رہت ہو من مے مم آدھار (۱۰) بہو گیانی جن شدھ ہو بھو سے اُترے پار

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ جو آدمی کسی میں موہ نہیں رکھتا۔ کسی سے خوف نہیں کھاتا۔ کسی پر غصہ نہیں کرتا۔ ساتھ ہی مجھ میں ہی مگن رہتا ہے۔ سب جگہ اور سب پرانیوں میں مجھے ہی دیکھتا ہے۔ ہر طرح میرے ہی آشرے اور بھروسے پر رہتا ہے اور گیان روپی تپ سے پوتر ہو گیا ہے۔ وہ مجھ میں مل جاتا ہے۔ پہلے ایسے بہت سے مہاتما مجھے پراپت ہو چکے ہیں جن کو جنم مرن کے جھنجھٹ میں نہیں پھنسنا پڑتا

ये यथामां प्रपद्यन्ते तां स्तथैव भजाम्यहम मम वर्त्मानु वर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥

یے یتھا مام پرپدینتے تانس تتھیو بھجامیہ اہم (۱۱) مم ورتمانو ورتنتے منشیاہ پارتھ سروشاہ

ترجمہ ہے ارجن! جو جس طرح سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں بھی اُسے ویسا ہی بھجتا (پھل دیتا) ہوں۔ سب پرکار سے منش میرے مارگ پر ہی چلتے ہیں (۱۱)

دوہا

جو جس آوے شرن مم سو ویسا پھل پائے (۱۱) پارتھ سب پرکار سے نر مو مارگ آئے (۱۱)

تشریح آگے چلکر بھگوان چار قسم کے بھگتوں کا بیان کرینگے۔ آرت۔ جگیاسو۔ ارتھارتھی اور گیانی۔ یہ بھگت الگ الگ

بھاو سے بھگوان کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور جس بھاو سے اُپاسنا کرتا ہے۔ ایسے ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ آرت (دُکھی) بھگت کا دُکھ دُور ہوتا ہے۔ جگیاسو (طالب گیان) کو گیان پراپت ہوتا ہے۔ ارتھ آرتھی (طالب زر) کو زر ملتا ہے۔ اور گیانی (بھگوت پریمی) کو بھگوان کے درشن ہوتے ہیں۔ اس لئے جس کی جو کامنا یا بھاو ہے۔ بھگوان اسے پورا کر دیتے ہیں۔ مگر یہ سبھی طرح کے بھگت اور ابھگت پرماتما کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ کیونکہ پرانی ماتر (جملہ ذی روح) کا وہی آغاز و وہی انجام ہے۔ کوئی کسی مارگ سے جاتا ہے۔ کوئی کسی مارگ سے۔ مگر جا رہے ہیں سب بھگوان کے ہی پاس۔ جب بھگوان کے پاس ہی سب جا رہے ہیں۔ تب راستوں میں بھید کیوں ہوتا ہے۔ اس کا اشارہ اگلے شلوک میں کرتے ہیں

कांक्षन्तः कर्मणां सिद्धिं यजन्त इह देवताः ॥
क्षिप्रं हि मानुषे लोके सिद्धिर्भवतिकर्मजा॥ १२॥

کانکھشنتا کرمنام سدّھم یجنتے ایہہ دیوتا (۱۲) کھشپرم ہی مانوشے لوکے سِدّھر بھوتی کرمجا

ترجمہ اس لوک میں کرموں کے پھل کی سِدّھی کے لئے لوگ دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ منش لوک میں کرم کی سدّھی بہت جلدی ہوتی بھی ہے۔ (۱۲)

دوہا

پوجا دیون کی کریں کرم سِدّھی کے ہیت (۱۲) ارجن اس نر لوک میں کرم شیگھر پھل دیت

تشریح جو چیز جتنی قیمتی ہوتی ہے۔ وہ اتنی ہی محنت اور دیر سے ملتی ہے۔ سونا ڈھونڈھنے جائیے۔ تو کتنی محنت سے ملتا ہے۔ مگر مٹی ہر جگہ مل جاتی ہے۔ اس کے لئے زیادہ کوشش نہ کرنی پڑے گی۔ دفتر کا کلرک اگر اپنی تنخواہ بڑھانا چاہے۔ تو اُسے اپنے افسر کی ہی پوجا (خوشامد) کرنی پڑتی ہے۔ اس طرح دھن بیٹے۔ استری۔ حق حقوق وغیرہ کی خواہش انسان کئی طرح سے دیوتاؤں یا انسانوں کی پوجا کیا کرتے ہیں۔ اور اس طرح کے انوشٹھان سے جو اپنی زندگی کا مقصد انہیں معمولی دنیوی چیزوں کے حصول کو سمجھے ہوئے ہیں۔ تھوڑی محنت سے سادھ لیتے ہیں۔ انہیں بہت محنت نہیں کرنی پڑتی۔ مگر ساکھشات پورن برہم شدھ سچدانند آتما کی پوجا کرنے میں جو گیان پراپت ہوتا ہے۔ اس گیان کا پھل موکھش بڑی مشکل اور دیر سے ملتا ہے پھر معمولی عقل اور علم کے لوگوں کا من گیان میں کم لگتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ پرماتما کی آرادھنا کو چھوڑ کر اندر اگنی وغیرہ دیوتاؤں یا گیانی انسانوں کی پوجا کیا کرتے ہیں۔ ایسے معمولی علم عقل کے لوگ ان ساکار دیوتاؤں کی پوجا کر کے فانی بھوگ پدارتھ دھن چھتر وغیرہ کو جلدی حاصل کر لیتے ہیں اور برہم گیان کی طرف نہیں جھکتے۔ مگر جو گیانی اور سمجھدار ہیں۔ وہ ان فانی بھوگوں کی خواہش اور دیوتاؤں کی پوجا کو چھوڑ کر صرف بھگوان کی پوجا ہی کرتے ہیں۔ اور بھگوان کی پوجا کے پھل موکھش کو پاتے ہیں۔ جو سب سے اونچا اور سرلیشٹ ہے

چاروں ورنوں کا اپدیش

चातुर्वर्ण्यं मया सृष्टं गुणकर्म विभागशः ॥

तस्य कर्तारमपि मां विद्ध्यकर्तारमव्ययम् ॥१३॥

چاتُر ورنیم۔ میا سِرشٹم گُن کرم وبھاگشاہ (۱۳) تسیہ کرتارم اپی مام وِدّھیا کرتارم اوییم

ترجمہ: گن اور کرموں کے انوسار چاروں ورن میں نے ہی رچے ہیں۔ اگرچہ میں اُن کا کرتا (بنانے والا) ہوں۔ تو بھی تو مجھ اوناشی کو اکرتا ہی سمجھ (۱۳)

دوہا

گن ارو کرم وِبھاگ سے چاروں ورن بنائوں (۱۳) پھر بھی نہ کرتا سدا اوناشی کہلائوں (۱۳)

تشریح: پرکرتی کے تین گُن ہیں۔ ست۔ رج۔ تم۔ ان گُنوں کے بھید سے ہی کرم کے چار بھید ہو جاتے ہیں۔ ان چار کرموں کے انوسار چار ورن براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر مانے جاتے ہیں۔ ستوگن پردھان پرکرتی کے پرش کو جس میں رج اور تم نسبتاً کم ہوں۔ اور رج اور تم میں بھی رج زیادہ اور تم کم ہو۔ اسے براہمن کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ستو پردھان ہونے سے برہم گیان میں ہی لگتا ہے۔ جس پرش میں رج پردھان ہو۔ اگر ستو اور تم کم ہوں اور ستو و تم میں بھی ستو زیادہ ہو اور تم کم ہو۔ اسے کھشتری کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ رج پردھان ہونے سے طرح طرح کی کوشش کرنے میں لگ جاتا ہے۔ رج پردھان پرش کو جس میں ستو اور تم کم ہوتے ہیں اور ستو و تم میں بھی ستو کم اور تم زیادہ ہوتا ہے۔ اسے ویش کہتے ہیں۔ کیونکہ رج پردھان ہونے سے وہ محنتی اور بھوگوں کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اور تم پردھان پرکرتی کے پرش کو جس میں ستو رج کم ہوتے ہیں۔ اور ان میں بھی ستو سے رج ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اسے شودر کہتے ہیں۔ کیونکہ تم پردھان ہونے سے وہ بھوگوں کا خواہشمند ہونے پر بھی محنتی نہیں ہوتا۔ اس طرح یہ چاروں ورنوں کی بیوستھا ہے۔ جو پرکرتی کے گُنوں سے ہی بنی ہے۔ ایشور اس کا کرتا ہے۔ یعنی ایشور کی ستّا سے ہی پرکرتی کا یہ کام ہوتا ہے۔ پرکرتی کے بس میں ہو کر ایشور اسے نہیں کرتا۔ اور اسی لئے ایشور سنگ (لگاؤ و موہ) سے رہت ہے۔ حقیقت میں پرکرتی سے وہ کراتا ہے اور پرکرتی کرتی ہے۔ جس کا بندھن ایشور کو نہیں ہے۔ اس لئے ایشور اکرتا (نہ کرنے والا) بھی ہے۔

سوال: پرماتما کرتا (کرنے والا) بھی ہے اور اکرتا (نہ کرنے والا) بھی ہے یہ ایک دوسرے کے اُلٹ ہے۔ اس لئے کیسے سچ مانا جائے۔ جواب سُنو۔

न मां कर्माणि लिम्पन्ति न मे कर्मफले स्पृहा ॥
इति मां योऽभिजानाति कर्मभिर्न स बध्यते ॥१४॥

نہ مام کرمانی لِمپنتی نہ مے کرم پھلے سپرہا (۱۴) اِتی مام یو۔ ابھی جاناتی کرم بھر نہ سا بدھیہ تے

ترجمہ: کرموں کے پھل کی مجھے چاہ نہیں ہے۔ اس لئے کرم مجھ پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے۔ اس طرح جو مجھ کو (تتو سے) جانتا ہے۔ وہ بھی کرموں میں نہیں بندھتا ہے۔ (۱۴)

دوہا

لِپت نہ کرموں میں ہوؤں چاہ نہیں پھل ماہیں (۱۴) ایسا جو جانے مجھے کرموں میں بدھ ناہیں

تشریح پرماتما سرشٹی رچتے ہیں۔ اور گن کرم کے انوسار سب کو پھل دیتے ہیں۔ اس قسم کے کرم کرنے کی وجہ سے وہ کرتا (کرنے والے) ہیں مگر اس سرشٹی کے بنانے اور لوگوں کو کرموں کے انوسار پھل دینے میں پرماتما کی کوئی ابھلاشا (غرض) نہیں ہے۔ اس لئے کرموں کے بندھن سے وہ آزاد ہیں۔ جو گیانی پرش پرماتما کے اس نشکام بھاو کو جانتے ہیں وہ بھی نشکام کرم کرتے ہوئے کامنا رہت ہو کر گیان کی پراپتی سے کرموں کے بندھن کو توڑ کر اکرتا (نہ کرنے والے) ہو جاتے ہیں شروع دُنیا سے لے کر اب تک بہت سے مہاتماؤں نے اس طرح نشکام کرم کر کے اکرتاپن کی سدھی حاصل کی ہے۔ یعنی کرم کے بندھنوں سے چھوٹ گئے ہیں۔ اس لئے اے ارجن!

एवं ज्ञात्वा कृतं कर्म पूर्वैरपि मुमुक्षुभिः ॥
कुरु कर्मैव तस्मात्त्वं पूर्वैः पूर्वतरं कृतम् ॥१५॥

ایوم گیاتوا کرتم کرم پُوروَی رَپی مُمکشو بھی (۱۵) کُرو کرم ایو تسمات توم پُوروَی پُوروترم کرِتم

ترجمہ اس بات کو جان کر اس سے پہلے بہت سے ممکشو (موکش چاہنے والے) پرشوں نے نشکام کرم کیا ہے۔ اس لئے تم بھی وہی کرم کرو۔ جو پہلے لوگوں نے کیا ہے (۱۵)

دوہا

کرم کئے یہ جان کر مکت جنوں نے بیر (۱۵) پُوروجوں کے کرم کو تو بھی کر اے دھیر

تشریح اے ارجن! تم سے پہلے بزرگوں نے بھی نشکام کرم کر کے ہی مکتی پراپت کی ہے۔ منو۔ کپل۔ کناد۔ پاتنجلی اور شری رام وغیرہ مہاتماؤں نے نشکام بھاو سے لوگوں کی بھلائی کے کرم کئے ہیں۔ یہ بزرگ تمہارے لئے نمونہ (چراغ ہدایت) ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلکر تم بھی نشکام کرم کرو۔ عبث یُدھ سے بھاگنے کی کوشش مت کرو۔

کرم ۔ اکرم اور وِکرم کی تشریح

किं कर्म किमकर्मेति कवयोऽप्यत्र मोहिताः ॥
तत्ते कर्म प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥१६॥

کم کرم کِم اکرمیتی ۔ کوی اَپ یتر ۔ موہیتا (۱۶) تت تے کرم پرَوکھشیامی یجگیاتوا موکھشیہ سے اشبھات

ترجمہ (مگر) کرم کیا ہے۔ اور اکرم کیا ہے۔ بڑے بڑے بدھیمان پرش بھی اس بات میں موہت ہیں (نہیں جانتے) اس لئے میں وہ کرم (کرم کا سدھانت) تمہارے لئے اچھی طرح کہوں گا۔ کہ جس کو جان کر تم اشبھ (سنسار بندھن) سے چھوٹ جاؤ گے (۱۶)

دوہا

کرم ۔ وِکرم ۔ اکرم میں ارجن موہے دھیر (۱۶) کرم کہوں جس سے بچو بندھن سے اے بیر

تشریح وچارشیل پرشوں کے سامنے ایسے کئی موقع آتے ہیں. جب کہ انہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا: کہ ایسے وقت میں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے. اس لئے بھگوان ارجن سے کہتے ہیں. کہ میں تمہیں اصول بتاتا ہوں. کہ جس کو جان کر تم پاپ سے بچوگے. باہم متضاد دو کرموں میں سے ایک کرم کرنا ہی پڑے گا. مگر اس کرم کے کرنے سے دوسرے کرم کی جو ہانی ہوگی. اس کے پاپ سے تم بچوگے اور یہ بھی جان سکوگے. کہ کس وقت کیا کرنا چاہئے.

कर्मणोह्यपि बोद्धव्यं बोद्धव्यं चविकर्मण: ॥

अकर्मणश्च बोद्धव्यं गहना कर्मणो गति ॥१७॥

کرمنو ہی اَپی بودھوَیم. بودھوَیم چ وِکرمناہ (۱۷) اکرمنشچ بودھوَیم گہنا کرمنو گتی

ترجمہ کرم کا سوروپ بھی جاننا چاہئے. اور اکرم کا سوروپ بھی جاننا چاہئے اور وِکرم (برے کرم) کا سوروپ بھی جاننا چاہئے. کیونکہ کرم کی گتی بڑی کٹھن ہے (۱۷)

دوہا

کرم - اکرم وِکرم ہیں ارجن جانن یوگ. (۱۷) کرم گتی بہو گہن ہے کہتے پنڈت لوگ

تشریح کرم یعنی فرائض منصبی. وِکرم یعنی برے کرم اور اکرم یعنی کرموں کا نہ کرنا

कर्मण्य कर्म य: पश्येदकर्मणि च कर्म य: ॥

सबुद्धिमान् मनुष्येषु स युक्त: कृत्स्नकर्मकृत् ॥१८॥

کرمنیا اکرم یا پشییئے دا کرمنی چ کرم یا (۱۸) سا بدھیمان منشیئے شو سا یکتا کرتسن کرم کرت

ترجمہ جو پرش کرم میں اکرم کو دیکھے. اور جو پرش اکرم میں کرم کو دیکھے. وہ پرش منشیوں میں بدھیمان ہے. وہ سب کرم کرتا ہوا بھی مُکت (یوگی) ہے (۱۸)

دوہا

کرم اکرم ہوں جو لکھے اور اکرم ہوں کرم (۱۸) سو گیانی سارے کرم کرے سدا نشکرام

تشریح کرم میں اکرم دیکھنا کیا ہے؟ کرم کرنے سے کرنے والے کو اس کا پھل بھوگنا ہی پڑتا ہے. یعنی اسے کرم کا بندھن ہوتا ہے. اور اس لئے اس کرم بندھن سے چھوٹنے کے لئے سنیاس مارگ میں کرموں کے چھوڑنے کی تلقین ہے مگر کرم کا بندھن کیا ہے؟ اس پر جب ہم غور کرتے ہیں. تو یہ معلوم ہوتا ہے. کہ کرم کے پھل کی خواہش میں جو من اٹک جاتا ہے. وہی کرم کا بندھن ہے. اس خواہش کی وجہ سے شبھ یا اشبھ (بھلے برے) سے سکھ دکھ ہوتا ہے. مگر جو آدمی راگ دویش سے رہت ہو کر پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرتا ہے. اس کا من نہ اس خواہش میں ہی اٹکتا ہے. اور راگ دویش کے نہ ہونے سے نہ اس کرم کے بھلے برے پھل سے اسے سکھ دکھ ہی ہوتا ہے. اس نکتہ خیال سے وہ کرم کرکے بھی اکرم کی ہی حالت میں رہتا ہے. کرم میں اکرم کو دیکھنا اسی کا نام ہے. اور اکرم میں کرم کا دیکھنا یہ ہے. کہ خواہ کوئی ہٹ کر کے کرم چھوڑ دے. تو بھی کرم ہوتا ہی رہتا ہے. پرکرتی کا دھرم ہی کرم کرنا ہے. اور جب تک پرکرتی ہے. تب تک اس کے گن

کرم کرتے ہی رہیں گے۔ اس لئے کرم تیاگ (کرم کا چھوڑ دینا) ہم جسے کہتے ہیں۔ اس میں کرم تو ہونا ہی رہتا ہے۔ ایک لمحہ بھی کوئی کرم کو چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ پہلے کہہ ہی آئے ہیں۔ اور جو برہم کچھ بھی نہیں کرتا۔ اسی کی ستا سے یہ سارا برہمانڈ چل رہا ہے اس لئے وہی اسکو چلا رہا ہے۔ یہ اکرم میں کرم کا دیکھنا ہے۔ اس طرح اکرم میں جس نے کرم دیکھا۔ وہ کرم میں اکرم دیکھا۔ اس نے گویا سب کچھ دیکھ لیا۔ سب کچھ جان لیا اور گیان کا ادھکاری ہونے کے لئے چت شدھی کے لئے جن کرموں کے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ سب بھی وہ کر چکا۔ ایسا سمجھنا چاہیئے

کرم کا بھید جاننا بہت مشکل ہے۔ اس لئے بھگوان بار بار اس مضمون کو الٹ پلٹ کر سمجھا رہے ہیں۔ اگلے پانچ شلوکوں میں بھی اسی کرم کے مضمون کو سمجھایا گیا ہے۔

پنڈت کون ہے؟

यस्य सर्वे समारम्भाः काम संकल्प वर्जिताः ॥

ज्ञानाग्नि दग्ध कर्माणं तमाहुः पण्डितं बुधाः ॥१९॥

یسیہ سروے سمارنبھا کام سنکلپ ورجتا (۱۹) گیان اگنی دگدھ کرمانم۔ تماہو پنڈتم بدھا

ترجمہ: جس کے سب کرم واسنا (کامنا) سے رہت ہوتے ہیں۔ گیان کی آگ سے بھسم ہوئے کرموں والے اس آدمی کو وِدوان لوگ پنڈت کہتے ہیں (۱۹)

دوہا

جس کے ہیں سارے کرم پھل سنکلپ ہوں رہت (۱۹) گیان اگنی ہت کرم نر۔ گیانی پنڈت کہت

त्यक्त्वा कर्म फलासङ्गं नित्यतृप्तो निराश्रयः ॥

कर्मण्यभि प्रवृत्तोऽपि नैव किंचित्करोति सः ॥२०॥

تیکتوا کرم پھل آسنگھم نتیہ ترپتو نرآشریا (۲۰) کرمنیا بھی پرورتو اپی نیو کنچت کروتی سا

ترجمہ: جو شخص کرم پھلوں کی کامنا نہیں رکھتا۔ سدا ترپت (سنتشٹ) رہتا ہے اور کسی کے آشرے نہیں رہتا۔ وہ کرم میں لگا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا ہے۔ یعنی اس کا کرم اکرم ہے۔ یہی سمجھنا چاہیئے۔ (۲۰)

دوہا

نرادھار نت ترپت جو کرم پھل آستھا تیاگ (۲۰) رہتا ہے نرلیپ وہ نر کرموں میں لاگ

تشریح: جو کرم پھل کی کامنا چھوڑ دیتا ہے۔ یعنی کرتاپن کا ابھیمان نہیں کرتا۔ کسی کے سہارے ہو کر کرم نہیں کرتا بے تعلق ہو کر نشکام بھاو سے کرم کرتا ہے۔ اس کے سارے کرم اکرم ہیں

निराशीर्यत चित्तात्मा त्यक्त सर्व परिग्रहः ॥

शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥२१॥

نرآشیر یت چت آتما تیکت سروا پری گرہ (۲۱) شریرم کیولم کرم کرون نہ آپنوتی کلوشم (۲۱)

ترجمہ جو کسی طرح کی آشا نہیں رکھتا جس نے انتہ کرن اور جسم کو بس میں کر لیا ہے۔ جس نے سب طرح کے دِشے بھوگوں کے ساما نوں کو ترک کر دیا ہے۔ وہ آدمی صرف جسم کے ذریعے کرم کرتا ہوا کبھی پاپ کا بھاگی نہیں ہوتا (۲۱)

دوہا

نرآشی چت آتما جت اُرو کرم تیاگ (۲۱) کیول شاریرک کرم کرے نہ بندھن لاگ

यदृच्छालाभ सन्तुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः॥
समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वाऽपि न निबध्यते॥२२॥

یدرِچھا لابھ سنتشٹو دوِندواتیتو-وی مت سرا (۲۲) سما سِدّھاوسدّھو چ کرتواپی نہ نبدھیہ تے

ترجمہ یتھا لابھ (بنا کسی سے مانگے یا زیادہ دوڑ دھوپ کئے ایشور اچھیا سے) جو کچھ مل جائے۔ اسی میں خوش رہنے والا اور سردی گرمی سُکھ دُکھ وغیرہ (دوندوں سے....) پرے ایرشا (حسد) سے رہت سِدّھی اور اسدّھی (کامیابی و ناکامی) میں سمان بھاؤ والا (پُرش) کرموں کو کر کے بھی بندھن میں نہیں پڑتا ہے (۲۲)

دوہا

یتھا لابھ سنتشٹ اُرو دوِند اُرو متسر رہت (۲۲) سِدّھی اسدّھی سم لکھے سو نہ بندھن رہت

गतसङ्गस्य मुक्तस्य ज्ञानावस्थित चेतसः॥
यज्ञायाचरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते॥२३॥

گت سنگسیہ مکت اسیہ گیان اوستھت چیتسا (۲۳) یگیہ آچرتاہ کرم سمگرم پرولی اَتے (۲۳)

ترجمہ (کیونکہ) جو سنگ رہت ہے (پھل کی چاہ جس کو نہیں ہے) جس کا چت برہم گیان میں ہی لگا ہوا ہے۔ اور جو یگیہ (پرمیشور) کے لئے ہی کرم کرتا ہے۔ اس کے سارے کرم نشٹ ہو جاتے ہیں (۲۳)

دوہا

سنگ رہت مکت آتما گیان وان نر جوئے (۲۳) یگیہ ہیت جس کا کرم لین سبھی ہی ہوئے

تشریح شلوک ۱۹ سے ۲۳ تک کرم اور اکرم کو بخوبی سمجھا کر اب شری بھگوان یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اس نشکام کرم سے کس طرح برہم کی پراپتی ہوتی ہے۔

گیان یگیہ

ब्रह्मार्पणं ब्रह्म हविर्ब्रह्माग्नौ ब्रह्मणा हुतम्॥
ब्रह्मैव तेन गन्तव्यं [illegible] कर्म समाधिना॥२४॥

برہم آرپن برہم ہوی ر برہم اگنو برہمنا ہتم (۲۴) برہم آیو تین گنتویم برہم کرم سماد ھنا

ترجمہ جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ ارپن (جن سے آہوتی دی جاتی ہے۔ سُروا وغیرہ) برہم ہے اور ہوی (گھی وغیرہ ساگری) بھی برہم ہے۔ جس اگنی میں ہون کیا جاتا ہے۔ وہ بھی برمھ ہے۔ ہون کرنے والا بھی برمھ ہے۔ اور جس کے لئے ہون کیا جاتا ہے۔ وہ بھی برہم ہی ہے۔ اور جو کرم میں سدا برہم کو دیکھتا ہے۔ وہ ضرور برہم کو پراپت ہوتا ہے۔ (۲۴)

دوہا

برمھ ارپن اُرو برہم ہوی برہم اگنی برھم ہوم (۲۴) برھم کرم میں لین ہو۔ ہوئے پراپت اوم

تشریح ہے ارجن! سنسار کی ساری چلائمان (تغیر پذیر) چیزوں کے پیچھے اچل (نہ بدلنے والا) پرماتما موجود ہے۔ کرم کرتے وقت تمہاری نگاہ اسی پر رہنی چاہئے۔ جب تم ہاتھ سے آگ میں آہوتی ڈالو۔ تو تمہارا من اسی پرم جیوتی (پرماتما) میں مگن ہو۔ کہ جس سے یہ آگ روشن ہوئی ہے۔ اس طرح تمہارا کیا ہوا ہون صرف مادی اگنی میں ہی نہیں۔ بلکہ برہم اگنی میں ہوگا۔ یعنی برہم کے لئے ہوگا۔ سُروا وغیرہ میں بھی یہ بھاونا رکھنی چاہئے۔ اس طرح جب تم اپنے کرم کو برمھ مئے بنا دوگے۔ تو اس کا پھل برھم پراپتی ہوگا۔ کیونکہ تمہارے چت کی ایکاگرتا برہم میں ہے۔ نہ کہ نام روپ میں۔ مختصراً یہ کہ جو لوگ راگ دویش سے آزاد ہو کر یگیہ (لوگوں کی بھلائی) کے کرم کرتے ہوئے ہر طرف پرماتما کا ہی جلوہ دیکھتے ہیں۔ وہ پرماتما میں ہی مل جاتے ہیں۔

दैवमेवापरे यज्ञ योगिनः पर्युपासते ।।
ब्रह्माग्नावपरे यज्ञं यज्ञे नैवोपजुह्वति ॥२५॥

دیوم ایوا پرے۔ یگیم۔ یوگنا پریواپاستے (۲۵) برہم اگنا پرے یگیم۔ یگین۔ ایو اُپ جُوہتی

ترجمہ کئی ایک کرم یوگی دیو یگیہ کو ہی اچھی طرح کرتے ہیں۔ دوسرے کئی (آتم گیانی) پر برمھ پرماتم روپ اگنی میں یگیہ کے ذریعے ہی یگیہ کو ہون کرتے ہیں۔ (۲۵)

دوہا

کئی کرم یوگی کریں دیو یگیہ کو بیر (۲۵) کئی کریں برہم اگنی میں یگیہ یگیہ سے دھیر

تشریح مطلب یہ کہ جو کرمی (پھل کی خواہش سے کرم کرنے والے) لوگ ہیں۔ وہ دیوتاؤں کے لئے یگیہ کرتے ہیں جس سے دیوتا خوش ہو کر انہیں دھن اولاد۔ مویشی وغیرہ بھوگ کی چیزیں دیں۔ یہ دیو یگیہ کہلاتا ہے۔ مگر اس سے اونچا برھم یگیہ ہی ہے۔ جو کہ یوگی لوگ (پھل کی اچھا سے رہت ہو کر نشکام بھاو سے) صرف برھم پہ ہی نگاہ رکھ کر کرتے ہیں۔ یعنی پرماتما کو ہر وقت حاضر ناظر جانتے ہوئے دُنیوی خواہشات سے بالاتر ہو کر یگیہ کرنا (لوک سنگرہ کے لئے کرم کرنا) یہی برہم اگنی میں یگیہ کرنا ہے۔ ایسا یگیہ کرنے (سب کچھ برہم کو ارپن کر کے کرم کرنے) سے برہم کی پراپتی ہوتی ہے۔

برہم یگیہ اور دیو یگیہ کا بیان کر کے اب آگے دو اور یگیوں کا بیان کرتے ہیں

श्रोत्रादीनीन्द्रिया एयन्ये संयमाग्निषु जुह्वति ॥
शब्दादी न्विषया नन्ये इन्द्रियाग्निषु जुह्वति ॥२६॥

شروترآدین - اِندریانی - انیئیے سینماگنی شُوجُہتی (۲۶) شبدآدین وِشیان - اَنیئیے - اِندریاگنی شُوُ - جُوہتی

ترجمہ کچھ یوگی کان وغیرہ سب اندریوں کو سنیم (ضبط) روپی اگنی میں ہوم کرتے ہیں۔ یعنی اندریوں کو وشیوں سے روک کر اپنے بس میں کر لیتے ہیں) اور کچھ یوگی شبد وغیرہ وشیوں کو اندریہ روپی اگنی میں ڈال کر ہون کرتے ہیں۔ یعنی راگ دویش وغیرہ سے رہت ہو کر اندریوں کے ذریعے وشیوں کو بھوگتے ہوئے بھی من کو اُن میں نہیں پھنساتے (۲۶)

دوہا

کوؤ شروتر آدی ہنتیں سنیم اگنی ماہیں (۲۶) شبد آدی وِشئے کو ہتیں اِندریہ اگنی ماہیں

تشریح برہم یگیہ اور دیو یگیہ کے بعد تیسرا یگیہ اندریوں کا جیتنا ہے یعنی آنکھ - ناک - کان وغیرہ اندریوں کو ضبط میں رکھنا جو لوگ اندریوں کو ضبط میں نہیں رکھ سکتے - اُن کے لئے چوتھا یگیہ شاستر انوسار بھوگوں کو بھوگتے ہوئے سنسار کی بھلائی کے کام کرنا ہے - ایسے لوگ گرہست آشرم اختیار کر کے اندریوں کے ذریعے شاستر انوسار سب کام کرتے ہوئے گیان حاصل کرتے ہیں - اور اس گیان کے ذریعے دنیا کی بھلائی کا یگیہ کرتے ہیں - گرہستی بن کر نیک کرم کرتے - دھرم کی کمائی سے اپنی اپنے بال بچوں کی اور حاجت مندوں کی حاجتوں کو پورا کرتے ہیں - یہ بھی ایک طرح کا یگیہ ہی ہے -

چار طرح کے یگیوں کا بیان کر کے اب پانچویں یگیہ کا بیان کرتے ہیں!

सर्वाणी न्द्रिय कर्माणि प्राण कर्माणि चापरे ॥
आत्म संयम योगाग्नौ जुह्वति ज्ञान दीपिते ॥२७॥

سَروانی اِندریہ کرمانی پران کرمانی چ اَپرے (۲۷) آتم سنیم یوگ اگنوُ جُوہتی گیان دیپتے

ترجمہ اور دوسرے یوگی جن سب اندریوں کے کرموں اور پرانوں کے کرموں (بیوہار یعنی پران اپان) کو گیان سے پرکاشت کی ہوئی آتم سنیم (پرماتما میں ستھی) روپی یوگ کی اگنی میں ہون کرتے ہیں (۲۷)

دوہا

سارے پران اُر اِندریہ کے کرموں کو کوئی (۲۷) آتم سنیم اگنی میں ہومے گیانی ہوئی

تشریح یہ پانچواں یگیہ کہا ہے - کہ کچھ یوگی لوگ سنسار کے وشئے واسناؤں سے اپنے من کو ہٹا کر یعنی پران اور اندریوں کو روک کر صرف سچدانند برہم میں ہی لین ہو جاتے ہیں - اور اسی کے پریم میں جیتے ہیں - یہ پرماتما کے ساتھ پریم کی آگ گیان کی شمع سے روشن ہوتی ہے - یا آتما میں سنیم یعنی چت کا ایکاگر کرنا ہی یوگ اگنی ہے - اس میں اندریوں اور پرانوں کا ہوم کرتے ہیں - یعنی اندریوں اور پرانوں کے کرم کو روک کر آتما (برہم) میں اپنے چت کو لگا دیتے ہیں اب آگے پانچ اور یگیوں کا بترتیب بیان کرتے ہیں

द्रव्य यज्ञास्तपो यज्ञा योग यज्ञास्तथापरे ॥
स्वाध्याय ज्ञान यज्ञाश्च यतयः संशित व्रताः ॥२८॥

دِروِیہ یگیاس تپو یگیا ۔ یوگ یگیاس تتھا اپرے (۲۸) سوادھیائے گیان یگیاشچ یت یاہ سنشتبرتاہ

ترجمہ

(اور) دُوسرے کئی پُرش دِروِیہ یگیہ کرتے ہیں یعنی ایشور ارپن بُدھی سے لوک سیوا میں روپیہ پیسہ لگاتے ہیں ۔ ویسے ہی کوئی پُرش) تپ رُوپی یگیہ کرتے ہیں ۔ یعنی اپنے دھرم کو پالنے میں جو مشکلات آتی ہیں ۔ انہیں بخوشی برداشت کرتے ہیں (اور کئی لوگ اشٹانگ یوگ) روپی یگیہ کرنے والے ہیں ۔ اور کتنے ہی سوادھیائے رُوپی یگیہ کرتے ہیں ۔ یعنی وید شاستر وغیرہ ست شاستر پڑھتے ہیں اور کتنے ہی گیان روپی یگیہ کرتے ہیں ۔ یعنی آتما پرماتما اور پرکرتی کا انوسندھان کرتے ہیں ۔ یہ سب کے سب ۔ یتنے جتی اور دِردھ برتی یعنی بڑے ہمت والے اور راسخ الاعتقاد ہیں (۲۸)

دوہا

دِروِیہ یگیہ ۔ تپ ۔ یوگ اور اسی طرح سے کوئی (۲۸) سوادھیائے اور گیان یگیہ کریں وِردِھ برت ہوئی

تشریح پانچ یگیہ پہلے بتلائے ہیں ۔ اب پانچ یگیہ اس منتر میں بتلاتے ہیں ۔ دروِیہ یگیہ یعنی دان پن کرنا تپ یگیہ یعنی مشکلات سہہ کر بھی دھرم نہ ہارنا اور سدا پراپکار کرنا ۔ یوگ یگیہ ۔ اشٹانگ یوگ کی سادھن یا پھل کی کامنا کو تیاگ کرکے کرم کرنا سوادھیائے یگیہ ۔ وید آدی ستیہ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا گیان یگیہ یعنی حقیقت کی کھوج کے لئے کسی طرح کی وِدیائیں حاصل کرنا اب گیارھواں یگیہ کہتے ہیں

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथापरे ॥
प्राणापानगती रुद्ध्वा प्राणायामपरायणाः ॥२९॥

اپانے جوہتی پرانم پرانے اَپانم تتھا پرے (۲۹) پراناپان گتی رُدھوا پرانایام پرائنا

ترجمہ

اسی طرح اور کئی یوگی جن) اپان وایو میں پران وایو کو ہون کرتے ہیں ۔ ویسے ہی کئی یوگی لوگ پران وایو میں اپان وایو کو ہون کرتے ہیں اور کئی یوگی جن پران اور اپان کی گتی کو روک کر پرانایام کا آشرہ لیتے ہیں ۔ (۲۹)

دوہا

ہومیں پران اپان میں اور اپان ہوں پران (۲۹) روکیں پرانایام سے اپنے پران اپان

تشریح یہ گیارھواں یگیہ ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ کئی یوگی لوگ اپان میں پران وایو کا ہوم کرتے ہیں ۔ یعنی باہر کی ہوا کو جسم کے اندر لے جاتے ہیں جس کا نام پورک پرانایام ہے ۔ اور کئی پران وایو میں اپان وایو کا ہوم کرتے ہیں ۔ یعنی جسم کے اندر سے ہوا کو باہر لے آتے ہیں جس کا نام ریچک پرانایام ہے ۔ اسی طرح کئی یوگی لوگ پران اور اپان وایو کی چال کو روک کر پرانوں میں پرانوں کا ہوم کرتے یعنی کمبھک پرانایام کرتے ہیں ۔ بھگوان نے اس شلوک میں پرانایام یگیہ کا بیان کیا ہے ۔ سانس کو اندر بھرنا پورک ۔ سانس کو یتھا شکتی اندر روکنا کمبھک اور پھر سانس کو باہر نکالنا ریچک کہلاتا ہے ۔ یتھا شکتی سانس کو باہر روکنا باہیہ کمبھک ہے ۔ یہ پرانایام کا طریقہ ہے ۔ اب آگے آدھے شلوک میں بارھواں یگیہ بیان کرکے باقی آدھے میں سب یگیوں کا پھل کہتے ہیں ۔

अपरे नियताहाराः प्राणान्प्राणेषु जुह्वति ॥

सर्वेप्येते यज्ञविदो यज्ञ क्षपितकल्मषा: ॥३०॥

اپرے نیت آہارا ۔ پرانان پرانیشو جوہتی (۳۰) سروے اپی ایتے ۔ یگیہ ودو ۔ یگیہ کشپت کلمشا

ترجمہ

(اور دوسرے کئی) تھوڑا (مناسب) آہار کرنے والے یوگی لوگ پرانوں کو پرانوں میں ہوم کرتے ہیں ۔ اس طرح یگیہ کرنے سے جن کا پاپ ناش ہوگیا ہے ۔ ایسے یہ سب لوگ یگیوں کے جاننے والے ہیں (۳۰)

دوہا

اور کئی مِت آہار ہو ۔ ہومیں پران ہو پران (۳۰) یہ سب گیانی یگیہ سے نشٹ کریں اگیان

تشریح مت آہاری ہونے یعنی تھوڑا کھانے سے بھی پران کی گتی رُکتی ہے اور پران کی گتی رُکنے سے من کی گتی بھی رکتی ہے ۔ یہ سمجھ کر کئی یوگی لوگ کم کھاتے ہیں ۔ یعنی رسنا کو اپنے بس میں کرتے ہیں ۔ جو لوگ ناک تک ٹھونس لیتے ہیں جن کے پیٹ میں ہوا جانے کو بھی جگہ نہیں رہتی ۔ اُن کی صحت بگڑ جاتی ہے اور کسی طرح کا پرانایام اُن سے نہیں ہو سکتا ۔ اور اسی وجہ سے اُن کا من بھی نہیں رُک سکتا من کی گتی کے نہ رکنے سے وہ برہم میں لین نہیں ہو سکتا اسلئے برہم میں لین ہونے کے لئے تھوڑا کھانا ضروری ہے تاکہ صحت بنی رہے اور پرانایام آدی ساد ھنوں میں وگھن نہ پڑے یہ بارھواں یگیہ ہے ۔ ان بارہ یگیوں کے کرنے والوں کے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں ۔ اور ہے ارجن !

यज्ञशिष्टामृतभुजो यान्ति ब्रह्म सनातनम् ॥
नायं लोकोस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्य: कुरुसत्तम ॥३१॥

یگیہ شِشٹا امرت بھُجو ۔ یانتی برہم سناتنم (۳۱) نایم لوکو استی ایگیہ ۔ کُتو انیہ کُرو ستّم

ترجمہ

(اور) ہے کرو سریشٹ ارجن ! یگیہ سے بچے ہوئے امرت رُوپی اَن کا جو لوگ بھوجن کرتے ہیں ۔ وہ سناتن برہم کو پراپت ہوتے ہیں ۔ ہے ارجن ! یگیہ نہ کرنے والے پُرش کو یہ لوک بھی سکھدائی نہیں ۔ پھر پرلوک کیسے سکھدائی ہوگا ؟ (۳۱)

دوہا

یگیہ شِشٹ امرت بھجا پرمیشور کو پائیں یگیہ ہین نرلوک یہ ارو پرلوک گنوائیں

تشریح جو لوگ مندرجہ بالا بارہ یگیہ کر کے بینت آہار کرتے ہیں ۔ وہ برہم کو پراپت ہو جاتے ہیں ۔ لیکن جو شخص مندرجہ بالا بارہ یگیوں میں سے کوئی بھی یگیہ نہیں کرتا اور خود غرضی میں ہی مست رہتا ہے ۔ اس کو اس کی خود غرضی یا واسنا اس لوک میں ہی سکھ نہیں لینے دیتی ۔ پھر پرلوک میں اُسے کیا سکھ ملے گا ؟ بقول

گئے دونو جہان سے پانڈے ۔ حلوہ نہ ملا مانڈے

ایسے یگیہ سے ہین پُرش لوک و پرلوک دونوں میں خوار ہوتے ہیں ۔ اگرچہ اُن کا جسم انسانی ہوتا ہے ۔ مگر وہ حیوانی زندگی بسر کرتے ہیں ۔

एवं बहुविधा यज्ञा वितता ब्रह्मणो मुखे ॥

कर्मजान्विद्धि तान्सर्वानेवं ज्ञात्वा विमोक्ष्यसे ॥३२॥

ایوم بہوودھا یگیا وِتتا برہمنو مکھے (۳۲) کرم جان ودھی تان سروان ایوم گیاتوا وموکشیہ سے

ترجمہ

ایسے بہت سے یگیہ وید کی بانی (ویدوں) میں وستار (تفصیل) سے کہے گئے ہیں۔ ان سب کو کرم (جسم۔ من اور اندریوں کی کریاؤں) سے ہی پیدا ہوئے جان۔ اس طرح (تتو سے جان کر نشکام کرم یوگ کے ذریعے) تو سنسار بندھن سے مکت ہو جائے گا (۳۲)

دوہا

ایسے بہو ودھی یگیہ ہیں کہے وید میں جان (۳۲) کرمج ان کو جان تو مکت ہوئے گا مان

تشریح

تمام یگیہ یعنی نیک کام من اندریہ اور شریر سے ہی ہوتے ہیں۔ کرم کے چھوڑ دینے سے نہیں۔ پس نشکام کرم کرتے چاہئیں۔ ایسا کرنے سے مکتی ملتی ہے۔ سب طرح کے یگیہ کرم سے ہوتے ہیں۔ مگر گیان رہت کرم سے گیان سہت کرم اچھا ہوتا ہے۔ یہ دکھلانے کے لئے اب گیان کی مہما کا بیان کرتے ہیں۔

श्रेयान्द्रव्यमयाद्यज्ञाज्ज्ञानयज्ञः परंतप ॥
सर्वं कर्माखिलं पार्थ ज्ञाने परिसमाप्यते ॥३३॥

شریان دروبیہ میا دیگیاج گیان یگیہ پرنتپ۔ سرم کرم اکھلم پارتھ! گیانے پری سماپیہ تے (۳۳)

ترجمہ

ہے دشمنوں کو ستانے والے ارجن! دروبیہ (سنسارک چیزوں سے سدھ ہونے والے) یگیہ سے گیان یگیہ روپی (سب طرح) اسے سریشٹ ہے (کیونکہ) ہے پارتھ! سارے کرم گیان میں ہی آکر سماپت ہوتے ہیں (۳۳)

دوہا

گیان یگیہ ہی سریشٹ ہے دروبیہ یگیہ سے بیر (۳۳) کرم سماپت ہوت سب گیان یگیہ میں دھیر

تشریح

مطلب یہ کہ سب طرح کے دنیوی سامانوں سے کئے ہوئے یگیوں سے گیان یگیہ سریشٹ ہے۔ کیونکہ سب کا ماحصل گیان ہی ہے۔ نشکام بھاو سے جو کرم روپی یگیہ کئے جاتے ہیں۔ ان کا پھل بھی گیان ہی ہے۔ مگر گیان کا پھل موکش یعنی سنسار بندھن سے مکت ہو جانا ہے۔ اس لئے گیان یگیہ سب سے بڑھیا ہے۔ اور اسی میں سارے کرم سماپت ہو جاتے ہیں۔ اب آگے بتلاتے ہیں۔ کہ جس گیان کی اتنی مہما ہے۔ وہ کیسے پراپت ہو سکتا ہے

تتو گیان کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے؟

तद्विद्धि प्रणिपातेन परिप्रश्नेन सेवया ॥

उपदेक्ष्यन्ति ते ज्ञानं ज्ञानिनस्तत्त्वदर्शिनः॥३४॥

تدِوِدّھی پرنی پاتین پری پرشنین سیویا (۴۳) اُپدیکھشئنتی تے گیانم گیانی نس تتودرشنا

ترجمہ

اے ارجن! ...تتوگیان کے جاننے والے گیانی پرشوں سے تو اچھی طرح ڈنڈوت پرنام اور سیوا کر کے نِش کپٹ بھاو سے پرشن کر کے اس گیان کو جان - وہ تجھے اس گیان کا اُپدیش کرینگے (۳۴)

دوہا

تتو درشی گیانی جن دینگے تجھ کو گیان (۳۴) سیوا نے اَرُو پرشن سے پائیگا تو گیان

تشریح اس شلوک میں بھگوان نے گیان کے حصول کا طریقہ بتلایا ہے۔ کہ یہ گیان تتودرشی برہم گیانی سے پراپت ہوتا ہے۔ جب کوئی ایسا برہم گیانی مل جائے تب (۲) اس کے پاس جا کر بھگتی پوروک اسے ڈنڈوت پرنام کرنا چاہئے۔ یعنی چرن چھونے چاہئیں۔ اور آگیا ملنے پر محض گیان حاصل کرنے کے لئے (نہ کہ دلیل بازی یا وقت گذارنے کے لئے) (۳) بڑے ادب سے اُن سے سوال کرنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ کسی مہاتما کے ملنے پر معمولی ہاتھ اٹھا دیا۔ اور سوالات کی جھڑی لگا دی۔ جب اپنے من کے مطابق جواب نہ ملا۔ تو مہاتما کو ہی اگیانی و پاکھنڈی کہنے لگے۔ ایسے وِتنڈاوادیوں (عبث دلیل بازی کرنے والوں) کو کبھی حقیقت کا گیان نہیں ہو سکتا۔ اور سوال کرنے سے مطلب دھن دولت یا بیٹے وغیرہ دُنیوی چیزوں کے حصول سے نہیں ہے۔ بلکہ گیان پراپتی کے لئے اس قسم کے سوال کرنے چاہئیں کہ یہ سنسار کیا ہے؟ میں کون ہوں؟ اس سنسار کا آدی کارن (بنانے والا) کون ہے؟ میرا اس کا کیا تعلق ہے؟ پھر ان سوالوں کے سننے اور سمجھنے کے لئے سدا گورو کی تن۔ من اور دھن سے سیوا کرنی چاہئے۔ یہی گیان پراپتی کا اُپائے ہے گورو کو پرنام کرنے۔ اُن کی شرن میں جانے اور سیوا کرنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ اہنکار کو سدا گورو کے ارپن کر دو۔ اہم بھاو کی حالت میں گیان کا پرکاش نہیں ہوتا۔ ابھیمان اگیان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ اس لئے ابھیمان تیاگ کر اہنکار کو بھول کر گورو سے پوچھنے سے ستیہ کا پتہ چلتا ہے۔ اب اگلے چار شلوکوں میں گیان کا پھل اور اس کی مہما کا اُپدیش کرتے ہیں۔

यज्ज्ञात्वा न पुनर्मोहमेवं यास्यसि पाण्डव॥
येन भूतान्यशेषेण द्रक्ष्यस्यात्मन्यथो मयि॥३५॥

یج گیاتوا نہ پُنر موہ ہم ایوم۔ یاسیہ سی پانڈو (۳۵) یین بھوتان اشیشین درکشیہ اتمنی اتھومئی

ترجمہ

اکہ جس گیان کو جان کر تُو پھر اس پرکار موہ کو نہیں پراپت ہوگا (جیسا کہ اب ہوا ہے۔ اور یدھ کرنے سے انکار کرتا ہے) اور ہے ارجن! جس گیان کے ذریعے سارے بھوتوں کو اپنے آتما میں دیکھے گا۔ اور اس کے بعد مجھ (سچدانند سروپ پرماتما) میں دیکھے گا۔ ۳۵

دوہا

نہ ہوگا پھر موہ کو پراپت ارجن مان (۳۵) سب بھوتوں کو آپ میں مجھ میں دیکھے جان

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! یہ موہ تجھ کو اس لئے ہوا ہے کہ تو آتما کی اصلیت سے ناواقف ہے۔ جب تو آتم درشی گیانیوں کے اُپدیش سے آتما کے سروپ کو دیکھ لے گا۔ تب تجھے ایسا موہ کبھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس وقت تو کسی بھی جسم والے کے جسم کو نہیں دیکھے گا۔ بلکہ اس میں اجر۔ امر۔ آتما کو ہی دیکھے گا۔ اور پھر اُن سب آتماؤں کے اندر اُن سے الگ (اتی سوکھشم) پربھو کو دیکھے گا۔

سارے آتما گیان سروپ ہیں۔ اُن کے سروپ میں کوئی بھید نہیں۔ سارا بھید پرکرتی کے تعلق سے ہے۔ جس وقت تو اس تعلق کو جان جائے گا۔ اور اپنے شدھ سروپ کو دیکھے گا۔ تو سب بھوتوں کو اپنے آتما میں ہی دیکھے گا۔ یا سب بھوتوں میں اپنے آتما کو ہی دیکھے گا۔ اور چونکہ پرماتما اس سے بھی سوکھشم ہے۔ اس لئے سب بھوتوں کو آتما سمیت پرماتما میں ہی دیکھے گا۔

अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्तमः ॥
सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं संतरिष्यसि ॥३६॥

اَپی چیدسی۔ پاپے بھیا۔ سروے بھیا پاپ کرتماہ (۳۶) سروم گیان پلوے نیو۔ ورجنم سنترشئہ سی

ترجمہ

(اور) اگر تو سب پاپیوں سے بھی زیادہ پاپ کرنے والا ہے (تو بھی) گیان رُوپی ناؤ کی مدد سے سارے پاپوں کو اچھی طرح سے تر جائے گا۔ یعنی پاپ کے سمندر کو پار کر جائے گا (۳۶)

دوہا

اور یدی ہے پاپیوں کا بھی تُو سرتاج (۳۶) تو بھی تُو تر جائے گا گیان جہاز پر آج

تشریح اے ارجن! گیان کے ذریعے جب تم آتما اور پرماتما کا ساکھشات کرو گے۔ تب پھر تمہیں پاپ چھوئے گا بھی نہیں۔ اور تمہاری پاپ واسنائیں بھی گیان کی آگ میں بھسم ہو جائیں گی۔

यथैधांसि समिद्धोऽग्निर्भस्मसात्कुरुतेऽर्जुन ॥
ज्ञानाग्निः सर्वकर्माणि भस्मसात्कुरुते तथा ॥३७॥

یتھا ایدھانسی سمدّھوُ اگنر بھسمسات کُروتے ارجن (۳۷) گیان اگنی سرو کرمانی بھسمسات کُروتے تیتھا

ترجمہ

ہے ارجن! جیسے جلتی ہوئی اگنی ایندھن کو بھسم کر دیتی ہے ویسے ہی گیان رُوپ اگنی سمپورن کرموں کو بھسمی بھوت (خاک سیاہ) کر دیتی ہے (۳۷)

دوہا

جیسے ایندھن کو کرے جلتی اگنی راکھ (۳۷) تیسے گیان اگنی کرے سب کرموں کو راکھ

تشریح کرم تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل پراربدھ۔ جو اپنا پھل دے رہے ہیں۔ دوم سنچت۔ جو کئے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی پھل نہیں دینے لگے۔ یوں ہی پڑے ہیں۔ سوم ورتمان۔ جو اب کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے پراربدھ تو بھگت لئے جاتے ہیں۔ باقی سنچت اور ورتمان کرم گیان کے پربھاو سے بھسم ہو جاتے ہیں۔ یعنی آگے کو جنم کرم کے بندھن میں نہیں ڈالتے۔

नहि ज्ञानेन सदृशं पवित्रमिह विद्यते ।।
तत्स्वयं योग संसिद्धः कालेनात्मनि विन्दति ।।३८।।

نہ ہی گیانین سدرشم۔ پوترم ایہہ ودیہ تے (۳۸) تت سویم یوگ سنسدھی کالین آتمنی وندتی

ترجمہ

اس سنسار میں گیان کے برابر پوتّر کرنے والی بلاشبہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس گیان کو وقت پاکر اپنے آپ سمتو بدھی روپ یوگ (نشکام کرم یوگ میں لگا ہوا شدھ انتہ کرن والا) پرش آتما میں انوبھو کرتا ہے۔ یعنی نشکام کرم میں جی جان سے لگے ہوئے پرش میں اپنے وقت پر یہ گیان اپنے آپ آجاتا ہے۔ (۳۸)

دوہا

کوئی بھی وستو نہیں پوتّر گیان سمان (۳۸) پا لیتے ہیں سمے پر یوگی جن یہ گیان

تشریح مطلب یہ نشکام کرم یوگ اور سمادھی یوگ کا متواتر ابھیاس کرتے کرتے وقت پاکر اپنے آپ تتو گیان ہو جاتا ہے

گیان پراپتی کے دوسرے سادہن

گیان پراپتی کے سادھن سدگورو کو نمسکار۔ پرشن اور سیوا کرنا شلوک ۳۴ میں بتلائے گئے ہیں۔ اب تین سادہن اور کہتے ہیں۔ جس میں یہ تین سادہن ہونگے۔ وہ ضرور ہی گیان کو حاصل کرکے مکت ہوگا۔

श्रद्धावाँल्लभते ज्ञानं तत्परः संयतेन्द्रियः ।।
ज्ञानं लब्ध्वा परां शान्तिमचिरेणाधिगच्छति ।।३९।।

شردّھاوان لبھتے گیانم۔ تت پراسنیت اندریا (۳۹) گیانم لبدھوا پرام شانتم اچرینا ادھی گچھّتی

ترجمہ

(اور ہے ارجن) جس میں شردھا ہے اور جسے گیان پراپتی کی سچّی لگن ہے جس نے اپنی اندریوں کو جیت لیا ہے۔ اسے گیان ملتا ہے۔ اور جسے گیان ہو جاتا ہے۔ اس کو (بھگوت پراپتی روپ) پرم شانتی بہت جلد پراپت ہو جاتی ہے۔ (۳۹)

دوہا

شردھاوان جتندریہ۔ تت پر پائے گیان (۳۹) گیان وان ہو شیگھر ہی مکت ہوئے یہ مان

تشریح

شردھا اور وشواس والے کو ہی گیان پراپت ہوتا ہے ۔ مگر شردھا ہونے پر بھی انسان سست ہو سکتا ہے ۔ اس لئے کہا ہے ۔ کہ "تت پر" ہو یعنی سچی لگن سے کمر کس کر لگا ہوا ۔ اب سچی لگن والا انسان بھی اندریوں کا غلام ہو سکتا ہے ۔ اس لئے اندریوں کو جیتنے یعنی جتیندریہ ہونے کی شرط لگائی ہے ۔ یہ گیان کے حصول کا کبھی خطا نہ کرنے والا سادھن ہے ۔ شلوک نمبر ۳۴ میں جو پرنام وغیرہ سادھن کہے ہیں ۔ وہ گورو کے چت کو اپنی طرف جھکانے کے لئے ہیں ۔

اب یہ بتلاتے ہیں کہ گیان ہین اور شردھا رہت پرشوں کی کیا حالت ہوتی ہے ۔

अज्ञश्चाश्रद्दधानश्च संशयात्मा विनश्यति ॥
नायं लोकोऽस्ति न परो न सुखं संशयात्मनः ॥४०॥

اگیہ شچا شردھا نشچا ۔ سنشے آتما وِنشیہ تی (۴۰) نایم لوکو استی نہ پرو نہ سکھم سنشے آتمنا

ترجمہ

اور ہے ارجن ! جو اگیانی ہے ۔ جو شردھا رہت ہے ۔ اور جن کو آتما (کی ہستی) میں شک ہے ۔ وہ پرش دگیان مارگ یا پرمارتھ سے بھرشٹ ہو جاتا ہے ۔ اس سنشے آتمک (وہمی) پرش کا نہ یہ لوک ہے اور نہ پرلوک ہے ۔ اور نہ اُسے (کہیں) سکھ ہے ۔ اور اس کی بڑی درگتی ہوتی ہے ۔ وہ سدا دُکھی رہتا ہے ۔ (۴۰)

دوہا

اگیانی شردھا رہت سنشے آتم جو ئے (۴۰) لوک اُرو پرلوک میں نشٹ ہوئے جن سوئے

योगसंन्यस्तकर्माणं ज्ञानसंछिन्नसंशयम् ॥
आत्मवन्तं न कर्माणि निबध्नन्ति धनंजय ॥४१॥

یوگ سنیست کرمانم ۔ گیان سنچھن سنشیم (۴۱) آتم ونتم نہ کرمانی نبدھ ننتی دھننجے

ترجمہ

ہے ارجن ! نشکام کرم یوگ سے جس نے کرموں کو تیاگ دیا ہے ۔ یعنی پھل کی خواہش سے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے ۔ آتم گیان سے جس کے تمام شکوک مٹ گئے ہیں ۔ اس آتم گیانی پرش کو کرم بندھن میں نہیں ڈالتے (۴۱)

دوہا

کرم تیاگے یوگ سے گیان ہوں سنشے جال (۴۱) اے ارجن ! باندھیں نہیں کرم آتم تے کال

तस्मादज्ञानसंभूतं हृत्स्थं ज्ञानासिनात्मनः ॥
छित्त्वैनं संशयं योगमातिष्ठोत्तिष्ठ भारत ॥४२॥

تسماد اگیانم سمبھوتم ہرت ستھم ۔ گیان آسنا آتمنا (۴۲) چھتوئینم ۔ سنشیم یوگم آتشٹھو اتشٹھ بھارت

ترجمہ

اس لئے ہے بھارت [illegible] اور اگیان سے پیدا ہوئے

ہردے میں بیٹھے ہوئے اپنے اس سنشے کو گیان رُوپی تلوار سے کاٹ کر یدھ کے لئے کھڑا ہو۔ (۴۲)

دوہا

اُٹھ اب گیان کرپان سے ہردے سنشے کاٹ (۴۲) اے بھارت اگیان تج پکڑ یوگ کا باٹ ۱ راستہ

شریمد بھگوت گیتا میں گیان کرم سنیاس یوگ نامی چوتھا ادھیائے ختم

(بھیشم پرب میں ادھیائے ۲۸ ختم)

چوتھے ادھیائے کا خلاصہ

گیان کرم رُوپی سنیاس کا راز بتلاتے ہوئے بھگوان نے سب سے پہلے گیان مئے برہم کے ذریعے یہ کرم کیسے ہو رہا ہے۔ یہ بتلانے کے لئے سُورج۔ منو۔ اکشواکو کی پرم پرا بتلائی۔ (جس کی تشریح کی جا چکی ہے) اور آتما کے اننت جنم کرموں کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے دِویہ جنم کرم کا ذکر کیا۔ اور سنسار کے دُکھ دُور کرنے اور بھگتوں کی رکھشا کے لئے ایشور آتما کس طرح پرگٹ ہوتی ہے۔ یہ بھی بتا دیا۔ مگر یہ جنم کرم دویہ ہیں۔ اور اس دِویہ جنم کرم کو جو جانتا ہے۔ وہ بھی پرماتما میں مل جاتا ہے۔ یہ دویہ گیان سب کو کیسے ہو سکتا ہے؟ سب کی کامنائیں مختلف ہیں۔ اور جن کی جیسی کامنائیں (خواہشیں) ہیں۔ ویسے ہی رُوپ سے وہ ایشور کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور جیسی اُپاسنا کرتے ہیں ویسا ہی پھل پاتے ہیں ایشور کے دِویہ جنم کرم کا راز یہی ہے۔ کہ ایشور کو کوئی بندھن نہیں ہے۔ کوئی کامنا نہیں ہے۔ کوئی خواہش نہیں ہے۔ اس طرح ایشور کو جو جانتا ہے۔ وہ بھی بندھن رہت ہو جاتا ہے۔ ایشور کرم کرتا ہے۔ مگر بندھن رہت ہے۔ ممکشو بھی کرم کر کے بندھن رہت ہوتے ہیں۔ مگر کرم کیا ہے؟ یہ جاننا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے بھگوان نے کرم کا سدھانت بتلا دیا۔ وہ کیا ہے؟ یت چت (انتہ کرن کو بس میں کر کے) اور اندریوں کو جیت کر یگیہ کرنا۔ بارہ قسم کے یگیوں کا تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اور اُن میں سب سے سریشٹ گیان یگیہ کو بتا کر آخر میں فرمایا۔ کہ یگیہ کر کے باقی بچے ہوئے امرت کا بھوگ کرنے سے ہی پرم پد (موکش) کی پراپتی ہوتی ہے۔ گیان پراپت ہوتا ہے۔ اس گیان کے لئے گورو کی شرن میں جانے کا اپدیش دیا اور بتایا۔ کہ گورو سے وہ گیان پراپت ہونے پر تمہارا سب موہ نشٹ ہو جائے گا۔

بھیشم پرب

پانچواں اُدھیائے

میں ادھیائے ۲۹ اُنتیس

سنیاس یوگ

گیان ہی پرم پُرشارتھ ہے۔ یہ بھگوان برابر کہتے چلے آ رہے ہیں۔ اور ارجن کو یہ بھی بتلاتے آئے ہیں۔ کہ تم کرم کرو۔ یگیہ کے لئے کرم کرو۔ لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) کے لئے کرم کرو۔ اور چوتھے ادھیائے کے آخیر میں انہوں نے ارجن کو یہ بھی بتلایا۔ کہ سدگرو کے چرنوں کی شرن لے کر گیان پراپت کرو جس سے تمہارا موہ سدا کے لئے دور ہو جائے۔ برابر گیان کی ہی مہما کو سنکر ارجن کے دل میں پھر شک پیدا ہوا۔ کہ ہو نہ ہو۔ گیان کی نسبت کرم یوگ بہت گھٹیا ہے۔ مگر بھگوان نے جب آخر میں پھر کرم دیدھ کرنے کے لئے کہا۔ تب ارجن نے اس شک کو رفع کر لینا ہی مناسب سمجھا اور اس نے بھگوان سے پوچھا۔ گیان اچھا ہے یا کرم؟ یہ صاف صاف بتلائیے۔ چونکہ گیان سے ارجن کو کرم تیاگ کر کے سنیاس (چھوڑ دینے) کی ہی رغبت ہوتی ہے یعنی وہ گیان کا مطلب کرم سنیاس (کرموں کے چھوڑ دینے) کو ہی سمجھتا ہے اس لئے بھگوان اس پانچویں ادھیائے میں یہ تبلائیں گے۔ کہ سنسار کو چھوڑنا یا سنسار بندھن سے مکت ہونا یا سنیاس اصل میں کیا چیز ہے۔

(अर्जुन उवाच)

संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि ॥
यच्छ्रेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥१॥

ارجن اُدواچ

سنیاسم کرمنام کرشن! پُنر یوگم چ شنسسی ۱۱ یچ چھریے ایت یور یکم تنمے بُروہی سُنشچیتم

ترجمہ

ارجن نے پوچھا۔ ہے کرشن۔ آپ کرموں کے سنیاس کی اور پھر نشکام کرم یوگ کی تعریف کرتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں میں جو نشچے کیا ہوا (فیصلہ شدہ) کلیان کاری (مانگ) ہووے۔ اس کو میرے لئے کہئے۔ (۱)

دوہا

کرموں کا کہ تیاگ پھر کرو یوگ اُپدیش ۱۱ دونوں میں جو ہو بھلا ایکو کہئے اِیش

(श्री भ० उवाच) संन्यासः कर्मयोगश्च निःश्रेयसकरावुभौ ॥
तयोस्तु कर्मसंन्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते ॥२॥

شری بھگوان اُدواچ

سنیاسا کرم یوگشچ نشریے اس کراو بھو ۱۲ تیو استو کرم سنیاسات کرم یوگو وششیہ تے

ترجمہ

(اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری بھگوان بولے ہے ارجن) کرموں کا سنیاس[1] (تیاگ) اور نشکام کرم یوگ[2] یہ دونو ہی پرم کلیان کے کرنے والے ہیں۔ مگر ان دونو میں بھی کرموں کے سنیاس سے نشکام کرم یوگ (ساد ہن میں آسان ہونے) سے سریشٹ ہے۔ (۲)

دوہا

کرم یوگ اُرو تیاگ یہ دیویں مکتی دوئے (۲) پر اس کرم تیاگ سے کرم یوگ شُبھ ہوئے

تشریح — کرم تیاگ سے مراد گیان یوگ میں مستعد ہو کر کرم کا تیاگ ہے۔ حصول گیان کی خاطر اگر کوئی کرم چھوڑ دیتا ہے تو وہ بھی موکش کا ساد ہن ہے۔ اور کرم یوگ بھی۔ تو بھی اس تیاگ سے کرم یوگ اس لئے اچھا ہے کیونکہ کرم یوگ سے دوہری پوجا پرماتما کی ہوتی ہے۔ کرم کے ذریعے بھی اور گیان کے ذریعے بھی اس لئے اس میں پھسلنے کا خطرہ نہیں ہے۔ لیکن کرم کے تیاگ کا ہر کس و ناکس کو ادھکار نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بلا وجہ سُستی سے کرم کا تیاگ کریگا تو وہ تیاگ اس کے لئے نرک کا ساد ہن بن جائے گا۔

ज्ञेयः स नित्य संन्यासी यो न द्वेष्टि न काङ्क्षति ॥

निर्द्वन्द्वो हि महाबाहो सुखं बंधात्प्रमुच्यते ॥३॥

گیئے آ سا نتیہ سنیاسی یو نہ دویشٹی نہ کانکھشتی (۳) نر دوند دو ہی مہا باہو سُکھم بندھات پرمچیہ تے

ترجمہ

اس لئے اے ارجن! جو پُرش نہ کسی سے (دویش (دشمنی) کرتا ہے۔ اور نہ کسی چیز کی خواہش کرتا ہے۔ وہ نشکام کرم یوگی ہمیشہ سنیاسی ہی سمجھنے کے یوگیہ ہے۔ کیونکہ راگ دویش سکھ دکھ وغیرہ دوندوں سے رہتا ہوا پُرش آسانی سے سنسار روپی بندھن سے چھوٹ جاتا ہے (۳)

دوہا

جان اُسے تیاگی سدا اچھیا دویش جو رہت (۳) ہو جاتا نر دوند سے شیگھر بندھن رہت

تشریح — ہے ارجن! سچا سنیاسی وہ ہے جو نہ کسی سے نفرت کرتا ہے۔ اور نہ کسی سے پریم کرتا ہے۔ جو کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ سکھ اور دکھ کو یکساں سمجھتا ہے۔ ایسا انسان کرم کرتا ہوا بھی پکا سنیاسی ہے۔ مطلب یہ کہ راگ دویش کو چھوڑ کر نشکام کرم کرنیوالا پُرش ہی سچا سنیاسی ہے۔

सांख्य योगौ पृथग्बालाः प्रवदन्ति न पण्डिताः ॥

[1] من۔ اندریہ اور جسم کے ذریعے ہونے والے سمپورن کرموں میں کرتا پن کے تیاگ کو کرم سنیاس کہتے ہیں اور سمتو بدھی[2] (نشکام بھاؤ) سے بھگوان کے لئے کرموں کا کرنا کرم یوگ کہلاتا ہے۔

एकमप्यास्थितः सम्यगुभयोर्विन्दते फलम् ॥४॥

سانکھیہ یوگو پرتھک بالا پروونتی نہ پنڈتا (۴)۔ ایکم اپ آستھتا سمیگ اُبھیو رونڈتے پھلم

ترجمہ

(اور) ہے ارجن! مندرجہ بالا (سنیاس) ور نشکام کرم یوگ کو بالک (اگیانی لوگ) ہی الگ الگ ہی کہتے ہیں۔ نہ کہ پنڈت لوگ (کیونکہ دونوں میں سے) ایک میں بھی اچھی طرح لگا ہوا پرش دونوں کے پھل رُوپ پرماتما کو پراپت کرلیتا ہے (۴)

دوہا

سانکھیہ یوگ جو بھن کہیں بالک پنڈت ناہیں (۴)، ہوئے ایک میں تھر پُرش دونوں ہی پھل پاہیں

تشریح

گیان اور کرم دونوں کا پھل پرم آنند کی پراپتی ہی ہے۔ جو شخص نشکام کرم کرے گا۔ اس کا انتہ کرن ضرور ہی شدھ ہوگا۔ اور اسے گیان پراپت ہوگا جس سے اُسے موکش مل جائیگی۔ اور جو شخص گیان یوگ میں لگا ہے۔ وہ بھی من۔ اندریوں اور شریر سے ہونے والے کرموں میں کرتاپن کو تیاگ کر اسی موکش روپ پرم آنند کو پراپت ہوگا۔

यत्सांख्यैः प्राप्यते स्थानं तद्योगैरपि गम्यते।

एकं सांख्यं च योगं च यः पश्यति स पश्यति॥५॥

یت سانکھئی پراپیہ تے ستھانم تدیوگئی رپی گمیہ تے (۵)۔ ایکم سانکھیم چا یوگم چا یاہ پشیہ تی سا پشیہ تی

ترجمہ

جس پرم دھام (موکش) کو سانکھیہ والے (گیانی لوگ) پراپت کرتے ہیں۔ اسی کو یوگ والے (نشکام کرم یوگی) بھی پراپت ہوتے ہیں۔ جو سانکھیہ اور یوگ کو ایک ہی دیکھتا ہے۔ وہی حقیقت میں دیکھتا ہے (۵) مطلب یہ کہ جو گیان میں کرم اور کرم میں گیان کو دیکھتا ہے۔ وہی گیانی ہے۔ (۵)

دوہا

گیانی یوگی ایت ہیں دوؤ سِدھی ایک (۵) گیانی سو جو لکھت ہے سانکھ یوگ کو ایک

संन्यासस्तु महाबाहो दुःखमाप्तुमयोगतः ॥

योगयुक्तो मुनिर्ब्रह्म न चिरेणाधिगच्छति॥६॥

سنیاسستو مہاباہو دُکھم آپتم ایوگتاہ (۶)۔ یوگ یکتو منی ربرہم نچرین آدھی گچھتی

ترجمہ

مگر ہے ارجن! نشکام کرم یوگ کے بغیر سنیاس (من۔ اندریوں اور جسم سے ہونے والے سمپورن کرموں میں کرتاپن کا تیاگ) ہونا کٹھن ہے اور یوگ میں لگا ہوا (نشکام کرم یوگی) منی برہم پرماتما کو جلد ہی پراپت ہو جاتا ہے۔ (۶)

دوہا

پر اے ارجن کٹھن ہے یوگ بنا سنیاس (۶)، یوگ یکت منی شیگھر ہی پاتا ہے برھم واس

تشریح مطلب یہ کہ بنا نشکام کرم کئے کرموں کے بندھن سے چھٹکارہ یعنی سنیاس ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ نشکام کرموں کے بغیر راگ دویش وغیرہ دور ہوکر چت کی شدھی نہیں ہوسکتی۔ اور جب تک چت شدھ نہ ہو جائے تب تک سنیاس (کرموں میں کرتاپن کا تیاگ) ہونا کٹھن ہے۔ ہاں نشکام کرم یوگ کرنے والا وچار وان پرش گیان وان ہوکر جلدی پرماتما کو پراپت کرلیتا ہے۔

کس پرش کو کرموں کا بندھن نہیں ہوتا

योगयुक्तो विशुद्धात्मा विजितात्मा जितेन्द्रियः ॥
सर्वभूतात्मभूतात्मा कुर्वन्नपि न लिप्यते ॥७॥

یوگ یُکتو وِشُدھ آتما۔ وِجت آتما جِتندریہ (۷) سروبھوت آتم بھوت آتما کُروَن اپی نہ لِپیہ تے

ترجمہ

جو نشکام کرم یوگی ہے (پھل کی خواہش کو تیاگ کر کرم کرتا ہے) جس کا چت بالکل شدھ ہے۔ جس نے اپنے من کو جیت لیا ہوا ہے۔ جس نے اپنی اندریوں کو بس میں کر لیا ہوا ہے۔ اور جو سب جگہ آتما کو ہی دیکھتا ہے (سب پرانیوں میں ایک ہی آتما کو دیکھتا ہے وہ لوک سنگرہ کے لئے یا سوبھاؤ سے) کرم کرتا ہوا کبھی کرموں کے بندھن میں نہیں پھنستا ہے

دوہا

یوگ یُکت شدھ آتما۔ آتم اندریہ جیت (۷) رہے سدا نرلیپ وہ کر آتم سوں ہت

नैव किंचित्करोमीति युक्तो मन्येत तत्त्ववित् ॥
पश्यञ्शृण्वन्स्पृशञ्जिघ्रन्नश्नन्गच्छन्स्वपञ्श्वसन् ॥८॥
प्रलपन्विसृजन्गृह्णन्नुन्मिषन्निमिषन्नपि ॥
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेषु वर्तन्त इति धारयन् ॥९॥

نیو کنچت کرومیتی یُکتو منیہ تے تتو وِت (۸) پشین شرنون سپرشن جِگھرن اشنن گچھن سوپن شوسن پرلپن وِسرجن۔ گرہن۔ اُنمشن نمشن اپی (۹) اندریانی اندریارتھیشو ورتنت اِتی دھارین

ترجمہ

تتو کو جاننے والا۔ نشکام کرم یوگی تو دیکھتا ہوا۔ سنتا ہوا۔ چھوتا ہوا۔ سونگھتا ہوا۔ کھاتا ہوا۔ چلتا ہوا۔ سوتا ہوا سانس لیتا ہوا۔ بولتا ہوا۔ کسی چیز کو چھوڑتا ہوا۔ کسی چیز کو گرہن کرتا ہوا (لیتا ہوا) اور آنکھوں کو کھولتا ہوا اور بند کرتا ہوا بھی سب اندریاں اپنے اپنے ارتھوں (وشیوں) میں کام کرتی ہیں۔ اس طرح سمجھتا ہوا بلاشبہ ایسا مانے کہ میں کچھ بھی نہیں کرتا ہوں (۸-۹)

دوہا

دیکھے کھائے ارسُنے ۔ چھوئے یُوں سُونگھے گیانی (۸) بولے ۔ سوئے ارچلے رہالنس جوں پرانی
ہہ آنکھیں کھولے بند کرے بیت اویت جگ ماہیں (۹) مانے برتیں اندریاں ہی وِشیوں کے ماہیں

تشریح تتو کو جاننے والا یعنی آتما کا سچا گیان رکھنے والا جس نے راگ اور دویش دونو کو اپنے اندر سے نکال باہر کیا ہے ۔ وہی تتوگیانی ہے ۔ پرماتمانے آنکھ ۔ ناک ۔ کان وغیرہ اندریاں عبث نہیں بنائیں ۔ تو بھی جس کام کے لئے پرماتمانے انہیں بنایا ہے ۔ اس کے علاوہ ان سے پاپ کرم بھی ہوتا ہے ۔ مگر یہ پاپ کرم تبھی ہوتا ہے ۔ جب انسان آتما کو بھول کر راگ دویش کے پھندے میں پھنس جاتا ہے ۔ جب اندریاں راگ دویش سے آزاد ہوتی ہیں ۔ تب وہ پرماتما کی آگیا کے مطابق وہی کرم کرتی ہیں جن کے لئے پرماتمانے انہیں بنایا ہے ۔ جب انسان اس حالت کو پہنچ جائے ۔ کہ سبھی کام راگ دویش چھوڑ کر پرماتما کے حکم کے مطابق ہی کرے ۔ تبھی سمجھنا چاہیئے ۔ کہ وہ کچھ نہیں کرتا ۔ اس سے پہلے نہیں ۔ کیونکہ ب.... تو جو کچھ پرماتما اس سے کراتے ہیں ۔ وہی کام اس سے ہوتا ہے ۔ اس لئے وہ اکرتا ہے ۔

ब्रह्मण्याधाय कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा करोति यः ॥
लिप्यते न स पापेन पद्मपत्र मिवाम्भसा ॥ १० ॥

برہمنیہ آدھائے کرمانی ۔ سنگم تیکتوا کروتی یاہ (۱۰) لپیتے نہ سا پاپین پدم پترم اِوامبھسا (۱۰)

ترجمہ

جو پُرش پرماتما کے ارپن کر کے اور آسکتی (کرم پھل کی خواہش) کو تیاگ کر کرم کرتا ہے ۔ وہ پانی سے کمل کے پتے کی طرح پاپ میں لپت (غلطان) نہیں ہوتا ہے (۱۰)

دوہا

برہم ارپن کر سنگ تج کرم کرے جو تات (۱۰) لپت نہ ہووے پاپ میں جیوں کنول کا پات

कायेन मनसा बुद्ध्या केवलै रिन्द्रियै रपि ॥
योगिनः कर्म कुर्वन्ति सङ्गं त्यक्त्वात्मशुद्धये ॥ ११ ॥

کایین منسا بدھیا ۔ کیولئی اندری رپی (۱۱) یوگی نا کرم کروَنتی سنگم تیکتوا آتم شدھیے

ترجمہ

اپنے انتہ کرن کی شدھی کے لئے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر (نشکام کرم) یوگی لوگ اپنے تن ۔ من ۔ بدھی اور صرف اندریوں سے بھی کرم کرتے ہیں ۔ (۱۱)

دوہا

تن ۔ من ۔ بدھی اندریہ سے کیول ہو سنگ رہت (۱۱) یوگی کرتے ہیں کرم ۔ آتم شدھی ہیت

بندھن کا کارن ہونے سے یہاں پاپ سے مراد پاپ اور پن دونو ہی ہیں ۔ یعنی وہ کرم کرتا ہوا بھی پاپ اور پن کے بندھن میں نہیں پڑتا ۔ کیونکہ وہ پرماتما کی مرضی کے مطابق کرم کرتا ہے

تشریح دراصل کرموں میں سنگ (واسنا یا خواہش) کا تیاگ ہی سچا تیاگ (سنیاس) ہے۔ نہ کہ خود کرم کا تیاگ۔ یہ واسنا یا کامنا ہی جسے سنگ کہتے ہیں۔ چت کو ناپاک بناتی ہے۔ اس لئے اس کے تیاگ سے چت کی شدھی ہوتی ہے۔

نشکامی کرم بندھن سے چھوٹتا ہے اور سکامی بندھن میں پھنستا ہے

युक्तः कर्मफलं त्यक्त्वा शान्तिमाप्नोति नैष्ठिकीम्॥
अयुक्तः कामकारेण फले सक्तो निबध्यते ॥१२॥

یکتا کرم پھلم تیکتوا۔ شانتم آپنوتی نیشٹھکیم (۱۲) ایکتا کام کارین پھلین سکتو نبدھیہ تے

ترجمہ

نشکام کرم یوگی کرموں کے پھل کو پرمیشور کے ارپن کرکے (بھگوت پراپتی رُوپ) سچی شانتی کو پراپت ہوتا ہے اور سکامی (پھل کی اچھا سے کرم کرنے والا) پُرش پھل میں آسکت ہوا کامناؤں کے ذریعے (کرم بندھن میں) بندھ جاتا ہے (۱۲)

دوہا

کرموں کے پھل تیاگ سے یکت شانتی پائے (۱۲) پھل آسکت ایکت نر۔ بندھن میں پڑ جائے

تشریح جو آدمی سارے کرم نشکام بھاو سے ایشور ارپن کرکے کرتا ہے۔ وہ کرموں کے بندھن سے چھوٹ کر ایشور کو پراپت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی بھاونا کرموں کے پھل میں نہیں ہوتی۔ بلکہ ایشور میں ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو پرش پھل کی خواہش سے کرم کرتا ہے۔ وہ اس خواہش کی وجہ سے اُس کرم کے بندھن میں پھنس جاتا ہے۔ اور ایشور کو پراپت نہ کرکے اس خواہش میں ہی جکڑا ہوا آواگون کے چکر میں گھومتا رہتا ہے۔ کیونکہ اس کی بھاونا ایشور میں نہیں بلکہ پھل کی خواہش میں ہوتی ہے۔ اس طرح کرم تو ایک ہی ہے۔ مگر وہ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرنے سے سنسار کے بندھن سے چھڑاتا ہے۔ اور پھل کی خواہش رکھ کر کرنے سے سنسار میں باندھتا ہے۔

सर्वकर्माणि मनसा संन्यस्यास्ते सुखं वशी
नवद्वारे पुरे देही नैव कुर्वन्न कारयन् ॥१३॥

سروکرمانی منسا سنیسیہ آستے۔ سُکھم وشی (۱۳) نو دوارے پرے دیہی نیو کرواں کارین

ترجمہ

جتندریہ (شدھ انتہ کرن) والا پرش (جیو) من سے سب کرموں کو تیاگ کر (اندریاں اندریوں کے ارتھوں میں برتتی ہیں ایسا مان کر) نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کچھ کراتا ہوا نو دروازوں والے شہر (جسم) میں (سچدانند پرماتما کے سروپ میں مگن ہوا) سکھ سے رہتا ہے (۱۳)

دوہا

سب کرموں کو چھوڑ کر من سے آتم راج (۱۳) نو دوارے پور میں بسے سکھ سے ہو نشکاج

تشریح

نو دروازوں والا شہر ہمارا یہ جسم ہی ہے۔ اس میں دو آنکھ ۔ دو کان ۔ دو ناک کے سوراخ ۔ ایک منہ یہ سات سر کے دروازے ہیں اور مل موتر تیاگنے کے نیچے کے دو دروازے ملا کر کل نو دروازے اس شہر کے ہیں۔ اسی کو برہم پوری ۔ اندر پوری اور دیو پوری وغیرہ بھی کہتے ہیں جب اپنی اچھا پرماتما کی اچھا کے آدھین ہو گئی۔ تو کرتا کرانا سب پرماتما کا ہی ہو گیا۔ اس لئے وہ چیتندر یہ پرش سب کرم کرتا ہوا بھی ان سے الگ تھلگ ایک رس رہتا ہے۔

नकर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः ॥
नकर्म फल संयोगं स्वभावस्तु प्रवर्त्तते ॥१४॥

نہ کرترِ توم نہ کرمانی لوکسیہ سرجتی پربھو (۱۴) نہ کرم پھل سنیوگم سوبھاوستو پرورتتے

ترجمہ

پربھو (پرماتما یا آتما) لوگوں کے نہ کرتاپن کو نہ کرموں کو اور نہ کرم پھل کے سنیوگ کو رچتا ہے۔ بلکہ یہ سب سوبھاو سے ہی ہوتا رہتا ہے۔ دیا یہ سب کچھ پرکرتی ہی کیا کرتی ہے (۱۴)

دوہا

نہ کرتا نہ کرم ہی نہ اس کا پھل ایشس (۱۴) رچتا ہے سوبھاو سے پرگٹ ہوت ہمیش

تشریح

پرماتما انسانوں کو کرتا نہیں بناتا۔ یعنی وہ آکر کسی کو یہ نہیں بتاتا۔ کہ تم کرم کرو۔ نہ وہ اس کرم کا ہی پھل دیتا ہے۔ انسان آزاد ہے۔ وہ خود کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ اور جو کرتا ہے۔ اس کا پھل بھی اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب پرکرتی کے نیم انوسار ہی ہوتا ہے۔ یہاں جس طرح پربھو کا ارتھ پرماتما ہوتا ہے۔ ویسے اس کا ارتھ شریر کا پربھو یعنی آتما بھی ہے۔ جو کہ پرماتما کی طرح ہی بذات خود اکرتا ہے۔ پرکرتی کے گن (سوبھاو) ہی کرم کراتے ہیں۔ اور اگیان کی وجہ سے پرش یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں کرتا ہوں۔ ایشور کرتا ہے جتنے کرم ہوتے ہیں۔ وہ سب پرکرتی یا سوبھاو سے ہی ہوتے ہیں

اگیان سے جیو موہت ہوتا ہے

नादत्ते कस्यचित्पापं न चैव सुकृतं विभुः ॥
अज्ञानेनावृतं ज्ञानं तेन मुह्यन्ति जन्तवः ॥१५॥

نادتّے کسیہ چت پاپم نہ چیو سکرتم وبھو (۱۵) اگیانین آورتم گیانم تین موہینتی جنتوا

ترجمہ

وبھو یعنی شریر کا سوامی آتما نہ کسی کے پاپ کرم کو اور نہ ہی کسی کے شبھ کرم کو گرہن کرتا ہے چونکہ اگیان (مایا) سے گیان ڈھکا ہوا ہے اس سے سب جیو موہت ہو رہے ہیں (۱۵)

دوہا

نہ لیوے وہ پنیہ کو نہ لیوے وہ پاپ (۱۵) گیان ڈھکا اگیان سے دھوکہ کھاوے آپ

تشریح: پہلے شلوک میں کہا گیا ہے۔ کہ آتما نہ کچھ کرتا ہے نہ کراتا ہے۔ وہ شدھ بدھ سروپ ایک رس ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر لوگ آتما کو کرنے والا کیوں مانتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگیان سے گیان ڈھکا ہوا ہے۔ اس لئے لوگ آتما کو پن اور پاپ کے گرہن کرنے والا مانتے ہیں۔ دراصل یہ آتما سارے وکاروں سے بے تعلق رہتا ہے اور یہ (پن اور پاپ کے) وکار انتہ کرن میں ہی ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے جس کو لوگ نہ سمجھ کر دھوکہ کھاتے ہیں۔ مگر جب انسان گیان کی مدد سے حقیقت کو سمجھ جاتا ہے۔ تب دھوکہ نہیں کھاتا

ज्ञानेन तु तदज्ञानं येषां नाशितमात्मनः ॥
तेषामादित्यवज्ज्ञानं प्रकाशयति तत्परम् ॥१६॥

گیانین تو تدا گیانم یے شام ناشتم آتمنا (۱۶) تیشام آدتیہ وجگیانم پرکاشئتی تت پرم

ترجمہ

مگر جن کا وہ انتہ کرن کا اگیان آتما کے گیان سے ناش ہو گیا ہے۔ اُن کا وہ گیان سورج کی طرح اُس سچدانند گھن پرماتما کو پرکاشت کرتا ہے (۱۶)

دوہا

جن کا یہ اگیان ہوا گیان تتو سے ناش (۱۶) گیان کرے وہ سوریہ سم گیان تتو پرکاش

تشریح: اگیان جس نے جیووں کے گیان پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ اور جس سے لوگ دھوکہ کھا کر سنسار میں موہے جاتے ہیں جب آتم گیان سے نشٹ ہوتا ہے۔ تب وہی آتم گیان پربرھم کو اس طرح دکھا دیتا ہے جس طرح سورج تاریکی کو مٹا کر سب چیزوں کو دکھا دیتا ہے۔ اب آتم گیان کا پھل کہتے ہیں

तद्बुद्धयस्तदात्मानस्तन्निष्ठास्तत्परायणाः ॥
गच्छन्त्यपुनरावृत्तिं ज्ञाननिर्धूतकल्मषाः ॥१७॥

تد بدھیا تد آتمانس تنشٹھا تت پرایناہ (۱۷) گچھنتی اپنراورتم گیان نردھوت کلمشا

ترجمہ

اُسی پربرھم میں ہی جن کی بدھی لگی ہوئی ہے۔ اسی میں جن کا چت لگا ہوا ہے۔ اسی پرماتما میں جن کی ستھتی دگھری شردھ ہے۔ اور اسی کو جنھوں نے اپنا سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ اور گیان سے جن کے سارے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ وہ پرم گتی کو پراپت ہو جاتے ہیں یعنی مکت ہو جاتے ہیں۔ (۱۷)

دوہا

جن کی بدھی آتما۔ نشٹھا ایشور ماہیں (۱۷) ایسے گیانی پاپ تج پرم گتی کو جاہیں (۱۷)

اب بتلاتے ہیں۔ کہ گیانی (ایشور پراین مہاتما) سب جیووں کو اپنے سمان دیکھتا ہے

विद्याविनयसंपन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ॥

शुनि चैव श्वपाके च पण्डिताः समदर्शिनः ॥१८॥
وِدیاوِنے سمپنے برہمنے گوی ہستنی (۱۸) شنی چیو شوپاکے چا۔ پنڈتا۔ سمدرشنا

ترجمہ

(ایسے وہ) گیانی جن ودیا اور وِنے (علم) والے براہمن ہیں گئو۔ ہاتھی کُتّے اور چانڈال میں سم بھاؤ سے ...... دیکھنے والے (سم درشی[ع]) ہوتے ہیں (۱۸)

دوہا

براہمن گئو ہاتھی اُرو کُتا اور چنڈال (۱۸) پنڈت جن سب میں رہیں سم درشی سب کال

تشریح — ایشور پراپن گیانی مہاتماؤں کا گیان اتنا اونچا ہو جاتا ہے۔ کہ جیسا کلیان وہ ایک وِدوان اور سداچاری براہمن کا چاہتے ہیں۔ ویسا ہی کلیان وہ ایک چنڈال کا بھی چاہتے ہیں۔ اتنا ہی کیوں وہ تمام مخلوق کا ویسا ہی کلیان چاہتے ہیں۔ یعنی پرماتما کی ساری مخلوق کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ اُن میں کسی بھی جیو کے لئے نفرت کا بھاؤ نہیں رہتا۔

براہمن اور چنڈال میں تو کرم کا بھید ہے۔ اور گئو۔ ہاتھی و کُتّے میں جاتی کا بھید ہے۔ مطلب یہ کہ کرم یا جاتی کے بھید کو بالائے طاق رکھ کر جو سب میں آتما کو یکساں دیکھتے ہیں۔ اور کسی سے نفرت نہیں کرتے۔ وہی پنڈت یعنی گیانی ہیں۔

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः ॥
निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्माद् ब्रह्मणि ते स्थिताः ॥१९॥
اِہ ایو۔ تیر جِتا۔ سرگو۔ ییشام۔ سامئے۔ استھِتم منا (۱۹) نِردوشم ہی سمم برہم تسمات برہمنی تے ستھتا

ترجمہ

جن کا من سمتو بھاؤ (سب میں ایک آتما کو دیکھنا) میں ستھت (قائم) ہے۔ انہوں نے جیتے جی سارے سنسار کو جیت لیا ہے۔ چونکہ برہم ہی نِردوش (بے عیب) اور سم (سمان) ہے اس لئے وہ (سم درشی گیانی) سچدانند پرماتما میں ہی ستھت ہیں

دوہا

جن کے من سمتا بسی تن جیتا سنسار (۱۹) دوش رہت سم برہم ہی ہے اُن کا آدھار (۱۹)

تشریح — جو سب پرانیوں میں ایک ہی آتما کو دیکھتا ہوا سب کا بھلا چاہتا ہے۔ اس پرش نے سارے سنسار کو جیت لیا ہے۔ کیونکہ سب پرانی اس کا بھلا چاہتے ہیں۔ ایسے پرش جیون مکت ہوتے ہیں۔ یعنی اس دنیا میں رہتے

ع۔ سم درشی۔ سب میں برابر۔ یعنی وکار سے رہت جو برہم ہے۔ اس کے دیکھنے والے۔ سب میں ایک برہم کو دیکھنے والے ہوتے ہیں (شنکر آچاریہ) ظاہرا طور پر براہمن۔ گئو۔ کُتّا وغیرہ میں آتما بہت مختلف معلوم ہوتا ہے مگر آتما کی اصلیت جاننے والے پنڈت لوگ گیان سروپ سے سب جگہ سم درشی ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ یہ اختلاف پرکرتی یا مادے کا ہے۔ آتما کا نہیں۔ آتما تو سب جگہ گیان سروپ ایک جیسا ہے (شری رامانج آچاریہ)

ہوئے بھی برھم میں رہتے ہیں۔ کیونکہ برہم ہی بے عیب اور سم درشی ہے۔ اب جس طریقے سے کام کرتے ہوئے کرم یوگی کو یہ سم درشتا پراپت ہوتی ہے۔ اُس کا اُپدیش کرتے ہیں

न प्रहृष्येत्प्रियं प्राप्य नोद्विजेत्प्राप्य चाप्रियम्॥
स्थिर बुद्धिरसंमूढो ब्रह्मविद् ब्रह्मणि स्थित:॥२०॥

نہ پرہرشییت پریم پراپیہ نو اُدوجیت پراپیہ چا اپریم
ستھر بُدھیر اسموڑھو۔ برھم وِت برہمنی استھتا (۲۰)

ترجمہ

پریہ (پیاری۔ دلپسند چیز کو یعنی جس کو لوگ پیاری سمجھتے ہیں) کو پراپت ہو کر خوش نہ ہو۔ اور اپریہ (ناپسند جس کو لوگ ناپسند یا بری سمجھتے ہیں) کو پاکر دُکھی نہ ہو۔ ایسا ستھر بُدھی (قائم العقل) اور گیانی برہم ویتا پُرش ستچدانند گھن پربرمھ پرماتما میں ہی ستھت ہے (۲۰)

دوہا

دُکھ میں دُکھ مانے نہیں نہ سُکھ میں آنند (۲۰) تھر بدّھی گیانی پُرش پائے برھم آنند

گیانی کا اکھشے سُکھ

बाह्य स्पर्शेष्वसक्तात्मा विन्दत्यात्मनि यत्सुखम्॥
स ब्रह्म योग युक्तात्मा सुखमक्षय मश्नुते॥२१॥

باہیہ سپرشیش وسکت آتما۔ وِندتی آتمنی یت سُکھم (۲۱) سا برہم یوگ یُکت آتما سُکھم اکھشیئم۔ اشنُوتے

ترجمہ

(اور) باہر کے وشیوں میں یعنی سنسارک بھوگوں میں جس کا چِت پھنسا ہوا نہیں ہے۔ وہ پہلے اپنے آپ میں (اپنے انتہ کرن میں) شانتی کے سکھ کو پاتا ہے۔ اور پھر وہ پرش برھم میں دھیان یوگ سے اپنے آتما کو لگا کر (برھم میں دھیان لگا کر) اکھشے (کبھی نہ ختم ہونے والے) آنند کو انو بھو کرتا ہے (۲۱)

دوہا

باہیہ وشیوں کو تجے پائے آتم سُکھ (۲۱) برہم یوگ سے پائے پھر وہ پرماتم سُکھ

تشریح — آتما اور پرماتما کے دیکھنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ انسان پہلے بیرونی وشیوں سے اپنے من کو ہٹا کر اپنے آتما کا دھیان کرتا ہے۔ اور آتم ساکھشات کر کے پھر پرماتما کو دیکھتا ہے۔ جیسے کہ شویتا شویتر اُپنشد میں لکھا ہے۔ جیسے مٹی سے لتھڑا ہوا رتن دھونے سے چمکدار ہو کر جگمگانے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جسم کا مالک آتما بھی اپنے اصلی

سروپ کو دیکھ کر شوک (رنج والم) سے چھوٹ کر کرتارتھ (نہال) ہوجاتا ہے۔ اور پھر جب سادھ دھان ہو کر دیپک کی مانند اپنے آتما سے پرماتما کو دیکھتا ہے۔ جو اجنما (جنم نہ لینے والا) اٹل (نہ ٹلنے والا) اور سب سے زیادہ شد ھ ہے تب اس دیو پرماتما کو جان کر وہ جنم مرن کی پھانسی سے چھوٹ کر برھم میں ہی لین ہوجاتا ہے۔ شوتیا شویتر اپنشد ۲-۱۴ ۲-۲۵ اور مطلب یہی ہے۔ کہ پہلے اپنے آتما کے درشن ہوتے ہیں جس سے آتمک سکھ ملتا ہے۔ اس کے بعد پرماتما کے درشن ہوتے ہیں۔ اور اس سے پرماتم سُکھ ملتا ہے۔ جس کے برابر دنیا میں اور کوئی سکھ نہیں ہے۔ اور یہ دُنیوی وِشے سُکھ تو اس کے سامنے کچھ چیز ہی نہیں ہیں۔

ये हि संस्पर्शजा भोगा दुःखयोनय एव ते ॥
आद्यन्तवन्तः कौन्तेय न तेषु रमते बुधः ॥२२॥

یے ہی سنسپرشجا بھوگا دُکھ یونیا ایوتے (۲۲) آدانت ونتا کونتیہ نہ تیشو رمتے بدھا

ترجمہ

(اور) جو (یہ) اندریہ اور وشیوں کے سنیوگ سے پیدا ہونے والے سب بھوگ ہیں۔ وہ اگرچہ وِشئی پرشوں کو سُکھ رُوپ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر وہ بلاشبہ دُکھ کا ہیتو ہیں۔ اور آدی انت والے (فانی) ہیں (اس لئے) ہے ارجن! بدھیمان گیانی پُرش اُن میں نہیں پھنستا (۲۲)

دوہا

دُکھ کے کارن ہیں سبھی وِشے جنیہ یہ بھوگ (۲۲) اے ارجن نہیں بھولتے اس میں گیانی لوگ

تشریح دُنیا میں جس قدر بھی وِشے بھوگ ہیں۔ اُن کا آخری نتیجہ ہمیشہ دُکھ ہی ہوتا ہے۔ جیسے بیٹے کے پیدا ہونے پر جو سکھ ہوتا ہے۔ وہ اس کے ناش ہو جانے یا بدچلن ہوجانے پر جاتا رہتا ہے۔ اور اُلٹا بھاری دُکھ ہوتا ہے اسی طرح باقی دُنیوی سُکھوں کے بارے میں بھی سمجھ لینا چاہئے۔ جب دُنیوی بھوگوں میں سُکھ نہیں۔ تب ان کو تیاگ کر آتم سُکھ کی کھوج کرنا ہی پرم پرشارتھ ہے۔ مگر کام کرودھ وغیرہ وِشے اس آتم سُکھ کے دشمن ہیں۔ اس لئے آتم سکھ کا ادھکاری بننے کے لئے ان کو قابو میں کرنا ضروری ہے۔ یہ کہتے ہیں

शक्नोतीहैव यः सोढुं प्राक्शरीरविमोक्षणात् ॥
कामक्रोधोद्भवं वेगं स युक्तः स सुखी नरः ॥२३॥

شکنوتی ہَیویا سوڑھم۔ پراک شریر وِموکشنات (۲۳) کام کرودھ اودبھوم ویگم سایکتاہ سا سکھی نراہ

ترجمہ

جو آدمی اس شریر کے چھوٹنے سے پہلے ہی کام اور کرودھ سے پیدا ہوئے ویگ (جذبے) کو برداشت کرنے کے قابل ہے۔ یعنی جس نے کام کرودھ کو سدا کے لئے جیت لیا ہے۔ وہ آدمی اس لوک میں یوگی ہے اور وہی سُکھی ہے (۲۳)

دوہا

جو کوئی اس جنم میں جیتے کام کرودھ (۲۳) سو یوگی ہے ارجن سکھی پرش سبُودھ

تشریح: اپنے حسب پسند وشئے کی خواہش کا نام کام ہے۔ اور اپنے مخالف وشئے سے دویش کا نام کرودھ ہے۔ کام کا جذبہ آنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور آنکھیں چہرہ وغیرہ کھِل جاتے ہیں۔ اور کرودھ کا جذبہ آنے سے سب اعضاء کانپنے لگتے ہیں پسینہ آتا ہے۔ ہونٹوں کو چباتا ہے۔ آنکھیں لال ہو جاتی ہیں۔ وغیرہ نشانات ہیں۔

योऽन्तः सुखोऽन्तरारामस्तथान्तर्ज्योतिरेव यः॥
स योगी ब्रह्म निर्वाणं ब्रह्मभूतोऽधिगच्छति॥२४॥

یوانتہ سکھو انتر آرام اس تتھا انترجیوتی ریو یہ (۲۴) سا یوگی برہم نِروانم برہم بھوتو ادھی گچھتی

ترجمہ

جو پرش نشچے کر کے اپنے آتما میں ہی سُکھ والا ہے (نہ کہ بیرونی وشیوں میں) اور جو آتما میں ہی رمن کرنے والا ہے (نہ کہ باہر) اور جو آتما میں ہی گیان والا ہے۔ یعنی جس میں آتم گیان کی جیوتی جگمگانے لگی ہے۔ وہ پرماتما میں لین ہوا یوگی برہم نروان کو پراپت ہوتا ہے۔ (۲۴)

دوہا

اپنے ہی اندر رہے جیوتی سُکھ آنند (۲۴) سو یوگی برہم لین ہو پائے برہمانند

تشریح: جو اپنے آتما میں ہی سکھ مانتا ہے۔ بیرونی وشیوں میں سکھ نہیں مانتا۔ جو آتما سے ہی تعلق رکھتا ہے بیرونی وشیوں سے تعلق نہیں رکھتا۔ جو صرف اپنے اندر ہی دیکھتا ہے۔ بیرونی وشیوں کو نہیں دیکھتا۔ ایسا مہا پرش برہم میں لین ہو کر برہم نِروان یعنی مکتی کے سُکھ کو پاتا ہے۔

लभन्ते ब्रह्मनिर्वाणमृषयः क्षीणकल्मषाः॥
छिन्नद्वैधा यतात्मानः सर्वभूतहिते रताः॥२५॥

لبھنتے برہم نِروانم رِشیا کھشین کلمشاہ (۲۵) چھِن دویدھا یتاتمانا سرو بھوت ہِتے رتاہ

ترجمہ

(اور) جن کے سب پاپ ناش ہو گئے ہیں جن کے سب شنوک (سنشے) مٹ چکے ہیں۔ اور جو سب پرانیوں کی بھلائی میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جن کا بھگوان کے دھیان میں چت ایکاگر ہو گیا ہے۔ ایسے رِشی (برہم گیانی) پرش برہم نروان کو پراپت ہو جاتے ہیں (۲۵)

دوہا

پاتے برہم آنند ہیں شُدھ چت یوگیش (۲۵) آتم رت سب کے ہِتو سنشے رہت ہمیش

تشریح: اس شلوک سے رشی کی تعریف معلوم ہو گئی۔ بھگوان کے کتھن انوسار رشی وہ ہے۔ کہ جس کے پاپ آتم گیان سے نشٹ ہو گئے ہیں۔ جس کے سب شنوک مٹ گئے ہیں۔ اور جو اندریوں کو بس میں کر کے سارے سنسار کی بھلائی میں لگا

ہوئی ہے۔

काम क्रोध वियुक्तानां यतीनां यत चेतसाम् ॥
अभितो ब्रह्म निर्वाणं वर्त्तते विदितात्मनाम् ॥२६॥

کام کرودھ وِیُکتا نام . ییتی نام یت چیتسام (۲۶) ابھی تو برہم نِروانم . ورتتے وِدِت آتمنام

ترجمہ

(اور) کام کرودھ سے رہت . جیتے ہوئے چت والے اور آتما و پرماتما کو ساکھشاتکار کئے ہوئے گیانی پرشوں کے لئے (برہم دُور نہیں) ان کو ہر وقت اور ہر جگہ برہم نِروان پراپت ہے (۲۶) مطلب یہ کہ جن میں کام کرودھ نہیں ہے . جن کے قابو میں ہے . جن کو آتم گیان ہو گیا ہے . وہ سدا مُکت ہی ہیں

دوہا

جیتیں کام کرودھ ارو من آتم پروین (۲۶) ایسے ہی یتی جن رہیں سدا ایش میں لین

دھیان یوگ سے ایشور پراپتی

کرم یوگ کے حقیقی سروپ ایشور کے لئے سب کرم کرنا اور یکسوئی (سم درشتا) وغیرہ کا بیان کر کے اس سے آتم سکھ اور برہم سکھ کی پراپتی کا اُپدیش بھگوان نے کیا ہے . اب آتم پراپتی کا اندرونی سادھن جو دھیان یوگ ہے . ان کا اگلے تین شلوکوں میں مختصراً ذکر کرتے ہیں اور پھر چھٹے ادھیائے میں مفصل بیان کرینگے۔

स्पर्शान्कृत्वा बहिर्बाह्यांश्चक्षुश्चैवान्तरे भ्रुवोः ॥
प्राणापानौ समौ कृत्वा नासाभ्यन्तर चारिणौ ॥२७॥
यतेन्द्रिय मनो बुद्धि मुनिर्मोक्ष परायणः ॥
विगतेच्छाभयक्रोधो यः सदा मुक्त एव सः ॥२८॥

سپرشان کِرتوا بہر باہیاں چکشو شچیوانترے بھرووُ (۲۷) پران اپانو سمو کرتوا ناسا بھینتر چارنو
یتے اندریہ منو بُدھر منیر موکھش پرائناہ (۲۸) وِگت اِچھا بھے کرودھو یا سدا مُکت ایو سا

ترجمہ

باہر کے وِشے بھوگوں کو (چنتن نہ کرتا ہوا) باہر ہی تیاگ کر اور آنکھوں کی درشٹی کو بھرکٹی (دونو بھووں) کے بیچ میں ٹھہرا کر ناک کے دونو سوراخوں میں وچرنے والے پران اور اپان وایو کو سم (برابر) کر کے (۲۷) اندریہ اور بُدھی کو جس نے بس میں کر لیا ہے اور جو موکھش پرائن[۱] منی اِچھا (کسی چیز کی کامنا کرنا) بھے (خوف یا بزدلی) اور کرودھ (غصہ) سے رہت ہے وہ سدا مُکت[۲] ہی ہے (۲۸)

[۱] موکھش پرائن . صرف حصول نجات ہی جس کی زندگی کا مقصد ہو۔

[۲] سدا مُکت ہی ہے . اس کا مطلب یہ ہے . کہ وہ جیتا ہوا بھی مُکت ہی ہے (شری دھر) سادھن کی اوستھا میں بھی مکت ہی ہے (شری رامانج)

دوہا

باہر کے سب تج وِشے درشٹی بھوؤں میں آن (۲۷) پران اپان کر سم کرے سدا الیش کا دھیان
جیتے اندریہ اور من۔ بدّھی بھیے ارو کرودھ (۲۸) سدا مکت وہ ہے منی اچھا رہت سُبودھ

تشریح شبد۔ روپ۔ رس وغیرہ اندریوں کے وِشے ہیں۔ یہ وشے بیرونی ہیں۔ یہ اپنی اپنی اندریوں کے ذریعے انتہ کرن کے اندر گھستے ہیں جیسے شبد یا آواز کان کے ذریعے اندر جاتی ہے۔ اور روپ آنکھوں کے ذریعے اندر جاتا ہے۔ اسی طرح باقی وشیوں کے بارے میں بھی سمجھ لیجئے۔ جب منش ان وشیوں کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ ان کا خیال نہیں کرتا۔ تب یہ وِشے باہر ہی رہتے ہیں۔ اندر نہیں گھس سکتے۔

۲- پران اپان کو سم کر کے یعنی روک کر کمبھک پرانا یام کر کے یعنی پران جس طریقے سے نہ ناک سے باہر نکلیں اور نہ اپان اندر داخل ہوں۔ بلکہ ناک کے بیچ میں ہی جس طرح وہ دونو رہیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ برابر کرنے سے مطلب ہے۔ آنکھوں کو دونو بھوؤں کے بیچ میں کر کے۔ یعنی نہ آنکھوں کو بند کرے نہ کھولے۔ بہت کھولنے سے بیرونی روپ وغیرہ دیکھنے سے دھیان باہر چلا جاتا ہے۔ اور بند کرنے سے نیند آنے لگتی ہے۔ پس دونو بھوؤں کے بیچ میں نگاہ رکھنا اور پران اپان کو ناک میں برابر کرے۔ یعنی ناک کے بیچ میں ہی سانس رہے۔ تیز نہ ہونے پاوے۔ ایسا کر کے جس موکش کے ابھلاشی پرش کے راگ دویش وغیرہ وِشے نشٹ ہو گئے ہیں۔ ایسا مہاتما سدا مکت ہی ہے

مندرجہ بالا طریقے سے جسم کو سادھ کر۔۔۔ اور پرانا یام کر کے کس کے دھیان سے مکتی ملتی ہے۔ یہ کہتے ہیں

भोक्तारं यज्ञ तपसां सर्व लोक महेश्वरम् ॥
सुहृदं सर्व भूतानां ज्ञात्वा मां शान्ति मृच्छति ॥२९॥

بھوکتارم یگیہ تپسام۔ سرولوک۔ مہیشورم (۲۹) سُہردم۔ سرو بھوتانام۔ گیاتوامام شانتم رچھسی

ترجمہ

اور ہے ارجن! مندرجہ بالا طریقے سے سادھن کرنے والا میر ابھگت مجھ کو یگیہ اور تپوں کا بھوگنے والا اور سمپورن لوکوں کے الیشور کا بھی الیشور اور سب پرانیوں کا سوارتھ رہت (بے غرض) پریمی (حقیقی طور سے) جان کر شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔ (۲۹)

دوہا

یگیہ ارو تپ کے بھوگتا۔ سب بھوتوں کے میت (۲۹) مجھ الیشور کو جان کر پائے سُکھ پُنیت

تشریح اس ادھیائے کے شلوک چودہ و پندرہ میں بھگوان نے بتلایا ہے۔ کہ الیشور کسی کے کرتاپن۔ کرم اور کرم کے پھل سنجوگ کو نہیں بناتا۔ اور کسی کا پاپ پُن بھی گرہن نہیں کرتا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ یہ سب پرکرتی کے ذریعے ہی ہوتا ہے اور پرکرتی کے نیموں کے انوسار ہوتا ہے جیسے راجہ کسی کو سزا نہیں دیتا۔ بلکہ قانون سزا دیتا ہے ویسا ہی سمجھئے۔ ورنہ پرکرتی کا کام پرماتما کی ستا کے بغیر نہیں چل سکتا۔ جیسے راجہ کے بنا دیا راجیہ (شکتی) کے بنا ابتری پھیل جاتی ہے اور ملک کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہو سکتا۔ انہیں معنوں میں بھگوان یگیہ اور تپ کے بھوگتا۔ سنسار کے

سچے منتر اور تینوں لوکوں کے ناتھ ہیں۔
نشکام کرم یوگ میں سارے یگیہ اور تپ اسی بھگوان کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اور بھگوان اُسے قبول کرتے ہیں۔
تپ اور یگیہ کا بھوگتا کہ کر بھگوان نے یہ بتلایا ہے۔ کہ نشکام کرم کرنا ہی پربھو کی سچی عبادت ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کا کرم سنیاس یوگ نامی پانچواں ادھیائے ختم

بھیشم پرب میں ادھیائے ۲۹ ختم

پانچویں ادھیائے کا خلاصہ

سنیاس اور نشکام کرم یوگ دونو ایک ہی ہیں۔ کیونکہ دونو کا اصول ایک ہے۔ سب کچھ کرتا ہوا بھی جو یہ سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ یہ سب اندریوں کا ہی وشئے بیوہار (وشیوں میں برتنا) ہے۔ اور برہم ارپن یو روک (برہم کو ارپن کرکے) اکرم کرتا ہے۔ وہ سب کچھ کرکے بھی اس سے الگ رہتا ہے (شلوک ۱۰ تا ۱۰) یہ سنیاس ہی ہے جب تک پرش کو پورن گیان نہیں ہوتا۔ تب تک یوگی آتم شدھی کے لئے کرم کرتا ہے۔ اور جب گیانی ہو جاتا ہے۔ تب وہ کرم نہیں کرتا۔ پرکرتی کرم کرتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ کرم کس طرح ہوتے ہیں (اس بات کو اچھی طرح وچار کر ذہن نشین کر لینا چاہیئے)

جیسے پرماتما کسی کے کرتاپن کرم یا کرم پھل کے سنیوگ کو نہیں بناتا۔ ویسے ہی میں کچھ نہیں کرتا۔ اس سچے گیان سے جس کا اگیان نشٹ ہو گیا ہے (وہ سنیاسی ہی ہے) اس کے سامنے پرم گیان پرکاشت ہوتا ہے جس سے وہ براہمن چانڈال وغیرہ سب کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ اس کا بھاو مٹ جاتا ہے۔ اس طرح وہ سم شریسٹ جو برہم ہے۔ اس میں مل جاتا ہے۔ وہ سب پرانیوں کی بھلائی میں لگا رہتا اور برہم نِروان کو پراپت کرتا ہے شلوک (۱۱ تا ۲۸) اس طرح سنیاس کا سدھانت بتلا کر نشکام کرم یوگ کا جو بیان ہوا۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ایسے سنیاس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اندریاں۔ من اور بدھی اپنے بس میں ہوں۔ اس کے بنا یہ یوگ سادھا نہیں جا سکتا۔ اور من اور بدھی کو بس میں کرنے کے لئے راگ دویش وغیرہ سنسارک وشیوں سے دور رہ کر ایشور کا دھیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگلے ادھیائے میں دھیان یوگ کا بیان کیا جاوے گا

بھیشم پرب

چھٹا ادھیائے

ادھیاسیا ایتی

دھیان یوگ

جیسا کہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ اندریہ۔ من اور بدھی کو اپنے بس میں کرنے کے لئے ایشور کے دھیان کی ضرورت ہے وشیوں سے دھیان ہٹا کر ایشور کی طرف جب تک نہ لگایا جائیگا۔ تب تک نہ وشے ہی چھوٹ سکتے ہیں۔ اور نہ من بدھی وغیرہ ہی اپنے بس میں ہو سکتے ہیں۔ اور من بدھی وغیرہ جب تک بس میں نہیں ہیں۔ تب تک کرم کے پھل کو چھوڑ کر نشکام کرم یوگ بھی سدھ نہیں ہو سکتا۔ پچھلے ادھیائے میں بھگوان نے یہ صاف کر دیا ہے کہ سنیاس اور یوگ دونوں کا سدھانت ایک ہی ہے اور سنیاس (کرتا پن کا تیاگ) کرم یوگ کے بنا یا کرم یوگ سنیاس کے بنا سدھ نہیں سکتا۔ اس کے سمجھنے کے لئے یوگ کی ضرورت ہے۔ جس کا بیان اس ادھیائے میں بالتفصیل کیا جائے گا

(श्रीभ॰ उवाच) अनाश्रितः कर्मफलं कार्यं कर्म करोति यः॥
स संन्यासी च योगी च न निरग्निर्न चाक्रियः॥१॥

(شری بھگوان اوواچ)

اَناشرِتا کرم پھلم کاریم کرم کروتی یاہ (۱) سہ سنیاسی چا یوگی چا نہ نراگنیر چا اکریا

ترجمہ

(اس کے بعد شری کرشن بھگوان بولے۔ ہے ارجن!) جو پُرش کرم پھل کو نہ چاہتا ہوا کرتویہ کرموں (فرائض منصبی) کو کرتا ہے۔ وہی سنیاسی اور یوگی ہے۔ نہ کہ صرف اگنی ہین[۱] اور کرم ہین[۲] (۱)

دوہا

جو کرتا کرتویہ ہے ہو پھل اچھا ہین (۱) سنیاسی یوگی وہی نہ کرم اگنی ہین

تشریح: کرم سنیاس یوگ یا نشکام کرم یوگ کا سادھن دھیان کے بنا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس ادھیائے میں دھیان یوگ کے بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت ہوئی ہے۔ مگر اس دھیان یوگ کو سب سے بہتر جان کر آدمی کرم سے متنفر نہ ہو جائے۔ اس لئے دھیان یوگ کا اُپدیش کرنے سے پہلے ہی بھگوان نے بتلا دیا ہے کہ دھیان یوگ میں کرم کے ترک کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ جو اپنے کرتویہ کرموں یعنی فرائض منصبی کو اچھی طرح سے کرتا ہے۔ وہی سچا یوگی اور سنیاسی ہے صرف اگنی ہوتر نہ کرنے یا دان تپ وغیرہ دوسرے شبھ کرموں کو چھوڑ دینے سے کوئی سنیاسی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سچا سنیاسی اور یوگی وہی ہے جو پھل کی خواہش کو ترک کر کے ہمیشہ دھرم کے کاموں میں لگا رہے۔ ایسا گرہستی بھی سنیاسی ہے۔

---

[۱] اگنی ہین۔ ہوم اور یگیہ جو اگنی میں کئے جاتے ہیں اُن سے رہت اور

[۲] کرم ہین۔ دان تپ وغیرہ دیگر شبھ کرموں سے رہت

यं संन्यासमिति प्राहुर्योगं तं विद्धि पाण्डव ॥
नह्यसंन्यस्तसंकल्पो योगी भवति कश्चन ॥२॥

یم سنیاسم اِتی پراہُور۔ یوگم تم وِدھی پانڈو (۲) نہ ہی اسنسٹ سنکلپو۔ یوگی بھوتی کشچن

ترجمہ

ہے ارجن! جس کو سنیاس کہتے ہیں۔ اُسی کو تو یوگ جان۔ کیونکہ سنکلپوں کو نہ تیاگنے والا کوئی بھی پُرش یوگی نہیں ہوتا۔ (۲)

دوہا

ارجن جو سنیاس ہے۔ جان اُسے تو یوگ (۲) بن سنکلپ تجے نہیں مِل سکتا ہے یوگ

تشریح

مطلب یہ کہ جبتک اچھے یا بُرے پھل کی واسنا من میں بنی رہے۔ تب تک اپنے کو یوگی نہ سمجھنا چاہیئے۔ جب سب خواہشات رُک جائیں۔ تب یوگ سدھ ہوتا ہے۔ اور یہی سچا سنیاس ہے۔
دھیان کے ساتھ کرم کا کیا تعلق ہے۔ یہ بتلاتے ہیں

आरुरुक्षोर्मुनेर्योगं कर्म कारणमुच्यते ॥
योगारूढस्य तस्यैव शमः कारणमुच्यते ॥३॥

ارُورکھشور منیر یوگم کرم کارنم اُچیہ تے (۳) یوگ آرُوڑھسیہ۔ تسیو۔ شمہ۔ کارنم اُچیہ تے

ترجمہ

جو منی یوگ میں آرُوڑھ ہونا چاہتا ہے۔ اس کے لیئے (نشکام بھاو سے) کرم ہی سادھن ہے اور (یوگ آروڑھ ہوجانے پر) اس منی کے لیئے شم (چت کی ستھرتا یا من کی شانتی) ہی سادھن ہے (۳)

دوہا

یوگی بننے کے لیئے سادھن کرم کہائے (۳) یوگ آروڑھ منش کا شم سادھن کہلائے

تشریح

یوگ کی بلند چوٹی پر چڑھنے کے لیئے کرم (نشکام بھاو سے اپنے کرتویہ کرم) کرنے کی ضرورت ہے۔ بنا اس کے کوئی سمتو بدھی یوگ (سب بھوتوں میں پرماتما کو ہی دیکھنا) کو پراپت نہیں کرسکتا۔ اور جب وہ یوگ کی چوٹی پر چڑھ جاوے۔ یعنی پرماتما کو ہی سب جگہ سم بھاو میں دیکھنے لگے۔ تب اس حالت کو قایم رکھنے کے لیئے شم (ترشنا کا تیاگ یا چت کی ستھرتا) کی ضرورت ہے۔ یعنی سدا چت کو ستھر کر کے سب ترشنا تیاگ کر ایشور میں ہی نہایت یکسوئی سے لین (مستغرق) رہنا۔ اگر ایسا دھیان نہ کیا جائیگا۔ تو سمتو بدھی یوگ پر قائم رہنا مشکل ہوجائے گا۔
اس طرح چت کو ستھر رکھنے یا من کو شانت رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ یہ کہتے ہیں۔

نوٹ

سنیاس اور یوگ کی ماہیت جاننے کے لئے ادھیائے ۳ کے حاشیہ میں ۲ و ۳ دیکھئے

यदा हि नेन्द्रियार्थेषु न कर्मस्वनुषज्जते ॥
सर्व संकल्प संन्यासी योगारूढस्तदोच्यते ॥४॥

یدا ہی نیندریارتھیشو نہ کرم سو نو سجتے (۴) سرو سنکلپ سنیاسی یوگ آرُوڑھ اس تداوچیہ تے

ترجمہ

جب پرش اندریوں کے وشیوں اور کرموں میں آسکت نہیں ہوتا۔ یعنی بے تعلق رہتا ہے۔ اور سب واسناؤں کو تیاگ دیتا ہے۔ تبھی اس کو یوگ آرُوڑھ کہتے ہیں (۴) مطلب یہ کہ یوگ آروڑھ ہو کر من کی شانتی کو بنائے رکھنے کے لئے اندریوں کے وشیوں اور کرموں سے بے تعلق رہنے اور سب واسناؤں کو تیاگ دینے کی ضرورت ہے۔

دوہا

جب ہووے نہ اندریہ وِشے کرم میں لین (۴) تیاگ سبھی سنکلپ تب یوگی ہو پروین

تشریح: جب تک اس (یوگ) کی چوٹی پر چڑھنے والے انسان کے دل میں ایک بھی کامنا (خواہش) اس کے اپنے لئے باقی ہے۔ اور جب تک اُسے کرتا پن کا ابھیمان ہے۔ یعنی جب تک اس کے دل میں یہ خیال بیٹھا ہوا ہے کہ میں فلاں کام کرتا ہوں۔ تب تک وہ یوگ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن جب تمام کامنائیں اس کے من سے نکل جاتی ہیں۔ اور جڑ چیتن سب میں ایک بھگوان کا جلوہ ہی دیکھنے لگ جاتا ہے۔ تب وہ یوگ آروڑھ (یوگ کی چوٹی پر چڑھا ہوا) کہا جاتا ہے۔

اپنا اُدھار آپ کرنا

उद्धरेदात्मनात्मानं नात्मानमवसादयेत ॥
आत्मैव ह्यात्मनो बन्धु रात्मैव रिपुरात्मनः ॥५॥

اُدھریدآتمنا آتمانم۔ نہ آتمانم اوسادییت (۵) آتمئوہی آتمنو بندھور آتمئو ریپور آتمنا

ترجمہ

آپ ہی اپنا (سنسار ساگر سے) اُدھار کرے۔ اور اپنے آتما (اپنے آپ) کو نیچے نہ گراوے۔ کیونکہ یہ جیو آتما آپ ہی اپنا متر ہے۔ اور آپ ہی اپنا دشمن ہے (۵) یعنی اور کوئی دوسرا دشمن اور دوست نہیں ہے

دوہا

سدا اُدھارے آتما۔ آتم سوں نہ گرائے (۵) بندھو ویری اپنا آتم ہی کہلائے

تشریح: انسان آپ ہی اپنا دوست اور آپ ہی اپنا دشمن ہے۔ اگر وہ چاہے۔ تو وہ نشکام بھاو سے سنسار کی بھلائی کے کام کر کے اپنا اُدھار کر سکتا ہے۔ اور اس طرح گیان وان ہو کر مکتی کا ادھکاری بن سکتا ہے

اور اگر وہ چاہے ۔ تو سنسارک وشے واسناؤں کام کرودھ وغیرہ کی پھانسی گلے میں ڈال کر نیچ اور ادنے اجونیوں میں بھٹکتا پھرے ۔ ترقی یا تنزلی دونو طرف جانے کے لئے اس سنسار میں سامان موجود ہیں ۔ جو لوگ اچھے کرم کرکے ترقی کی طرف قدم بڑھاتے ہیں ۔ یعنی اپنا سدھار آپ کرتے ہیں ۔ وہ تو اپنے آپ کے متر ہیں ۔ اور جو برے کام کرکے تنزلی کے گڑھے میں گرتے ہیں ۔ وہ آپ ہی اپنے دشمن ہوتے ہیں ۔ پس انسان کو اپنی ترقی آپ کرنی چاہیئے ۔ اور دوسروں کے بھروسے پڑے رہنے سے آتما نیچے گرتا ہے ۔ مہاتما اشٹا بکر جی نے کہا ہے " ہے بھائی ! اگر تو مکتی کی خواہش رکھتا ہے ۔ تو وشے واسناؤں کو زہر کی طرح ترک کردے ۔ اور دھیرج ۔ کشما ۔ اندریہ دمن ۔ دیا شانتی اور سچائی وغیرہ دھرم کے اصولوں کو اختیار کر ۔" جو اپنے دوست آپ ہیں ۔ وہ ایسا ہی کرتے ہیں

اس شلوک سے (SELF HELP) اپنی مدد آپ کرنے کی کیسی اچھی شکشا ملتی ہے ۔ جو زندگی کے ہر ایک پہلو میں انسان کو کام دے سکتی ہے ۔

बन्धुरात्मात्मनस्तस्य येनात्मैवात्मनाजित:॥
अनात्मनस्तु शत्रुत्वे वर्तेतात्मैव शत्रुवत॥६॥

بندھور آتما ۔ آتمنس تسیہ ۔ ییناآتمیو آتمنا جتاہ (۶) اناتمنستو شترو توے ۔ ورتیت آتمیو شتروؤت

ترجمہ

وہ آپ ہی اپنا متر ہے ۔ کہ جس نے اپنے آتما سے آتما کو (اپنے آپ کو) جیت لیا ہے ۔ اور جس نے اپنے آتما کے ذریعے اپنے آپ کو نہیں جیتا ہے ۔ اس کے لئے اس کا آتما ہی (بیرونی) دشمن کی طرح دشمن ہے ۔ یعنی وہ آپ ہی اپنے ساتھ دشمنی کر رہا ہے ۔

دوہا

جو جیتیں یہ آتما بندھو آتم ہوئے (۶) جو نہ آتم جت ہوئیں آتم ویری ہوئے

تشریح جس شخص نے اپنا آپ (من اور اندریوں سمیت اپنا جسم) آپ ہی کوشش کرکے جیت لیا ہے ۔ وہ شخص اپنا آپ ہی دوست ہے ۔ اور جس نے اپنا آپ (من اندریہ سمیت جسم) نہیں جیتا ہے ۔ یعنی جو اندریوں اور واسنا کا غلام ہے ۔ وہ اپنا آپ ہی دشمن ہے ۔ کہا بھی ہے سے

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا

जितात्मन: प्रशान्तस्य परमात्मा समाहित:॥
शीतोष्ण सुख दुःखेषु तथा मानाप मानयो:॥७॥

جت آتمنا پرشانتسیہ ۔ پرماتما سماہتیہ (۷) شیت اوشن سکھ دکھیشو تتھا مان آپمانیو

ترجمہ

جس نے اپنے آپ کو جیت لیا ہے ۔ اس کا من شانت رہتا ہے ۔ اور اس کا پرم آتما سردی ۔ گرمی ۔ دکھ سکھ

اور مان اپمان سب میں یکساں رہتا ہے۔ یعنی اس کا من ہر حالت میں ایکاگر رہتا ہے (۷)

دوہا

جیتا جس نے آتما ہو پرشنت مہان (۷) شیت اوشن سُکھ دُکھ سم اور مان اپمان

تشریح جس نے اپنے آپ کو جیت لیا ہے۔ وہ اپنا آپ ہی متر ہے۔ اس کی مترتا اس کے ساتھ یہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ شانت رہتا ہے۔ سردی۔ گرمی۔ سُکھ دُکھ۔ مان۔ اپمان سب حالتوں میں وہ یکساں رہتا ہے۔ یعنی ہمیشہ شانت رہتا ہے۔ اور جس نے اپنے آپ پر قابو نہیں پایا ہے۔ اس کا آتما ہی اس کا دشمن ہے۔ یعنی وہ سنسار کے وشے بھوگوں میں پھنس کر سدا دُکھی رہتا ہے۔ نہ اُسے شانتی ملتی ہے اور نہ سردی گرمی سُکھ دُکھ وغیرہ کی حالتوں میں وہ ایکاگر رہ سکتا ہے

ज्ञानविज्ञान तृप्तात्मा कूटस्थो विजितेन्द्रियः ॥
युक्त इत्युच्यते योगी समलोष्टाश्मकाञ्चनः ॥ ८ ॥

گیان۔ وِگیان ترپت آتما۔ کوٹستھو وِجِت اندریہ (۸) یکت اِتی۔ اُوچیہ تے یوگی سم لوشٹ اشم کانچنہ

ترجمہ

جس کا آتما گیان[1] وِگیان سے ترپت ہے۔ جو کوٹستھ[2] (وِکار رہت) ہے (جس کا من ڈانواں ڈول نہیں ہوتا) اور جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے۔ جس کے لئے مٹی۔ پتھر اور سونا برابر ہے۔ وہ یوگی یکت (پرماتما میں سم بھاؤ سے قائم) کہا جاتا ہے۔

دوہا

ترپت گیان وِگیان اور اندریہ جِت اوکار (۸) مٹی۔ پتھر۔ سُورن سم یوگی سوئی وِچار

सुहृन्मित्रार्युदासीन मध्यस्थ द्वेष्य बन्धुषु ॥
साधुष्वपि च पापेषु समबुद्धिर्विशिष्यते ॥ ९ ॥

سُوہرن متر آریو داسین۔ مدھیستھ۔ دویشیہ۔ بندھو شو
ساؤھوش وَپی چ پاپے شُو سم بُدّھر وِششیہ تے (۹)

ع۱ پرم آتما سے مراد یہاں جیو آتما ہی ہے۔ کیونکہ یہاں جیو آتما کا ہی بیان چل رہا ہے۔ پرم آتما اس لئے کہا۔ کہ وہ اپنی پہلی حالت (جس میں وہ راگ دویش وغیرہ میں پھنسا ہوا تھا) سے بہت اوپر چڑھ گیا ہے۔ پہلے وہ آتما تھا۔ اب پرم آتما یا مہاتما ہو گیا ہے

ع۱ گیان۔ جو گورو کے اُپدیش اور وید آدی ست شاستروں کے سوادھیائے سے ملے وہ گیان ہے۔ اور جو اپنے انوبھو سے ملے۔ وہ وگیان شری رامانج آچاریہ کہتے ہیں۔ کہ آتما کے سروپ کو جاننا گیان اور پرکرتی اور آتما کو الگ الگ جاننا وگیان کہلاتا ہے۔

ع۲ کوٹستھ۔ وشیوں کی نزدیکی میں بھی وکار سے رہت۔ بالکل شانت جس میں کوئی ہلچل نہیں ہوتی۔ ہر وقت اور ہر حالت میں یکساں رہنے والا

ترجمہ

جو آدمی سوہرد (سوارتھ رہت پریمی) متر۔ دشمن۔ اُداسین (پکشپات رہت) مدھستھ (دونو طرف کی بھلائی چاہنے والا) دویشی۔ بندھو بیں تیز سادھو (سداچاری) اور اسادھو (دراچاری) بیں بھی جو سمان بھاو والا ہے۔ یعنی جو ان سب کو یکساں نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ (یوگیوں میں سب سے) سرلیشٹ ہے۔

دوہا

شوہرد منتر ویری اُداسین بندھو ار دویش (۹) بھلے بُرے کو سم لکھے یوگی سوئی وشیش

تشریح — مٹی۔ پتھر اور سونے کو برابر سمجھنا اُتنے ہی پہنچے ہوئے پرش کا کام ہے۔ مگر وہ یوگی اس پرش سے بھی بہت اونچا پہنچ گیا ہے۔ جو دوست دشمن وغیرہ میں سم بدھی والا ہے

دھیان یوگ کی ودھی

योगी युञ्जीत सतत मात्मानं रहसिस्थित: ॥
एकाकी यत चित्तात्मा निराशीरपरिग्रह: ॥२०॥

یوگ یُنجیت سنتم۔ آتمانم۔ رہسی۔ ستھتاہ (۱) ایکاکی یت چِت آتما نِراشیر پری گرہ

ترجمہ

یوگی کو چاہیئے۔ کہ سدا ایکانت میں اکیلا ہی رہتا ہوا چت کو اپنے بس میں کر کے سب واسناؤں اور وشیوں (ممتا) کو تیاگ کر آتما کو پرمیشور کے دھیان میں لگاوے۔ یعنی یوگ ابھیاس کرے۔ (۱۰)

دوہا

یوگی بیٹھ الگ ار و چت آتم کر داس (۱۰) موہ مایا کو تیاگ کر کرے یوگ ابھیاس

تشریح۔ مطلب یہ کہ یوگی پرش کو دھیان لگانے کے لئے ایسی جگہ پسند کرنی چاہیئے۔ جو ایکانت میں ہو مرجہاں

ع۱ سوہرد۔ سچا متر۔ بدلے کا خیال نہ کر کے بھلائی کرنے والا (سری شنکر آچاریہ) سوبھاو سے ہی ہت چاہنے والا جیسے ماں باپ (شری شریدھر) بدلے کا خیال نہ کر کے بنا کسی تعلق یا رشتہ کے بھلائی کرنے والا۔۔۔ (مدھوسودن) ع۲ متر برابر کے خیرخواہ ع۳ دشمن۔ جو کسی وجہ سے ہمارے ساتھ بگاڑ رکھتا ہے۔ ع۴۔ دویشی جو بلا وجہ ہی ہمارا دشمن ہے۔ حاسد ع۵ اُداسین۔ جو دو جھگڑنے والوں میں دونو سے بے پرواہ رہتا ہے۔

ع۶ مدھستھ۔ جو دونو کا بھلا چاہتا ہے

ع۷ بندھو۔ یعنی رشتہ دار۔ چاچا، تایا، ماما وغیرہ

شور و غل ہرگز نہ ہو۔ اس دھیان یوگ کے ابھیاس کے لئے ذات پات یا عمر کا جھگڑا نہیں ہے۔ بلکہ ہر مرد ان اور ہر عمر کا آدمی دھیان یوگ کا عمل کر سکتا ہے۔ ایکانت میں رہنے سے یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ گھر بار اور گرہستی کو ترک کر دے۔ کیونکہ یوگ کا تعلق آتما سے ہے۔ بیرونی آڈمبروں سے نہیں۔ اب شری بھگوان یوگ کے لوازمات کا اُپدیش کرتے ہیں۔

آسن کیسا ہو؟

शुचौ देशे प्रतिष्ठाप्य स्थिरमासनमात्मनः ॥
नात्युच्छ्रितं नातिनीचं चैलाजिनकुशोत्तरम् ॥११॥
तत्रैकाग्रं मनः कृत्वा यतचित्तेन्द्रियक्रियः ॥
उपविश्यासने युञ्ज्याद्योगमात्मविशुद्धये ॥१२॥

شُچَو دیشے پرتشٹھا پیہ ستھرم آسنم آتمنا (۱۱) نہ اتی اُچھرتم نہ اتی نیچم چیلاجن کش اُترم
تتر ایکاگرم مناکرتوا یت چِت اِیندریہ کریا (۱۲) اُپ وِشیہ آسنے یُنجیاد یوگم آتم شُدھئے

ترجمہ شُدھ بھومی میں کُشا۔ مرگ چھالا اور وستر ہے اوپر جس کے ایسے اپنے آسن کو نہ بہت اونچا اور نہ بہت نیچا ستھر (اڈول) تیار کر کے (۱۱) اور اس... آسن پر بیٹھ کر اور من کو ایکاگر کر کے چت اور اندریوں کی حرکات کو بس میں کر کے انتہ کرن کی شدھی کے لئے یوگ ابھیاس کرے (۱۲)

دوہا

اونچ نیچ کر سم اُرو کرکے شُدھ استھان (۱۱) تھر آسن آرُوڑھ ہو چرم وستر کُش آن
پھر ایکاگر من کرے روک اِندریہ چِت (۱۲) آتم شُدھی کے لئے ہوئے یوگ ستھِت

تشریح شدھ بھومی۔ جو جگہ قدرتی طور سے ہی شدھ ہو۔ اور پھر اس کو لیپ پوت کر ستھرا بنا لیا جاوے۔ وہ آسن نہ بہت اونچا ہو نہ بہت نیچا۔ کیونکہ اونچی جگہ سے گرنے کا ڈر رہتا ہے۔ اور نیچی جگہ میں ہوا پوری طرح سے شدھ نہیں ہوتی ہے۔ پہلے کُشا بچھانی چاہئے۔ اس کے اوپر مرگ چھالا اور اس کے اوپر سفید کپڑا بچھانا چاہئے۔ اس آسن پر کس طرح بیٹھنا چاہئے۔ اب یہ اُپدیش کرتے ہیں۔

समं कायशिरोग्रीवं धारयन्नचलं स्थिरः ॥
संप्रेक्ष्य नासिकाग्रं स्वं दिशश्चानवलोकयन् ॥१३॥
प्रशान्तात्मा विगतभीर्ब्रह्मचारिव्रते स्थितः ॥
मनः संयम्य मच्चित्तो युक्त आसीत मत्परः ॥१४॥

سمم کائے شِرو گریوم۔ دھارین اچلم ستھراہ (۱۳) سمپریکشیہ ناسکاگرم سوم وِشاشچ اَن ولوکین

پرشانت آتما وِگت بھی. برہمچاری ورتے استھتا (۱۴) مناسنیمیہ مچتو. یکت آسیت مت پرا

ترجمہ

جسم (دھڑ) سر اور گردن کو سیدھا اور اڈول دھارن کر کے درڑھ ہو کر (اچھی طرح جم کر) اپنے ناک کے اگلے حصّے کو دیکھ کر دوسری اطراف کو نہ دیکھتا ہوا (۱۳) شانت آتما (شانت انتہ کرن والا) اور خوف سے رہت. برہمچریہ کا برت دھاری ساوودھان ہو کر من کو بس میں کر کے مجھ میں چت لگا کر اور میرے پراین (آسرے) ہو کر بیٹھے (۱۴)

دوہا

کنٹھ شیش کا یا سکل سم کر کرے اڈول (۱۳) ناس آگر لکھ نہ لکھے اور دِشا کو مول
شانت آتما بھے رہت. برہمچریہ برت دھار (۱۴) من سنیم کر دھیان مم بیٹھے مم آدھار

युञ्जन्नेवं सदात्मानं योगी नियतमानसः ।
शान्तिं निर्वाणपरमां मत्संस्थामधिगच्छति ॥१५॥

یُنجن ایوم. سدا آتمانم. یوگی نیت مانساہ (۱۵) شانتم نِروان پرمام مت سنستھام ادھی گچھتی

ترجمہ

اس طرح آتما کو سدا پرمیشور کے سروپ میں لگاتا ہوا من کو بس میں رکھنے والا یوگی برمھ میں ستھتی روپ پرم شانتی کو پاتا ہے (۱۵) یعنی مندرجہ بالا طریقے سے سدا اپنے آپ کو دھیان یوگ میں لگائے رکھنے والا یوگی من کو آدھین کر کے میرے اندر جو نِروان یعنی موکش کے دینے والی شانتی ہے. اسے پراپت کرتا ہے (۱۵)

دوہا

ایسے ہی من جیت کر یوگی کر کے دھیان (۱۵) پا جاتا ہے شانتی برہم روپ نروان

تشریح دھیان کرنے کے لئے جو جگہ ہو. وہ بہت پوتر ہو. ایسی ہو. کہ دیکھتے ہی دل خوش ہو جائے. اور اس میں پوتر وچار پیدا ہونے لگیں. من جہاں تک ممکن ہو. وہاں سے ہٹنے کی کوشش نہ کرے. ایسی جگہ میں آسن لگانا چاہیئے. کُشا کے آسن کے اوپر مرگ چھالا اور اس کے اوپر صاف سفید دھلا ہوا کپڑا. اس قسم کا آسن ہونا چاہیئے. بھگوان پتنجلی نے اپنے یوگ شاستر میں لکھا ہے کہ آسن ستھر (اڈول) اور سکھ دینے والا ہو. یہ آسن اونچا بھی نہ ہو اور نیچا بھی نہ ہو اسلئے آسن بالکل ہموار ہونا چاہیئے.

ایسے آسن پر بیٹھ کر من کو ایکاگر کر کے دھیان کرنا چاہیئے. دھیان کرتے وقت سر. گردن اور دھڑ بالکل ایک سیدھ میں رہے. اور نگاہ سب طرف سے ہٹ کر ناک کی نوک پر گڑی ہو.

سوال - اس طرح آسن جما کر دھیان کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب - ایسے دھیان سے من نرمل ہوتا ہے. وشیوں کی طرف سے من ہٹنے لگتا ہے اور ناپائیدار... وشے سکھ ناچیز معلوم ہونے لگتے ہیں. ایکھشے سکھ کا احساس ہونے لگتا ہے. اور ویراگ بڑھتے

بڑھتے آخرکار ابدی سکھ یا پرماتما کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ مگر یہ دھیان اوستھا کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے۔ اس کے لئے بڑے ضبط اور قاعدے سے چلنا پڑتا ہے۔ یہ سب باتیں شری بھگوان آگے بیان کرتے ہیں

اب اگلے دو شلوکوں میں یوگ ابھیاسی کے لئے کھانے پینے وغیرہ کے نیم بتلاتے ہیں۔

नात्यश्नतस्तु योगोऽस्ति न चैकान्तमनश्नतः ॥
न चाति स्वप्नशीलस्य जाग्रतो नैव चार्जुन ॥१६॥
युक्ताहार विहारस्य युक्तचेष्टस्य कर्मसु ॥
युक्तस्वप्नावबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥१७॥

نہ اتی اشنتستو یوگواستی۔ نہ چ ایکانتم انشنت (۱۶) نہ چاتی سوپن شیل اسیہ جاگرتو نیو چارجن
یُکت آہار وہار اسیہ۔ یُکت چیشٹسیہ کرمسو (۱۷) یُکت سوپن آوبودھ اسیہ یوگو بھونی دکھہا

ترجمہ

ہے ارجن! یہ یوگ نہ تو بہت کھانے والے کا سدھ ہوتا ہے۔ اور نہ بالکل نہ کھانے والے کا اور نہ زیادہ سونے کی عادت والے کا اور نہ زیادہ جاگنے والے کا (۱۶) بلکہ یہ دکھوں کا نشٹ کرنے والا یوگ یتھا یوگیہ (مناسب اندازہ اور بمحل) آہار وہار (خواب و خورش) کرنے والے کا اور کرموں میں یتھا یوگیہ چیشٹا کرنے والے کا (ٹھیک کام کرم کرنے والا کا) اور اندازے سے سونے والے اور جاگنے والے کا ہی سدھ ہوتا ہے (۱۷)

دوہا

نہ اتی بھوجن سے یوگ نہ بھوجن رہت (۱۶) نہ اتی ندرا سے اور نہ ہی ندرا رہت
یُکت آہار وہار اور کرم چیشٹا یُکت (۱۷) سووت جاگت یُکت ہو یوگی بندھن مُکت

تشریح

نیم (قاعدے) سے آہار وہار کرنے کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ایک تو ہر روز ٹھیک سمیہ پر بھوجن کھائے۔ اور دوسرے وہ اتنا ہی ہو کہ جس سے چت خوش رہے۔ اور طبیعت بھاری نہ ہو۔ یوگ شاستر میں بتلایا ہے۔ کہ پیٹ کے چار حصے مان کر دو حصے اناج سے بھرے اور تیسرے حصے میں پانی پہنچا دے۔ اور چوتھا حصہ ہوا کی آمد و رفت کے لئے چھوڑ دے۔

نیم سے وہار کرنے کا ارتھ یہ ہے۔ کہ گھومنا پھرنا یا ورزش بھی نیم سے ہو۔ اس یوگ کے لئے چلنے کی ورزش ہی کافی ہے۔ اور اس کا نیم یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ ایک یوجن یعنی چار کوس سے زیادہ نہ چلے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بالکل ہی نہ چلے۔ ایسا کرنے سے اندازہ کا وہار نہیں ہوگا۔ مطلب یہ کہ دو تین کوس چلنے کی ورزش ضرور ہونی چاہئے عام طور پر یہ مانا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں کو دماغی محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ ان کی تندرستی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ جتنے گھنٹے دماغی کام کرتے ہیں۔ کم از کم اتنے گھنٹے انہیں جسمانی ورزش بھی کرنی چاہئے۔

نیم سے سب کام کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ عبث کوئی بھی کام نہ کرے۔ عبث بکواس نہ کرے۔ عبث کہیں

آ ئے جائے نہیں اور ہر روز کام ٹھیک وقت پر اور باقاعدگی کے ساتھ کرے۔
نیم سے سونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ رات کے شروع اور آخیر کے حصّہ میں جاگتا رہے۔ درمیان میں سووے۔ یہ نیم جاگنے کا اور سونے کا ہوا۔ رات کو کم از کم چار یا ساڑھے چار گھنٹے ضرور سونا چاہیئے۔ اس طرح نیم سے چلنے سے جسم کے خون وغیرہ ساتوں دھاتیں ٹھیک مقدار میں رہتی ہیں۔ اور چت کی سنتوش ورتی بڑھ جاتی ہے اس سے چت ٹھکانے رہتا ہے۔

यदा विनियतं चित्त मात्मन्येवावतिष्ठते ॥
निस्पृहः सर्व कामेभ्यो युक्तइत्युच्यते तदा ॥१८॥

یدا وِنیتم چِتم آتمنئے وا او تِشٹھتے (۱۸) نِسپرِہا سرو کامے بھیو یُکت اِتی اوچیہ تے تدا

ترجمہ

اچھی طرح بس میں کیا ہوا چت جس وقت پرماتما میں ہی اچھی طرح لگ جاتا ہے۔ اس وقت ساری کامناؤں سے رہت ہوا پُرش یوگ یُکت (سِدھ یوگی) کہلاتا ہے (۱۸)

دوہا

رُکا ہوا سب اور سے یوگی آتم یُکت (۱۸) ہوا کامنا رہت وہ کہلاتا ہے مُکت

تشریح: مطلب یہ ہے۔ کہ جب انسان کا چت۔ ایکاگر ہو کر صرف پرماتما میں ہی مگن ہو جاتا ہے۔ تب اسے سنساری چیزوں سے کچھ سروکار نہیں رہتا۔ اور نہ اسے دیکھی یا ان دیکھی چیزوں کی چاہ رہتی ہے۔ تب وہ سِدھ یوگی کہلاتا ہے۔ اب یوگی کی ایکاگرتا یعنی حالت بخوبی کو ایک مثال سے واضح کرتے ہیں۔

यथादीपो निवातस्थो नेङ्गते सोपमा स्मृता ॥
योगिनो यत चित्तस्य युञ्जतो योग मात्मनः ॥१९॥

یتھا دِیپو نِوات ستھو نینگتے سوپما سمرِتا (۱۹) یوگنو یت چِت اسیہ یُنجتو یوگم آتمنا

ترجمہ

جس طرح ہوا سے خالی جگہ میں رکھا ہوا دیپک (چراغ) ڈولتا نہیں ہے۔ ویسی ہی حالت پرماتما کے دھیان میں لگے ہوئے یوگی کے جیتے ہوئے چت کی کہی گئی ہے (۱۹)

دوہا

جوں نرواتو دیش میں دیپک رہے اڈول (۱۹) یوگی یوگ ابھیاس میں رکھے چت اڈول

تشریح: جیسے ہوا سے خالی جگہ میں چراغ کی لاٹ (لو) ہلتی جلتی نہیں۔ اور پوری روشنی سے جلتی ہے۔ ویسی ہی حالت پرماتما کے دھیان میں مگن یوگی کے چت کی ہوتی ہے۔ یعنی اس کا چت کبھی اڈول پرماتما میں تحویت کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اور چت کے ایسا ہونے سے وہ یوگی بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اب آگے شری بھگوان یوگ کی حالت کا بالتشریح بیان کرتے ہیں:

यत्रोपरमते चित्तं निरुद्धं योग सेवया ॥
यत्र चैवात्मनात्मानं पश्यन्नात्मनि तुष्यति॥२०॥
सुखमात्यन्तिकं यत्तद्बुद्धिग्राह्यमतीन्द्रियम्॥
वेत्ति यत्र न चैवायं स्थितश्चलति तत्त्वतः॥२१॥
यं लब्ध्वा चापरं लाभं मन्यते नाधिकं ततः ॥
यस्मिन्स्थितो न दुःखेन गुरुणापि विचाल्यते॥२२॥
तं विद्याद् दुःख संयोग वियोगं योग संज्ञितं ॥
स निश्चयेन योक्तव्यो योगोऽनिर्विण्णचेतसा॥२३॥

یتروپرمتے چتم۔ نرودھم یوگ سیویا (۲۰) یتر چیوآتمنا۔ آتمانم۔ پشین آتمنی تُشئتی
سکھم آتینتکم۔ یت بُدھی گراہیم۔ اتیندریم (۲۱) ویتی یتر نہ چیوا ایم ستھت شچلتی تتوتا
یم لبدھوا چاپرم لابھم منیتے نا ادھکم تتا (۲۲) یسمین ستھتو نہ دُکھین گُرونا اپی وچالیہ تے
تم وِدیاد دُکھ سنیوگ دیوگم۔ یوگ سنگیہ تم (۲۳) سا نشچین یوکتویو۔ یوگو انِر ونچیتسا

ترجمہ

جس اوستھا میں یوگ ابھیاس سے بس میں کیا ہوا چت شانت ہو جاتا ہے۔ اور جس اوستھا میں پرمیشور کے دھیان سے شُدھ ہوئے آتما کے ذریعے پرماتما کو ساکھشات کرتا ہوا اسی میں سنتشٹ (مگن) رہتا ہے (۲۰) اور اندریوں سے پرے صرف شُدھ بُدھی سے ہی جاننے لائق جو اننت آنند ہے۔ اس کو جس حالت میں انوبھو کرتا ہے۔ اور جس حالت میں ایک بار ٹھیرا ہوا وہ یوگی پھر تتو (اصلیت) سے نہیں ڈولتا (۲۱) (اور پرمیشور کی پراپتی (روپ) جس لابھ (نفع عظیم) کو پا کر اس سے بڑھ کر اور کسی لابھ کو نہیں سمجھتا ہے۔ اور (بھگوت پراپتی کی) جس حالت میں ٹھیرا ہوا وہ یوگی بڑے بھاری دُکھ سے بھی چلایمان نہیں ہوتا ہے (۲۲) جو دُکھ روپی سنسار کے سنیوگ (تعلق) سے رہت ہے (جہاں دُکھ سدا کے لئے چھوٹ جاتا ہے) اس حالت کا نام یوگ ہے۔ ایسے یوگ کا ابھیاس بڑی مستعدی سے (کبھی نہ اکتا کر) اور نشچے پوروک (بڑے شوق) سے کرنا چاہئے۔ (۲۳)

دوہا

رُکا ہوا آرام جب کرے یوگ سے چت (۲۰) آتم آتم لکھ رہے جب آتم میں رت
بُدھی گراہی اتیندریہ جو ہے سُکھ مہان (۲۱) جس میں تھر ڈولے نہیں تتو سے بلوان
اور ادھک کچھ لابھ نہ مانے جس کو پائے (۲۲) جس میں بھاری دُکھ سے بھی ناہیں گھبرائے
دُکھ سنیوگ ویوگ کی جانے سنگیا یوگ (۲۳) کرنا چاہئے یتن سے پراپت ایسو یوگ

تشریح۔ جس حالت میں دُکھ ہمیشہ کے لئے چھوٹ جاتا ہے۔ یعنی اس کا سایہ بھی نہیں پڑتا۔ وہ یوگ کی

حالت ہے ۔ اس حالت میں آتما پرماتما کا سنیوگ ہو جاتا ہے ۔ پرماتما میں لین کر کے سب دُکھوں سے چھڑا دینے والا یہ اموِل یوگ صرف اُن پُرشوں کو حاصل ہوتا ہے ۔ جو کم ہمت نہ ہوں ۔ اور ناکامی ہونے پر بھی متواتر انتھک کوشش کرتے رہیں ۔ یعنی کبھی مایوس نہ ہوں ۔ اُداس نہ ہوں ۔ سچی شردھا رکھ کر ہمیشہ تازہ دم اور ہشّاش بشاش رہیں ۔ اس قسم کے لوگوں کو ضرور حصول یوگ کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اور اس راستے میں آنے والی دِکّتوں اور ناکامیوں کو بخوبی برداشت کرنا چاہیئے ۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے ۔ کہ اس میں تو دُکھ ہی دُکھ ہے ۔ پیچھے خوشی کس نے دیکھی ہے ۔ ایسا خیال کر کے اپنے دل کو کچا نہ کرے بلکہ مستعدی کے ساتھ متواتر کوشش جاری رکھنے سے پرماتما ضرور کرپا کرینگے ۔ ایسا مانے

وہ کوشش کیا ہے ۔۔ یہ بتلاتے ہیں ۔

संकल्प प्रभवान्कामांस्त्यक्त्वा सर्वानशेषत:॥
मनसैवेन्द्रियग्रामं विनियम्य समंतत:॥२४॥
शनै: शनैरुपरमेद्बुद्ध्या धृति गृहीतया ॥
आत्म संस्थं मन: कृत्वा न किंचिदपि चिन्तयेत॥२५॥

سنکلپ پربھوان ۔ کامانس تیکتوا سروان اشیشتاہ (۲۴) منسئی وِیندریہ گرامم ۔ وِنیم سمنتتاہ
شنئی شنئی راُپرمید بُدّھیا ۔ دھرِتی گرہیتیا (۲۵) آتم سنستھم مناکرتوا ۔ نہ کِنچِد اپی چنتئیت

ترجمہ

سنکلپ (نانا پرکار کی چت ورتیوں) سے پیدا ہونے والی سب کامناؤں کو پوری طرح سے تیاگ کر اور من سے سب اندریوں کو چاروں طرف سے اچھی طرح بس میں کر کے (۲۴) دھیرے دھیرے (ابھیاس کر کے) سب وشیوں سے من کو ہٹا لینا چاہیئے ۔ اور اس (من) کو پرماتما میں لگا کر (پرماتما کے سوائے) اور کسی وِشے کا چنتن نہ کرنا چاہیئے ۔ (۲۵)

دوہا

سب سنکلپوں کو تجے ہوئے کامنا رہت (۲۴) لیں میں کر سب اور سے من کو اِندریہ سہت
دھیرے دھیرے بُدھی سے ہو کر کے اُپرام (۲۵) چِنتا وِشیوں کی تجے کر آتم وِشرام

تشریح

من کا سوبھاؤ ہی چنچل ہے ۔ اس لئے وہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا ۔ ہمیشہ وشیوں میں ہی دوڑتا رہتا ہے ۔ مگر اس کو ان وشیوں کی طرف جانے سے روکنا چاہیئے ۔ اور پرماتما کے دھیان میں لگانا چاہیئے ۔ یہ من آسانی سے بس میں نہ ہوگا ۔ اس کے لئے انتھک کوشش کرنی پڑے گی ۔ وہ کوشش یہ ہے کہ جب جب وہ اپنے سوبھاؤ کی وجہ سے وشیوں میں جائے ۔ تب تب ہی اُسے لا کر پھر آتما میں لگا دینا چاہیئے ۔ بار بار ایسا کرنے سے چنچل من پرماتما میں پختگی سے ٹھہر جائے گا ۔ تب اُسے شانتی ملے گی ۔ اور دُکھ کا نام و نشان نہ رہے گا ۔

यतोयतो निश्चरति मनश्चञ्चलमस्थिरम् ॥
ततस्ततो नियम्यैतदात्मन्येव वशं नयेत् ॥२६॥

یتو یتو نسچرتی ۔ منش چنچلم استھرم (۲۶) تتس تتو نیمئے ایتد ۔ آتمنی ایو وشم نئیت

ترجمہ

(اگر جس کا من بس میں نہیں ہوا ہے ۔ اسکو چاہیئے کہ) یہ سنتھر نہ رہنے والا اور چنچل من جس جس کارن سے سنسارک پدارتھوں میں وچرتا ہے ۔ اس اس سے روک کر (بار بار) اسے پرماتما میں ہی لگاوے (۲۶)

دوہا

جہاں جہاں کو بھاگ کر یہ چنچل من جائے (۲۶) وہاں وہاں سے روک کر آتم ماہیں لگائے

تشریح ۔ مطلب یہ کہ جہاں جہاں سے یہ چنچل من دھیان کے وقت باہر نکل کر بھاگنا چاہیئے ۔ وہاں وہاں سے اسے کھینچ کر پرماتما میں لگانا چاہیئے ۔

دھیان یوگ کا پھل

प्रशान्तमनसं ह्येनं योगिनं सुखमुत्तमम् ॥
उपैति शान्तरजसं ब्रह्मभूतमकल्मषम् ॥२७॥

پرشانت من سم ہی اینم یوگنم ۔ سکھم اُوتم (۲۷) اُپیتی شانت رجسم برمھ بھوت اکلمشم

ترجمہ

کیونکہ جس کا من اچھی طرح سے شانت ہے ۔ اور جو پاپ سے رہت ہے ۔ اور جس کا رجوگن شانت ہو گیا ہے ۔ اور جو سچدانندگھن برہم میں مل گیا ہے ۔ اس یوگی کو اوتم سکھ پراپت ہوتا ہے (۲۷)

دوہا

رجس رہت نِس پاپ اور برمھ روپ یوگیش (۲۷) شانت چت نشچے لہیں اوتم سکھ ہمیش

युञ्जन्नेवं सदात्मानं योगी विगतकल्मषः ॥
सुखेन ब्रह्मसंस्पर्शमत्यन्तं सुखमश्नुते ॥२८॥

یُنجن ایوم سدا آتمانم ۔ یوگی ۔ وِگت کلمشاہ (۲۸) سکھین برہم سنسپرشم اتینتم سکھم اشنُوتے

ترجمہ ۔ (اور وہ) پاپ رہت یوگی اس طرح متواتر آتما کو پرماتما میں لگاتا ہوا سکھ پورک برہم پراپتی کے انت آنند کو انوبھو کرتا (پراپت کرتا) ہے (۲۸)

دوہا

اس پرکار دھیان سے لگاتار یوگیش (۲۸) برہمانند سکھ لبت ہے ہو نشپاپ ہمیش

सर्वभूतस्थमात्मानं सर्वभूतानि चात्मनि ॥
ईक्षते योगयुक्तात्मा सर्वत्र समदर्शनः ॥२९॥

سرو بھوت ستھم - آتمانم سرو بھوتانی چا آتمنی (۲۹) ایچھتے یوگ یکت آتما سروتر سم درشنا

ترجمہ

(اور ہے ارجن) جس کی آتما یوگ یکت ہو گیا ہے۔ (جس نے یوگ کی سدھی کر لیا ہے) وہ سب (بھوت پرانیوں) میں (برف میں پانی کی طرح) سم درشی ہو جاتا ہے۔ یعنی سب بھوتوں (جیووں) کے اندر اپنے آتما کو اور اپنے اندر (آتما میں) سب بھوتوں کو دیکھتا ہے (۲۹)۔

دوہا

یوگ یکت جس آتما سو سم درشی ہوئے (۲۹) سب میں آتم کو لکھے۔ آتم میں سب کوئے

تشریح: جس کا انتہ کرن یوگ میں لگ جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ برہما سے لے کر ایک گھاس کے تنکے تک میں ایک ہی آتما براجمان ہے۔ یا سب میں ایک ہی پرماتما کی ستا کام کر رہی ہے۔ کوئی اپنا پرایا نہیں ہے۔ اس طرح اسے سارے جگت میں ہر جگہ آتما ہی دکھائی دینے لگتا ہے۔ پرماتما سب آتماؤں کا آتما ہے۔ یوگی اس آتما کے آتما (پرماتما) کو بھی سب جگہ دیکھتا ہے۔ اب اس دیکھنے کا پھل کہتے ہیں۔

यो मां पश्यति सर्वत्र सर्वं च मयि पश्यति ॥
तस्याहं न प्रणश्यामि स च मे न प्रणश्यति ॥३०॥

یو مام پشیتی سروتر سروم چا مئی پشیہ تی (۳۰) تسیہ اہم نہ پرنشیامی سا چا مے نہ پرنشیہ تی

ترجمہ

جو پرش سارے پرانیوں (جملہ ذی روح) میں مجھ کو دیکھتا ہے۔ اور سب پرانیوں کو مجھ میں دیکھتا ہے۔ اس کے لئے میں چھپا نہیں رہتا ہوں۔ اور وہ میرے لئے چھپا ہوا نہیں رہتا ہے (۳۰) مطلب یہ کہ وہ مجھے پرتکش دیکھ لیتا ہے اور میں بھی اسے پرتکش دیکھتا ہوں۔ یعنی ہر وقت اس کے انگ سنگ رہتا ہوا اس کی رکھشا کرتا ہوں۔

دوہا

جو سب کو مجھ میں لکھے اور مجھ کو سب ماہیں (۳۰) وہ مو کو بھولے نہیں نہ میں اس کے تائیں

تشریح: جو شخص پرماتما کو سب جگہ دیکھتا ہے۔ اور سب کچھ پرماتما کے اندر دیکھتا ہے اس سے پرماتما الگ نہیں ہوتے۔ اور وہ بھی پرماتما سے الگ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ مجھ سے ایکی بھاو سے سنفت ہے۔ یعنی اس نے مجھ

۱؎ جیسے خواب سے جاگا ہوا پرش خواب کے سنسار کو اپنے اندر سنکلپ کے آدھار دیکھتا ہے۔ ویسے ہی وہ پرش سمپورن بھوتوں کو اپنے سرو ویاپی اننت چیتن آتما کے اندر سنکلپ کے آدھار دیکھتا ہے۔

ہیں اپنی ہستی کو ملا دیا ہے

सर्वभूतस्थितं यो मां भजत्येकत्वमास्थितः॥
सर्वथा वर्तमानोऽपि स योगी मयि वर्तते ॥३१॥

سرو بھوت ستھتم یو مام بھجتی ایکتوم آستھتا (۳۱) سرو تھا ورتمانو اپی۔ سا یوگی مئی ورتتے

ترجمہ

جو پرش سارے پرانیوں میں رہنے والے مجھ پرماتما کو ایکی بھاو (اننیہ بدھی) سے لینی یہ جان کر کہ سب جگہ ایک ہی آتما اور پرماتما ویاپک ہے۔ بھجتا ہے۔ وہ یوگی سب کرم کرتا ہوا بھی مجھ میں واس کرتا ہے (کیونکہ اس کے انوبھو میں میرے سوائے اور کچھ ہے ہی نہیں۔) (۳۱)

دوہا

جو موہے پوجے جان کر سرو ویاپک ایک (۳۱) موکو پراپت ہوت وہ کرکے کرم انیک

تشریح　پرماتما کے ایسے سچے بھگتوں میں جو سب پرانیوں پر دیا بھاو رکھتا ہے۔ وہ سب سے بڑا یوگی ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन॥
सुखं वा यदि वा दुःखं स योगी परमो मतः॥३२॥

آتم اوپمین سروتر۔ سمم پشیتی یو آرجن (۳۲) سکھم وایدی دکھم وا۔ سا یوگی پرمو متاہ

ترجمہ

ہے ارجن! جو یوگی اپنے جیسا ہی سب پرانیوں کو سم (ایک جیسا) دیکھتا ہے۔ اور سب کے سکھ دکھ کو اپنے سکھ دکھ جیسا ہی سمجھتا ہے۔ وہ یوگی سب سے سریشٹ مانا گیا ہے۔ (۳۲)

دوہا

اپنے سم جانے لکھے سب کے سکھ دکھ جوئے (۳۲) اے ارجن! ایسو پرش یوگی پورا ہوئے

تشریح　اس دھیان یوگ کا ابھیاس کرتا ہوا پرش یہ جانتا ہے۔ کہ سب جگہ پرماتما ہی ویاپک ہے۔ اور یہ جان کر بھی جو کرم کرتا ہے۔ وہ کرم کرتا ہوا بھی برہم میں ہی لین رہتا ہے۔ یہ بتلا کر بھگوان نے نشکام کرم یوگ کی فضیلت صاف طور پر بتلا دی۔ اور پھر اس نشکام کرم یوگ سے سب جگہ سم بدھی جس کی ہو گئی۔ اور ایسی سم بدھی سے جو سب کے سکھ دکھ کو جانتا ہے۔ یعنی سب کے دکھ دور کرنے کے لئے کرم کرتا ہے۔ جو سب کو اپنے جیسا دیکھتا ہوا سب کا سکھ ہی چاہتا ہے۔ اس یوگی کو سب سے اعلیٰ یوگی کہا ہے۔

مگر من کے چنچل ہونے کی وجہ سے ارجن اس طرح کی سم بدھی (سب کو ایک جیسا جاننا) کے حصول کو بہت مشکل خیال کرتا ہے۔ اس لئے وہ شری بھگوان سے سوال کرتا ہے

(अर्जुन उवाच)　योऽयं योगस्त्वया प्रोक्तः साम्येन मधुसूदन।

एतस्याहं न पश्यामि चञ्चलत्वात्स्थितिं स्थिराम् ॥३३॥
चञ्चलं हि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद्दृढम् ॥
तस्याहं निग्रहं मन्ये वायोरिव सुदुष्करम् ॥३४॥

(ارجن اوواچ)

یو ایم یوگس تو یا پروکتا سامیئن مدھوسودن (۳۳) ایتسیا اہم نہ پشیامی چنچل توات ستھتم ستھرام
چنچل ہی منا کرشن ۔ پرماتھی بلود درڑھم (۳۴) تسیا ہم نگرہم منیے وایورو سودشکرم

ترجمہ

اس طرح بھگوان کے اُپدیش کو سُن کر ارجن بولا ۔ ہے مدھوسودن ! جو یہ سمتو بدھی یعنی سب جگہ سم درشٹی رکھنے کا (دھیان) یوگ آپ نے کہا ہے ۔ اس میں من کی چنچلتا کے باعث بہت دیر تک ٹھیرنے والی حالت میں نہیں دیکھتا ہوں ۔ یعنی یہ من کے چنچل ہونے کی وجہ سے بہت دیر تک نہیں ٹھیر سکتا ۔ (۳۳) کیونکہ ہے کرشن ! یہ من بڑا چنچل ضدی ۔ بلوان اور درڑھ ہے ۔ اس کو روکنا (بس میں کرنا) میرے خیال میں ایسا ہی ہے ۔ جیسے کوئی ہوا کو روکنے کی کوشش کرے ۔ (۳۴)

دوہا

کہا آپ نے جو کرشن سم بدھی یہ یوگ (۳۳) کیسے چنچل من کرے پراپت ایسو یوگ ،
چنچل ہے یہ من کرشن ہٹھی بہت بلوان (۳۴) وایو سم رکتا نہیں یہ من اے بھگوان

(श्रीभ. उवाच) असंशयं महाबाहो मनो दुर्निग्रहं चलम् ॥
अभ्यासेन तु कौन्तेय वैराग्येण च गृह्यते ॥३५॥

اسنشیم مہاباہو منو درنگرہم چلم (۳۵) ابھیاسین تو کونتیے ویراگیئن چ گرہیتے

(شری بھگوان بولے) ترجمہ

ہے مہاباہو ارجن ! اس میں شک نہیں ۔ کہ من بڑا چنچل اور مشکل سے بس میں آنے والا ہے ۔ مگر ہے کنتی نندن ! ابھیاس اور ویراگ سے یہ بس میں لایا جا سکتا ہے ۔ (۳۵)

(شری بھگوان بولے)

نشچے من چنچل اتی ۔ درنگرہ ہے بیر (۳۵) پر ابھیاس ویراگیہ سے رک جاتا ہے دھیر

تشریح اس شلوک کے پہلے نصف حصے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ من کو ہٹھ سے روکنا مشکل ہے ۔ اور دوسرے آدھے کا یہ مطلب ہے ۔ کہ کوشش کرنے سے یہ روکا جا سکتا ہے ۔ جیسے آنکھوں کو بند کر لینے سے دیکھنے اور کانوں کو بند کرنے سے سننے سے روک سکتے ہیں ۔ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ اندریوں کو بھی روک سکتے ہیں ۔ ایسے تو من کو صرف ہٹھ سے روک رکھنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے ۔ اس لئے اس کو تدبیر سے روکنا چاہئے ۔ وہ تدبیر

کیا ہے؟ ابھیاس اور ویراگیہ - ابھیاس سے چت ٹھیرتا ہے - اور ویراگیہ سے وشئے واسنائیں اکھڑتی ہیں - جو کہ من کو باہر کے وشیوں میں لے جایا کرتی تھیں

ابھیاس - بھگوان کی پراپتی کے لئے جپ تپ - بھجن پوجن میں من کو لگانا ابھیاس اور سنسارک وشئے واسناؤں سے چت کو ہٹانا ویراگیہ ہے

یوگ ابھیاسی کے لئے من کا روکنا ضروری ہے - یہ کہتے ہیں -

असंयतात्मना योगो दुष्प्राप इति मे मतिः ।।
वश्यात्मना तु यतता शक्योऽवाप्तुमुपायतः ।।३६।।

اسنیئت آتمنا یوگو - دُش پراپ اِتی مے متی (۳۶) وش آتمنا تو یتتا - شکیو اواپتم اُپایتہ

ترجمہ

جس نے من کو بس میں نہیں کیا - اسے میری رائے میں یوگ پراپت ہونا کٹھن ہے - مگر جس نے من کو بس میں کر لیا ہے وہ متواتر کوشش کرکے اس (دھیان یوگ) کو پراپت کر سکتا ہے (۳۶)

دوہا

من جیتے بن کٹھن ہے مو ر متی میں یوگ (۳۶) من کے جیتے سہل ہی ہوت پراپت یوگ

تشریح

بھگوان نے پچھلے دو شلوکوں میں کہا ہے - کہ من کو قابو میں کرنا اگرچہ بہت مشکل ہے - اور یہ کام ہٹھ سے نہیں ہو سکتا - اس لئے اُسے ابھیاس اور ویراگیہ کے ہتھیار سے بس میں کرنا چاہئے - بنا من کو قابو میں کئے یوگ کا سادھن نہیں ہو سکتا - اگر من قابو میں ہو گیا - تو یوگ دھیان - دھارنا اور سمادھی سے بآسانی سدھ ہو سکتا ہے - مگر ارجن کو من کے قابو میں لانے میں پھر بھی شک ہے - اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ فرض کرو - ہم نے یوگ ابھیاس شروع کیا - مگر من کو قابو میں نہ رکھ سکنے کی وجہ سے وہ ادھورا ہی رہ گیا - تو پھر ہماری کیا گتی ہوگی؟ یہ سوچ کر وہ شری بھگوان سے پھر سوال کرتا ہے

(अर्जुन उवाच) अयतिः श्रद्धयोपेतो योगाच्चलितमानसः ।।
अप्राप्य योगसंसिद्धिं कां गतिं कृष्ण गच्छति ।।३७।।

اَیتی شردھئے اوپیتو - یوگاچ چلت مانسا (۳۷) اپراپیہ یوگ سنسدہم کام گتی کرشن گچھتی

ترجمہ

(ارجن نے کہا) ہے کرشن! یوگ سے چلائیمان ہوئے چت والا شردھالو پرش یوگ کی سدھی کو پراپت نہ کرکے کس گتی کو پراپت ہوتا ہے؟ (۳۷)

دوہا

کر ، نہ یوگ ابھیاس جو پر شردھالو ہو (۳۷) انھوا یوگ بھرشٹ کی کرشن گتی کیا ہوئے؟

تشریح
جس نے کبھی یوگ نہیں کیا۔ مگر اس میں شردھا رکھنے والا ہے۔ اور جس نے یوگ کا ابھیاس شروع تو کیا۔ مگر عمر کے آخری حصے میں یا کسی وجہ سے من کے قابو نہ رہنے سے وہ اس یوگ کی تکمیل نہیں کر سکا۔ یوگ بھرشٹ ہو گیا۔ یعنی یوگ مارگ سے گر گیا۔ ایسے پرش کی کیا گتی ہوگی۔

कच्चिन्नोभय विभ्रष्ट श्छिन्नाभ्र मिव नश्यति॥
अप्रतिष्ठो महाबाहो विमूढो ब्रह्मणः पथि॥३८॥

کچّتو۔ اُبھے وِبھرشٹ شِ چھنّا بھرم اِوَ نشیتی (۳۸) اپرتِشٹھو مہا باہو وِموڑھو برہمنا پتھی

ترجمہ

ہے مہا باہو! (شری کرشن جی!) کیا وہ بھگوت پراپتی کے مارگ سے بیکنٹھ آشرہ رہت (بے یار و مددگار) پرش چھن بھن (ٹکڑے ٹکڑے) ہوئے بادلوں کی طرح دونو مارگوں (لوک دپر لوک) سے بھرشٹ ہوا نشٹ تو نہیں ہو جاتا ہے (۳۸)

دوہا

چھن بھن بادل کی طرح نشٹ کیا وہ ہوئے (۳۸) اُبھے لوک سے برہم پتھ موڑھ پُرش جو ہوئے؟

एतन्मे संशयं कृष्ण छेत्तुमर्हस्यशेषतः॥
त्वदन्यः संशयस्यास्य छेत्ता नह्युपपद्यते॥३९॥

ایتنمے سنشئم کرشن چھیتم ارہسی اشیشتاہ (۳۹) تو دنیہ سنشئے اسیہ۔ اسیہ چھیتا نہ ہی اُپ پدیہ تے

ترجمہ

ہے کرشن! میرے اس سنشے کو پوری طرح سے آپ ہی مٹا سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سواے دوسرا اس سنشے کو مٹانے والا ملنا ممکن نہیں ہے۔ (۳۹)

دوہا

ہیں اس شنکا کو کرشن آپ مٹاون ہار (۳۹) بنا آپ کے اور نہ سنشئے نوارن ہار

تشریح
ارجن کہتا ہے۔ مہاراج! مجھے یہ بتایئے۔ کہ اگر کوئی شخص پرماتما میں شردھا اور رکھتا ہو۔ مگر یوگ سادھنے کا موقعہ اُسے نہ ملا ہو۔ یا اس نے یوگ کا سادھن بھی شروع کیا ہو۔ مگر کسی وجہ سے اُسے پوری ابندی ہونے تک جاری نہ رکھ سکا ہو۔ تو اس کی کیا گتی ہوتی ہے؟ کیا وہ آسمان پر بے یار و مددگار ٹکڑے ٹکڑے ہوئے بادلوں کی طرح دونو لوکوں سے نشٹ ہو جاتا ہے یا اُسے اپنے کیے کا کچھ پھل ملتا ہے۔ کرپا کر کے میرے اس سنشے کو دور کر دیں کیونکہ آپ کے سوا دوسرا کوئی مکمل طور سے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ آپ پورن یوگی ہیں۔ اور میرے اس شک کو دور کر سکتے ہیں۔

یوگ بھرشٹ پُرش کی کیا گتی ہوتی ہے؟

(श्री·भ·उवाच) पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ॥
नहि कल्याणकृत्कश्चिद्दुर्गतिं तात गच्छति ॥४०॥

شری بھگوان اوواچ

پارتھ! نیویہہ نامتر ونا شستسیہ وِدیتے ۴۰ ، نہ ہی کلیان کرت کشچت درگتم تات گچھتی

ترجمہ

(ارجن کے پوچھنے پر شری کرشن بولے) ہے پارتھ! اس پرش کا نہ تو اس لوک میں اور نہ پرلوک میں ہی کہیں ناش ہوتا ہے۔ کیونکہ ہے پیارے! کوئی بھی شبھ (بھلے) کرم کرنے والا (بھگوان کے لئے کرم کرنے والا) درگتی کو پراپت نہیں ہو سکتا ہے (۴۰)

دوہا

پارتھ لوک پرلوک میں ناش نہ اس کا ہوئے ۴۰ ، سکرت نر کی درگتی تات کبھو نہ ہوئے

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! اس شردھالو شبھ کرم کرنے والے پرش یا یوگ بھرشٹ پرش کی کبھی درگتی نہیں ہوتی۔ یعنی وہ اپنے موجودہ جنم سے برا جنم نہیں پاتا۔ ارجن دوسرا سوال کرتا ہے۔ کہ اگر اس کی بُری گتی نہ ہوگی۔ تو اس کی کیا حالت ہوگی؟ بھگوان جواب دیتے ہیں

प्राप्य पुण्यकृतां लोकानुषित्वा शाश्वतीः समाः ॥
शुचीनां श्रीमतां गेहे योगभ्रष्टोऽभिजायते ॥४१॥

پراپیہ پنیہ کرتام لوکان اُوشتوا شاشوتی سما (۴۱) شچینام شریمتام گیہے یوگ بھرشٹو بھی جایتے

ترجمہ

جو یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے (یوگ سے گر جاتا ہے) وہ مرنے کے بعد پنیہ والوں (دھرماتما پرشوں) کے لوکوں میں جا کر وہاں بہت سالوں تک واس کرتا ہے۔ اور پھر شدھ آچرن والے (سداچاری) کسی شریمان (دھنوان) کے گھر میں جنم لیتا ہے۔ (۴۱)

دوہا

سورگ آدی شبھ لوک میں بہو سمے رہ بیر (۴۱) شریمان دھیمان کے جنم لیت وہ دھیر

تشریح مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی پرش یوگ کا سادھن شروع کر کے اسے مکمل کئے بغیر مر جاتا ہے۔ تو وہ اُس لوک میں جاتا ہے جہاں کہ بڑے بڑے یگیہ کرنے والے دھرماتما پرش رہتے ہیں۔ وہاں وہ پورن سکھ بھوگ کر پھر اس مرتیو لوک میں کسی دھنوان کے گھر جنم لیتا ہے۔

مگر یہ بات صرف یوگی کے متعلق ہی سچ نہیں ہے۔ بلکہ کوئی بھی آدمی اپنا کام اگر ایک جنم میں پورا نہ کر سکے۔ تو وہ اسے دوسرے جنم میں پورا کر لیتا ہے۔ ایک جنم میں کیا ہوا ادھورا کام ادھورا ہی نہیں رہ جاتا۔ دوسرے ایک یا کئی جنموں میں پورا ہو جاتا ہے۔ اس اصول کے مطابق یوگ بھرشٹ پرش بھی دوسرا جنم کسی پوتر اور دھنوان کے گھر میں لیتا

ہے ۔ اگر وہ دھنوان کے گھر جنم نہ لے تو

अथवा योगिनामेव कुले भवति धीमताम् ॥
एतद्धि दुर्लभतरं लोके जन्म यदीदृशम् ॥४२॥

اتھوا ۔ یوگنا میو ۔ کلے بھوتی دھیمتام (۴۲) ایتدھی درلبھ ترم لوکے جنم یدایدرشم

ترجمہ

یا بدھیمان یوگیوں کے کل میں جنم لیتا ہے ۔ مگر اس طرح کا جو یہ جنم ہے ۔ وہ سنسار میں بلاشبہ بہت ہی درلبھ ہے

دوہا

اتھوا ۔ گیانی یوگیوں کے گھر پیدا ہوئے (۴۲) السندیہ ایسا جنم ارجن درلبھ ہوئے (۴۲)

تشریح: اگر دھنوانوں کے گھر میں جنم نہ لے تو وہ ویراگیہ وان نردھن بدھیمان یوگیوں کے گھر میں جنم لیتا ہے مگر ایسا جنم کسی خوش قسمت کو ہی ملتا ہے ۔ کیونکہ یہ بہت درلبھ ہے ۔ اس طرح سدھ یوگیوں کے گھر میں جنم لے کر وہ پرش کیا کرتا ہے ؟

तत्र तं बुद्धिसंयोगं लभते पौर्वदेहिकम् ॥
यतते च ततो भूयः संसिद्धौ कुरुनन्दन ॥४३॥

تتر تم بدھی سنیوگم لبھتے پورو دیہکم (۴۳) یتتے چا تتو بھویا سنسدھو کرونندن

ترجمہ

وہاں اس پہلے جنم میں سادھن کئے ہوئے بدھی سنیوگ کو یعنی سمتو بدھی یوگ (دھیان یوگ) کے سنسکار کو وہ اپنے آپ پراپت کر لیتا ہے ۔ اور ہے ارجن ! اس کے پربھاو سے پھر اچھی طرح (پہلے سے زیادہ اتساہ کے ساتھ) اسدھی کے لئے کوشش کرتا ہے ۔ (۴۳)

دوہا

پراپت کرتا ہے وہاں وہ بدھی سنیوگ (۴۳) اس سے آگے یتن سے کرے پراپت یوگ

تشریح: مطلب یہ کہ جتنا سادھن اس نے پہلے جنم میں کیا ہوتا ہے ۔ اتنا وہ اگلے جنم میں بہت جلدی حاصل کر لیتا ہے اور پھر آگے مکمل سدھی کے لئے تندہی سے کوشش کرتا ہے ۔

पूर्वाभ्यासेन तेनैव ह्रियते ह्यवशोऽपि सः ॥
जिज्ञासुरपि योगस्य शब्दब्रह्मातिवर्तते ॥४४॥

پوروا بھیاسین تین آیو ہری اے ہی وشواپی ساہ (۴۴) جگیاسو اپی یوگسیہ شبد برہم اتی ورتتے

ترجمہ

وہ (شریمان کے گھر میں جنم لینے والا یوگ بھرشٹ پرش ادشیوں کے بس میں ہوا بھی (اپنے) اس پہلے

کے ابھیاس سے ہی بلاشبہ بھگوان کی طرف جھکتا ہے اور سمتو بدھی روپ یوگ کا جگیاسو بھی وید میں کہے ہوئے سکام کرموں سے اوپر پہنچ جاتا ہے۔ (۴۴)

دوہا

بے بس بدھی کی طرف ارجن وہ جھک جائے (۴۴) جگیاسو بھی یوگ کا پار شبد برہم جائے (۴۴)

تشریح مطلب یہ کہ اگر یوگ بھرشٹ مہاتما کسی دھنوان راجہ مہاراجہ کے گھر جنم لیتا ہے۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہ دھن۔ استری وغیرہ کے موہ میں پھنس جاوے۔ وشیوں کے آدھین ہو جاوے۔ وشیوں کے سامنے اس کا کچھ بس نہ چلے۔ تو بھی اس کا پہلے جنم کا یوگ سادھن کسی نہ کسی طرح اسے یوگ مارگ کی طرف جھکا ہی دیتا ہے۔ اور اس طرح وہ پھر آگے ترقی کرنے لگتا ہے۔ اور جو یوگ بھرشٹ یوگیوں کے گھر میں جنم لیتا ہے۔ اس کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ وہ تو جنم سے ہی سادھن میں لگ جاتا ہے۔ اور کوشش کر کے وید میں کہے ہوئے سکام کرموں کے پھل (سورگ وغیرہ) سے بالاتر ہوتا ہے۔ یعنی سورگ وغیرہ میں نہ جا کر سیدھا مکت ہو جاتا ہے اور برہم میں ہی مل جاتا ہے۔ اے ارجن! جب یوگ بھرشٹ کی یہ حالت ہے۔ تب پورن یوگی کی برہم پراپتی میں تو شک ہی کیا ہے۔

प्रयत्नाद्यतमानस्तु योगी संशुद्ध किल्बिषः ॥
अनेक जन्म संसिद्ध स्ततो याति परां गतिम् ॥४५॥

پریتنا د یتمانستو یوگی سنشدھ کلبشاہ (۴۵) انیک جنم سنسدھس تتو یاتی پرام گتم

ترجمہ

یوگ ابھیاس کا برابر یتن کرتے رہنے سے پاپ رہت یوگی کئی جنموں میں انتہ کرن کی بدھی روپی یوگ سدھی کو پراپت کر کے اس کے پربھاو سے پرم گتی کو پراپت کرتا ہے۔ یعنی پرماتما میں مل جاتا ہے۔ (۴۵)

دوہا

نرنتر یوگ ابھیاس سے وہ یوگی نشپاپ (۴۵) انیک جنم پھل پائے کے مکت ہوت ہے آپ

تشریح وہ یوگ بھرشٹ یوگی بار بار جنم لیتا ہے۔ اور ہر جنم میں کچھ نہ کچھ ترقی کرتا ہے۔ آخر کئی جنموں میں حاصل کی ہوئی یوگ سدھی کے پربھاو سے وہ مکمل یوگی بن جاتا ہے۔ مکمل یوگی بن جانے پر وہ مکت ہو جاتا ہے۔ یعنی اُسے پھر جنم مرن کے بندھن میں نہیں آنا پڑتا۔

یوگی کی مہما

तपस्विभ्योऽधिको योगी ज्ञानिभ्योऽपि मतोऽधिकः ॥

कर्मिभ्यश्चाधिको योगी तस्माद्योगी भवार्जुन ॥४६॥

تپسوی بھیو ادھکا یوگی۔ گیانی بھیو اپی متو ادھکاہ (۴۶) کرمی بھیشچ ادھکو یوگی۔ تسماد یوگی بھوارجن

ترجمہ

(چونکہ) یوگی تپسویوں سے سریشٹ ہے۔ گیانیوں (شاستر گیان والوں) سے بھی سریشٹ ہے۔ اور سکام (پھل کی خواہش سے) کرم کرنے والوں سے بھی سریشٹ ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تو (بھی) یوگی بن (۴۶)

دوہا

گیانی اور تپسوی اَر کرمی ہیں جو ئے (۴۶) یوگی سب سے سریشٹ ہے ارجن یوگی ہوئے

تشریح یہاں (یوگی) لفظ کا ارتھ وہی ہے۔ جو اس ادھیائے کے شروع میں کہا گیا ہے۔ یعنی یوگی اور سنیاسی وہی ہے۔ جو کرم پھل آسرہ نہ رکھ کر تو یہ کرم کرتا ہے۔ کرم کا پھل ترک کر کے کس طرح لوک سنگرہ (عوام کی بھلائی) کے لئے کرم کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے چت کس طرح پرماتما میں متواتر لگائے رکھنا چاہئے۔ اور چت کی یہ حالت ہونے کے لئے کیا سادھن کرنا چاہئے۔ اس کا ذکر اس ادھیائے میں ہوا ہے۔ اور اب بھگوان یہ تبلاتے ہیں۔ کہ اس طرح پرماتما میں چت کو لگا کر جو یوگی کرم کے پھل کو تیاگ کر لوک سنگرہ کے لئے کرم کرتا ہے۔ وہی یوگی ہے اور وہی پنچ اگنی تاپنے والے۔ دن رات دھونی رمائے رکھنے والے۔ دریاؤں میں کھڑے کھڑے جپ کرنے والے اور برت اپواس کر کے جسم کو سکھا دینے والے تپسویوں سے سریشٹ ہے۔ وہ یوگی شاستر کا گیان رکھنے والے بھاری پنڈتوں سے بھی سریشٹ ہے۔ اور جو پرش کسی کامنا کے لئے بڑے بڑے دھرم کے کام کرتے ہیں۔ بھاری یگیہ کراتے ہیں۔ دھرم شالہ بنواتے اور تالاب کنوؤں یا باؤلی وغیرہ کھدواتے ہیں۔ اُن سکام کرمیوں سے بھی یوگی سریشٹ ہے مطلب یہ کہ ایسا یوگی سب سے سریشٹ ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تم بھی ایسے ہی یوگی بنو۔ یعنی پھل کی خواہش کو ترک کر کے لوک سنگرہ کے لئے کرم کرتے ہوئے دھیان یوگ کا سادھن کرو۔ اور ہے پیارے!

योगिनामपि सर्वेषां मद्गतेनान्तरात्मना ॥
श्रद्धावान्भजते यो मां स मे युक्ततमो मतः ॥४७॥

یوگی نام اپی سروشام۔ مد گتین انتر آتمنا (۴۷) شردھاوان بھجتے یو۔ مام۔ سلمے یکت تمو متاہ

ترجمہ

اُن سمپورن یوگیوں میں بھی جو شردھاوان یوگی مجھ میں اپنے چت کو لگا کر سدا میرا بھجن کرتا ہے۔ اس یوگی کو تو میں پرم سریشٹ مانتا ہوں (۴۷)

دوہا

پر اُن سب یوگیش میں اُوتم یوگی سوئے (۴۷) سونپ مجھے سرو سو جو بھگت مرا ہی ہوئے

(یہاں پر دھیان یوگ نامی چھٹا ادھیائے ختم ہوا)

چھٹے ادھیائے کا خلاصہ

اس چھٹے ادھیائے میں اس بات کا ذکر ہوا۔ کہ کرموں کے پھل کو تیاگ کرتے ہوئے گیان نیکت کرم کرنے کے لیئے کس طرح گیان سدھی کے لئے اور وشے واسناؤں کے جال سے چھوٹنے کے لئے دھیان یوگ کا سادھن کرنا چاہیئے اس دھیان یوگ کا اپدیش کرتے ہوئے بھگوان نے یم۔ نیم۔ آسن۔ پرانایام۔ پرتیاہار۔ دھارنا۔ دھیان اور سمادھی حیلوگ کے ان سبھی انگوں کا اپدیش کیا۔ اور بتلا دیا۔ کہ اس طرح چت کی سدھی اور برہم میں لین ہونے کا ابھیاس کرنا چاہیئے یہی گیان پراپتی اور چت کی شانتی کا مارگ ہے۔ اس طرح جس کا چت بس میں ہوجاتا ہے۔ اور برہم میں جو لین ہے۔ وہی پورے طور سے کرم یوگی ہوسکتا ہے۔ یعنی پرکرتی کے تینوں گنوں سے مکت ہو کر گیان نیکت نشکام کرم کرسکتا ہے۔ اور جیسے ہر ایک کام ہی کام کو سکھاتا ہے۔ ویسے ہی کرم یوگ کا آچرن ہی کرم یوگ کو سکھاتا ہے۔ اور اس کرم یوگ میں گیان سدھ کرنے کے لئے دھیان یوگ کے ساتھ ہی ساتھ لوک سنگرہ ارتھ کرم کرنے کا ابھیاس کرنا پڑتا ہے۔ مگر ایسے گیان نیکت کرم کے سادھن کے لئے سب سے پہلے بھگتی پوروک ایشور کی شرن میں جانا ہوتا ہے بھگتی کی شکتی کے بنا یہ سادھن نہیں ہوسکتا۔ کیول یوگ کے کسی انگ کی سدھی کے لئے پہلے ہی کوئی یوگا بھیاس کرے۔ مگر وہ پرم پد اسی یوگی کو حاصل ہوتا ہے۔ جو بھگتی پوروک اپنا انتہ کرن ایشور کو ارپن کر کے ایشور کا کام سمجھ کر ہی سب کام کرتا ہے۔ اسی لئے بھگوان نے آخر میں بھگتی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا تفصیل سے اگلے ادھیاؤں میں ذکر کیا جاوے گا

ساتواں ادھیائے

گیان وگیان یوگ

بھگتی پوروک ایشور کی شرن لے کر ایشور کے پریم میں ہی مگن ہو کر دھیان پوروک نشکام کرم کرنے سے جو گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ وہ گیان کیا ہے۔ یہ اس ادھیائے کا مضمون ہے۔ اور اس لئے اس کا نام گیان وگیان یوگ ہے۔ اس میں بھگوان نے وگیان سہت گیان یعنی پرکرتی اور پرماتما کے گیان کا اپدیش کیا ہے۔

मय्यासक्तमनाः पार्थ योगं युञ्जन्मदाश्रयः॥
असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु॥१॥

شری بھگوان اوواچ

میّا سکت مناہ پارتھ یوگ یُنجن مد آشریہ ॥ اسنشیم سمگرم مام یتھا گیاسیہ سی تچھرنو

ترجمہ

ہے پارتھ! میری طرف من لگا کر۔ میرا ہی آشرہ گرہن کر کے یوگ سادھن کرتے ہوئے جس ودھی (طریقے) سے تم مجھے سنشے رہت (یقینی طور پر) اور پوری طرح سے جان سکو گے۔ وہ ودھی اب مجھ سے سنو - (۱)

دوہا

اے پارتھ مجھ میں لگا من کر سادھن یوگ (۱) پائے گا پورا مجھے جس سے سن وہ یوگ

ज्ञानं तेऽहं सविज्ञानमिदं वक्ष्याम्यशेषतः ॥

यज्ज्ञात्वा नेह भूयोऽन्यज्ज्ञातव्यमवशिष्यते ॥२॥

گیانم تے اہم ساوگیانم۔ ادم وکھشیامی اشیشتہ (۲) یت گیاتوا۔ نیہہ بھویو۔ انیت گیاتویم اوشِشیہ تے

ترجمہ

میں تمہیں وہ گیان وگیان سمیت سب بتلا دیتا ہوں جس کو جاننے پر پھر اس سنسار میں جاننے کیلئے کوئی بات نہیں رہ جاتی

دوہا۔ میں بتلاؤں گا تجھے گیان سہت وگیان (۲) جان جسے اس لوک میں ہوئے پرم کلیان

تشریح - مطلب یہ کہ میں تمہیں یہ گیان خالی شاستروں کے ڈھنگ سے (کتابی) نہیں دکھلاؤں گا۔ بلکہ گیان سے (جو کچھ میرے تجربہ اور مشاہدہ میں آ چکا ہے) اس سے مدلل طور پر بھی بتلاؤں گا - یہ گیان ایسا ہے کہ اس کے جاننے والا سرفگیہ ہو جاتا ہے۔ اس کے جان لینے پر سنسار میں اور کچھ بھی جاننے کی ضرورت نہیں رہتی اس کے جاننے سے موکش تک مل جاتی ہے لیکن اس کا جاننا مشکل ہے اسی وجہ سے

मनुष्याणां सहस्रेषु कश्चिद्यतति सिद्धये ॥

यततामपि सिद्धानां कश्चिन्मां वेत्ति तत्त्वतः ॥३॥

منشیانام سہسریشو۔ کشچت یتتی سدھئے (۳) یت تام اپی سدھانام - کشچت مام ویتی تتوتا

ترجمہ ہزاروں آدمیوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی آدمی سدھی کے لئے کوشش کرتا ہے - اور ان کوشش کرنے والے یوگیوں میں بھی کوئی ہی پرش میرے پراین ہوا مجھ کو تتو سے (ٹھیک ٹھیک) جان پاتا ہے (۳)

دوہا

یتن کرے کوئی ایک ہی سو میں سدھی ہیت (۳) ان سدھوں میں بھی کوئی ورلا سدھی لیت

پرا اور اپرا پرکرتی سے جگت کا وستار

भूमिरापोऽनलो वायुः खं मनो बुद्धिरेव च ॥

अहंकार इतीयं मे भिन्ना प्रकृतिरष्टधा ॥४॥

अपरेयमितस्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे पराम् ॥

जीवभूतां महाबाहो ययेदं धार्यते जगत् ॥५॥

بھومی۔ آپا۔ انلا۔ وایو۔ کھم۔ مناہ۔ بدّھی ایوچا اہم، اہنکار۔ اِتی ایم۔ مے۔ بھنّا پرکرتی اَشٹدھا
پرا ایم اِتہ تُو انیام۔ پرکرتم وِدّھی مے پرام (۵) جیو بھُوتام مہابا ہو۔ییا اِدم دھاریتے جگت

ترجمہ

(اور ہے ارجن! پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ آکاش۔ من۔ بدھی اور اہنکار۔ میری پرکرتی کے یہ آٹھ بھید ہیں (۴) ان (آٹھ طرح کی) بھیدوں والی تو میری اپرا (جڑ) پرکرتی ہے۔ اور ہے ارجن۔ اس کے علاوہ میری دوسری پرا (چیتن) جیو روپی پرکرتی ہے۔ جس کے سہارے یہ سب جگت ٹھہرا ہوا ہے۔ (۵)

دوہا

بھومی پون۔ جل۔ انل۔ من کھم بدّھی اہنکار (۴) ہیں میری پرکرتی کے بھید اشٹ پرکار!
اپرا ہے اپ جان تو پرا پرکرتی ہیر (۵) جیو رُوپ جس سے دھرے یہ سب جگت شریر

تشریح سانکھیہ میں پرکرتی وہ ابتدائی جوہر ہے۔ جو اس جڑ جگت کا اُپادان کارن ہے جس کو پردھان اور اویکت کہتے ہیں۔ مگر یہاں پرکرتی شبد کھلے ارتھوں میں لیا گیا ہے۔ یعنی پرماتما کی وہ شکتی جس کے ذریعے یہ جگت پیدا ہوا ہے۔ یہ شکتی یا پرکرتی دو قسم کی ہے۔ ایک جڑ۔ دوسری چیتن۔ جڑ پرکرتی تو بھوگیہ (بھوگنے لایق) ہے اور چیتن بھوگتا (بھوگنے والی) ہے جڑ دروبہ (وستو ماتر) ہے اور چیتن درشٹا ہے۔ جڑ شکتی چیتن کے نام اور روپ کو گرہن کرتی ہے چیتن آتما اس کے کئی رُوپوں (شکلوں) کو دیکھتا اور بھوگتا ہے۔ سارے برہمانڈ کی ہستی ان دونو کے ملاپ سے ہی ہے۔ کائی سے لے کر سب بنسپتی۔ چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک کئی طرح کے جانور اور خود انسانی ہستی۔ یہ سب ان دونو جیو اور پرکرتی کے ملاپ کا ہی ظہور ہے۔ اور اس لئے انہیں دونو پر برہمانڈ کی ہستی کا دارومدار ہے

اگرچہ مُول پرکرتی ترگن مئی (ست۔ رج۔ تم) تینوں گنوں والی) ہے مگر وہ چیتن کے ساتھ ملکر شریر بنانے میں آٹھ پرکار کی ہوتی ہے۔ پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو اور آکاش یہ شریر کا ڈھانچہ بناتے ہیں۔ اور من۔ بدھی۔ اہنکار۔ چیتن کے پردھان ساتھی ہیں جیو من سے کسی بات کو سوچتا۔ بدھی سے نشچے کرتا اور اہنکار یعنی میں پن سے گرہن کرتا ہے۔ یہ آٹھ قسم کی پرکرتی جڑ ہے اور جیو آتما کے بھوگنے کے لئے ہے۔ اس لئے یہ اپرا یعنی اوپر کی ہے۔ جیو آتما چیتن ہے اور بھوگنے والا ہے۔ اس لئے وہ پرا (پرا) ہے۔ اس کے دیکھنے کا سلسلہ یہی ہے کہ جیو ان آٹھوں کو دیکھ کر ان کی ماہیت کو جان کر پیچھے شُدھ آتما (اپنے آپ) کو دیکھتا ہے۔ اس طرح یہ آٹھوں اپرا پرکرتی کہلاتے ہیں اور جیو آتما پرا پرکرتی

एतद्योनीनि भूतानि सर्वाणीत्युपधारय ॥
अहं कृत्स्नस्य जगतः प्रभवः प्रलयस्तथा ॥६॥

ایتد یونینی بھوتانی۔ سروانی۔اِتی اُپ دھاریہ (۶) اہم کرتسن اسیہ جگتاہ پربھوا۔ پرلے آستھتا

ترجمہ

(اور ہے ارجن تُو) ایسا سمجھ۔ کہ سمپورن بُھوت پرانی ان دونو پرکرتیوں سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور میں اس سارے جگت کی اُتپتی (پیدائش) اور پرلے (فنا) رُوپ ہوں۔ یعنی میں ہی سب جگت کا مُول کارن ہوں (۶)

دوہا

سب سرشٹی کی ہیں یہی کارن دونو بیر (۶) سرشٹی کرتا اور لے کرتا میں ہوں دھیر

تشریح اگر اے ارجن! تو یہ مت سمجھ۔ کہ صرف جیو اور استھول وسُوکھشم پرکرتی ہی سب کچھ ہے نہیں۔ بلکہ پرکرتی اور پُرش سے پرے بھی ایک سَتّا ہے۔ جسے وشو آتما۔ وگیان آتما یا برہم کہتے ہیں۔ اور یہی سَتّا سنسار کی پیدائش قیام اور فنا کا موجب ہے۔ یہ برہم ہی سب سرشٹی کا آدی کارن ہے۔ برہم کی مول پرکرتی ... یا پرا پرکرتی ہی پُرش.... یا جیو ہے یا اس برہم کا چھوٹا سروپ ہے اور پُرش یا جیو سے اُتر کر پھر یہ آٹھ طرح کی اپرا پرکرتی ہے۔ اس لئے لطیف ترین پرکرتی سے لے کر کثیف ترین جڑ جگت تک سب جگہ برہم ہی ویاپک ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔

मत्तः परतरं नान्यत्कि चिदस्ति धनंजय ॥
मयि सर्व मिदं प्रोतं सूत्रे मणि गणा इव ॥७॥

مَتّا پرترم۔ نہ۔ اَنیت۔ کنچت استی دھننجئے (۷) مئی سروم اِدم پردتم سُوترے منی گنا اِو

ترجمہ

ہے دھننجئے! امیرے سوائے یا مجھ سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے۔ یہ سمپُورن جگت دھاگے میں موتیوں کی لڑی کی طرح مجھ میں ہی پرویا ہوا ہے (۷)

دوہا

موسوں پر کچھ اور نہ جا تو کُنتی پُوت (۷) پرد یو مجھ میں چراچر مَنی گن لڑ جم سُوت

پرماتما کا سروپ

تشریح کثیف پرکرتی تو سب کو دکھائی دے ہی رہی ہے۔ اس سے پرکرتی سے پرے جیو اور جیو سے بھی پرے برہم ہے۔ برہم سے پرے کچھ نہیں ہے۔ برہم پرکرتی اور جیو میں رما ہوا دونو کو شکتی دینے والا ہے۔ اس شلوک میں پرماتما دھاگا ہیں۔ جس میں سارا برہمانڈ موتیوں کی لڑی کی طرح پرویا ہوا ہے۔ براہد آرنیک اُپنشد ۳-۷-۸ میں کیا اچھا کہا ہے "جو اس پھیلے ہوئے دھاگے کو جان لے۔ جس میں یہ ساری پرجائیں (مخلوقات) پروئی ہوئی (منسلک) ہیں۔ ہاں جو مالا کے سوتر کو جان لے۔ وہ برہم کو جان لے گا۔

پرماتما سے الگ کوئی چیز نہیں۔ یہ سنتے سنتے ہمیں ایک طرح سے اس بات کا وشواس تو ہو گیا ہے۔ مگر جب تک اس بات کا پوری طرح سے انوبھو نہیں ہوتا۔ تب تک یہ وشواس کچا ہی ہے۔ انوبھو د پرتکش دیکھ لیتے اسے پھر مٹی کے ایک ایک ذرے میں پرماتما کے درشن ہو سکتے ہیں۔ مگر پرماتما ان کثیف بادی آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتے۔ سوکھشم لطیف

چیز دیکھنے کے لئے اپنی اندرونی آنکھوں سے کام لینا چاہئے۔ ایک پتھر کا ٹکڑا لے کر دیکھئے۔ وہ مٹی کا بنا ہوا ہے۔ مٹی کے نہ معلوم کتنے کروڑ ذرات اس میں ملے ہوئے ہیں۔ وہ سب آپس میں متحد و مجتمع ہیں۔ ان سب ذرات کو جوڑنے اور اکٹھا رکھنے والی ایک طاقت ہے۔ اس پتھر کے ٹکڑے کو پھوڑنے سے اس میں سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔ یہ آگ ہے۔ پھوڑنے سے پہلے یہ چھپی ہوئی تھی۔ ظاہرا آنکھوں سے دیکھنے سے پتھر محض ایک مٹی کا ٹکڑا معلوم ہوتا ہے۔ مگر پھوڑنے سے معلوم ہوگیا کہ اس پتھر کا سوکھشم روپ آگ ہے۔ اس آگ کا بھی ایک سوکھشم رُوپ ہے۔ جو دکھائی نہیں دیتا۔ ہر ایک کثیف شکل کے اندر اسی طرح اس کا لطیف روپ ہوتا ہے وہ لطیف ترین روپ ہی پرماتما ہے۔ وہی حقیقی شکتی ہے۔ وہی پتھر کے ایک ٹکڑے میں ہے۔ اور زمین (مٹی) کے ذرّے ذرّے میں۔ وہی سب چیزوں کو۔ ہمارے اس جسم کو اور سب سنسار کو اکٹھا کئے ہوئے ہے۔ پرماتما اس طریقے سے ہر ایک چیز میں ہے۔ پانی۔ آگ۔ مٹی وغیرہ سب کے اندر ہے پرماتما ہی مُول ہے۔ اس سے پراپرکرتی ظہور میں آئی۔ اور پھر اس سے لطیف اور کثیف پرکرتی پیدا ہوئی ہے۔

انسان کے جسم کو ہی دیکھئے۔ اس میں مُول کیا ہے؟ آتما اور ہردہ۔ من۔ بُدھی اور پنچ تن ماترائیں یہ سب اس کے بیرونی رُوپ ہیں۔ اور یہ بھی سوکھشم (لطیف) ہیں۔ یہ جسم انہیں سوکھشم تتوں کا ستھول روپ ہے۔ مطلب یہ کہ جسم جڑ ہے اس کا لطیف رُوپ من اور من سے بھی بہت زیادہ لطیف آتما ہے۔ اور وہ آتما سب جگہ ویاپک ہے۔ اس کا آگے مشرح بیان کرتے ہیں

रसोऽहमप्सु कौन्तेय प्रभास्मि शशिसूर्ययोः॥
प्रणवः सर्ववेदेषु शब्दः खे पौरुषं नृषु॥८॥

رسواہم اپ سُو کونتے۔ پربھا اسمی ششی سُوریہ یو (۸) پرنواہا سرو ویدیشو۔ شبدا کھے پورُوشم نرشو

ترجمہ

ہے کنتی نندن! جل میں میں رس ہوں۔ اور چاند سورج میں پربھا (پرکاش) ہوں۔ سارے ویدوں میں اونکار رُوپ ہوں۔ آکاش میں شبد اور پُرشوں (انسانوں) میں پرشارتھ ہوں (۸)

دوہا

جل میں رس ششی سُوریہ میں پربھا شبد آکاش (۸) ویدوں میں میں اوم ہوں پُرشوں میں پرکاش

تشریح

جل یعنی پانی کا پران کیا ہے؟ رس۔ اس لئے جل میں رس ہی پرماتما ہے۔ سورج اور چاند کی زندگی کا آدھار کیا ہے؟ روشنی اس لئے سورج اور چاند میں روشنی ہی پرماتما ہے۔ ویدوں کا سار کیا ہے؟ شبد برہم ओ३म् (اوم) اس لئے ویدوں میں اوم ہی پرماتما ہے۔ آکاش کا آدھار کیا ہے؟ اس کی تن ماترا جو شبد رُوپ ہے۔ اس لئے آکاش میں شبد ہی پرماتما ہے۔ پرشوں کا سوبھاو یعنی انسان کی انسانیت کیا ہے؟ پرشارتھ اس لئے پُرشوں میں پرشارتھ ہی پرماتما ہے۔ جو پرش جتنا پرشارتھ کرتا ہے۔ اس میں اسی مقدار میں پرماتما کی شکتی کا ظہور ہے۔ اس طرح

ہے ارجن!

پنیا۔ گندھا۔ پرتھوِیام۔ چا۔ تیجا۔ چا۔ اسمی وِبھاوسو (۹) جیونم سروبھوتیشو۔ تپسیا۔ چا۔ اسمی تپسوی شُو

ترجمہ

پرتھوی میں جو پوِتر گندھ ہے۔ اگنی میں جو چمک (تیج) ہے اور سب پرانیوں میں جو جیون (پران) ہے۔ یعنی جس سے سب پرانی زندہ رہتے ہیں۔ اور تپسویوں میں جو تپ ہے۔ وہ میں ہی ہوں (۹)

دوہا

پرتھوی میں میں گندھ اروُ تیج اگنی میں بیر (۹) سب بھوتوں میں پران تپ ہوں تپیوں میں دھیر

बीजं मां सर्व भूतानां विद्धि पार्थ सनातनम् ॥
बुद्धिर्बुद्धिमतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥२०॥

بیجم مام سروبھوتانام۔ وِدّھی پارتھ سناتنم (۱۰) بدّھی بدّھیمتام اسمی۔ تیجا تیجسوی نام۔ اہم

ترجمہ

ہے پارتھ! تو یہ سمجھ کہ سمپورن پرانیوں کا سناتن بیج میں ہی ہوں۔ جو بدھیمان ہیں۔ اُن کی بدّھی میں ہوں۔ اور جو تیجسوی ہیں۔ اُن کا تیج بھی میں ہی ہوں (۱۰)

دوہا

پارتھ میں ہوں جان تُو سب بھوتوں کا بیج (۱۰) بدّھی بدّھیمان کی تیجسوی کا تیج (۱۰)

बलं बलवतां चाहं काम राग विवर्जितम् ॥
धर्मा विरुद्धो भूतेषु कामोऽस्मि भरतर्षभ ॥११॥

بلم بلوتام اسمی۔ کام۔ راگ وِہی وَرجتم (۱۱) دھرما وِرُودّھا بھوتیشو کاما۔ اسمی بھرترشبھ

ترجمہ

ہے بھرت سریشٹ! میں بلوانوں کا بل ہوں (اور وہ بل کیسا ہے؟) وہ بل کام[1] (کامنا) اور راگ[2] (موہ) سے رہت ہے سب پرانیوں میں دھرم کے خلاف نہ جانے والا (شاستر کے انوکول) جو کام (کامنا) ہے وہ بھی میں ہی ہوں (۱۱)

دوہا

بلوانوں بل دھرم بل کام راگ سے رہت (۱۱) اے ارجن میں کام ہوں کہ تو یہ کے سہت

تشریح
کام[1] ۔ ناحاصل وشیوں میں جو ترشنا ہوتی ہے۔ اسے کام کہتے ہیں
راگ[2] ۔۔۔۔۔ حاصل (پراپت) وشیوں میں موہ یا پھنساوٹ کو راگ کہتے ہیں۔ جب کام اور راگ کو کسی چیز میں لگاتے ہیں۔ تو طاقت گھٹ جاتی ہے۔ اس لئے کام اور راگ سے خالی بل (طاقت) کہا ہے۔ یعنی وہ بل طاقت یا شکتی جو کبھی گھٹتی بڑھتی نہیں ایک رس ہی رہتی ہے۔ وہ میں ہوں۔ دھرم کے خلاف نہ جانے والا کام۔ اپنی استری میں جو دھرم انوکول سنتان کے لئے سماگم ہوتا ہے۔ وہ کام بھی میں ہوں۔

سوال۔ پرماتما اگر سب جگہ ہے۔ اور سب چیزوں میں یکساں طور سے موجود ہے۔ تو وہ صرف شدھ اور پوتر کیوں؟ اشدھ اور اپوتر کیوں نہیں؟ جواب:۔ سنئے

ये चैव सात्विका भावा राजसा स्तामसाश्च ये ॥
मत्त एवेति तान्विद्धि नत्वहं तेषु ते मयि ॥१२॥

یے چا ایو۔ ساتوِکا بھاوا۔ رجسا۔ تامسا۔ چا۔ یے (۱۲) مت۔ ایو۔ اِتی تان وِدھی نہ تو اہم تیشُو تے مئی

ترجمہ

اور بھی جو ستوگن سے پیدا ہونے والے بھاؤ اور جو رجوگن اور تموگن سے ہونے والے بھاؤ ہیں۔ اُن سب کو تو مجھ سے پیدا ہونے والے جان۔ وہ میرے اندر ہیں۔ مگر میں اُن کے اندر نہیں ہوں (۱۲)

دوہا

ست۔ رَج۔ تم جو بھاؤ ہیں تینوں ارجن جان (۱۲) یہ سب مجھ میں ہیں مگر۔ میں نہ ان میں مان

تشریح اس دُنیا میں کئی طرح کے آدمی نظر آتے ہیں۔ کوئی شدھ ساتوک ورتی والے ہیں۔ سکھ سے رہتے اور دوسروں کو بھی سکھ دیتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں۔ جو اس سنسار میں اپنی عزت اور رتبہ چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے کرودھ اور لوبھ کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں۔ جو نیند سستی اور لشے بازی میں چُور رہتے ہیں۔ اگر یہ لوگ چاہیں تو غصہ۔ لوبھ۔ نیند اور سستی وغیرہ اپنی بُرائیوں کو دُور کرسکتے ہیں اور اگر چاہیں۔ تو ان سب برائیوں میں پہلے سے بھی زیادہ پھنس سکتے ہیں۔ یہ بات انوبھو سے ثابت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی اپنی مرضی سے بن سکتا ہے۔ پرکرتی پر وہ اپنا اقتدار جما سکتا ہے۔ پرماتما بھی اسی طرح پرکرتی کا سوامی ہے۔ اور اس سلئے کہتے ہیں۔ کہ پرکرتی کے ست۔ رج۔ تم ان گنوں کا مُول میں ہوں۔ مطلب یہ کہ مجھ میں تو یہ رہتے ہیں۔ مگر میں ان میں نہیں رہتا یعنی آزاد ہوں۔

त्रिभिर्गुणमयैर्भावैरेभिः सर्वमिदं जगत् ॥
मोहितं नाभिजानाति मामेभ्यः परमव्ययम् ॥१३॥

تری بھی ر۔ گن مئی۔ بھاوئی ری بھی سروم۔ اِدم جگت (۱۳) موہتم نا۔ ابھی جاناتی۔ مام۔ ایبھیا پرم ادیئم

ترجمہ

گنوں کے کاریہ روپ (ساتوک۔ راجس اور تامس۔ تین پرکار کے بھاووں سے یہ سارا سنسار موہت ہو رہا ہے اور اس لئے ان تینوں سے پرے جو پرم اوناشی میں ہوں۔ اسے نہیں جانتا (۱۳)

دوہا

پرکرتی کے گنوں سے موہت ہو اے بیر (۱۳) مجھ اوناشی کو نہیں جانے جگت اُدھیر

عہ بھاو یعنی پدارتھ۔ ساتوک بھاو۔ سم دم وغیرہ۔ راجس بھاو۔ سکھ دکھ۔ دیھ کرودھ وغیرہ تامس بھاو شوک وہ وغیرہ۔

تشریح اے ارجن! ست ۔ رج اور تم رُوپی پرکرتی کے رنگ برنگی نظارے اس سنساری جیو کو ایسا موہت کر لیتے ہیں کہ یہ اسی میں ہی رَم جاتا ہے۔ اور ان سے پرے ان کے آدھار رُوپ جو میں ادناشی پرماتما ہوں۔ اُسے دیکھتا ہی نہیں۔

مایا کو جیت کو برھم کی پراپتی کیسے ہو؟

दैवी ह्येषा गुणमयी मम माया दुरत्यया ॥
मामेव ये प्रपद्यन्ते मायामेतां तरन्ति ते ॥ १४॥

دَیوی ہی ایشا ۔ گُن مئی ۔ مم مایا ۔ دُرت یا یا (۱۴) مام ایو یے پرپدینتے ۔ مایام ایتام ترنتی تے

ترجمہ

کیونکہ یہ میری دَیوی (بڑی عجیب) تین گنوں والی یوگ مایا بڑی زبردست ہے ۔ مگر جو پرش میری ہی شرن لے کر دمیرا ہی نرنتر ابھجن کرتے ہیں ۔ وہ اس مایا کو پار کر جاتے ہیں ۔ یعنی سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں (۱۴)

دوہا

یہ دَیوی مم گُن مئی مایا ارجن جوئے (۱۴) دُرگم ہے لے شرن مم پار اُتارا ہوئے

تشریح مایا یا یوگ مایا کی تشریح ادھیائے چار شلوک چھ میں کر آئے ہیں ۔ مایا کے کام کو بھی مایا کہتے ہیں ۔ رگوید میں جہاں جہاں دیوتاؤں کے بارے میں مایا کا ذکر آتا ہے ۔ وہاں وہاں سچے گیان اور سچے کام سے مراد ہے اور جہاں اسُرں کے متعلق مایا کا ذکر آتا ہے ۔ وہاں مایا لفظ دھوکے کے معنی میں آیا ہے ۔ یہ اختلاف دیکھ کر ہی بھگوان نے مایا کو دَیوی اور گُن مئی کہا ہے ۔ یہ اس جگت کی موہنے والی رچنا ہے ۔ جو پرش کو اپنے حسن میں اُلجھائے رکھتی ہے ۔ پرے نہیں جانے دیتی ، اس لیے یہ ہمارے لئے دھوکہ ہی ہے ۔ یہ دھوکہ تبھی مٹتا ہے ۔ جب ہم ایشور پرائن ہو جاویں ۔ شوتیا شوتیر اُپنشد میں کہا ہے ۔" اس کی یاد سے ۔ اس میں چت کو لگانے سے اور محو ہو جانے سے آخرکار ساری مایا ہٹ جاتی ہے

سوال ۔ اگر پرماتما کی شرن لے کر مایا رُوپی سنسار ساگر سے تر سکتے ہیں ۔ تب کیا وجہ ہے ۔ کہ سب لوگ برھم کی شرن نہیں لیتے ؟ جواب :-

न मां दुष्कृतिनो मूढा: प्रपद्यन्ते नराधमा: ॥
मायया पहृत ज्ञाना आसुरं भाव माश्रिता: ॥ १५॥

نہ مام دُشکرِتنو موڑھا ۔ پرپدینتے نرادھما (۱۵) مایا ۔ اَپ ہرت گیانا ۔ آسورم بھاوم آشرتا

ترجمہ

جو لوگ کھوٹے کرم کرنے والے ہیں ۔ مُوڑھ (اگیانی) ہیں ۔ ادھم (نیچ) ہیں ۔ مایا سے جن کا گیان نشٹ ہو گیا ہے جو آسُری سوبھاؤ والے ہیں ۔ وہ میری شرن نہیں لیتے ۔ یعنی میرا بھجن نہیں کرتے ہیں (۱۵)

دوہا

مم شرنی آویں نہیں، ادھم موڑھ نیچ آسری جن ارجن ہیں جو ٹے (۱۵) ادوتکی نرسوٹے

تشریح سوال۔ آسری بھاو کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ اسُروں کا سو بھاو۔ جسم کو ہی آتما (حقیقی جوہر) مان کر صرف اس کی ضروریات پوری کرنے میں لگے رہنے والے اور چھل کپٹ کر کے بھی دُنیوی بھوگوں کو بھوگنے والے اسر کہلاتے ہیں (دیکھو گیتا ۱۶-۴)

شری یامناچاریہ اور شری رامانج آچاریہ نے یہاں چار قسم کے آسری سو بھاو والے پُرشوں کا ارتھ کیا ہے (۱) وہ جو پاپ کرم کرتے ہیں (۲) وہ جو موڑھ اگیانی ہیں جن کو پرماتما کے سروپ کا گیان نہیں۔ اس لئے پرماتما کی طرف رجوع نہ کرکے وہ وشیوں میں ہی مست رہتے ہیں (۳) تیسرے وہ جن کا گیان مایا سے نشٹ ہو گیا ہے۔ وہ پرماتما کو جان کر بھی واسناؤں میں پھنس کر اس سے بے مکھ رہتے ہیں (۴) جو آسری بھاو کا آشرہ لئے ہوئے ہیں مکاری اور ریاکاری وغیرہ سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ایشور کی ہستی سے انکار کرتے ہیں۔ یہ چاروں قسم کے لوگ ادھم یعنی نیچ کہلاتے ہیں۔

چار طرح کے بھگت

مندرجہ بالا چار قسم کے ادھم پرانی تو پرماتما کا بھجن نہیں کرتے۔ مگر جو خوش قسمت لوگ پرماتما کی بھگتی کرتے ہیں۔ وہ بھی چار قسم کے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔

चतुर्विधा भजन्ते मां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ॥
आर्तो जिज्ञासुरर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥१६॥

چتر ودھا بھجنتے مام۔ جنا سکرتنو ارجن (۱۶) آرتو۔ جگیاسو۔ ارتھارتھی گیانی چابھرت رشبھ

ترجمہ

ہے بھرت بنسیوں میں سریشٹ ارجن! اُتم کرم کرنے والے چار طرح کے بھگت جن میرا بھجن کرتے ہیں (۱) آرت (۲) جگیاسو (۳) ارتھارتھی (۴) اور گیانی (۱۶)

دوہا

کرتے ہیں مم بھجن جن۔ چتر ودھی لے بیر (۱۶) آرت جگیاسو ارو ارتھی گیانی دھیر (۱۶)

تشریح سوال۔ آرت۔ جگیاسو۔ ارتھارتھی اور گیانی بھگتوں کی پہچان کیا ہے؟

جواب (۱) آرت جو کسی دُکھ سے دُکھی ہو کر اس دُکھ سے چھوٹنے کے لئے پرماتما کی شرن لے کر اس کا بھجن کرتے ہیں۔ وہ آرت بھگت کہلاتے ہیں

(۲) جگیاسو۔ میں کون ہوں؟ یہ سنسار کیا ہے۔ کون اس کو چلا رہا ہے۔ اور میرا اس کا کیا تعلق ہے وغیرہ

سوالات جن کے دل میں اُٹھتے ہیں۔ اور جو ان کے حل کرنے اور پرماتما کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ جگیاسو بھگت کہلاتے ہیں۔

(۳) ارتھ آرتھی۔ جو لوگ دھن بیٹا وغیرہ کسی دُنیوی چیز کے حصول کے لئے پرمیشور کی شرن لیتے ہیں۔ وہ ارتھارتھی بھگت کہلاتے ہیں۔

(۴) اور پرم تتو (پرماتما) کو جاننے والے جو بھگت ہیں۔ وہ گیانی بھگت کہلاتے ہیں اب چاروں اقسام کے بھگتوں کی مثالیں بھی سُن لیجئے۔

(۱) اندر کے غضب سے ڈر کر برج باسیوں نے برجناتھ کو پکارا تھا جراسندھ کے جیل میں دُکھ بھوگتے ہوئے راجاؤں نے رہائی کے لئے بھگوان سے پکار کی تھی۔ دریودھن کی جوئے کی سبھا میں اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے دروپدی نے بھگوان کو پکارا تھا یہ سب آرت بھگت ہیں۔

(۲) راج رشی مچکند اور پرم بھگت اودھو جگیاسو بھگت تھے

(۳) سگریو اور وبھیشن اپنا مطلب سدھ کرنے کے لئے بھگوان کی شرن میں آئے تھے۔ اس لئے یہ ارتھارتھی بھگت کہلاتے ہیں

(۴) سنک۔ سنندن۔ نارد اور پرہلاد وغیرہ اپنے گیان سے ہی بھگوان کی بھگتی کرتے تھے۔ اس لئے یہ گیانی بھگت کہلاتے ہیں۔

ان چاروں میں سے آرت۔ جگیاسو اور ارتھارتھی۔ کام (غرض مند) بھگت کہلاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی بھگتی کسی نہ کسی غرض کو لے کر ہوتی ہے۔ اور گیانی نشکام بھگت کہلاتا ہے۔ کیونکہ ایشور سے اسے کوئی غرض پوری نہیں کرنی ہے۔ ان میں سے جگیاسو بھی چونکہ گیان کا ہی طالب ہے۔ اس لئے یہ گیان پراپت کر کے گیانی بھگت بن جاتا اور گیانیوں کے درجے کو پاتا ہے۔ آرت اور ارتھارتھی بھی ایشور مارگ پر ہونے سے جگیاسو بن جاتے ہیں۔ اس طرح وہ بھی آخر کار سدگتی کو پاتے ہیں۔ اس لئے یہ سبھی بھگت قابل تعریف ہیں۔ پھر بھی

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्तिर्विशिष्यते॥
प्रियो हि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं स च मम प्रियः॥ १७॥

تیشام گیانی۔ نتیہ یکت ایک بھگتی روشیشیہ تے (۱۷) پریہ ہی گیانِنا۔ اَتیرتھم۔ اہم۔ سا چا مام پریہ

ترجمہ

ان میں سے سدا مجھ میں ہی لگا ہوا۔ کیول میری ہی بھگتی کرنے والا گیانی بھگت بہت ہی اُتم ہے۔ کیونکہ گیانی (تتو سے مجھے جاننے والے) کو میں بہت ہی پیارا ہوں۔ اور وہ گیانی مجھے بھی بہت ہی پیارا ہے (۱۷)

دوہا

ان میں گیانی ادھک ہے نتیہ یکت مم دھیان (۱۷) گیانی کو میں پریہ ہوں۔ گیانی موہے جان

تشریح یوں تو پرماتما کی بھگتی خواہ سکام بھاو سے کی جائے۔ یا نشکام بھاو سے۔ سب طرح سے اچھی ہی ہے۔ مگر گیانی جوکہ پرم تتو کو جان کر نشکام بھاو سے بھگوان کی بھگتی کرتا ہے۔ وہ بھگوان کو بہت ہی پیارا ہے۔ کیونکہ وہ بھگوان سے کچھ نہ چاہتا ہوا بھی سچے دل سے نشکام بھگتی کرتا ہے۔ گیانی کی بھگتی ہی سب سے اونچی ہے۔ کیونکہ گیانی پرماتما سے پرماتما کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا ہے۔

उदाराः सर्व एवैते ज्ञानी त्वात्मैव मे मतम् ॥
आस्थितः स हि युक्तात्मा मामेवानुत्तमां गतिम् ॥१८॥

اُدارا سروا یوایتے۔ گیانی تو آتما یوے متم (۱۸) آستِھتا سا ہی یکت آتما۔ مام ایو۔ اُنوتمام گتم

ترجمہ

یہ سبھی بھگت اُدار (سردھا بہت میرے بھجن کے لئے وقت دینے والے ہونے سے اچھے) ہیں۔ مگر گیانی تو (ساکشات) میرا آتما ہی ہے۔ ایسی میری رائے ہے۔ کیونکہ وہ مجھ میں لگائے ہوئے چت والا مجھ کو ہی اُدتم گتی مانتا ہوا میری ہی شرن لئے ہوئے ہے (۱۸)

دوہا

اچھے سب پر گیانی تو مم آتم مت مور (۱۸) جان مجھے اُوتم گتی گہے آشرہ مور

لیکن اے ارجن! پرماتما کا ایسا نشکام بھگت بڑا دُرلبھ ہے۔

बहूनां जन्मनामन्ते ज्ञानवान्मां प्रपद्यते ॥
वासुदेवः सर्वमिति स महात्मा सुदुर्लभः ॥१९॥

بہونام۔ جنمنام انتے۔ گیان وان مام پرپدیتے (۱۹) واسودیوا سروم اِتی ساحہا تما سودُرلبھا

ترجمہ

(جنم جنمانتر گیان پراپتی میں گذار کر) بہت سے جنموں کے بعد گیانی مجھے پراپت ہوتا ہے۔ ایسا گیانی مہاتما کوئی وِرلا رشاذ و نادر) ہی ہوتا ہے۔ جو سب جگہ واسودیو (پرمیشور) کو ہی دیکھتا ہے (۲۰)

دوہا

بہت جنم جنمانتر میں گیانی پاوے موئے (۱۹) واسودیو سب کچھ لکھے دُرلبھ پرانی سوئے

تشریح جو سب جگہ واسودیو کو ہی دیکھتا ہے مطلب یہ کہ واسودیو (پرماتما) کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں۔ یہ دیکھتا ہے۔

اگیانی ہی چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں

कामैस्तैस्तैर्हृतज्ञानाः प्रपद्यन्तेऽन्यदेवताः ॥

तं तं नियम मास्थाय प्रकृत्या नियता: स्वया ॥२०॥

کامئی تئی س تئی س ہرت گیانا. پرپدیانتے انیہ دیوتا (۲۰) تم تم نیم آستھائے پرکرتیا نیتا سویا

ترجمہ (اور ہے ارجن! جو ستے آسکت اگیانی پرش ہیں۔ وہ) اپنی اپنی پرکرتی یعنی جنم جنمانتروں کے سنسکاروں سے مجبور ہوئے (اسی پرکرتی) کے نیم انوسار طرح طرح کی کامناؤں کے بس میں ہو کر گیان سے بھرشٹ ہوئے کامناؤں یعنی خواہشات کی تکمیل کے لئے دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔

دوہا

اگیانی وشی بھوت ہو پرکرتی انوسار (۲۰) اچھا ترپتی کے لئے پوجیں دیو ہزار

योयो यां यां तनुं भक्त: श्रद्धयार्चितु मिच्छति ॥

तस्य तस्याचलां श्रद्धां तामेव विदधाम्यहम् ॥२१॥

یو یو۔ یام۔ یام تنوم بھکتاہ شردھیا آرچیتم اچھتی (۲۱) تسیہ تسیہ اچلام شردھام تام ایو۔ ودھامی اہم

ترجمہ

جو جو سکامی بھگت جس جس دیوتا کے سروپ کو شردھا سے پوجنا چاہتا ہے۔ اس اس بھگت کی میں اس ہی دیوتا میں شردھا کو اچل کر دیتا ہوں (۲۱)

دوہا

جو جو جس جس دیو کو پوجے من چت لائے ۔ میں ہی اٹل اس میں کروں اسکی شردھائے

تشریح انسان اپنی جس کامنا (دنیوی خواہش) کے لئے جس دیوتا کی پوجا کرنا چاہتا ہے۔ بھگوان اس کی اسی کامنا کے لئے اسی دیوتا میں اس کی شردھا کو قائم کر دیتے ہیں۔ تب وہ آدمی اس دیوتا میں سچی بھگتی رکھ کر اس کی پوجا کرتا ہے۔ اور اس دیوتا سے بھگوان کے ذریعے مقرر کئے ہوئے پھل کو پا لیتا ہے۔ پھل کے دینے والے دراصل بھگوان ہی ہیں۔ اور وہ دیوتا بھی اسی پرماتما کی ہی الگ الگ شکتیوں کے ظہور ہیں۔ مگر اگیانی لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ پھل ہمیں فلاں دیوتا یا مورتی نے دیا ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ بھگوان ہی سب کچھ جاننے والے۔ سب کچھ دیکھنے والے اور سرو شکتیمان ہیں۔ وہی آدمی کے کئے سب کاموں کی خبر رکھتے ہیں۔ بھگوان کے سوائے منو کامنا پوری کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔

دیوتا کی ویاکھیا

شری بھگوان نے شلوک ۲۰ میں کہا ہے کہ جو لوگ طرح طرح کی دنیوی خواہشات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ گیان سے بھرشٹ ہوئے لوگ اپنی اپنی خواہشات کے مطابق دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ دیوتا سے کیا مراد ہے کیا دیوتا پرماتما سے کوئی الگ شکتیاں ہیں یا پرماتما کا ہی انش ہیں۔ ویدوں میں اندر۔ ورن وغیرہ بہت سے دیوتاؤں کے نام آتے ہیں۔ جو کہ پرماتما کی علیحدہ علیحدہ طاقتوں کے ہی مظہر ہیں۔ جس طرح جیتے جاگتے ہمارے اس جسم سے جو کچھ عمل یا ظہور میں آتا ہے۔ وہ سب آتما ہی کے سہارے سے ہے۔ آنکھ دیکھتی ہے۔ کان سنتے ہیں۔ زبان بولتی ہے اور من سوچتا ہے۔ زندہ

پُرش کے یہ سب دھرم آتما ہی سے پرکاشت ہو رہے ہیں۔ اور آتما ہی ان دھرموں کے سہارے الگ الگ نام دھارن کرتا ہے۔ آنکھ کے دھرم کی وجہ سے وہ درشٹا (دیکھنے والا) ہے۔ اور کان کے دھرم کو لے کر وہ سننے والا ہے۔ اگرچہ یہ سارے دھرم ایک ہی آتما کے ہیں۔ یعنی آتما ہی دیکھتا اور آتما ہی سنتا ہے۔ تو بھی ان کا تعلق الگ الگ حواس (اندریوں) سے ہے۔ جن کے سبب سے آتما کی طاقت ظہور میں آتی ہے۔ آنکھ کا ادھشٹاتا (مالک) ہو کر ہی آتما درشٹا کہلاتا ہے۔ کان کا ادھشٹاتا ہو کر درشٹا نہیں کہلاتا بلکہ شروتا (سننے والا) کہلاتا ہے۔

ٹھیک اسی طرح اس جیتے جاگتے برہمانڈ سے جو کچھ معرض وجود میں آتا ہے۔ وہ سب کچھ پرماتما کے ہی سہارے سے ہے۔ اسی کے پرکاش سے یہ سارا سنسار پرکاشت ہوتا ہے۔ اسی کے تیج سے آگ جلتی ہے۔ اسی کے پرکاش سے سورج چمکتا ہے اور بجلی دمکتی ہے وغیرہ وغیرہ شاعر نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

سورج زمین ستارے سب آسرے تمہارے۔ سارا نظام شمسی تم ہو چلانے والے!
ہر جا تمہیں ہو حاضر ہر جا پہ تم ہو قادر۔ چھوٹے سے ذرے میں بھی تم ہو سمانے والے!

غرضیکہ سنسار کے تمام دھرم اسی پرماتما کے پرکاش سے پرکاشت ہو رہے ہیں۔ اور وہ پرماتما ان دھرموں کے سہارے الگ الگ نام دھارن کرتا ہے۔ سورج کے دھرم (پرکاش) کو لے کر وہ سورج ہے۔ اور بجلی کے دھرم کو لے کر وہ اندر ہے اسی طرح اگرچہ یہ سارے نام اسی پرماتما کے ہیں۔ تو بھی ان کا تعلق اس برہمانڈ کی ایک ایک دویہ شکتی سے ہے۔ سورج کا ادھشٹاتا ہو کر وہ سورج ہی کہلاتا ہے۔ بجلی کا ادھشٹاتا ہو کر سورج نہیں کہلاتا۔ بجلی کا ادھشٹاتا ہو کر وہ اندر کہلاتا ہے۔ غرضیکہ وہی ایک پرم دیو ہے۔ جو ادھشٹان بھید سے مختلف دویہ شکتیوں (دیوتاؤں) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس طرح ودھاتا۔ وایو۔ اگنی۔ یم۔ رُدر۔ سوریہ وغیرہ سب اسی پرماتما کی شکتیوں کے الگ الگ نام ہیں۔ اس ادھشٹان اور دھرم بھید سے الگ الگ طور پر اسی کی اُپاسنا کی جاتی ہے۔ اور اسی بھید کو لے کر پرارتھنا میں بھید ہوتا ہے۔ بل کے لئے ہم اندر سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں پرماتما بل کے سوامی ہیں۔ پوترتا کے لئے ہم ورن سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کیونکہ اس روپ میں وہ پوترتا کا مالک ہے وغیرہ

स तया श्रद्धया युक्त स्तस्याराधन मीहते॥
लभते च ततः कामान्मयैव विहितान्हि तान॥२२॥

ساتیا شردھیا یُکتا۔ تسیہ آرادھنم۔ ای ہتے (۲۲) لبھتے چا تتا کامان۔ میا ایو۔ وہتان ہتان

ترجمہ

وہ بھگت اسی شردھا کے ساتھ اسی دیوتا (کے روپ) کی آرادھنا کرتا ہے۔ اور اس دیوتا سے میرے ذریعے ہی مقرر کئے ہوئے اُن من چاہے بھوگوں کو پراپت ہو جاتا ہے۔ (۲۲)

دوہا

ہو کے شردھا بگت وہ پوجے تا کو بیر (۲۲) پراپت کرتا ہے سدا اِم نیت پھل دھیر

अन्तवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्प मेधसाम॥

देवान्देव यजो यान्ति मद्भक्ता यान्ति मामपि ॥२३॥
انت وتو پھلم تیشام۔ تت بھوتی۔ الپ میدھ سام (۲۳) دیوان دیو یجو یانتی مدبھکتا یانتی مام اپی

ترجمہ

مگر اُن الپ مدھی والوں کا وہ پھل انت والا (فانی) ہے۔ اور وہ دیوتاؤں کے پوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں اور میرے بھگت مجھے ہی پراپت ہوتے ہیں (۲۳)

دوہا

پروہ مورکھ لیت ہیں ناشوان پھل بیر (۲۳) دیو بھگت لین دیو کو مور بھگت مم دھیر

تشریح: جو لوگ کسی دنیوی خواہش کے لئے کسی دیوتا یعنی پرماتما کی کسی شکتی کو پوجا کرتے ہیں۔ اُن کی وہ دلی خواہش پوری ہوتی ہے مگر جو کسی دنیوی پھل کی خواہش نہ کرکے صرف ایشور پرائن ہو کر کسی ایشوریہ شکتی کی دیگیہ وغیرہ سے) پوجا کرتے ہیں۔ اُن کو دونو پھل مل جاتے ہیں یعنی وہ پرماتما کو بھی پالیتے ہیں۔ اور اس دیوتا کی پوجا کے پھل کو بھی۔ اگیانی اس نکتہ کو نہیں سمجھتے اسلئے دنیوی پھل ہیں مگن رہ کر پرماتما کی پراپتی سے محروم رہتے ہیں

अव्यक्तं व्यक्तिमापन्नं मन्यन्ते मामबुद्धयः ॥
परं भावमजानन्तो ममाव्ययमनुत्तमम् ॥२४॥
اویکتم ویکتی ماپنم منینتے مام - ابدھیا (۲۴) پرم بھاوم - اجانتا۔ مم۔ اویام انوتم (۲۴)

ترجمہ

ایسا ہونے پر بھی سب لوگ میرا بھجن نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ) عقل سے خالی (مورکھ) لوگ میرے سب سے اوتم اوناشی (ناش رہت) پرم بھاو کو تتو سے نہ جان کر (اویکت (منی اور اندریوں سے پرے) مجھ سچدانند پرماتما کو ویکت روپ میں ہی جانتے ہیں (۲۴)

دوہا

پرم بھاو جانیں نہیں موہے جان ویکت (۲۴) اگیانی اوناشی مم سرو اُدتم اویکت

تشریح: پرماتما۔ سورج۔ ہوا۔ وغیرہ تمام مجسم چیزوں میں رہ کر بھی اُن سے الگ ہے۔ اس لئے اویکت ہے۔ یہ پرم بھاو ہے مگر اگیانی کی پہنچ صرف ساکار تک ہی رہتی ہے۔ وہ سورج وغیرہ اجسام کو ہی پرماتما مان لیتے ہیں۔ اور ان سے آگے جو ناش رہت۔ سب کا آدھار اور آنکھ وغیرہ اندریوں سے محسوس نہ ہونے والا پرماتما ہے۔ اس کو اگیان کی وجہ سے نہیں دیکھتے۔ وہ کیوں نہیں دیکھتے۔ اس کارن یہ ہے کہ

नाहं प्रकाशः सर्वस्य योगमायासमावृतः ॥
मूढोऽयं नाभिजानाति लोको मामजमव्ययम् ॥२५॥
نہ اہم - پرکاشہ - سروسیہ - یوگ مایا سماورتا (۲۵) موڑھا۔ ایم۔ نہ ابھی جاناتی۔ لوکا مام اجم۔ اویم

ترجمہ

میں اپنی یوگ مایا سے چھپا ہوا ہوں۔ اس لئے سب کو دکھائی نہیں دیتا ہوں۔ اگیانی منش مجھ جنم رہت اوناشی پرماتما

کو تو اسے نہیں جانتے ہیں (۲۵)

دوہا

نج مایا سے ہوں چھپا دیکھت ناہیں کوئے (۲۵)، اجر - امر مجھ کو نہیں موڑھ پراپت ہوئے

تشریح - منترویاپک سچدانند پر برمھ اویکت ہے۔ اسی کا ویکت رُوپ (ظہور) یہ سنسار ہے۔ اس سنسار میں سب جگہ وہی پربھو ویاپک ہے۔ یہ نہ جان کر سنسار کو اس کے بیرونی کثیف روپ میں ہی ستیہ (حقیقی) جاننا موہ یعنی اگیان ہے۔ دراصل یہ سنسار اس ایشور کی مایا ہے۔ مگر جاننا چاہیئے کہ یہ مایا ایشور نہیں ہے۔ مایا ایشور کی وہ شکتی ہے جس سے سنسار کا جنم کرم اور مرن (پیدائش۔ قیام اور فنا) ہوتا ہے۔ مایا کے بس میں ہی یہ سنسار رہتا ہے۔ اور مایا ایشور کے بس میں رہتی ہے۔ سنسار جس سے موہت ہو کر اپنے آدھار پرماتما کو بھول جاتا اور سنسار کو اس کی بیرونی شکل میں ہی سچ سمجھ لیتا ہے اس کو مایا کہتے ہیں۔ اور جس مایا شکتی سے ایشور اس دنیا کو پیدا کرتا اور پرورش کرتا ہے۔ اس کو یوگ مایا کہتے ہیں۔ وہ مایا یوگ والی یعنی گیان والی ہے۔ ایشور کے آدھین ہے۔ اپنے آپ کو مختلف اشکال میں ظاہر کرنے کی شکتی ہے مختلف دیوتا اسی شکتی کی وبھوتیاں ہیں۔ سارا سنسار ہی ایشور کا ویکت (ساکار) رُوپ ہے۔ مگر جو یہ نہیں جانتا۔ وہ دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتا ہوا بھی اُن دیوتاؤں کی ظاہری صورتوں تک ہی رہ جاتا ہے۔ برہم کو نہیں جان سکتا۔ وہ مایا کے پرے نہ پہنچ کر مایا میں ہی پھنسا رہتا ہے۔ اور اسی مایا کو ہی سب کچھ جانتا ہے۔ سنسار کی بیرونی کثیف اشکال کو ہی وہ پرماتما سمجھتا ہے مگر جسے گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ مایا کے بس میں نہیں رہتا۔ وہ مایا کو جان لیتا ہے۔ مایا اُسے نہیں جانتی۔ وہ سارے سنسار کو جانتا ہے۔ مگر سنسار اُسے نہیں جانتا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس کا کارن آگے بتلایا ہے۔

वेदाहं समतीतानि वर्तमानानि चार्जुन ॥
भविष्याणि च भूतानि मां तु वेद न कश्चन ॥२६॥

ویداہم - سم تیتانی - ورتمانانی چا ارجن (۲۶) بھوشیانی چا بھوتانی مام تو وید نہ کشچن

ترجمہ

ہے ارجن! ماضی (پہلے گذرے ہوئے) اور حال (موجودہ زمانہ کے) اور آگے ہونے والے سب بھوتوں کو میں جانتا ہوں مگر مجھ کو کوئی بھی (شردھا بھگتی سے رہت پُرش) نہیں جانتا ہے۔ (۲۶)

دوہا

ارجن تینوں کال جو ہتے ہیں ہونگے بھوت (۲۶) سب کو جانوں پر مجھے نہ جانے کو بھوت

سوال - کیوں نہیں جانتا ہے۔ اس لئے کہ

इच्छाद्वेष समुत्थेन द्वंद्व मोहेन भारत ॥
सर्व भूतानि संमोहं सर्गे यान्ति परंतप ॥२७॥

اچھا دویش سمتھین۔ دوندو موہین بھارت سرو بھوتانی سموہم سرگے یانتی پرنتپ

اگیانتا کی جڑ

ترجمہ ہے بھرت بنسی ارجن! اسنسار میں اچھا (راگ) اور دویش سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھ وغیرہ دوندوں کے موہ سے سارے جاندار موہت ہو رہے ہیں (۲۷)

دوہا

اچھا اور دویش سے پیدا سُکھ دُکھ بیر (۲۷) اِن کے موہ میں بھوت سب موہت ہیں لے دھیر

تشریح راگ یعنی خواہش یا رغبت اور دویش یعنی نفرت کے بس میں ہو کر سردی گرمی سکھ دُکھ وغیرہ دوندوں (مطابق یا مخالف چیزوں) میں انسان ایسا پھنستا ہے ۔ کہ پرماتما کو بالکل بھلا دیتا ہے ۔ اس لئے راگ دویش سے بھرے چت میں پرماتما کی جیوتی دکھائی نہیں دیتی جیسے دُھول بھرے میلے شیشے میں منہ نظر نہیں آتا ۔ کون پُرش میری بھگتی کرتے ہیں ۔ یہ کہتے ہیں

येषां त्वन्तगतं पापं जनानां पुण्य कर्मणाम्॥
ते द्वन्द्व मोह निर्मुक्ता भजन्ते मां दृढ व्रताः॥२८॥

یے شام توانت گتم پاپم جنانام ۔ پُنیہ کرمنام (۲۸) تے دوند موہ نرمکتا ۔ بھجنتے مام درڑھ برتا

ترجمہ مگر (نشکام بھاوسے) اچھے کرم کرنے والے جن پُرشوں کا پاپ نشٹ ہو گیا ہے ۔ وہ دوند و (سکھ دُکھ وغیرہ) کے موہ سے آزاد ہوئے اور درڑھ نشچے (عزم بالجزم والے) پُرش ہی میرا بھجن کرتے ہیں (۲۸)

دوہا

نشٹ ہوئے ہیں پاپ پر جن پُرشوں کے بیر (۲۸) سُکھ دُکھ سے ہو رہت وہ بھجن کریں مم دھیر

ایسے پُنیہ آتما سجن پُرش پرماتما کی بھگتی کر کے ہر ایک جاننے لائق چیز کو جان کر کرتارتھ ہو جاتے ہیں ۔ یہ کہتے ہیں ۔

जरा मरण मोक्षाय मामाश्रित्य यतन्ति ये ॥
ते ब्रह्म तद्विदुः कृत्स्न मध्यात्मं कर्म चाखिलम्॥२९॥

جرا مرن موکھشائے ۔ مام آشرِتیہ یتنتی یے تے برمھ تدِ ودُ کرتسنم ادھیاتم کرم چا اکھلم

ترجمہ

(اور) جو میرے شرن ہو کر جرا (دُکھ) اور موت سے چھوٹنے کے لئے کوشش کرتے ہیں ۔ وہ پُرش اس برھم کو سمپورن ادھیاتم کو اور سمپورن کرم کو جانتے ہیں (۲۹)

دوہا

اجر امر ہت جو کریں مم پراین ہو بھگتی ... برھم ۔ ادھیاتم اور سب کرم جان لیں مُکتی

साधिभूताधिदैवं ... च ये विदुः॥

प्रयाणकालेऽपि च मां ते विदुर्युक्तचेतसः ॥ ३० ॥

سادھی بھوت آدھی دیوم ۔ مام ۔ سادھی یگیم چا یے ۔ وِدُو ۔ ۲) پریان کالے اپی چا مام تے وِدو یکت چیتسا

ترجمہ

جو پرش اَدھی بھوت اور آدھی دیو کے ساتھ اور ادھی یگیہ کے ساتھ (سب کے ادتم روپ) مجھ کو جانتے ہیں ۔ وہ یکت (مجھ میں لگے ہوئے) چت والے انت کال میں بھی مجھ کو ہی جانتے ہیں ۔ یعنی مجھے ہی پراپت ہوتے ہیں (۳۰)

دوہا

اَدھی بھوت ۔ اَدھی دیو اَرو اَدھی یگیہ سے جوئے (۳۰) مجھ کو جانیں یکت ہو ۔ انت ہو جانیں موئے

تشریح مطلب یہ ہے کہ موت کے وقت بھی جن کی بدھی ستھر ہو کر الیشور کی طرف لگ جاتی ہے ۔ انہیں الیشوری گیان پراپت ہو جاتا ہے ۔ برہم ۔ ادھیاتم ۔ کرم ۔ اُدھی بھوت ۔ ادھی دیو اور ادھی یگیہ ان سب کی ویاکھیا ارجن کے پوچھنے پر بھگوان اگلے اَدھیائے میں خود ہی کرنے والے ہیں

(شریمد بھگوت گیتا میں گیان ۔ وگیان یوگ نامی ساتواں ادھیائے اور بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۱ ختم)

ساتویں اَدھیائے کا خلاصہ

اس ادھیائے میں شری بھگوان نے گیان وگیان یوگ کا اُپدیش کیا ہے جس میں بتلایا ہے ۔ کہ یہ سرشٹی کیا ہے؟ کن تتوؤں سے بنی ہے ۔ اس سرشٹی (مخلوقات) سے پرے کونسی پراشکتی ہے ۔ اور اس پراشکتی سے پرے بھی کس طرح برہم موجود ہے ۔ یہ بتا کر اس برہم کو جاننے کا اُپدیش کیا ۔ پھر الیشور کے مارگ پر چلنے والے چار طرح کے بھگتوں کی چرچا کر کے پرم گیانی بھگت کے لکشن بتلاتے ہوئے پرم گیانی سے نچلے درجے کے جو بھگت ہیں ۔ اُن کو بھی اگیانی بتلایا ۔ کیونکہ وہ الیشور کی یوگ مایا کو نہیں جانتے ۔ ایسے بھگت بھی آخر کار گیان لابھ کر کے گیانی ہو سکتے ہیں ۔ آخر میں تین شبدوں میں الیشور کے اُپاسیہ رُوپ کا بیان کر دیا ۔ اور بتلایا ۔ کہ آدھی بھوت ۔ آدھی دیو اور آدھی یگیہ ۔ ان تینوں رُوپوں سے سنیکت (ملے ہوئے) الیشور کو جاننا ہی گیان اور وگیان ہے ۔ اب اگلے ادھیائے میں ان تینوں رُوپوں کی تشریح کرینگے ۔

ع۱ جیسے بھاپ ۔ بادل ۔ دھواں ۔ پانی اور برف یہ سب جل کے ہی رُوپ ہیں ۔ ویسے ہی ادھی بھوت اور ادھی یگیہ وغیرہ سب کچھ بھگوان کا ہی سروپ ہیں ۔ اس طرح جو جانتے ہیں ۔

ساتواں ادھیائے ختم

بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۲

آٹھواں ادھیائے

بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۲

اکھشر برہم یوگ

ساتویں اُدھیائے میں یہ سرشٹی (کائنات) کیا ہے۔ کن تتووں سے بنی ہے۔ اس کے پرے کونسی شکتی ہے۔ اور اس پرا شکتی سے پرے کون ہے۔ یہ بتلا کر گیانی اور اگیانی میں تمیز کراتے ہوئے بھگوان نے آدھی بھوت۔ آدھی دیو اور آدھی یگیہ ان تین رُوپوں والے پربرہم پرماتما کو جاننے کا اُپدیش دیا۔ اب ان تینوں کی ویاکھیا کر کے یہ بتلانا ہے۔ کہ اس میں کھشر (فانی) کیا ہے اور اکھشر (لافانی) کیا ہے۔ یعنی کونسی چیز تغیر پذیر ہے اور کونسی غیر متبدل ہے۔ تاکہ ہم ایکاگر چت ہو کر (یکسوئی) سے غیر متبدل کی ہی اُپاسنا کریں۔ اس ادھیائے میں کھشر و اکھشر میں تمیز کرا کر اکھشر برہم کی پراپتی کا مارگ دکھلانا ہے۔ اس لئے اس کا نام اکھشر برہم یوگ ہے۔

(अर्जुन उवाच) किं तद्ब्रह्म किमध्यात्मं किं कर्म पुरुषोत्तम ॥
अधिभूतं च किं प्रोक्तमधिदैवं किमुच्यते ॥१॥
अधियज्ञः कथं कोऽत्र देहेऽस्मिन्मधुसूदन ॥
प्रयाणकाले च कथं ज्ञेयोऽसि नियतात्मभिः ॥२॥

(ارجن اوواچ)

کِم تد برہم۔ کِم ادھیاتم۔ کِم کرم پُرشوتم (۱) ادھی بھوتم چا کِم پروکتم ادھی دَیوم کِم اُوچیتے
اُدھی یگیہ کتھم کو اتر دیہے اسمن مدھوسُودن (۲) پریان کالے چا کتھم گیئے او اسی نیت آتمنی

(ارجن بولا)

ترجمہ اس طرح بھگوان کے بچنوں کو سن کر ارجن بولا) ہے پرشوتم! (جس کا آپ نے اُپدیش کیا) وہ برہم کیا ہے؟ (اور) ادھیاتم کیا ہے؟ (اور) کرم کیا ہے؟ اور ادھی بھوت نام سے کیا کہا گیا ہے؟ نیز ادھی دیو نام سے کیا کہا گیا ہے (۱) اور اے مدھوسودن! یہاں ادھی یگیہ کون ہے؟ اور وہ اس جسم میں کیسے ہے؟ یکت چت والے (من اور اندریوں کو جیت کر چت کو آپ میں لگانے والے) لوگ زندگی کا سفر ختم کرتے وقت کس طرح آپ کو جانتے ہیں (۲)

دوہا

اے پرشوتم برہم کیا؟ کیا ادھیاتم کرم؟ (۱) ادھی بھوت ادھی دیو کا موہے بتاؤ مرم
اے مدھوسودن دیہہ میں ادھی یگیہ ہے کون (۲) انت کال میں جانتے ہوگی تجھ کو کون؟

اب شری کرشن بھگوان ارجن کے ان سات سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔

(श्री॰ भ॰ उवाच) अक्षरं ब्रह्म परमं स्वभावोऽध्यात्ममुच्यते ॥
भूतभावोद्भवकरो विसर्गः कर्म संज्ञितः ॥३॥

شری بھگوان او واچ

اکھشرم برہم پرم ـ سوبھاوو ادھیاتم اوچیہ تے (۳) بھوت بھاوو دبھو کرو وِسرگا کرم سنگیتا (۳)

ترجمہ

(ہے ارجن! پرم اکھشر (جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا ـ ایسا سچدانند گھن پرماتما تو) برہم ہے (اور) اپنا سروپ یعنی جیو آتما ادھیاتم کہا جاتا ہے ـ اور جس وِسرگ یعنی سرشٹی کے بیوپار سے پرانی پیدا ہوتے ہیں ـ اس کا نام کرم ہے (یا بھوتوں کے بھاووں کو پیدا کرنے والا شاستر کے مطابق یگیہ ـ دان ـ تپ ـ ہوم وغیرہ کے لیے جو تیاگ کیا جاتا ہے ـ وہ کرم نام سے کہا جاتا ہے) (۳)

دوہا

اکھشر ہی پر برمھ ہے جیو ادھیاتم جان (۳) جس سے اُتپن ہو پرجا کرم سنگیا مان (۳)

تشریح ارجن کا پہلا سوال یہ تھا ـ کہ برہم کیا ہے؟ اس کا جواب بھگوان نے یہ دیا ہے ـ کہ اکھشر یعنی ازلی و ابدی پرماتما ہی شدھ برہم ہے ـ جس کے متعلق بر ہد آرنیک اپنشد میں بھی کہا ہے "ہے گارگی! اس کو براہمن (برہم کے جاننے والے) اکھشر کہتے ہیں ـ نہ وہ موٹا ہے نہ پتلا ہے نہ چوڑا ہے نہ لمبا ہے وغیرہ (برہدارنیک ۳ ـ ۸)

دوسرا سوال یہ تھا ـ ادھیاتم کیا ہے؟ جسم اور اندریوں کے طور سے بھوگتا کے طور پر جو پرکاشت ہو رہا ہے ـ وہی جیو آتما ادھیاتم ہے ـ

تیسرا سوال یہ تھا ـ کرم کیا ہے؟ سرشٹی جو کہ پران دھاریوں کی ہستی کو ظہور میں لاتی ہے ـ وہ کرم ہے یا شاستر کے مطابق جو یگیہ دان تپ وغیرہ پھل کی خواہش کو تیاگ کر کئے جاتے ہیں وہ کرم ہے ـ یگیہ کا نام کرم ہے ـ چونکہ یگیہ سے ہی سرشٹی پیدا ہوتی ہے ـ

अधिभूतं क्षरो भावः पुरुष अधिदैवतम् ॥
अधियज्ञोऽहमेवात्र देहे देहभृतां वर ॥४॥

ادھی بھوتم کھشر و بھاوا ـ پرشاہ چا ادھی دیُوتم (۴) ادھی یگیوا ہم الیو آتر دیہے دیہہ بھرتام ور

ترجمہ

پیدا ہونے والے اور فنا ہونے والے پدارتھ تو ادھی بھوت اور پرش (ہرنیہ گربھ پُرش جس کو پرجاپتی یا برہمانڈ وغیرہ بھی کہتے ہیں) ادھی دیو ہے اور ہے دیہہ دھاریوں میں سرشیٹ ارجن! اس جسم میں میں (پرماتما) ہی ادھی یگیہ ہوں (۴)

دوہا

ادھی دیُوت تو پُرش ہے ـ دیہہ آدی ادھی بھوت (۴) سب دیہوں میں ادھی یگیہ میں ہوں گنتی پوت

تشریح ارجن کے پوچھے سوال کا جواب ـ ناشوان (فانی یا تغیر پذیر) جو پدارتھ ہیں ـ وہ ادھی بھوت کہلاتے ہیں ـ

پانچویں سوال کا جواب ۔ پُرش یعنی سُوتر آتما سب دیوتاؤں کا ادھشٹاتا ہونے سے آدھی دیوت ہے۔
چھٹے سوال کا جواب ۔ اس جسم میں انتریامی روپ سے موجود پرماتما ہی ہمارے کرم کا ادھشٹاتا ہے ۔ وہی کرم کا پھل داتا ہے ۔ جو اس جسم میں پھل بھوگنے والے جیو کے ساتھ ہے ۔ اس لئے پرماتما ادھی یگیہ ہے ۔ اگلے شلوک میں ساتویں سوال کا جواب دیتے ہیں

अन्त काले च मा मेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरं ॥
यः प्रयाति स मद्भावं यातिनास्त्यत्र संशयः॥५॥

انت کالے چا مام ایو سمرن مُکتوا ۔ کلیورم (۵) یا پریاتی سا مدبھاوم یاتی ۔ نہ ۔ استی اتر سنشیا

ترجمہ

اور جو پُرش انت کال میں میرا ہی سمرن کرتا ہوا جسم کو تیاگ کر جاتا ہے ۔ وہ میرے (ساکھشات) سوروپ کو پراپت ہوتا ہے ۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے (۵)

دوہا

انت کال میں مجھے جو سمر تیاگے دیہہ (۵) پراپت ہو مم بھاو کو ارجن نِس سندیہہ

نہ صرف میرا سمرن کر کے میرے بھاو کو پراپت ہوتا ہے ۔ بلکہ

यं यं वाऽपि स्मरन्भावं त्यजत्यन्ते कलेवरम् ॥
तं त मेवैति कौन्तेय सदा तद्भाव भावितः ॥६॥

یم ۔ یم وا ۔ اَپی ۔ سمرن بھاوم تیجتی انتے کلیورم (۶) تم ۔ تم ۔ ایو ۔ ایتی کونتئے سدا تد بھاو بھاوِتا

ترجمہ

ہے کنتی نندن ارجن! (یہ منش) انت کال میں جس جس بھی بھاو کو سمرن کرتا ہوا شریر کو تیاگتا ہے ۔ ہمیشہ اسی کی بھاونا میں ہی رنگا ہوا وہ اسی بھاو کو پراپت ہوتا ہے (۶)

دوہا

جا کی جیسی بھاونا ۔ سو تیسا پھل پائے (۶) انت کال جو بھاو ہو سوئی وہ بن جائے

تشریح ۔ مطلب یہ ہے کہ جس قسم کے خیالات آدمی سوچتا ہے ۔ مرتے وقت وہی خیالات اور واسنائیں سامنے آجاتی ہیں ۔ کیونکہ وہ چت پر پہلے ہی جمی ہوئی ہوتی ہیں ۔ اس لئے ہر ایک آدمی کو چاہیئے ۔ کہ وہ ہر وقت پرماتما کو ہی یاد رکھے ۔ کیونکہ جو آدمی من اور بدھی کو پرماتما میں لگائے رکھتا ہے اس کے دل میں بُری بھاونائیں پیدا ہی نہیں ہوتیں ۔

ایشور کا دھیان ہمیشہ رکھنا چاہئے

तस्मात्सर्वेषु कालेषु मामनुस्मर युध्य च ॥

मय्यर्पित मनो बुद्धि र्मामे वैष्य स्यसंशयम्॥७॥

تسمات سرویشو کالیشو مام انوسمر یُدھیہ چا (۷) مئی آرپت منو بُدّھر مام ایوا لیشیہ سی اسنشیم

ترجمہ

اس لئے اے ارجن! (تو) ہر وقت (متواتر) میرا ہی سمرن کر۔ اور یُدھ بھی کر (اس طرح) میرے میں ارپن کئے ہوئے من بُدھی والا تو بلا شبہ مجھے ہی پراپت ہوگا (۷)

دوہا

نت ہی سمرن کر مرا اور یدھ کر بیر (۷) من بُدھی ارپن مرے کرمو پاوے دھیر

تشریح — مثل مشہور ہے۔ کہ انت متا سو گتا۔ ارتھات مرنے کے وقت جیسی متی (بھاونا) ہوتی ہے۔ ویسی ہی گتی بھی ہوتی ہے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ مگر اس کے سمجھنے میں بھول نہیں کرنی چاہئے۔ ایسا کبھی مت سمجھو۔ کہ پہلے خواہ کچھ ہی کرتے رہیں۔ انت کال یعنی مرتے وقت چت کو پرماتما میں لگا کر مکت ہو جائیں گے۔ بھائی! ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ تمہارا چت جن باتوں میں لگ رہا ہے۔ اُن کی واسنائیں اس پر جم رہی ہیں۔ وہی واسنائیں آخری وقت میں انہیں باتوں کو بجبوراً یاد کرائیں گی۔ اس لئے اگر چاہتے ہو۔ کہ آخری وقت میں پرمیشور کی یاد آوے۔ تو اب بھی پرمیشور کو کبھی مت بھولو۔ اسی واسطے کہا ہے۔ کہ سب وقتوں میں میرا سمرن کر۔ یہ سمرن تمہارے چت کی بھاونا ہے۔ اپنا فرض بھی انجام دیتے رہو اور پرماتما کو بھی چت میں سدا بنائے رکھو۔ ہمیشہ اس پنجابی ضرب المثل پر عمل کرو۔ ہتھ کار ول تے چت یار ول

پرماتما میں جو من نہیں لگتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انتہ کرن شدھ نہیں ہے۔ اس لئے پہلے نشکام کرم کر کے اپنے انتہ کرن کو شدھ کرنا چاہئے۔ اور ہر وقت پرماتما کی یاد کرتے رہنا چاہئے۔ اس بات کو اگلے تین شلوکوں میں بیان کرتے ہیں :-

अभ्यास योग युक्तेन चेतसा नान्य गामिना॥

परमं पुरुषं दिव्यं याति पार्थानु चिन्तयन्॥८॥

ابھیاس یوگ یُکتین چیتسا نانیہ گامنا (۸) پرمم پُرشم دِویم یاتی پارتھ! انو چنتیم

ترجمہ

ہے پارتھ! (یہ نیم ہے۔ کہ) پرمیشور کے دھیان کے ابھیاس رُوپی یوگ میں لگے ہوئے کسی دوسری طرف نہ جانے والے چت سے متواتر چنتن کرتا ہوا پُرش پرم (پرکاش سروپ) دویہ پُرش کو یعنی پرمیشور کو ہی پراپت ہوتا ہے۔ (۸)

دوہا

پارتھ یوگ ابھیاس سے یُکت چت جو ہوئے (۸) چنتن کر پرماتما کو ہی پراپت ہوئے

تشریح — مطلب یہ کہ جو آدمی سدا ایشور چنتن کا ابھیاس کرتا رہتا ہے۔ اور اس طرح ایشور کے دھیان میں لگا ہوا اپنے من کو کسی دوسرے وِشے میں نہیں جانے دیتا۔ وہ آدمی انت متا سو گتا کے مطابق بلاشبہ پرماتما کو مل جاتا ہے۔ بھگوان نے یہ تو اپاسنا کا سروپ بتلایا۔ اب جس کی اُپاسنا کرنی ہے۔ اس اپاسیہ دیو کا سروپ کہتے ہیں۔

نیز اس کی اُپاسنا کا پھل کہتے ہیں

कविं पुराण मनुशासितार मणोर णीयां समनुस्मरेद्यः॥
सर्वस्य धातार मचिन्त्य रूप मादित्य वर्णं तमसः परस्तात्॥९॥
प्रयाण काले मनसाऽचलेन भक्त्या युक्तो योग बलेन चैव॥
भ्रुवोर्मध्ये प्राण मावेश्य सम्यक् स तं परं पुरुष मुपैति दिव्यम्॥१०॥

کوِیم ۔ پُرانم ۔ اَنُوشا سِتارم ۔ اَنور ۔ اَنی یا نسم ۔ انو سمریت یاہ
(۹) سروسیہ دھاتارم اَچنتیہ رُوپم آدتیہ ورنم تمسا پرستات (۹)
پریان کالے منسا اَچلین ۔ بھگتیا یُکتو یوگ بلین چا ایو
(۱۰) بھرُوور مدھیے پرانم آویشیہ سمیک سا ۔ تم ۔ پرم ۔ پُرشم ۔ اُپیتی دِویم (۱۰)

ترجمہ

سروگیہ ۔ انادی ۔ سب پر شاسن کرنے والے (سب کے حاکم) سُوکھشم سے بھی سُوکھشم سب کے دھارن پوشن کرنے والے اچنتیہ سروپ (جس کا سروپ غور و فکر سے بالاتر ہے) سُورج کی طرح نِتیہ چیتن پرکاش سروپ ۔ اودیا سے بہت پرے اسچدانند گھن پرماتما کو جو پُرش سمرن کرتا ہے (۹) وہ بھگتی میں لگا ہوا پُرش (سچا بھگت) انت کال میں بھی یوگ بل سے بھرکٹی کے درمیان پران کو اچھی طرح لگا کر پھر نشچل (نہ ڈولنے والے) من سے سمرن کرتا ہوا اُسی دِویہ سروپ پرم پُرش پرماتما کو ہی پراپت ہوتا ہے ۔

دوہا

سروگ ۔ سناتن ۔ ایشور ۔ جو اچنتیہ تم پار (۹) اَتی سُوکھشم جیوتی سروپ جے روی ورن اپار
بھگتی یکت کر من اچل تیہی سمریں جو انت (۱۰) بھرُو مدھیہ پرانوں کو لگا پاویں برہم اننت

انت کال میں ایشور کا سمرن اونکار کے ذریعے ہونا چاہیے ۔ اس لئے اس اونکار کو استتی پوروک بتلاتے ہیں

यदक्षरं वेद विदो वदन्ति विशन्ति यद्यतयो वीतरागाः॥
यदिच्छन्तो ब्रह्म चर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण प्रवक्ष्ये॥११॥

یداکھشرم ۔ ویدوِدو ۔ وَدنتی ۔ وِشنتی ۔ ید یتیو وِیت راگا
یداِچھنتو ۔ برہم چریم ۔ چرنتی ۔ تت تے پدم سنگرہین پروکشئے (۱۱)

ترجمہ

(اور ہے ارجن) وید کے جاننے والے وِدوان جس سچدانند گھن رُوپ پرم پد کو ایک اکھشر (اونکار) نام سے کہتے ہیں ۔ اور آسکتی (راگ دویش سے) رہت مہاتما جن جس میں پرویش کرتے ہیں (اور) جس پرم پد کو چاہنے والے برہمچریہ کا آچرن کرتے ہیں ۔ اس پرم پد کو

پد یعنی پراپتی کا ستھان ... اونکار کے جپ سے برہم کی پراپتی ہوتی ہے

ہیں تیرے لئے اختصار سے کہونگا (دھیان لگاکر سن) (۱۱)

دوہا

ویدگیہ اکھشر کہیں . بنی پرش جہاں جات (۱۱) برہمچاری اچھا کریں سن تا پد کی بات

"اوم" کے جپ کی ودھی اور پھل

सर्वद्वाराणि संयम्य मनो हृदि निरुध्य च ॥

मूर्ध्न्याधायात्मनः प्राणमास्थितो योगधारणाम् ॥१२॥

ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन् ॥

यः प्रयाति त्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ॥१३॥

سرودوارانی سنیمیے منوہردی نِرودھیہ چا (۱۲) مُوردھنیادھائے - آتمنہ پرانم آستھتا یوگ دھارنم

"اوم" اِتی ایک اکھشرم برہم ویاہرن مام انوسمرن (۱۳) یاہ پریاتی تیجن دیہم سا یاتی پرمام گتم

ترجمہ

ہے ارجن! سب اندریوں کے دروازوں کو روک کر لیعنی اندریوں کو وشیوں سے ہٹاکر (اور) من کو ہردے میں ستھر (قائم کرکے) اور اپنے پران کو مستک میں ستھاپن کرکے یوگ دھارنا میں لگا ہوا (۱۲) جو پرش (اوم) ایسے ایک اکھشر برہم کا اوچارن (جاپ) کرتا ہوا اور میرا چنتن کرتا ہوا شریر کو تیاگ کرجاتا ہے . وہ پرش پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے - (۱۳)

دوہا

وشے رہت اندریہ سکل من کر ہردے نِرودھ (۱۲) موردھنی ہیں پران دھر یوگی یُکت سبودھ

ایک اکھشر سمرن کرے شدھ برہم اوذکار (۱۳) ایسے جو دیہہ کو تجے پائے گتی اپار

ہے ارجن! ایسا مت سمجھ . کہ یہ گتی مشکل سے ملتی ہے - کیونکہ

अनन्यचेताः सततं यो मां स्मरति नित्यशः ॥

तस्याहं सुलभः पार्थ नित्ययुक्तस्य योगिनः ॥१४॥

اننیہ چیتا ستتم یو مام سمرتی نتیہ شاہ (۱۴) تسیہ اہم سلبھا پارتھ نتیہ یکتسیہ یوگیناہ

ترجمہ

(اور) ہے ارجن! جو پرش مجھ میں اننیہ چت (گہری بھگتی والے سچے دل سے) سے ہمیشہ سدا ہی متواتر سوانس سوانس میں میرا سمرن کرتا ہے . اس ہر وقت مجھ میں محو ہوئے یوگی کے لئے میں آسانی سے پراپت ہو جاتا ہوں (۱۴)

دوہا

ہو اننیہ چت جو بھجے مو کو نتیہ بیچار (۱۴) یکت ہوئے اس بھگت کو ہوں سُکھ میں پارتھ

تشریح بھگوان کہتے ہیں ۔ ہے ارجن! میرا پانا کچھ مشکل نہیں ہے ۔ کیونکہ جس آدمی کا چت میرے سوا کسی میں نہیں لگتا ۔ اور متواتر سوالنس سوالنس میں جو میری یاد کرتا ہے ۔ وہ مجھے بآسانی پا لیتا ہے

سوال ۔ مگر آپ کے بآسانی پا جانے سے کیا لابھ ہوتا ہے ؟

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालय मशाश्वतम् ॥
नाप्नुवन्ति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥१५॥

مام اُپیے تیا پُنر جنم ۔ دُکھ آلیم ۔ اشاشوتم (۱۵) نہ آپنو ونتی مہاتما ناہ سنسدھم پرمام گتاہ

ترجمہ

پرم سِدھی کو پراپت ہوئے مہاتما جن مجھ کو پراپت کر کے دُکھوں کے گھر ناپائیدار پُنر جنم (آواگون) کو پراپت نہیں ہوتے ہیں ۔ یعنی مُکت ہو جاتے ہیں ۔

دوہا

موہے پراپت کر نہیں پھر آویں سنسار (۱۵) پرم سِدھی پراپت ہوئے گیانی پُرش اپار

आब्रह्म भुवनाल्लोकाः पुनरावर्त्तिनोऽर्जुन ॥
मामुपेत्य तु कौंतेय पुनर्जन्म न विद्यते ॥१६॥

آبرہم بھُوناٹ لوکا پُنر آورتنا ۔ آرجن (۱۶) مام اُپیے تیہ تو کونتیے ۔ پُنر جنم نہ دِدیتے

ترجمہ

ہے ارجن! برہم لوک سمیت کر سب لوک پُنر جنم والے (تغیر پذیر) ہیں ۔ مگر ہے کنتی نندن! مجھ کو پراپت ہو کر پھر اس کا پُنر جنم نہیں ہوتا ہے ۔ (۱۶) کیونکہ میں کال کا بھی کال ہوں ۔ اور یہ سب برہما وغیرہ کے لوک کال کے آدھین ہونے سے فانی ہیں

دوہا (۱۶)

ارجن جتنے لوک ہیں برہم لوک پرینت (۱۶) اُن سے آویں لوٹ پھر نہ مجھ سے سنت

सहस्रयुग पर्यन्त मर्ह्यद्ब्रह्मणो विदुः ॥
रात्रिं युग सहस्रान्तां तेऽहोरात्र विदोजनाः ॥१७॥

سہسر یُگ پرینتم ۔ آہا ۔ یت برہمنا وِدُو (۱۷) راترم یُگ سہسر انتام ۔ تے اہوراتری وِدجنا

ترجمہ

(ہے ارجن) برہما کا جو ایک دن ہے ۔ وہ ہزار یُگ تک رہتا ہے (اور برہما کی) رات بھی ہزار یُگ تک رہتی ہے ۔ اس کو جو پُرش تتو سے جانتے ہیں ۔ وہ یوگی پرش دن اور رات (کال) کے تتو کو جاننے والے ہیں ۔

ع ۱ ۔ ارتھات کال کے آدھین اور تغیر پذیر ہونے سے برہما کے دن اور رات کو بھی فانی جانتے ہیں ۔

دوہا

سہسر یگ کا دن اور سہسر یگ کی رات (۱۷) برہما کی جو جانتا ۔ سوئی گیانی تات

چاروں یگوں کی تشریح

گیانیوں کی نگاہ میں دن اور رات اس تمام وشو برہمانڈ (کائنات) کی پیدائش اور فنا ہے برشٹی کے پیدا ہونے سے لے کر فنا ہونے تک دن اور پرلے (فنا ہونے سے پھر پیدا ہونے تک رات ۔ گیانی لوگ اسی کو دن اور رات سمجھتے ہیں ۔ یہ دن اور رات ہزار ہزار یگ کے ہوتے ہیں ۔ مگر یہاں یگ لفظ کے معنی صرف ایک یگ کے نہیں ہیں ۔ بلکہ مہایگ کے سمجھنے چاہئیں ۔ چار یگوں کو ملا کر ایک مہایگ ہوتا ہے ۔ اور ہر ایک یگ کی عمر مقررہ ہوتی ہے اسی طرح ہر ایک مہایگ اور ایسے ہزار مہایگ والے برہما کے دن کے بھی چار چار یگ ہی ہیں ۔ جن کے نام یہ ہیں ۔ (۱) کرت (ست) یگ (۲) دواپر (۳) تریتا اور (۴) کلجگ ۔

ست یگ کی عمر ۴ ہزار برس ۔ دواپر کی تین ہزار برس ۔ تریتا کی دو ہزار برس اور کلجگ کی ایک ہزار برس ہے مگر ایک یگ ختم ہوتے وقت دوسرا یگ اسی وقت نہیں شروع ہوتا ۔ دو یگوں کے درمیان ایک مقررہ سندھی کال ہوا کرتا ہے ۔ اور اس سندھی کال کی عمر بھی مقررہ ہوتی ہے ۔ کرت یگ سب سے پہلے آتا ہے ۔ مگر اس کے پہلے بھی کلجگ ہوا رہتا ہے ۔ اس لئے ایک سندھی کال اس کے آگے اور ایک پیچھے بھی رہتی ہے ۔ اس طرح ہر ایک یگ کے آگے پیچھے سندھی کال رہتے ہیں ۔ کرت یگ کے آگے پیچھے کا سندھی کال چار چار سو برس ۔ تریتیہ کا تین تین سو برس ۔ دواپر کا دو دو سو برس اور کلجگ کا سو سو برس کا ہوتا ہے ۔ اور اس طرح چاروں یگوں کے سارے سندھی کال کی مدت ۲۰۰۰ برس کی ہوتی ہے ۔ یہ دو ہزار اور چاروں یگوں کی عمر کے دس ہزار ملا کر بارہ ہزار سال ہوتے ہیں ۔ مگر یہ بارہ ہزار سال دیوتاؤں کے مانے جاتے ہیں ۔ اس بارہ ہزار کو ۳۶۰ سے ضرب دینے سے انسانوں کے وقت کا شمار رہتا ہے ۔ کیونکہ دیوتاؤں کا ایک دن ہمارے دواین یعنی ایک سال کے برابر ہوتا ہے ۔ یعنی دیوتاؤں کے بارہ ہزار سال انسانوں کے ۱۲۰۰۰ × ۳۶ = ۴۳۲۰۰۰۰ سال ہوئے ۔ چاروں یگوں یعنی دیوتاؤں کے بارہ ہزار سال کا انسانی شمار کے حساب سے ایک مہایگ اور دیوتاؤں کا ایک معمولی یگ ہوتا ہے ۔ دیوتاؤں کے ایسے ۷۱ یگوں کے مجموعے کو منونتر کہتے ہیں ۔ اور ایسے چودہ منونتر ہوتے ہیں ۔ اور ایسے ہر ایک منونتر کے شروع اور اخیر کے سندھی کال کو ملا کر کرت یگ کی مدت کے برابر اور سندھی کال ہوتا ہے ۔ اسی طرح چودہ منونتروں کے ایسے پندرہ سندھی کال گذرتے ہیں ۔ یہ پندرہ سندھی کال اور چودہ منونتر ملا کر دیوتاؤں کے ایک ہزار یگ ہوتے ہیں ۔ جو برہما کا ایک دن ہے ۔ اور پھر ایسے ہزار یگ گذرنے پر برہما کی رات ہوتی ہے ۔ اس حساب سے برہما کا ایک دن انسان کے صرف ۴۳۲۰۰۰۰ × ۱۰۰۰ = ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) سال کے برابر ہوا ۔ اس کو

کلپ

بھی کہتے ہیں۔ کلپ کے شروع میں اویکت پرکرتی ویکت (پرگٹ) ہونے لگتی ہے۔ اور کلپ کے آخیر میں سارا سنسار اویکت میں پھر مل جاتا ہے۔ ایسے ۳۶۰ دن اور ۳۶۰ رات کا برہما کا ایک سال ہوتا ہے۔ اور ایسے سو سال کی برہما کی عمر ہوتی ہے۔ اس حساب سے اس وقت برہما کی آدھی عمر گذر چکی ہے اور یہ شویت واراہ نامی کلپ اس کے ۵۱ ویں سال کا پہلا دن ہے۔ اس کلپ کے چودہ منونتروں میں سے ۶ منونتر گذر چکے ہیں۔ اور ساتویں یعنی ویوسوت منونتروں کے ۷۱ مہایگوں میں سے ۲۷ مہایگ گذر چکے ہیں۔ اور اٹھائیسویں مہایگ کے کلجگ کا پہلا چرن ابھی چل رہا ہے جس کے ۵۰۰۰ سال گذر چکے ہیں۔ اس حساب سے کلجگ کے اخیر میں ہونے والی پرلے میں ابھی چار لاکھ ستائیس ہزار برس باقی ہیں۔ اس طرح سے برہما کے دن اور رات کی تشریح لوکمانیہ تلک نے اپنے گیتا رہسیہ میں سوریہ سدھانت۔ منوسمرتی۔ نرکت۔ وشنو پران وغیرہ کئی گرنتھوں کے آدھار پر کی ہے۔ اس شلوک میں اسی دن رات کا ذکر ہے۔ کہ جس کی تشریح کی گئی ہے۔ کہ ہمارا ایک سال دیوتاؤں کا ایک دن ہوتا ہے۔ اور دیوتاؤں کے ۱۲۰۰۰ سال یا ہمارے تینتالیس لاکھ بیس ہزار سال کا ایک دیویگ یا ہمارا مہایگ ہوتا ہے۔ ایسے ۷۱ مہایگوں کا ایک منونتر ہوتا ہے۔ اور ایسے چودہ منونتروں کا برہما کا ایک دن ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی چودہ منونتروں کی ایک رات ہوتی ہے۔ برہم گیانی پرش اسی کو رات دن سمجھتے ہیں۔

अव्यक्ताद्व्यक्तयः सर्वाः प्रभवन्त्यहरागमे ॥
रात्र्यागमे प्रलीयन्ते तत्रैवाव्यक्तसंज्ञके ॥१८॥

اویکتا دویکت یا سروا۔ پربھونتی۔ آہراگمے (۱۸) راتریہ آگمے پرلی انتے۔ تترا ایو۔ اویکت سنگیکے

ترجمہ

(اور اس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ) سب ویکت پدارتھ (چراچر جگت) برہما کے دن کے طلوع ہونے پر اویکت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور برہما کی رات کے شروع میں پھر اُسی اویکت میں سما جاتے ہیں (۱۸)

دوہا

برہم دِوس میں ہوت ہے پرگٹ یہ سنسار (۱۸) برہم راتری میں ہوئے لین پُنہ ہر بار

भूतग्रामः स एवायं भूत्वा भूत्वा प्रलीयते ॥
रात्र्यागमेऽवशः पार्थ प्रभवत्यहरागमे ॥१९॥

بھوت گرامہ سا۔ ایو۔ ایم بھوتوا۔ بھوتوا۔ پرلی اتے (۱۹) راتری آگمے اوشاہ پارتھ پربھوتی۔ اہراگمے

ترجمہ

(اور) ہے پارتھ! وہی یہ سب پرانیوں کا سموہ (جو پہلی سرشٹی میں تھا۔ پھر) پیدا ہو کر پرکرتی کے بس میں ہوا رات کے آنے پر (پرلے) لین ہو جاتا اور دن کے طلوع ہونے پر پھر پیدا ہوتا ہے (۱۹) اسی طرح برہما کے ایک سو سال پورے ہونے پر وہ بھی اپنے لوک سمیت شانت ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ رات اور دن کا چکر برابر چلتا رہتا ہے۔

دوہا

پارتھ جیو ابجت گل دن میں بارم بار (۱۹) رات بھئے پرلین ہو پھر پھر یہ سنسار

تشریح

پرانیوں کا وہی سموہ پیدا ہوتا ہے ۔ اس سے ثابت ہے ۔ کہ جیو نئے ہیں ۔ نئے پیدا نہیں ہوتے ۔ پرلے (قیامت) کے بعد بھی وہی پیدا ہوتے ہیں ۔ ان ان کرموں کے انوسار جو انہوں نے پہلی سرشٹی میں کئے ہوتے ہیں ۔ پس ہر ایک سرشٹی میں انسان ۔ حیوان وغیرہ سب جاندار ہوتے ہیں ۔ اگر وہی نہ ہوتے ۔ نئے ہوتے تب نئے پیدا ہونے والوں کو تو بنا کرم کے علیحدہ علیحدہ پھل ملتا ۔ اور سما جانے والوں کے کرم بنا پھل دئے ہی نشٹ ہو جاتے ۔ یہ دوہری خرابی ہے ۔ مگر جب وہی پیدا ہوتے ہیں ۔ تو ایسا نقص پیدا نہیں ہوتا ۔ اسی طرح برہما کے دن میں سرشٹی پیدا ہوتی رہتی ہے ۔ اور برہما کی رات میں لین ہوتی رہتی ہے یہ چکر انادی کال سے چلتا رہتا ہے ۔ اس طرح ویکت اور اویکت سرشٹی دونو ہی فانی یعنی تغیر پذیر ہیں ۔ مگر ان سے پرے جو اویکت (لافانی) برہم ہے ۔ وہ کبھی نہیں بدلتا ۔ یہ کہتے ہیں ۔

परस्तस्मात्तु भावोऽन्योऽव्यक्तोऽव्यक्तात्सनातनः॥
यः स सर्वेषु भूतेषु नश्यत्सु न विनश्यति ॥२०॥

پرا ۔ تسمات ۔ تُو ۔ بھاوا ۔ انیہ ۔ اویکتا ۔ اویکتات ۔ سناتناہ
یا سا سروشُو بھوتیشُو ۔ نشیت سُو نہ وِنشیتی (۲۰)

ترجمہ

مگر اس اویکت سے بھی پرے جو ایک اور سناتن اویکت بھاو ہے ۔ وہ سچدانند گھن پُورن برمھ پرماتما (آکاش وغیرہ) سب بھوت پرانیوں کے نشٹ ہونے پر بھی نشٹ نہیں ہوتا (۲۰)

دوہا

اس ویکت اور اویکت سے پرے سناتن بھاو (۲۰) اوناشی ہے ایشور سدا رہے سم بھاو

अव्यक्तोऽक्षर इत्युक्तस्तमाहुः परमां गतिम्॥
यं प्राप्य न निवर्त्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥२१॥

اویکتو اکھشر ۔ اِتی اُکتا ۔ تم آہو ۔ پرمام گتم (۲۱) یم پراپیہ نہ نِورتنتے تد دھام پرمم مم

ترجمہ

وہی (پُورن برمھ پرماتما) اویکت اور اکھشر کہلاتا ہے ۔ اسی کو پرم گتی کہتے ہیں ۔ اور جس کو پراپت ہو کر (آدمی) پھر پیچھے نہیں لوٹتا ۔ (جنم مرن کے چکر میں نہیں آتا) وہ میرا پرم دھام ہے (۲۱)

دوہا

اویکت اکھشر کہتے اسے پرم گتی وہ بیر پا اس کو نہیں لوٹتے پرم دھام مم دھیر

مگر وہ پرم دھام صرف گہری بھگتی سے ہی پراپت ہو سکتا ہے ۔ یہ کہتے ہیں ۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया॥
यस्यान्तःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥२२॥

پرشا ہاسا پرا پارتھ - بھگتیا لبھیا - تُوانن ییا (۲۲) لیسیہ انتا ستھانی بھوتانی ییَن سروَم ادم تتم

ترجمہ

اور ہے پارتھ! جس پرماتما کے اندر سب بھوت پرانی ہیں - اور جس سچدانند گھن پرماتما سے یہ سب جگت بھرپور ہے وہ سناتن اویکت پرم پُرش سچی بھگتی سے ہی پراپت ہو سکتا ہے (۲۲)

دوہا

گھٹ گھٹ ویاپک جو پُرش جاکی ہے سب شکتی (۲۲) پارتھ پرم - اگم وُہی ملے اننیہ کر بھگتی

تشریح: پرمیشور کی سچی بھگتی کرنے والے اُپاسک اس پرم دھام کو پاکر پھر نہیں لوٹتے - دوسرے لوٹ آتے ہیں - یہ بھگوان نے کہا ہے - اب کس راستے سے گئے ہوئے پھر نہیں لوٹتے اور کس راستے سے گئے ہوئے لوٹتے ہیں اس پر کہتے ہیں -

यत्रकाले त्वनावृत्ति मावृत्तिं चैव योगिनः ॥
प्रयाता यान्ति तं कालं वक्ष्यामि भरतर्षभ ॥२३॥

یتر کالے تو - اناورِتم - آورِتم - چا - ایو - یوگناہ (۲۳) پریاتا یانتی تم کالم - وکھشیامی بھرت ارشبھ

ترجمہ

اور ہے ارجن! جس کال میں شریر تیاگ کر گئے ہوئے یوگی جن پھر پیچھے لوٹ آتے ہیں اور جس کال میں پیچھے نہیں لوٹتے - وہ کال یعنی مارگ تم کو بتلاتا ہوں (۲۳)

دوہا

لوٹیں یا لوٹیں نہیں یوگی جس جس کال (۲۳) اے ارجن بتلاؤں گا - اب تم کو وہ کال

ان دو مارگوں میں سے جس کال میں نہیں لوٹتے - یعنی مکت ہو جاتے ہیں - وہ کال کہتے ہیں -

अग्निर्ज्योतिरहः शुक्लः षण्मासा उत्तरायणम् ॥
तत्र प्रयाता गच्छन्ति ब्रह्म ब्रह्मविदो जनाः ॥२४॥

اگنی جیوتی - آہ - شُکلا - شنماسہ اُتراینم (۲۴) تتر - پریاتا گچھنتی برہم برہم ودِو جنا (۲۴)

ترجمہ

(ان دو طرح کے مارگوں میں سے جس مارگ میں) جیوتی مئے اگنی ابھیمانی دیوتا ہے (اور) دن کا ابھیمانی دیوتا ہے (اور شُکل) پکش کا ابھیمانی دیوتا ہے - اور اُترائن کے چھ مہینوں کا ابھیمانی دیوتا ہے - اس مارگ میں مرکر گئے ہوئے برہم گیانی یوگی جن (ان دیوتاؤں کے ذریعے) برہم کو پراپت ہوتے ہیں (۲۴)

دوہا

جیوتی اگنی - دن - شُکل - اُترائن شٹ ماس (۲۴) ان میں جو یوگی مریں سو پاویں برہم واس

धूमो रात्रिस्तथा कृष्णः षण्मासा दक्षिणायनम् ॥
तत्र चान्द्रमसं ज्योतिर्योगी प्राप्य निवर्त्तते ॥२५॥

دھومو راتری۔ تتھا کرشنا شٹ ماسا۔ وکھشنائنم (۲۵) تتر چاندرم سمم جیوتی۔ یوگی پراپیہ نورتتے

ترجمہ

(اور جس مارگ میں) دھوم ابھیمانی دیوتا ہے۔ اور راتری ابھیمانی دیوتا ہے۔ اور کرشن پکش کا ابھیمانی دیوتا ہے اور دکھشنائن کے چھ مہینوں کا ابھیمانی دیوتا ہے۔ اس مارگ میں مر کر گیا ہوا سکام کرم یوگی (ان دیوتاؤں کے ذریعے) چندرما کی جیوتی کو پراپت ہو کر یعنی سُورگ میں اپنے شبھ کرموں کا پھل بھوگ کر پھر لوٹ آتا ہے۔ (۲۵)

دوہا

دھوم راتری۔ کرشن پکش دکھشنائن شٹ ماس (۲۵) اس مارگ جا لوٹتے چندر لوک کر داس

یہ دونو مارگ یوگیوں کے لئے ہیں۔ یہ کہتے ہیں:-

शुक्लकृष्णे गती ह्येते जगतः शाश्वते मते ॥
एकया यात्यनावृत्तिमन्ययावर्तते पुनः ॥२६॥

شکل کرشنے گتی ہی ایتے جگتاہ شاشوتے متے (۲۶) ایکیا یاتی اناورتم انیہ یا آورتتے پنّاہ

ترجمہ

جگت کے یہ دو پرکار کے شکل اور کرشن (دیویان اور پتری یان) مارگ سناتن (ازلی) مانے گئے ہیں۔ ان میں ایک (اول)[1] سے گیا ہوا برہم گیانی (پھر نہ آنے والی پرم گتی) موکش کو پراپت ہو جاتا ہے اور دوسرے مارگ[2] سے گیا ہوا (کرم یوگی) پھر لوٹ آتا ہے۔ یعنی جنم مرتیو کو پراپت ہوتا ہے۔ (۲۶)

دوہا

سناتن ہیں، یہ جگت کے مارگ شکل کرشن (۲۶) مکتی پائے شکل سے لوٹے پکش کرشن

नैते सृती पार्थ जानन्योगी मुह्यति कश्चन ॥
तस्मात्सर्वेषु कालेषु योगयुक्तो भवार्जुन ॥२७॥

نہ ایتے سرتی پارتھ! جانن یوگی موہتی کشچن (۲۷) تسمات سرویشو کالیشو۔ یوگ یکتو بھو ارجن

ترجمہ

ہے پارتھ! ان دونو مارگوں کو تتو سے جانتا ہوا کوئی بھی یوگی موہت نہیں ہوتا ہے[3]۔ اس لئے ہے ارجن! تو سب کال میں یوگ یکت ہو۔ (سدا یوگ میں اپنے من کو لگا) (۲۷)

دوہا

ان کو جانے تتو سے جو یوگی کرو راج (۲۷) موہ کو پراپت ہوئے نہ یوگی بن دوج راج

۱۔ اسی ادھیائے کے شلوک ۲۴ کے مطابق جیوتی مارگ سے گیا ہوا یوگی مکت ہو جاتا ہے۔

۲۔ اور اسی ادھیائے کے شلوک ۲۵ کے مطابق دھوم مارگ سے گیا ہوا کرم یوگی سنسار میں پھر لوٹ آتا ہے۔

۳۔ اربھات وہ نشکام بھاو ... [illegible]

(شکل گتی)　　(کرشن گتی)

دیویان اور پتری یان

شلوک ۲۳ تا ۲۷ میں جس وشے کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مرنے کے بعد کا مضمون ہونے سے ہم جیسے معمولی آدمیوں کی عقل یا فہم میں آنا بہت مشکل ہے۔ یہ تو موت کے بعد ہی صاف طور پر معلوم ہوگا۔ کہ کون کس وقت دیہہ چھوڑ کر یا جسم چھوڑنے پر کس راستے سے جا کر کس گتی کو پراپت ہوتا ہے۔ اگنی۔ جیوتی۔ دن شکل پکش۔ اُترائن کے چھ مہینے اس میں مرنے والے یوگی برہم کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ اور دھوم۔ رات کرشن پکش۔ دکشنائن کے چھ مہینے اس میں مرنے والے یوگی چندرما کی جیوتی کو پراپت کر کے پھر لوٹ آتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ تو صاف ہی ہے۔ کہ پہلی گتی نشکام کرم کرنے والے برہم اُپاسک۔ یوگی کی ہے۔ اور دوسری اس یوگ ابھیاسی کی جو ابھی پھل کی خواہش سے آزاد نہیں ہوا ہے۔ اب آیئے۔ ذرا ان گتیوں کا ذکر کرنے والے الفاظ کا وچار کریں۔ دونو گتیوں میں اُترائن۔ دکشنائن۔ شکل پکش۔ کرشن پکش اور دن رات یہ جو الفاظ آئے ہیں۔ وہ صاف وقت کے معنی میں آتے ہیں۔ مگر آگ۔ جیوتی اور دھواں یہ الفاظ وقت کو ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ اس لئے کال واچک یعنی وقت کے ظاہر کرنے والے الفاظ کے ساتھ ان کا میل نہیں بیٹھتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اُترائن۔ شکل پکش اور دن کے پرکاش مئے کال کا بیان کرنے کے لئے اگنی اور جیوتی کے لفظ آئے ہوں۔ اور دکشنائن دیوتاؤں کی رات ہے (کرشن پکش اور رات اس اندھکار مئے کال کا بیان کرنے کے لئے دُھوم لفظ آیا ہو۔ ایسا ارتھ کرنے سے یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ برہم اُپاسک یوگی اترائن کے شکل پکش یا اگنی اور جیوتی والے پرکاش مئے دن میں جسم تیاگ کر برہم میں لین ہو جاتے ہیں۔ اور جو دوسرے درجے کے سادھک ہیں۔ وہ دکشنائن کے کرشن پکش یعنی اندھکار مئے اگیان کی حالت میں دیہہ تیاگ کر کے چندر لوک کی گتی کو حاصل کر کے اپنا یوگ مکمل کرنے کے لئے پھر مرتیو لوک (دنیا) میں لوٹ آتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ گیانی گیان کی حالت میں جسم ترک کر کے گیان مئے (نورانی راستے) سے جا کر برہم میں لین ہو جاتے ہیں۔ اور پھل کی آشا سے کرم کرنے والے یوگی اگیان کی حالت میں جسم کو چھوڑ کر اگیان کی وجہ سے چندر لوک سے پھر مرتیو لوک (دنیا میں) لوٹ آتے ہیں ایسا ارتھ کرنے سے اُترائن اور دکشنائن کا ارتھ صرف گیان کی اوستھا اور اگیان کی اوستھا ہو جاتی ہے۔ یہی ارتھ سب بھاشیہ کاروں نے مانا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اگنی۔ جیوتی۔ شکل پکش اترائن۔ دھوم۔ رات۔ کرشن پکش۔ دکشنائن۔ ان لفظوں میں موت کے بعد جیو آتما کو چندر لوک یا برہم لوک میں لے جانے والے دیوتاؤں کا درشن کرایا ہے۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ یہاں "کال" لفظ سے گتی یعنی مارگ مراد ہے۔ اور اس مارگ میں یہ دیوتا جیو آتما کے رہبر ہوتے ہیں۔ چھاندوگیہ۔ برہد آرنیک اور کوشیتکی وغیرہ اُپنشدوں میں بھی ان مارگوں کا ذکر ہے اور وہاں ان دو مارگوں کو دیویان اور پتری یان پتھ کہا ہے۔ چھاندگیہ اُپنشد میں اس کا بیان اس طرح کیا گیا ہے۔

" اس طرح یہ جو جانتے ہیں۔ اور بن میں شردھا سے تپ کرتے ہیں۔ وہ سب ارچی ابھیمانی دیوتا کے پاس جاتے ہیں ارچی (آگ) سے دن دن سے شکل پکش۔ شکل پکش سے اترائن کے چھ مہینے۔ چھ ماہ سے سموتسر۔ سموتسر سے آدتیہ۔

آدتیہ سے چندرما اور چندرما سے بجلی کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور وہاں بجلی میں (امانو) پرش آکر انہیں برہم کے پاس لے جاتا ہے۔ یہ دیویان مارگ ہے"

"جو گرام (بستی) میں رہ کر اشٹ۔ پورت اور دان کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ دُھوم کے پاس جاتے ہیں۔ دھوم سے رات رات سے کرشن پکش کرشن پکش سے دکشنائین کے چھ ماہ۔ دکشنائین سے یہ سموتسر کو نہیں جاتے۔ بلکہ دکشنائین سے پتری لوک۔ پتری لوک سے آکاش۔ آکاش سے چندر۔ یہی سوم راجہ ہے۔ یہی دیوتاؤں کا اَن ہے۔ اسے دیوتا بھوگ کرتے ہیں کرم کا پھل بھوگ چکنے تک اسی جگہ رہ کر اسی راستہ سے پھر لوٹ آتے ہیں۔ یعنی چاند سے آکاش۔ آکاش سے وایو۔ وایو سے دھوم۔ دُھوم سے ابر ہوتا ہے۔ ابر ہو کر میگھ ہوتا ہے۔ میگھ ہو کر برستا ہے۔ تب وہ پرانی گیہوں۔ جیا وشدھ بنسپتی۔ تل۔ اُڑد وغیرہ شکلوں سے جنم لیتے ہیں۔ یہ اَن جو کھاتا ہے۔ اسی کی شکل کا پرانی ہوتا ہے۔

ایسا ہی ذکر برہد آرنیک اور کوشیتکی اُپنشدوں میں کچھ لفظی ہیر پھیر کے ساتھ آیا ہے۔ برہم سوتروں میں بھی یہی ذکر ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد گیان اور کرم کے مطابق جیو آتما کو ان کے مختلف لوکوں سے ہو کر برہم لوک تک جانا یا چندر لوک سے لوٹ آنا پڑتا ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ رشی موت کے بعد کی دو گتیوں یا مارگوں (دیویان اور پتری یان) کا بیان کر رہے ہیں۔ ایک مارگ برہم اُپاسک یوگی کا ہے۔ اور دُوسرا شردھا کے ساتھ پھل کی خواہش سے کرم کرنے والے سادھک کا ہے۔

سادھک کا مارگ موت سے لے کر پھر جنم لینے تک تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔ اُپنشدوں میں ان دو راستوں کا ذکر کر کے پھر ایک تیسرے راستے کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ راستہ ہے۔ صرف اُن بھوگی جیدوں کا جو کھانے پہننے۔ نیند خوف۔ شک وشبہ اور میتھن (خواہشات شہوانی کے سیر کرنے) ... میں ہی لگے رہتے ہیں۔ مندرجہ بالا تحریر سے یہ صاف ہو جاتا ہے۔ کہ یہ دو مارگ ہیں جنہیں گیتا میں شُکل (پرکاش مئے نورانی) اور کرشن (اندھکار سے تاریک) گتی کہا ہے۔

مگر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ دو تو مارگ ہیں۔ تو ان کو کال کیوں کہا ہے۔ بھگوان صاف ہی کہتے ہیں۔ کہ وہ کال میں تمہیں بتلاتا ہوں (شلوک ۲۳) اور پھر دن۔ شکل پکش اور اُترائن کے چھ مہینے وغیرہ الفاظ وقت (کال) کو ظاہر کرنے والے ہیں۔ اور یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ بھیشم پتامہ بانوں کی سیج پر پڑے ہوئے شریر کو تیاگ کرنے کے لئے اُترائن کال کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ اس پر گیتا رہسیہ کے مصنف بھگوان تلک نے لکھا ہے کہ "دن شکل پکش اور اُترائن کال ہی کسی وقت موت کے لئے اچھے مانے جاتے تھے۔ رگوید میں بھی دیویان اور پتری یان مارگوں کا جہاں پہ ذکر ہے۔ وہاں کال واچک ارتھ ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس سے اور دیگر کئی پرانوں سے ہم نے یہ خیال کیا ہے۔ کہ شمالی نصف کرہ ارضی کے جس مقام میں سورج چھ ماہ تک ہمیشہ نظر آتا ہے۔ اس جگہ کو یعنی قطب شمالی کے پاس یا میرو ستھان میں جب پہلے ویدک رشیوں کی بستی تھی۔ تبھی سے چھ ماہ کا اترائن رُوپی پرکاش کال موت کے لئے اچھا مانا گیا ہوگا زیادہ کیا کہیں ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دو نوں راستوں کا خیال پراچین ویدک کال سے ہی ہے"

اگر یہ ارتھ مان لئے جائیں۔ تو آگے کچھ اور سوچنے کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی۔ اور یہی مان کر چپ رہنا پڑتا ہے

کہ جب آریہ لوگ اُتر دھرو (قطب شمالی) کے مقام پر بستے تھے۔ تب وہاں کی چھ ماہ کی رات اور چھ ماہ کا دن دیکھ کر دن میں سورج کی روشنی رہتے موت کا ہونا اچھا اور اس کے خلاف برُا مانا جاتا تھا۔ اور یہی خیال آج تک چلا آتا ہے۔ ورنہ اُتراین اور دکشنائین کی موت کا بعد کی حالت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر اس سے گیتا کے مندرجہ بالا شلوکوں اور اپنشدوں کے حوالوں کی اہمیت صرف اتنی ہی رہ جاتی ہے۔ کہ یہ اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ آریہ رشی کسی زمانے میں قطب شمالی میں بھی رہتے تھے۔ یہ تو اُن شلوکوں کا ایک ارتھ ہوا۔

مگر اُپنشدوں کے بچن صاف ہیں۔ ان بچنوں میں موت کے بعد کے مارگوں کا ہی یقیناً بیان ہے۔ گیتا میں انہیں مارگوں کو شکل اور کرشن گتی کہا ہے۔ مگر گیتا میں ایک اور خصوصیت یہ ہے۔ کہ ان گیتوں کو بھگوان نے کال بھی کہا ہے۔ کال شبد کا ارتھ کچھ لوگ گتی ہی کرتے ہیں۔ مگر تیروں کی سیج پر پڑے بھیشم جس اُتراین کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اُتراین کال ہی تھا۔ یہ صاف ہے اور شری گیتا جی کو نظم کرنے والے مہابھارت کے مصنّف شری کرشن دویپاین بھگوان وید ویاس نے ہی بھیشم جی کی وہ کتھا بھی لکھی ہے۔ اس لئے مہابھارت کی کتھا اور گیتا کے ان شلوکوں کا ایک ہی مطلب ہونا چاہئے۔ جو ارتھ تیروں کی سیج کی کتھا کا ہوگا۔ وہی گیتا میں بھی مانا جائے گا۔ وہاں (مہابھارت میں) جب اُتراین کا ارتھ کال ہے۔ تب یہاں (گیتا میں) بھی کال شبد کا ارتھ بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور مندرجہ بالا شلوکوں میں جو اُتراین دکشنائین۔ دن۔ رات۔ شکل۔ کرشن وغیرہ کال واچک الفاظ آئے ہیں وہ کال واچک (وقت کے ۔۔۔ ظاہر کرنے والے) ہونے کے ساتھ ہی ساتھ گتی سُوچک (راستہ کے مظہر) بھی ہیں۔ کیونکہ مکر سنکرانتی سے ۶ راشی تک سورج کی گتی کا نام ہی اُتراین کال ہے۔ اور آگے کی چھ راشیوں تک کی گتی کا ہی نام دکشنائین ہے۔ اسی طرح پکش اور دن رات کی بات ہے۔ اس لئے اُترائین دکشنائین وغیرہ کال واچک شبد گتی سوچک بھی ہیں۔ اور اسی لئے بھگوان نے انہیں کال اور گتی دونو کہا ہے۔ کال۔ پکش۔ دن رات وغیرہ لفظوں سے ان کے ابھیمانی (مظہر) دیوتا کا ارتھ بھی لیا جاتا ہے۔ مگر دیوتاؤں کا قیام انہیں چیزوں میں ہوتا ہے۔ جس کے وہ دیوتا ہیں۔ مثلاً اُترائین ابھیمانی دیوتا اترائین میں ہی رہتے ہیں۔ دن ابھیمانی دیوتا دِن میں ہی رہتے ہیں۔ اس لئے دیوتاؤں کا ارتھ لینے سے بھی اس ارتھ میں کوئی روکاوٹ نہیں پڑتی کہ ان شلوکوں میں کال واچک۔ شبد کال گتی اور اُن اُن ابھیمانی دیوتاؤں کا سُوچک ہے۔ ایسا ارتھ مان لینے پر بھیشم جی کی تیروں کی سیج کی کتھا کے مطابق ہی شلوکوں کا ارتھ کرنا پڑتا ہے۔

"بھیشم جی گرے۔ گر کر انہوں نے دیکھا۔ کہ سُورج دکشن دشا میں ہے۔ اس لئے کال کا وچار کر کے انہوں نے پھر پرانوں کو بس میں کیا۔ اور اپنے اندر یہ دیو بانی بھی سُنی۔ کہ

कथं महात्मा गांगेयः सर्वशस्त्रभृतांवर
कालकर्त्ता नरव्याघ्र संप्राप्ते दक्षिणायने॥

ارتھ۔ سب کشتریوں میں سریشٹ مہاتما بھیشم دکشنائین میں پران کیوں چھوڑ رہے ہیں" ۔ رشی لوگوں نے بھی بھیشم جی کے پاس جا کر یہی سوال کیا تب بھیشم نے جواب دیا۔

दक्षिणावर्त आदित्य एतन्मे मनसि स्थितम्

गमिष्यामि स्वकं स्थानं आसीद्यन्मे पुरातनम् - उदगायन आदित्ये हंसः सत्यं ब्रवीमि वः ॥

ارتھ:- میں (اِس لوک کو چھوڑ کر) ابھی گیا نہیں ہوں۔ سورج دکشنا ورت میں ہے۔ یہ میں جانتا ہوں۔ جب وہ اُتّراورت میں آجائے گا۔ تبھی میں اپنے پُراتن (اصلی) مقام کو جاؤنگا۔ یہ سچ جاننا۔ (مہابھارت بھیشم پرب)

خلاصہ

اس طرح ان شلوکوں کے تین ارتھ کئے جاسکتے ہیں۔ ایک اُپ نشدوں کا ارتھ ہے۔ جو سبھی آچاریوں نے مانا ہے۔ اور جس میں اُترائین وغیرہ دیوتا لوک یا تتو مانے گئے ہیں۔ اور یہ نِشچے کیا گیا ہے۔ کہ ان کا ارتھ مرنے کے بعد کی گتی (حالت) سے تعلق رکھتا ہے۔

دوسرا ارتھ لوک مانیہ تلک مہاراج کا ہے۔

تیسرا ارتھ خود مہابھارت کا ہے۔ جس میں اُترائین وغیرہ کے ارتھ میں گتی کے ساتھ ساتھ کال کا بھی دخل ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ برہم گیانی مہاتما پُرش موت کے غلام نہیں۔ بلکہ موت اُن کے تابع ہے۔ اور اس لئے وہ اپنی حسب مرضی جب چاہیں جسم چھوڑ سکتے ہیں۔ اور جسم چھوڑنے پر وہ پرکاش مئے مارگ سے ہی اپنے ابدی مقام کو جاتے ہیں۔ ایسے جو برہم دیتا یا برہم گیانی ہوتے ہیں۔ ان یوگیوں کا ذکر اگلے شلوک میں کرینگے۔"

ان شلوکوں کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ دن کو مرا ہوا برہم کو پراپت ہونا اور رات کو مرا ہوا چندر کو۔ کیونکہ موت کلئے کوئی وقت مقرر نہیں ہو سکتا۔ اُپاسک یوگی بھی رات کو مرتے ہیں۔ اور.... کرمی بھی دن کو۔ جو نرے پاپی ہیں۔ وہ بھی کسی نہ کسی وقت میں ہی مرتے ہیں۔ اس لئے مراد مارگ سے ہے۔ یعنی اُپاسک چاہے۔ مرے کسی وقت مگر وہ اگنی وغیرہ راستے سے برہم کو پراپت ہوتا ہے اور کرمی خواہ مرے کسی وقت۔ مگر وہ دھوم وغیرہ راستے سے چندر کو ہی پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے برہم سوتروں میں کہا ہے۔ جس لئے رشمیوں کا تعلق

अत श्चायनेऽपि दक्षिणे

جسم سے ہے۔ اس لئے دکشنائین میں بھی مرا ہوا اُپاسک برہم لوک کو ہی پراپت ہوتا ہے۔ (ویدانت ۴-۲-۲۰) یہ بیوستھا ویاکھیا کاروں کی ہے مگر برہم سوتروں میں ہم ایک اور بیوستھا بھی دیکھتے ہیں۔ وہ یہ کہ یوگی ہوکر جو دکشنائین میں مرتا ہے۔ وہ چندر لوک میں جاکر پھر لوٹتا ہے۔ اور جو اُترائین میں مرتا ہے۔ وہ برہم لوک میں جاتا ہے۔ اور پھر نہیں لوٹتا ہے۔ صرف یوگی کے لئے ہی وقت کا نیم ہے اس لئے مہابھارت میں بھیشم نے مرنے کے لئے اُترائین کی انتظار کی ہے (پنڈت راجہ رام)

یوگ شردھا کے بڑھانے کے لئے یوگی کی مہما بیان کرتے ہیں

वेदेषु यज्ञेषु तपःसु चैव दानेषु यत्पुन्य फलं प्रदिष्टम्

अत्यति तत्सर्व मिदं विदित्वा योगी परं स्थान मुपैति चाद्यम् ॥

ویدشو۔ یگیہ الیشو۔ تپ سو چیو۔ دانیشو یت پنیہ پھلم پردشٹم

اِت ویے تی۔ تت سروم اِدم وِ وِتوا۔ یوگی پرم ستھانم اُپیتی چا دیم (۲۸)

ترجمہ

یوگی پرش اس راز کو تتو سے جان کر ویدوں کے سوا دھیائے میں اور یگیہ تپ اور دان وغیرہ کے کرنے میں جو پُنیہ پھل کہا ہے اس سب کو بلاشبہ پار کر جاتا ہے۔ اور سناتن پرم پد کو پراپت ہوتا ہے (۲۸)

دوہا

وید تپ۔ یگیہ دان سے ارجن جو پھل ہوئے (۲۸) یوگی سب کو پار کر برہم پراپت ہوئے

تشریح مطلب یہ۔ کہ جو یوگی مندرجہ بالا طریقے سے (اس ادھیائے کے شلوک ۱۲ سے لے کر ۲۷ تک بیان کئے گئے) اکھشر برہم رُوپی) پرم پد کو تتو سے یعنی حقیقی طور پر جان لیتا ہے۔ وہ نہال ہو جاتا ہے۔ اس کو سب سدھیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔ یعنی ویدوں کے پٹھن پاٹھن۔ تپ کے کرنے۔ یگیہ وغیرہ کے کرنے اور دان وغیرہ کے دینے سے جو پھل وید پاٹھی۔ تپسوی۔ یجمان اور دانی کو ملتا ہے۔ وہ سب پھل بھگوان کے کتھن انوسار برہم پد کے جاننے والے یوگی کو اپنے آپ حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یوگ کی مہما اپار ہے

(شریمد بھگوت گیتا میں اکھشر برہم یوگ نامی آٹھواں ادھیائے ختم بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۲ ختم)

آٹھویں اُدھیائے کا خلاصہ

برہم اکھشر (لافانی) ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس کا سوبھاو ادھیاتم ہے۔ ارتھات آتم روپ میں ہی قائم رہنا اس کا سوبھاو ہے۔ یہ سارا سرشٹی کا بیوہار اس کا کرم ہے اور وہ سرشٹی کشر ہے۔ یعنی تغیر پذیر ہے آج جس شکل میں ہے۔ کل اُسی کی شکل میں نہ رہے گی۔ کائنات کے تمام جڑ چیتن پدارتھوں کی مختلف آتمائیں ہی دیوتا ہیں۔ اور دیوتا ایشور کے ہی رُوپ ہیں۔ جو جڑ شریر کے ذریعے کرم کرتے ہیں اس طرح سب کا حقیقی مقام ارتھات پرم دھام وہی اکھشر برہم ہے۔ اس لئے اس جسم کا موہ چھوڑ کر یا جسم چھوٹنے کے وقت جسم کے ساتھ اس ساری کشر (تبدیل ہونے والی) سرشٹی کا موہ چھوڑ کر جو برہم کے سوبھاو میں ہی محو ہو جاتا ہے۔ وہ اس ساری سرشٹی کے سوتر دھار (برہم) کے ستھان میں ہی پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اصول ہے۔ کہ جو جس بھاو کو لے کر جسم چھوڑتا ہے۔ وہ اسی بھاو کو پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے شری کرشن بھگوان اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ

मामनुस्मर युद्धच

میرا سمرن کرتے ہوئے میرے پیچھے چلو اور یدھ کرو۔ یعنی ایشور کی آگیا پالن کرو۔ سنسار کی بھلائی (لوک سنگرہ) کے کرم کرو۔ اپنی کسی نا چیز خود غرضی کے لئے نہیں بلکہ ایشور کے لئے سارے کرم ایشور کو ارپن کرو۔ اس سے ایشور پراپت ہوگا۔ جو یوگ پوروک اس طرح سنیاس بیوپار کرتے ہیں۔ انہیں موکش حاصل ہوتا ہے (شلوک ۱ تا ۱۵) جنہیں موکش یا نجات حاصل نہیں ہوتی انہیں دیگر لوک اور بھوگ پراپت ہوتے ہیں۔ مگر یہ سب فانی ہیں۔ بدلنے والے ہیں۔ دن رات کے چکر میں گھوما کرتے ہیں جو گیانی

ہیں۔ وہ سرشٹی کی ستھتی (قیام) اور پرلے (فنا) دن۔ رات کا راز جانتے ہیں۔ اور اس سے پرے اکھشر (ازلی وابدی) برہم کے پاس جانا ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ وہ گیان کی حالت میں گیان کے ہی پرکاش مئے راستے سے گیان کے ہی پرم دھام (برہم) کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس کے خلاف جو نشکام کرمی اس پرم دھام میں نہیں جانا چاہتے وہ اگیان کی حالت میں اگیان کے تاریک راستے سے سفر کرتے ہیں۔ وہ بھوگ بھوگتے ہوئے رہتے ہیں۔ یہ راز جان کر جو پرش برہم ارپن یوگ میں رت رہتا ہے۔ وہ سکھ دکھ جڑ جو یہ سنسار ہے۔ اس کے موہ میں نہ پھنس کر اکھشر (لافانی) برہم کو پراپت ہو جاتا ہے (شلوک ۱۶ تا ۱۸)

بھیشم پرب ادھیائے ۳۳

ناواں ادھیائے

راج ودیا راج گوہیہ یوگ

پچھلے ادھیائے میں کشر (فانی) سرشٹی اور اکشر (لافانی) برہم کا بھید بتلا کر اس ازلی وابدی برہم کی پراپتی کے لئے شری کرشن بھگوان نے ارجن کو اپدیش دیا۔ کہ ایشور کا سمرن کرتے ہوئے اسی کو سب کرم ارپن کرنے کی بدھی والے ہو کر اسی کی آگیا کا پالن کرو۔ اسی سے تمہارا اُدھار ہوگا۔ اور وہ مرتبہ حاصل ہوگا۔ جس کے سامنے سارے دنیوی سکھ اور سدھیاں ہیچ ہیں"

مگر یہ کیسے ہوگا؟

اول تو ہم جیسے معمولی آدمیوں کو پوری طرح سے یہ یقین ہی نہیں ہوتا۔ کہ ادھیاتم گیان بھی گیان ہے اور سچا ہے کئی طرح کے اعتراضات پیدا ہوتے ہیں۔ بتیہ میں استیہ۔ گیان میں اگیان اور گن میں دوش دکھائی دیتا ہے۔ جب تک یہ دوش درشٹی دور نہیں ہوتی تب تک گیان کا ادھکار۔۔ بھی پراپت نہیں ہوتا۔ جن کی یہ دوش درشٹی دور ہو گئی ہے۔ ہردے شدھ ہو گیا ہے۔ انہیں کے لئے یہ نواں ادھیائے ہے۔ اور یہ بات ادھیائے کے شروع میں ہی بتلا دی گئی ہے۔ راج ودیا راج گوہیہ یوگ اس ادھیائے کا نام ہے یعنی اس میں ہمیں گیان کی کچھ ایسی پُراسرار باتیں معلوم ہونگی۔ جن سے ہماری آنکھوں پر سے پردہ ہٹ جائے گا۔ اور ایشور پراپتی کا وہ یقینی مارگ حاصل ہوگا۔ جس پر چل کر ہم بھگوان کے مندر میں (برہم دھام) کو پہنچ سکیں گے۔

(شری بھگوان اوواچ)

(श्री॰भ॰उवाच) इदं तु ते गुह्यतमं प्रवक्ष्याम्यनसूयवे ॥
ज्ञानं विज्ञान सहितं यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात्॥१॥

اِدم تُو تے گوہیہ تمم۔ پروکھشیامی۔ انسُویوے (۱) گیانم وِگیان سہتم یت گیاتوا موکھشیہ سے اشبھات

ترجمہ

(۱) اس کے بعد شری کرشن بھگوان بولے۔ ہے ارجن! تمہاری درشٹی دوش رہت ہے۔ اس لئے میں تمہیں اب وہ

گیان وگیان سمیت بتلاتا ہوں۔ کہ جو بہت ہی گوڑھ (مخفی) ہے۔ اور جس کو جان کر تو دکھ روپ سنسار سے چھوٹ جاوے گا (۱)

دوہا

گوڑھ اتی بتلاؤنگا گیان اُرو وگیان (۱) جان جسے کٹ جائیں گے تیرے کشٹ مہان

تشریح گیان کس کو بتلایا جاتا ہے جو ادھکاری ہو۔ جس کا دل اتنا شدھ ہو۔ کہ وہ اس گیان کو گرہن کر کے اس سے لابھ اُٹھا سکے۔ اس لئے بھگوان یہاں ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ تمہاری درشٹی دوش رہت ہے۔ مطلب یہ تم گن میں دوش نہیں دیکھتے ہو۔ تمہارا ہردے شدھ ہے۔ اس لئے ہر ایک اچھی بات کو گرہن کر لیتے ہو۔ اس لئے اب گیان وگیان سمیت جو مخفی راز تم کو بتلاؤنگا۔ اس کے تم ادھکاری ہو۔ "گیان وگیان کے ساتھ" کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم کو شاستر گیان بھی بتلاؤنگا اور اپنا انوبھو گیان بھی بتلاؤنگا۔ جو آدمی برہم ودیا کو ڈھونگ سمجھتے ہیں جن کی بھگوان میں شردھا بھگتی نہیں ہے اُن کو یہ گیان بتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ادھکاری نہیں۔ اور اُن کی سمجھ میں یہ آ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے یہ بہت ہی گوڑھ گیان صرف ادھکاری کو ہی بتایا جاتا ہے۔ اس لئے آگے کہا ہے۔ کہ یہ راج ودیا۔ راج گوہیہ ہے یعنی سب ودیاؤں میں سریشٹ ہے۔ اور اس سے گوہیہ (مخفی اسرار) اس دُنیا میں اور کوئی نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ یہ اتی گپت گیان صرف ادھکاری کو دیا جاتا ہے۔ دوسرے پرشوں سے اس کو مخفی رکھا جاتا ہے۔

राजविद्या राज गुह्यं पवित्रमिदमुत्तमम ॥
प्रत्यक्षावगमं धर्म्यं सुसुखं कर्तुमव्ययम ॥२॥

راج ودیا۔ راج گوہیم۔ پوترم۔ اِدم۔ اُتمم (۲) پرتیکش اَوگمم۔ دھرمیم۔ سوسکھم۔ کرتم اویم

ترجمہ

یہ (گیان) سب ودیاؤں کا راجہ اور سب گوپنیوں کا بھی راجہ (یعنی اس سے زیادہ گپت بات اور کوئی نہیں ہے) بہت ہی پوتر پرتیکش روپ سے پھل دینے والا۔ دھرم یُکت (دھارن کرنے یوگیہ) سکھ سے سادھن کرنے یوگیہ اور اوناشی ہے (۲)

دوہا

راج ودیا گوہیہ اُرو پرم پوتر جان (۲) پرتیکش پھل اُرو دھرم دا سرل اوناشی مان

تشریح اٹھارہ ودیاؤں میں یہ سب سے بڑی ودیا ہے۔ اور گپت ودیاؤں میں بھی یہ سب سے سریشٹ ہے۔ پھر یہ گیان بہت ہی پوتر ہے۔ کیونکہ کرم اور اس کی جڑ کو نشٹ کر دیتا ہے۔ اس کا پھل صاف طور پر پرگٹ ہوتا ہے۔ یہ دھرم کے بھی خلاف نہیں ہے۔ کوئی خیال کرے۔ کہ اس کا حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ سو بات بھی نہیں ہے۔ بھگوان کہتے ہیں کہ اس کا حاصل کرنا تو بہت آسان ہے۔ مگر پھل تھوڑا نہیں ہے۔ اس کا پھل اوناشی ہے جو کبھی ناش نہیں ہو سکتا

अश्रद्दधानाः पुरुषा धर्मस्यास्य परंतप ॥
अप्राप्यमां निवर्तन्ते मृत्यु संसार वत्मनि ॥३॥

اشردھانا پُرشاہ۔ دھرمسیہ۔ اسیہ پرنتپ (۳) اپراپیہ مام۔ نِورتنتے۔ مرتیو۔ سنسار ورتمنی

ترجمہ

ہے پرنتپ (ارجن) اس (تتو گیان روپی) دھرم میں جو پرش شردھا نہیں رکھتے۔ وہ مجھ کو پراپت نہ ہو کر مرتیو روپی سنسار چکر میں گھومتے رہتے ہیں۔ (۳)

دوہا

شردھا رہت جو پرش ہے ارجن اس میں سوئے (۳) مرتیو روپ سنسار سے ترمو پراپت ہوئے

پرماتما میں ہی سب جیو نواس کرتے ہیں

मयाततमिदं सर्वं जगदव्यक्तमूर्तिना ॥

मत्स्थानि सर्वभूतानि न चाहं तेष्ववस्थितः ॥४॥

میاتتم ۔ ادم سروم ۔ جگت اویکت مورتنا (۴) مت ستھانی ۔ سرو بھوتانی نہ چا اہم تیشو اوستھتا

ترجمہ (۴) ہے ارجن! مجھ سچدانند گھن پرماتما میں یہ سب جگت (جل سے برف کی طرح) بھرپور ہے۔ اور سب پرانی (جاندار وغیرہ) میرے ہی اندر رہتے ہیں۔ مگر میں ان میں نہیں رہتا ہوں۔ (۴)

دوہا

اویکت ہوا بھرپور ہوں ارجن میں جگ ماہیں (۴) سب جگ مجھ میں ہے استھت پر میں اسمیں ناہیں

تشریح

سب پرانی میرے ہی اندر رہتے ہیں۔ مگر میں ان میں نہیں رہتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سارا سنسار میرے سہارے قایم ہے۔ مگر میں اس کے سہارے نہیں ہوں۔ میں تو اپنی ذات سے ہی قائم ہوں۔

नच मत्स्थानि भूतानि पश्य मे योग मैश्वरम् ॥

भूतभृन्नच भूतस्थो ममात्मा भूतभावनः ॥५॥

نچ مت ستھانی بھوتانی ۔ پشیہ مے یوگم ایشورم (۵) بھوت بھرت نہ چا بھوت ستھو ۔ مم آتما بھوت بھاونا

ترجمہ

اور سارے پرانی مجھ میں قائم نہیں بھی ہیں۔ یہ میرا یوگ ایشوریہ (یوگ مایا اور پربھاو) دیکھو۔ کہ سب بھوت پرانیوں کا دھارن پوشن کرنے والا اور سب کا پیدا کرنے والا ہو کر بھی میرا آتما حقیقت میں ان میں ستھت نہیں ہے (۵)

دوہا

دیکھ مری مایا۔ نہیں مجھ میں ہیں یہ بھوت (۵) سب بھوتوں کا ہوں مگر میں ہی جیون سروت

تشریح

پر یہ مہہ پرماتما اس برہمانڈ میں سب جگہ ویاپک ہے۔ یعنی کوئی جگہ ایسی نہیں۔ جہاں پرماتما نہ ہو۔ پرماتما میں ہی یہ سنسار اور سنسار کے سب پرانی ہیں۔ مگر پرماتما سنسار کے اندر نہیں ہے۔ یعنی یہ برہمانڈ تو پرماتما کے ہی سہارے قائم ہے۔ مگر پرماتما سنسار کے سہارے نہیں۔ چوتھے شلوک میں بتلا کر پانچویں شلوک میں یہ بتلاتے ہیں۔ کہ سارا سنسار

مجھ میں نہیں بھی ہے ہے بھی اور نہیں بھی ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے - اس لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ سنسار تغیر پذیر (فانی) ہے - اور ایسے تغیر پذیر ہونے والے سنسار کے ایشور میں ہونے کا کوئی اگر یہ مطلب سمجھے - کہ یہ برمھ کا ہی ایک انش ہے - اور اس طرح سنسار کی تبدیلی میں برمھ کو بھی تغیر پذیر مانے تو یہ سراسر بھول ہے - سنسار صرف نام اور رُوپ ہے - اور نام اور رُوپ (جو کہ تغیر پذیر ہیں) برہم کا انش نہیں ہو سکتے - برہم اکھنڈ - لاتغیر (کبھی نہ بدلنے والا) اور اننت ہے - اس میں یہ کھنڈ سروپ (الگ الگ ہوا) تغیر پذیر اور شانت سنسار ہے - مگر یہ برہم کا ذاتی انش نہیں ہے - یہ ایشور کا کرم ہے - جو کرتا پر بندھن کارک نہیں ہے - یہ ایشور کی لیلا ہے - اس کو ایشوری یوگ یا یوگ مایا کہتے ہیں - یہ پرماتما اور جگت کے بیچ کی شکتی ہے - یہ شکتی پرماتما کی ہی ہے - اسی کا بیرونی رُوپ یہ سنسار ہے اس طرح پرماتما جگت کو دھارن کر کے بھی جگت کے اندر نہیں ہے - اب مندرجہ بالا مضمون کو مثال سے سمجھاتے ہیں

यथाकाशस्थितो नित्यं वायुः सर्वत्रगो महान्॥
तथा सर्वाणि भूतानि मत्स्थानीत्युपधारय॥६॥

یتھا آکاش ستھتو نتیم وایو سروترگو مہان (۶) تتھا سروانی بھوتانی مت ستھانی - اتی اپ دھاریہ

ترجمہ

(کیونکہ) جیسے (آکاش سے پیدا ہوا) سب جگہ گھومنے والا مہان وایو سدا ہی آکاش میں ستھت (ٹھیرا ہوا) ہے - ویسے ہی سارے بھوت پرانی مجھ میں رہتے ہیں - ایسا جان - (۶)

دوہا

جیسے ہے آکاش میں ویاپک پَوَن مہان (۶) تیسے سب مجھ میں رہیں ایسا نسچے جان

تشریح

جیسے آکاش (خلا) سے کرہ ہوائی کا تعلق ہے - ویسے ہی نراکار پرماتما سے اس وشو منڈل (برہمانڈ) کا تعلق ہے - جیسے آکاش کرہ ہوائی (وایو منڈل) سے آزاد ہے - ویسے ہی پرماتما وشو برہمانڈ سے آزاد ہے - جیسے آکاش نہ ہو - تو ہوا کی ہستی ناممکن ہے - ویسے ہی اگر پرماتما نہ ہو - تو اس سنسار کا رہنا مشکل ہے - مگر کرنے کرانے والا سب ایشور ہی ہے

सर्व भूतानि कौन्तेय प्रकृतिं यान्ति मामिकाम्॥
कल्प क्षये पुनस्तानि कल्पादौ वि सृजाम्यहम्॥७॥

سرو بھوتانی کونتیے - پرکرتم یانتی - مامکام (۷) کلپ کھشئے - پنستانی - کلپ آدؤ - وسرجامی اہم

ترجمہ

ہے ارجن! کلپ کے انت میں سب بھوت پرانی میری پرکرتی کو پراپت ہوتے ہیں - یعنی میری پرکرتی میں مل جاتے ہیں (اور) کلپ کے شروع میں ان کو میں پھر رچتا (پیدا کرتا) ہوں (۷)

دوہا

ہو جاوے کلپ انت میں سرشٹی مجھ میں لین (۷) کلپ آدی میں پھر رچا ہوں پھر اسے پروین

प्रकृतिं स्वामवष्टभ्य विसृजामि पुनः पुनः ॥
भूतग्राममिमं कृत्स्नमवशं प्रकृतेर्वशात् ॥८॥

پرکرتم سوام اوشٹھبیا. وِسرجامی پُنہ پُنہ (۸) بھوت گرامم اِمم کرِتسنم. اَوشم پرکریتیروشات

ترجمہ

(کیسے کہ) اپنی ترگُن مئی مایا کو بس میں کر کے اپنی پرکرتی یعنی سوبھاؤ کے تابع رہنے سے بے بس ہوئے ان سارے پرانیوں کو بار بار (ان کے کرموں کے انوسار) پیدا کرتا ہوں (۸)

دوہا

نج پرکرتی سے رچوں. پُنہ پُنہ سنسار (۸) بھوتوں کے سمودائے کو پوُرب کرم انوسار

تشریح: بھگوان نے اس جگہ ایشیہ یوگ کا ارتھ اور بھی صاف کر دیا ہے جس کا ذکر پانچویں شلوک میں ہے. سنسار اور ایشور کا سمبندھ جسم اور آتما کی مانند ہے. یہی سمبندھ ہمارے جسم اور آتما میں ہے. مگر ایشور پرکرتی کا پربھو ہے. اور ہم اُسی پرکرتی کے آدھین (تابع) ہیں. ہماری اس پرادھینتا کی وجہ سے ایشور اپنی آدھین پرکرتی سے پرانیوں کو بار بار پیدا کرتا ہے. اب آگے بتلاتے ہیں. کہ ایشور جو یہ کرم کرتا ہے. وہ کرم ایشور کو بندھن میں نہیں ڈالتا کیونکہ یہ اسی کی لیلا ہے. یہی ایشور یوگ اور یہی یوگ مایا ہے. جب بھگوان بھی سرشٹی رچنا وغیرہ نانا پرکار کے کرم کرتے ہیں تب جیو کی طرح وہ کیوں بندھن میں نہیں آتے. اس کا جواب یہ ہے.

न च मां तानि कर्माणि निबध्नन्ति धनंजय ॥
उदासीनवदासीनमसक्तं तेषु कर्मसु ॥९॥

نہ چامام تانی کرمانی. بندھنتی دھننجے (۹) اُداسین وَت آسینم اسکتم تیشو کرمسو

ترجمہ

(کہ) ہے ارجن! میں جو کرم کرتا ہوں. وہ آسکتی رہت اور اُداسین کی طرح کرتا ہوں. اسی لئے وہ کرم مجھے بندھن میں نہیں ڈالتے (۹)

دوہا

سنے ارجن! وہ کرم نہ موکو باندھیں بیر (۹) اُداسین وت کرت ہوں رہت آسکتی دھیر

تشریح: یہ جو پیدا کرنا. پرورش کرنا اور فنا کرنا وغیرہ کرم بھگوان کرتے ہیں. ان سے وہ کرموں کے بندھن میں نہیں آتے. کیونکہ وہ کرموں میں اُداسین سے اور بے تعلق رہتے ہیں

سوال: جب اس سرشٹی میں بھگوان نے کسی کو سُکھی بنایا ہے. اور کسی کو دُکھی. تو اس اختلاف اور دُکھ کے بنانے سے بھگوان میں بے رحمی اور اختلاف کا دوش آتا ہے

جواب. پرماتما کہتے ہیں کرم مجھے نہیں باندھتے کیونکہ میں اُداسین کی طرح رہتا ہوں. جیسے بادل کسی بھی جیو سے راگ دوِیش نہ

جس کے سمپوُرن کام کرنا پن کے بھاؤ کے بغیر اپنے آپ سوبھاؤ سے ہی ہوتے ہیں. اس کا نام اُداسین کی مانند ہے.

رکھتا ہوا اُداسین کی طرح برستا ہے۔پودوں میں اور پھل میں اختلاف بیج کے بھید سے ہوتا ہے۔اسی طرح اپنے الگ الگ کرم بیج کی وجہ سے لوگ الگ الگ پھل (سکھ دکھ وغیرہ) کو پراپت ہوتے ہیں۔اس سے ایشور میں بے رحمی یا اختلاف کا دوش نہیں آتا۔ (شری نیل کنٹھ)

آگے اُداسین کے ارتھ کو اور بھی واضح کرتے ہیں۔

मयाध्यक्षेण प्रकृतिः सूयते स चराचरम् ।
हेतुनानेन कौन्तेय जगद्विपरिवर्तते ॥१०॥

میا ادھیکشین۔پرکرتی۔سُویتے۔سچراچرم (۱۰) ہیتُونا۔انین کونتیے۔جگت۔وِپری ورتتے

ترجمہ

ہے ارجن! مجھ ادھشٹاتا رکھشک۔سوامی اکے سکاش سے یہ میری پرکرتی (مایا) ہی اس چراچر سارے جگت کو رچتی ہے۔اور اسی وجہ سے یہ سنسار آواگون رُوپی چکر میں گھومتا ہے۔یعنی تغیر پذیر ہوتا رہتا ہے (۱۰)

دوہا

سرجت ہے مم آشرے مایا یہ سنسار (۱۰) جنم مرن میں جگت یُوں گھومے بارمبار

अवजानन्ति मां मूढा मानुषीं तनुमाश्रितम् ।
परं भावमजानन्तो मम भूतमहेश्वरम् ॥११॥

اَوجانّنتی مام مُوڑھا۔مانُوشیم۔تنم آشرِتم (۱۱) پرم بھاوم۔اجانّنتا۔مم۔بھُوت مہیشورم

ترجمہ

(ایسا ہونے پر بھی) سمپورن بھوتوں کے مہان ایشور رُوپ میرے پرم بھاو کو نہ جاننے والے موڑھ لوگ منش کا شریر دھارن کرنے والے مجھ پرماتما کو تچھ سمجھتے ہیں (۱۱)

دوہا

مُوڑھ نہیں جانیں مجھے مانش تن میں بیر (۱۱) سب بھُوتوں کا ایشور جو میں ہوں اے دھیر

تشریح

ایشور کا پرم بھاو وہی ہے جو اس درشیہ (نظر آنے والے) سنسار کے پرے اس کا آتما ہے۔جو گھٹ گھٹ میں دیاپک ہے۔اس کو نہ جان کر اس کا دھیان نہ کرکے جو انسان اس آتما کو صرف انسانی جسم سمجھتا ہے۔وہ پرماتما کی نافرمانی کرتا ہے۔یہ ایک ارتھ ہے۔اوتار واد میں اس کا ارتھ یہ ہے۔کہ بھگوان شری کرشن چندر ایشور کے سولہ کلا سمپورن اوتار تھے۔اور وہی ارجن سے کہتے ہیں۔کہ میرا یہ انسانی جسم صرف سنسار کے کلیان کا ایک سادھن ہے۔اور میں تو سویم برہم ہوں۔میرے رہسّے کو نہ جان کر جو صرف اس جسم پر ہی موہت ہیں۔وہ اصلی شری کرشن چندر کو بھلا کر اس کے سنسار ساگر میں پڑے ہوئے ستھول خاکہ (جسم) کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔اور اس طرح میری ہتک کرتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے۔کہ

मोघाशा मोघकर्माणो मोघज्ञाना विचेतसः ॥

राक्षसी मासुरी चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिता:॥१२॥

موگھ آشا - موگھ کرماتا - موگھ گیاناہا - وچے تساہا (۱۲) راکشسیم آسریم چ - ایو - پرکرتم موہنیم - شرتا

ترجمہ

برتھا (عبث) آشا - برتھا کرم اور برتھا گیان والے اگیانی پرش راکشسوں اور اسروں جیسے موہت کرنے والے (تامسی) سوبھاؤ کو دھارن کئے رہتے ہیں (راکشسی اور اسروں پر آتما کی شرن لیتے ہیں) (۱۲)

دوہا

برتھا کرم آشا برتھا - برتھا گیان ارو چت (۱۲) مایا راکششی - اسری ہیں موہت ہیں نت

महात्मनस्तु मां पार्थ दैवीं प्रकृतिमाश्रिता:॥

भजन्त्यनन्यमनसो ज्ञात्वा भूतादिमव्ययम्॥१३॥

مہاتمانا - تو - مام - پارتھ - دیویم - پرکرتم - آشرتا (۱۳) بھجنتی اننیہ - منسا - گیاتوا - بھوتادم - ادیہ ام

ترجمہ

مگر ہے کنتی پتر ارجن دیوی پرکرتی کے آشرت ہوئے جو مہاتما گن ہیں وہ تو مجھ کو سب بھوت پرانیوں کا سناتن کارن جان کر اور ناش رہت (لافانی) جان کر اننیہ من (گہری بھگتی) سے میرا بھجن کرتے ہیں - (۱۳)

دوہا

دیوی سمپد پرش جو مہاتما بیر (۱۳) سناتن ادیہ جان کر بھجن کریں مم دھیر

सततं कीर्तयन्तो मां यतन्तश्च दृढव्रता:॥

नमस्यन्तश्च मां भक्त्या नित्ययुक्ता उपासते॥१४॥

ستتم - کیرتی انتو مام - یتنتاہ چا درڑھ برتا (۱۴) نمسیتناہ - چا مام بھگتیا - نتیہ یکتا اپاسنے

ترجمہ

(اور وہ) درڑھ نشچے والے (راسخ اعتقاد) بھگت جن متواتر میرے نام اور گنوں کا کیرتن کرتے ہوئے اور میری پراپتی کے لئے کوشش کرتے ہوئے اور مجھ کو بار بار پرنام کرتے ہوئے سدا میرے دھیان میں لگے ہوئے گہری بھگتی سے اپاسنا کرتے ہیں (۱۴)

دوہا

مم مہا گاتے ہوئے سدا درڑھ برت نیم (۱۴) بھگتی سہت دیوی پرش بھجن کریں سپریم

ادھیاتم اپاسنا کا اپدیش کرکے اب آدھی دیووت اپاسنا کا اپدیش کرتے ہیں

---

۱ جس کو آسری سمپدا کے نام سے تفصیل کے ساتھ بھگوان نے ادھیائے ۱۶ میں کہا ہے

۲ جنگلی ایذا رساں (خونخوار) قاتل اور تامسی سوبھاؤ والا پرش راکششی پرکرتی والا ہے

۳ دیوتاؤں کا مخالف - مکار - دغا باز بالکل خود غرض آدمی اور رجوگن سوبھاؤ والا آدمی آسری پرکرتی والا کہلاتا ہے -

۴ دیوی پرکرتی والے پرشوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر گیتا ادھیائے ۱۶ شلوک ۱ - ۲ - ۳ میں دیکھنا چاہیے

ज्ञान यज्ञेन चाप्यन्ये यजन्तो मामुपासते ॥
एकत्वेन पृथक्त्वेन बहुधा विश्वतोमुखम् ॥१५॥

گیان یگیئن چا اپی انیئے یجنتو۔ مام اپاستے (۱۵) ایکتوین پرِتھکتوین بہودھا وِشوتو مکھم

ترجمہ

(اور ان میں کوئی تو) مجھ وراٹ سروپ پرماتما کی گیان یگیہ کے ذریعے پوجا کرتے ہوئے ایکی بھاو سے یعنی جو کچھ ہے۔ وہ سب بھگوان ہی ہیں۔ اس بھاو سے اپاسنا کرتے ہیں۔ اور کوئی الگ الگ بھاو سے (یعنی بھگوان مالک ہیں اور ہم اُن کے سیوک) اور کوئی کوئی بہت طرح سے بھی اپاسنا کرتے ہیں (جیسی جیسی کسی کی مجھ میں شردھا ہے۔ اس اس بھاو سے وہ میری اپاسنا کرتے ہیں (۱۵)

دوہا

گیان یگیہ میں گیان سے گیانی پوجیں بیر (۱۵) موکو ایک انیک گ پوجیں بہو ودھی دھیر

تشریح — جو گیانی ہیں۔ وہ وراٹ سروپ سے بھگوان کی اپاسنا کرتے ہیں۔ یعنی سارے برہمانڈ میں یکساں طور سے بھگوان کو ویاپک دیکھتے ہوئے اُن کے دھیان میں مگن رہتے ہیں۔ کچھ ایسا سمجھتے ہیں۔ کہ بھگوان ہم سب کا مالک ہے۔ اور ہم اس کے سیوک ہیں۔ وہ سوامی بھاو سے بھگوان کی پوجا کرتے ہیں۔ کوئی اندر۔ ورُن وغیرہ دیوتاؤں میں بھگوان کی شکتی کو مان کر اُن دیوتاؤں کی پوجا کے ذریعے بھگوان کی پوجا کرتے ہیں۔ اب اس آدھی دیوت اپاسنا کو تفصیل سے کہتے ہیں

अहं क्रतुरहं यज्ञः स्वधाहमहमौषधम् ॥
मन्त्रोहमहमेवाज्यमहमग्निरहं हुतम् ॥१६॥

اہم کرتو۔ اہم یگیہ۔ سودھا اہم اہم اوشدھم (۱۶) منترو اہم۔ اہم ایوا جیئم۔ اہم اگنی۔ اہم ہتم

ترجمہ

(کیونکہ) کرتو یعنی شروت کرم میں ہوں۔ یگیہ (پنچ مہایگیہ وغیرہ سمارت کرم بھی) میں ہوں۔ سودھا (پتروں کے لئے دیا جانے والا ان بھی) میں ہوں۔ اوشدھی (سب طرح کی بنسپتیاں) میں ہوں۔ اور منتر میں ہوں۔ گھی میں ہوں۔ اگنی میں ہوں۔ اور ہون روپ کریا (عمل) بھی میں ہی ہوں (۱۶)

دوہا

میں ہوں کرتو اُرو یگیہ ہوں۔ سودھا۔ ان اُرو سوم (۱۶) منتر اگنی میں اُرو۔ میں ہی گھرت اُرو ہوم

تشریح — کرتو۔ اشومیدھ وغیرہ ویدک یگیوں کو کرتو کہتے ہیں
یگیہ۔ سمارت یگیہ یعنی دیو پوجا۔ ولیشو دیو۔ اتتھی ستکار۔ پرانایام اور جپ وغیرہ ہیں۔

पिताहमस्य जगतो माता धाता पितामहः ॥
वेद्यं पवित्रमोंकार ऋक्साम यजुरेव च ॥१७॥

پتا اہم اسیہ جگتو۔ ماتا۔ دھاتا۔ پتا مہا۔ (۱۷) ویدیم۔ پوترم۔ اونکارا۔ رِک۔ سام۔ یجُور یو چا

ترجمہ

(اور ہے ارجن! میں ہی) اس سمپورن جگت کا دھارن پوشن کرنے والا اور کرموں کے پھل کو دینے والا (دادا) پتا مہا (اور) پتا اور جاننے یوگیہ پوتر اونکار (اور) رگوید ۔ سام وید (اور) یجر وید بھی میں ہی ہوں (۱۷)

دوہا

اس جگ کا ماتا پتا ۔ دھاتا ۔ پتا مہان (۱۷) اونکار رگ ۔ سام اُرو یجر مجھے ہی جان

गतिर्भर्ता प्रभुः साक्षी निवासः शरणं सुहृत् ॥
प्रभवः प्रलयः स्थानं निधानं बीजमव्ययम् ॥१८॥

گتی ربھرتا ۔ پربھو ۔ ساکشی ۔ نواس ۔ شرنم سوہرت (۱۸) پربھوا ۔ پرلیا ۔ ستھانم ۔ ندھانم ۔ بیجم ادیہ یم

ترجمہ

(اور ہے ارجن! سب کی گتی (ٹھور ٹھکانہ) اور سب کا بھرن پوشن کرنے والا ۔ سب کا سوامی ۔ شبھ اشبھ کا دیکھنے والا سب کا نواس ستھان اور شرن لینے یوگیہ (سب کی پشت و پناہ) سب کا سوہرد (بدلہ نہ چاہ کر بھلائی کرنے والا) (اور) پیدائش اور فنا اور سب کا آدھار ندھان اور اوناشی کارن بھی میں ہی ہوں (۱۸)

دوہا

گتی بھرتا ۔ پربھو ۔ ساکشی اور نواس ستھان (۱۸) رکھشک ہتکر آشرہ اویہ بیج موہے جان

तपाम्यहमहं वर्षं निगृह्णाम्युत्सृजामि च ।
अमृतं चैव मृत्युश्च सदसच्चाहमर्जुन ॥१९॥

تپامی اہم اہم ورشم ۔ نگرہنامی اُتسرجامی چا (۱۹) امرتم چاایو ۔ مرتیو ۔ چا ست است چا اہم ارجن

ترجمہ

(اور) میں ہی سورج ہو کر تپتا ہوں[1] اور بادلوں کو کشش کرتا اور برساتا ہوں[2] ۔ اور ہے ارجن! میں ہی امرت[3] اور مرتیو[4] اور میں ہی ست[5] اور اَست ہوں ۔ سب کچھ میں ہی ہوں (۱۹)

دوہا

میں ہی تپاتا تھامتا برساتا ہوں بیر (۱۹) امرت مرتیو ست است میں ہی ہوں اے دھیر

---

[a] پرلے کال میں سب بھگت پرانی جس میں لَے ہوتے ہیں ۔ اس کا نام آدھار ندھان ہے

---

[1] وہ (بھگوان) اندریا سورج ہو کر دوپہر کو تپتا ہے ۔ اتھرو ۱۳ ۔ ۳ ۔ ۲

[2] وہ جگوان) وایو ہے ۔ اور وہ بھگوان اونچا میگھ ہے (اتھرو ۱۴ ۔ ۴ ۔ ۳)

[3] امرت ۔ حیات ابدی [4] مرتیو ۔ جینا اور مرنا (آواگون) [5] ست یعنی ویکت اور است یعنی اویکت یعنی باطن وظاہر

اس طرح میں سب جگہ ہوں۔۔ اس لئے :-

त्रैविद्या मां सोमपाः पूतपापा यज्ञैरिष्ट्वा स्वर्गतिं प्रार्थयन्ते ॥
ते पुण्यमासाद्य सुरेन्द्रलोकमश्नन्ति दिव्यान्दिवि देवभोगान् ॥२०॥

ترئی ودیا مام۔ سومپا پوت پاپا۔ یگیئی رشٹوا۔ سورگتم۔ پرارتھئے (۲۰)
تے پنیم آسادیہ۔ سریندر لوکم اشنتی دویان دوی دیو بھوگان

ترجمہ

تینوں ویدوں میں ودھان کئے ہوئے سکام کرموں کو کرنے والے اور سوم رس کو پینے والے اور پاپوں سے پوتر ہوئے جو پرش مجھ کو یگیوں کے ذریعے پوج کر سورگ کی پراپتی کو چاہتے ہیں۔ وہ پرش اپنے پنیہ پھل روپ اندر لوک (سورگ) کو پراپت ہو کر سورگ میں دویہ دیوتاؤں کے بھوگوں کو بھوگتے ہیں (۲۰)

دوہا

ترئی ودیا اور سومپا پاپ رہت نرجوئے (۲۰) اندر لوک میں بھوگتے دویہ بھوگ ہیں سوئے

تشریح۔ تین ودیا یعنی رگ۔ یجو اور سام ان تینوں ویدوں کی ودیا والے۔

ते तं भुक्त्वा स्वर्गलोकं विशालं क्षीणे पुण्ये मर्त्यलोकं विशन्ति ॥
एवं त्रयीधर्ममनुप्रपन्ना गतागतं कामकामा लभन्ते ॥२१॥

تے تم بھکتوا۔ سورگ لوکم۔ وشالم۔ کھشینے پنیئے مرتیو لوکم وشنتی
ایوم ترئی دھرم۔ انوپرپنا۔ گتا گتم۔ کام کاما لبھنتے (۲۱)

ترجمہ

(اور) وہ اس وشال (عالیشان) سورگ لوک کو بھوگ کر پنیہ کے گھٹ جانے پر مرتیو لوک کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس طرح سورگ کے سادھن روپ تینوں ویدوں میں کہے ہوئے سکام کرم کے شرن ہوئے اور بھوگوں کی کامنا والے پرش بار مبار آواگون کو پراپت ہوتے ہیں (۲۱) مطلب یہ کہ پن کے پربھاو سے سورگ کو جاتے ہیں اور پنیہ گھٹ جانے سے مرتیو لوک میں پھر لوٹ آتے ہیں۔

دوہا

سورگ بھوگ پن کھشین ہو پھر آوے سنسار (۲۱) کامیہ پرش جنمے مرے جگ میں بار مبار

تشریح اس طرح کئی طرح کے بھوگ بھوگنے کی خواہش سے کئے جانے والے ایشور آپاسنا پوروک کرموں سے طرح طرح کے بھوگ پراپت ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ مگر یہ سکھ انتیہ (فانی) ہے۔ اکھشے (اوناشی) نہیں۔ اکھشے (لازوال) سکھ تو اسی کو مل سکتا ہے۔ جو سب طرح کی خواہشیں ترک کر دے۔ اور اکھشے پد (برہم گیان) کی ہی خواہش کرے۔ مگر اس پر سوال ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا وچار کرے۔ کہ ہم اس سنسار میں رہتے ہوئے کسی بات کی خواہش نہ کرینگے۔ صرف لوک سنگرہ کے کرم ہی کرتے رہیں گے۔ نہ دھن کمانے کی خواہش کرینگے۔ اور نہ اپنے تن کو سکھ

پہنچانے کی کوشش کریں گے ۔ تو اس کی ۔ اس کے اہل و عیال (استری ۔ بال بچّوں وغیرہ) کی کیا حالت ہوگی؟ بھگت کی اس بے چینی کو دُور کرنے کے لئے بھگوان کہتے ہیں ۔

अनन्याश्चिन्तयन्तो मां ये जनाः पर्युपासते।
तेषां नित्याभियुक्तानां योगक्षेमं वहाम्यहम्॥२२॥

اننیاش چنت انتو مام ۔ یے جناہ ۔ پریوپاستے (۲۲) تیشام نتیہ ابھی یکتانام ۔ یوگ کھشیم وہامیہ ہم

ترجمہ

(اور) اننیہ بھاو (گہری بھگتی) سے مجھ میں من لگا کر جو پُرش مجھ پرمیشور کی نرنتر (سدا) اُپاسنا کرتے ہیں ۔ ان سدا ایکی بھاو سے مجھ میں لگے ہوئے بھگتوں کا یوگ اور کھشیم میں خود چلاتا ہوں (۲۲)

دوہا

اور سبھی کچھ چھوڑ کر نتیہ یکت مم لین (۲۲) اُن کے یوگ کھشیم کو وہن کروں پروین

تشریح جو چیز اپنے پاس نہیں ہے ۔ اس کا حاصل ہونا یوگ اور حاصل کی ہوئی چیز کی رکھشا کرنا کھشیم کہلاتا ہے ۔ ان دونو مقاصد کو ہی مدِنظر رکھ کر پھل کی کامنا والے لوگ ویدک کرم کانڈ کرتے ہیں ۔ اور وہ کامنائیں ان کی پوری ہوتی ہیں ۔ مگر جنہوں نے اس یوگ کھشیم کی فکر چھوڑ کر صرف بھگوان پراپتی کو ہی اپنا مقصد بنا لیا ہے ۔ ان کے یوگ کھشیم (ضروریات کی تکمیل و حفاظت) کا ذمہ بھگوان خود اپنے اوپر لے لیتے ہیں ۔ یعنی دُنیوی ضروریات سے اُن کو بے فکر بنا دیتے ہیں ۔ سچ مچ بھگوان کے سچے بھگت بے پرواہ ہوتے ہیں ۔ وہ کنگال ہو کر بھی شہنشاہ ہیں ۔ بے گھر ہو کر بھی گھر والے ہیں اور بے سہارا ہو کر بھی سہارے والے ہیں ۔ اکیلے ہونے پر بھی بڑے پریوار والے ہیں ۔ کیوں؟ **اس لئے کہ انہوں نے سب کچھ چھوڑ کر بھگوان کی شرن لی ہے** ۔ پھر بھگوان ان کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ شریمد بھاگوت میں ایک جگہ پرم کہا ہے ۔ کہ جو استری ۔ گھر ۔ پتر اور اپنے سب رشتہ داروں اور پران تک کا موہ چھوڑ کر میری شرن میں آئے ہیں ۔ ان اپنے سچے بھگتوں کو میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟

جو خود بھگوان کے ہو گئے ۔ ان کا سب کچھ بھگوان کا ہو گیا ۔ اب بتاؤ ۔ وہ کس بات کی فکر کریں؟ راج رشی جنک نے کیا ہی اچھا کہا ہے ۔ کہ میرا دھن بے شمار ہے ۔ پھر بھی میرا کچھ نہیں ہے ۔ ساری متھلا نگری کے جل جانے پر بھی میرا کچھ نہیں جلتا ۔ مطلب یہ کہ بے شمار دھن دولت اور متھلا نگری میرا آشرہ نہیں ہے ۔ میرا آشرہ تو بھگوان ہیں جنہوں نے میرے یوگ کھشیم کا ذمہ اُٹھا کر مجھے بیفکر بنا دیا ہے ۔

لیکن بھگوان کس طرح اپنے بھگتوں کا یوگ کھشیم چلاتے ہیں ۔ یہ ایک نہایت ہی گُوڑھ رہسیہ ہے جس کا جاننا انوبھو کا ہی کام ہے ۔ دروپدی کی لاج رکھنے والے ۔ بھگت پرہلاد کا دُکھ دُور کرنے والے بھگوان کس طرح اپنے بھگتوں کا یوگ کھشیم چلاتے ہیں ۔ یہ انوبھو کے بغیر نہیں جانا جا سکتا ۔ سب کچھ ایشور ارپن کر کے اسی میں شانت ۔ سکھی اور سنتشٹ ہو کر صرف ایشور ارپن بدھی سے سنسار میں کرتویہ کرم (فرائض منصبی) کرنے والے مہاپرشوں اور مہاتماؤں کی ساری زندگی ہی اس بڑے

اصول کا انوبھو ہے جس میں آنند ہی آنند کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں۔ سب خواہشات کو ترک کرکے اکھشے پد کی پراپتی کا لکھش (منتہائے مقصود) اپنے سامنے رکھ کر ایشور ارپن بدھی سے کرتویہ کرم کرنے والے پُرش کے سُکھ دُکھ کی چنتا خود ایشور کرتا ہے۔ اور اس کا کبھی بُرا نہیں ہوتا۔ اس کی کوئی ضرورت اٹکی نہیں رہتی۔ مصیبت یا تکلیف اس کی ایشور بھگتی کی آزمائش کرتی ہے۔ مگر اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ وہ شخص خود اپنے سُکھ دُکھ کے وِچار سے پرے پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کے پرپنچ (ضروریات) کا سارا بوجھ قدرت خود اپنے اوپر اُٹھا لیتی ہے۔ جیسی جس کی شردھا ہوتی ہے۔ ویسا ہی اس کو پھل ملتا ہے۔ یہاں تک کہ

येऽप्यन्यदेवता भक्ता यजन्ते श्रद्धयान्विताः ॥
तेऽपि मामेव कौन्तेय यजन्त्यविधिपूर्वकम् ॥ २३ ॥
अहं हि सर्वयज्ञानां भोक्ता च प्रभुरेव च ॥
न तु मामभिजानन्ति तत्त्वेनातश्च्यवन्ति ते ॥ २४ ॥

یے اَپی۔ انیہ۔ دیوتا۔ بھگتا۔ یجنتے۔ شردھیان وِتا (۲۳) تے اَپی۔ مام ایو۔ کونتیے۔ یجنتی۔ اَودھی پوروکم
اہم ہی سرو یگیانام۔ بھوگتا چا پربھو ریوچا (۲۴) نہ تو مام اَبھی جانتی۔ تتوین۔ اَتہ چیونتی تے

ترجمہ

ہے کُنتی نندن! شردھا کے ساتھ جو سکامی بھگت دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ بھی میری ہی پوجا کرتے ہیں۔ اگرچہ (اُن کی وہ پوجا) ودھی پوروک (باقاعدہ) نہیں ہوتی (۲۳) کیونکہ سمپورن یگیوں کا بھوگتا اور سوامی بھی میں ہی ہوں مگر وہ مجھ (ادھی یگیہ روپ پرمیشور) کو تتو سے (ٹھیک ٹھیک) نہیں جانتے ہیں۔ اس سے (آواگون کے چکر میں) گرتے ہیں (۲۴)

دوہا

ارجن میرے بھگت جو پُوجیں اَنیہ دیو (۲۳) میری ہی وہ کرت ہیں اَودھی پوروک سیو
سب یگیوں کا بھوگتا۔ میں ہوں پھل داتا (۲۴) پر نہ مجھ کو جان وہ لوٹ آویں سنسار

دیوتاؤں کے پوجنے والے کیوں آواگون کے چکر میں پڑتے ہیں۔ اس میں ایک اصول کام کرتا ہے۔ وہ اصول یہ ہے۔ کہ

यान्ति देवव्रता देवान्पितॄन्यान्ति पितृव्रताः ॥
भूतानि यान्ति भूतेज्या यान्ति मद्याजिनोऽपि माम् ॥ २५ ॥

یانتی دیوورتا دیوان۔ پترن یانتی پتری ورتاہ (۲۵) بھوتانی یانتی بھوتے جیا۔ یانتی مدیا جنو۔ اپی مام

ترجمہ

دیوتاؤں کو پوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں۔ پتروں کو پوجنے والے پتروں کو پراپت ہوتے ہیں۔ بھوتوں کو پوجنے والے بھوتوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور میرے بھگت میرے کو ہی پراپت ہوتے ہیں (۲۵) یہی وجہ ہے۔ کہ میرے بھگتوں کا پُنر جنم نہیں ہوتا۔

دوہا

دیو بھگت ہوں دیو کو۔ پتری پتری بھگت (۲۵) بھوت بھگت ہوں بھوت کو پراپت مو مم بھگت

تشریح دیوتاؤں کے بھگت کیوں جنم مرن کے چکر میں پڑتے ہیں اور بھگوان کے بھگت کیوں مکت ہو جاتے ہیں۔ یہ گیتا ادھیائے آٹھ شلوک ۱۶ میں اچھی طرح بتلا دیا ہے۔ بھگوان کے سوائے جتنے دیوتا ہیں۔ وہ سب فانی (تغیر پذیر ہیں) اس لئے اُن کو پوجنے کا پھل بھی فانی (تغیر پذیر) ہی ہے مگر بھگوان اوناشی (لاتغیر) ہیں۔ اس لئے اُن کی پوجا کا پھل بھی اوناشی ہے۔ اس کے علاوہ دیوتاؤں کی پوجا سہل بھی نہیں ہے۔ سکامی پرش کو اس کے لئے کئی طرح کے یگیہ دان وغیرہ ودھی انوسار کرنے پڑتے ہیں۔ مگر بھگوان کی پوجا بڑی سہل ہے۔ بھگوان کہتے ہیں۔

पत्रं पुष्पं फलं तोयं यो मे भक्त्या प्रयच्छति॥
तदहं भक्त्युपहृतमश्नामि प्रयतात्मनः॥२६॥

پترم پُشپم۔ پھلم تویم۔ یومے بھکتیا پرپچھتی (۲۶) تد اہم۔ بھکتی اُپ ہرتم۔ اشنامی۔ پریتا تمناہ

ترجمہ

پتر۔ پشپ۔ پھل۔ جل (وغیرہ خواہ کچھ بھی ہو) جو کوئی بھگت میرے لئے پریم سے ارپن کرتا ہے۔ اس شدھ بدھی نشکام پریمی بھگت کا پریم پوروک ارپن کیا ہوا وہ (پتر پشپ وغیرہ) میں بڑی پریتی سے گرہن کرتا ہوں (۲۶)

دوہا

پتر۔ پُشپ۔ پھل پھول جل بھگتی سہت جو بیر (۲۶) ارپیں پریتی سہت میں گرہن کرت ہوں دھیر

تشریح دوسرے دیوتاؤں کی طرح بھگوان ودھی کے بھوکے نہیں۔ بلکہ بھگتی بھاؤ کے بھوکے ہیں۔ اس لئے اپنے بھگت کی نذر کی ہوئی معمولی سے معمولی چیز کو بھی بڑے پریم سے قبول کر لیتے ہیں۔ بھگوان کو خوش کرنے کے لئے بڑے بڑے برتنوں کی ضرورت نہیں۔ صرف دل صاف چاہیئے۔ بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! یہ پتر پشپ وغیرہ بھی یگیہ میں سوم وغیرہ کی طرح میرے لئے خاص طور پر مہیا کر کے ارپن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں۔ کہ تم سو بھاؤ سے ہی

यत्करोषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत्॥
यत्तपस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्व मदर्पणम्॥

یت کروشی۔ یداشناسی۔ یج جوہشی۔ دداسی یت (۲۷) یت تپسیہ سی کونتیے۔ تت کروشو مدارپنم

ترجمہ

ہے کنتی نندن! جو کچھ کرو۔ جو کچھ کھاؤ (بھوگو) جو کچھ ہون کرو اور جو کچھ دان دو۔ جو کچھ تپ کرو۔ وہ سب (بھاونا سے ہی) میرے ارپن کر دو۔ (۲۷) (کیونکہ کسی چیز کی مجھے کمی نہیں ہے۔ میں تو صرف اپنے بھگت کی بھاونا کا بھوکا ہوں)

دوہا

جو کرتا کھاتا اور ہون کرے جو بیر (۲۷) جو کچھ دیوے تپ کرے مم ارپن کر دھیر (۲۷)

بھینٹ (نذر) تو میں اتنی معمولی لیتا ہوں۔ مگر اس کا پھل کیا دیتا ہوں۔ وہ بھی سنو

शुभाशुभ फलैरेवं मोक्ष्यसे कर्म बन्धनैः॥
संन्यास योग युक्तात्मा विमुक्तो मामुपैष्यसि॥२८॥

شبھ اشبھ پھلئی رایوم موکھشیہ سے کرم بندھنئی (۲۸) سنیاس یوگ یکت آتما۔ وِمکتو مام اُپے شیہ سی

ترجمہ

اس طرح اپنے سب کرموں کو (بھاونا سے) میرے ارپن کر کے تم اپنے شبھ اشبھ کرموں کے پھل روپی بندھن سے چھوٹ جاؤ گے اور سنیاس یوگ یکت (سب کچھ چھوڑ کر میرے پراین) ہوئے مجھے پراپت کرو گے (۲۸)

دوہا

شبھ اشبھ پھل کرم کے بندھن سے چھٹ جائے (۲۸) مو ارپن کر کرم سب مجھ میں ہی مل جائے

تشریح — بھاونا سے سب کچھ میرے ارپن کرنے اور میرے پرائن ہو جانے کا پھل یہ ہو گا۔ کہ تم اپنے کرموں کے بھلے برے نتائج سے بچ جاؤ گے۔ اور میرے پرائن ہوئے مجھ میں مل جاؤ گے۔ بھگت کہتا ہے۔ ہے پربھو! اگر تم اپنے بھگتوں کو ہی سکھ دیتے ہو۔ صرف انہیں کو مکتی دیتے ہو۔ دیوتاؤں کے پجاریوں کو نہیں۔ تب تو ہے بھگوان! (گستاخی معاف) آپ میں بھی راگ و دویش روپی دوش آ جاتا ہے۔ اپنے بھگتوں کو تارنا آپ میں راگ (موہ) اور دوسروں کو جنم مرن کے چکر میں ڈالنا آپ میں دویش کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا جواب بھگوان دیتے ہیں۔

समोऽहं सर्व भूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः॥
ये भजन्ति च मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम्॥२९॥

سمو ہم سرو بھوتیشو۔ نہ مے دویشیہ استی نہ پریا (۲۹) یے بھجنتی تو مام بھکتیا۔ میی تے تیشو۔ چا۔ اپی اہم

ترجمہ

میں (تو) سب بھوتوں میں سم بھاو سے (یکساں طور پر) دیاپک ہوں۔ نہ کوئی میرا دشمن ہے نہ دوست (نہ مجھے کسی میں راگ ہے نہ دویش) ہاں جو بھگت مجھ کو پریم سے بھجتے ہیں۔ وہ میرے اندر ہیں اور میں اُن کے اندر ہوں (۲۹)

دوہا

سب بھوتوں میں سم نہیں شترو مترکو مور (۲۹) بھگتی سے موکو بھجیں۔ بکیں اُن میں سو مور

تشریح — بھگوان کہتے ہیں۔ ہے بھگت! میرا کسی میں راگ و دویش نہیں ہے۔ میں تو سب میں سورج کے عکس کی طرح یکساں طور سے موجود ہوں۔ مگر تم سوچو۔ کہ سورج کا عکس جیسے صاف پانی یا شیشے میں ہی آ سکتا ہے۔ گھڑے وغیرہ کثیف چیزوں میں نہیں۔ سورج نہ تو پانی اور شیشے وغیرہ سے راگ (موہ) رکھتا ہے۔ اور نہ گھڑے وغیرہ سے دویش (دشمنی) اسی طرح سب جگہ یکساں طور سے موجود میں بھی صرف شدھ بھگتی والے چت میں ہی پرگٹ ہوتا ہوں۔ میلے اور بھگتی سے خالی چت میں نہیں۔ جہاں بھی سچی بھگتی اور دل کی صفائی ہو گی۔ وہاں میں پرگٹ ہو جاؤں گا۔ اس میں راگ دویش کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ پھر ہے بھگت! تو یہ بھی جانتا ہے۔

کہ آگ صرف اُنہیں کی ٹھنڈک کو دُور کرتی ہے - جو اس کے پاس جاتے ہیں - اسی طرح جو بھی میری اُپاسنا کرینگے - میں اُن میں پرگٹ ہو جاؤنگا - جس طرح بینائی نہ ہونے سے سامنے پڑی ہوئی چیز بھی دکھائی نہیں دے سکتی - اس طرح شردھا اور بھگتی کی آنکھ نہ ہونے سے میں اگیانی کو دکھائی نہیں دیتا - یہ تو لوگوں میں شردھا اور بھگتی کے نہ ہونے کا اور آئینہ دل کے صاف نہ ہونے کا دوش ہے - مجھ میں کوئی دوش نہیں ہے - بلکہ میں تو کہتا ہوں -

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ॥
साधुरेव स मन्तव्यः सम्यग्व्यवसितो हि सः ॥३०॥

اَپی چیت سُو - دُراچارو - بھجتے مام اننیہ بھاک (۳۰) سادھور یو - سامنتویہ - سمیگ ویہ وستو ہی سا

ترجمہ

خواہ کوئی بہت بڑا دُراچاری بھی کیوں نہ ہو - مگر اننیہ بھگتی (سچے دل) سے میرا بھجن کرے - تو اسے بھلا ہی سمجھنا چاہیئے - کیونکہ اس نے بھلے کام کا نسچیہ کیا ہے - (۳۰)

دوہا

مہادُشٹ بھی گر کوئی بھجن کرے مم دھیر (۳۰) تا کو سادھو جان تُو ست نسچے سے بیر

تشریح

بھگت کہتا ہے - پربھو! کیا اس کے ست نسچے سے ہی اُسے بھلا سمجھ لوگے؟ بھگوان کہتے ہیں - ہاں - کیونکہ اس نے اچھی طرح نسچیہ کر لیا ہے - کہ پرمیشور کے بھجن کی مانند دوسری کوئی چیز نہیں ہے - اس لئے میری کرپا سے

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति ॥
कौन्तेय प्रति जानीहि न मे भक्तः प्रणश्यति ॥३१॥

کھشپرم بھونی دھرماتما - شاشوت - شانتم نگچھتی (۳۱) کونتیئے پرتی جانی ہی نہ مے بھگتا پرنشئتی

ترجمہ

(وہ) جلدی ہی دھرماتما ہو جاتا ہے - (اور) سدا رہنے والی پرم شانتی کو پراپت ہوتا ہے - ہے ارجن! تو یقین (سچ جان) کہ میرا بھگت کبھی نشٹ نہیں ہوتا ہے (۳۱)

دوہا

شیگھر ہو دھرماتما پائے سُکھ اپار (۳۱) مور بھگت کا ناش نہ ہو یہ نسچے دھار

بھگوان کہتے ہیں - میری بھگتی کرکے اور میری شرن لے کر - تو بڑے سے بڑے پاپی اور نیچ جُونی بھی تر جاتے ہیں جیسے کہ

मां हि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ॥
स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम् ॥३२॥

مام ہی پارتھ ویاپا شرِیتہ - یے اپی سیُو - پاپ یونیاہ
استریو ویشیاس تتھا شودر اس تے اپی یانتی پرام گتم (۳۲)

ترجمہ

ہے ارجن! استری۔ ویش اور شودر وغیرہ اور نیچ جُونی والے بھی (خواہ) کوئی ہوں۔ سبھی میری شرن لے کر پرم گتی کو پراپت ہو جاتے ہیں (۳۲)

دوہا

اے پارتھ لے شرن مم پاپی بھی تر جائیں (۳۲) ناری شودر ویش سب پرم گتی کو پائیں

تشریح — دُراچاری یعنی جو خود بد چلن ہیں۔ صرف وہی نہیں تر جاتے۔ بلکہ نیچ جونی (دراچاری اور چنڈال وغیرہ کے گھر پیدا ہوئے) لوگ بھی خواہ کیسے ہی بُرے ہوں۔ میری بھگتی کر کے مجھے پا سکتے ہیں۔ اس میں اونچ نیچ کا کوئی سوال نہیں ہے۔ کیونکہ

ذات پات پوچھے نہ کوئے ۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے

سوال ۔ نیچ جونی (چنڈال) وغیرہ کے ساتھ بھگوان نے استریوں۔ ویشوں اور شودروں کا بھی نام لیا ہے اور کہا ہے۔ کہ انہیں پرم گتی پراپت ہو سکتی ہے۔ تو کیا استریاں۔ ویش اور شودر بھی نیچ جونی میں سمجھنے چاہئیں؟

جواب ۔ نہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ عورتیں گھر گرہستی کے کاموں اور اس کے موہ جنجال میں پھنسی رہتی ہیں۔ ویش دھن کمانے میں ہی لگے رہتے ہیں۔ اور شودر سیوا میں ہی لگے رہتے ہیں۔ اُن کو گیان پراپتی کا موقع ہی نہیں ملتا۔ ان سب کے لئے اپنے اپنے دھندوں میں پھنسے رہنے کی وجہ سے گیان لابھ کرنا کٹھن ہے۔ اس لئے ان کی سدگتی کا بھی کوئی آسان اور یقینی مارگ ہونا چاہیئے۔ سو ان کی سدگتی کا مارگ۔ وہی اننیہ بھگتی ہے۔ جس سے چنڈال وغیرہ نیچ جونی تک تر جاتے ہیں۔ اب اگلے شلوک میں یہی اُپائے براہمن اور کھشتریوں کے لئے بھی بتلاتے ہیں۔

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ।।
अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम् ।।३३।।

کم پنر براہمنا۔ پنیہ۔ بھگتا۔ راجرشیا ستھا (۳۳) انیتم اسکھم لوک مم پراپیہ بھجسو مام

ترجمہ

پھر جو پنیہ شیل (دھرماتما) براہمن اور راج رشی بھگت ہیں۔ ان کا تو کہنا ہی کیا ہے (یعنی وہ تو پرم گتی کو پراپت ہو ہی جاتے ہیں) اس لئے (اے ارجن تو) سکھ سے خالی اور ناپائیدار۔ اس منش شریر کو پراپت کر کے نرنتر میرا ہی بھجن کر (۳۳)

دوہا

پنیہ آتما بھگت جن رشیوں کی کیا بات (۳۳) دکھ رُوپ سنسار میں بھگتی کر وہم تات

تشریح — بھگوان کہتے ہیں۔ کہ جب دُراچاری اور اپنے اپنے دھندوں میں لگے ہوئے استری۔ شودر۔ ویش وغیرہ بھی میری بھگتی سے با آسانی تر جاتے ہیں۔ تب گیانی براہمنوں اور راج رشیوں کی تو بات --- ہی کیا ہے۔ یعنی اُن کے لئے تو کچھ مشکل ہی نہیں۔ اتنا کہ کر بھگوان ارجن کو بھگتی کا اُپدیش دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ارجن! یہ لوک (انسانی

جسم یا سنسار) ناپائیدار ہے ۔ اور دُکھوں کا گھر ہے ۔ یعنی بھگوان سے بمکھ ہوکر بڑے بڑے کشٹ اُٹھانے پڑتے ہیں اس لئے اس فانی جسم کو پاکر بھگوان کی بھگتی ضرور ۔ ۔ ۔ کرنی چاہیئے ۔ اب آخر میں نہایت ہی مخفی پُراسرار راج مارگ کا اُپدیش کرتے ہیں ۔ اس سے بڑھ کر گوہیہ (مخفی) راز دُنیا میں اور کوئی نہیں ہے ۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु॥
मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः॥ ३४॥

من منا بھو ۔ مد بھگتو ۔ مدیاجی ۔ مام نمسکرو (۳۴) مام ایو ایشہ سی یُکتوا ۔ ایوم ۔ آتمانم مت پرائینا

ترجمہ

(ہے ارجن) اپنا من میرے ارپن کردو ۔ میرے بھگت بنو ۔ میری پوجا کرو ۔ مجھے نمسکار کرو اس طرح اپنی آتما کو مجھ میں جوڑ کر سب مجھ ہی سب کچھ مان لینے سے تم مجھے ہی پراپت ہو جاؤ گے (۳۴)

دوہا

مجھ میں من میرا بھجن ۔ مور بھگتی کر بیر (۳۴) مم پرائن ہُو یکت مم پراپت ہوگے دھیر

شریمد بھگوت گیتا کا راج ودیا راج گوہیہ یوگ نامی نانواں ادھیائے ختم بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۳ ختم

نانویں ادھیائے کا خُلاصہ

جیسا کہ اوپر بتلایا گیا ہے ۔ یہی شلوک راج گوہیہ ہے یہی گہری بھگتی راج ودیا ہے ۔ جسے بتلانے کی پرتگیا شری بھگوان نے ادھیائے کے شروع میں کی تھی ۔ بھگتی کئی طرح کی ہوتی ہے ۔ یگیہ ۔ تپ اور دان وغیرہ بھی بھگتی میں ہی شامل ہیں ۔ اور اُن کے طفیل ان پھلوں کی پراپتی ہوتی ہے ۔ کیونکہ ہر ایک مقام میں اور ہر ایک کرم میں بھگوان اپنی یوگ مایا شکتی سے وراجمان رہتے ہیں ۔ مگر سب کو سب جگہوں اور سب کرموں میں ایشور کے درشن نہیں ہوتے ۔ کیونکہ لوگ ایشور کی بھگتی نہیں بلکہ کرموں کے پھلوں کی بھگتی ہی کرتے ہیں ۔ اور اس لئے کرم پھلوں میں ہی اٹکے رہ جاتے ہیں ۔ مگر جو لوگ اور سب پھلوں کو ہیچ سمجھ کر گہری اٹل بھگتی سے صرف ایشور کی ہی شرن لیتے ہیں ۔ اپنا سب کچھ اُسی کے چرنوں میں ارپن کر کے اُسی کو اپنا سب کچھ مان لیتے ہیں ۔ وہ پھر خواہ کسی جاتی یا قوم کے ہوں ۔ اُن کے سابقہ کرم خواہ کتنے ہی نیچ اور گنہگارانہ ہوں انہوں نے خواہ گیان دھیان کی کوئی بھی کتاب نہ پڑھی ہو ۔ وہ اپنے پیشہ کا ہی کرم کرتے ہوئے اگر پوری طرح سے ایشور کی شرن میں آ گئے ہوں ۔ تو وہ لوگ سادھو (دھرماتما گیانی) پرشوں کی مانند ہی ۔ ۔ ۔ ماننیہ ہیں ۔ ایسے بھگتوں کو ضرور مکتی ملتی ہے ۔ ایسے ہی مہاتماؤں کے سکھ دُکھ کی چنتا کا بوجھ پرماتما اپنے اوپر لے لیتے ہیں ۔ اور وہ سب کرم کے بندھنوں سے آزاد ہوکر پرم گتی کو حاصل کرتے ہیں ۔ اسی لئے بھگوان یہ سب سے سریشٹ اور سب سے زیادہ پُراسرار اور سب سے زیادہ قیمتی اُپدیش دیتے ہیں ۔ کہ

"میرا دھیان کرتے ہوئے دُنیا کے سب کرتویہ کرم کرو۔ اور اُن سب کرموں کو میرے ارپن کردو یہی مجھے حاصل کرنے کا راج مارگ ہے۔ اور مجھے اُنتکش جاننے کا راج گوہیہ ہے"

دسواں ادھیائے

بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۴ — بھیشم پرب — منتر ادھیائے ۴۲

وِبھوتی یوگ

ناویں ادھیائے میں ایشور یہ یوگ (یا) کا بیان کرتے ہوئے پرم بھگتی کا وہ تتو تبلایا۔ جس کو دل میں جماکر کوئی بھی آدمی۔ خواہ وہ کیسا ہی نیچ کرم کرنے والا اور اگیانی ہو۔ صرف اسی ایک سنسکار کو درڑھ کرنے سے بھو ساگر کو پار کر کے پرماتند دھام میں پہنچ جاتا ہے۔ اب اُسی سنسکار کو مضبوط کرنے کے سادھن روپ سنسار کی مختلف چیزوں میں انسان کو اپنی طرف کھینچنے والی ہر ایک شکتی میں بھگوان کا درشن کراتے ہیں۔ جس شکتی سے کوئی چیز ہو یک۔ دل کو لبھانے والی یا کشش کرنے والی یا آنند دایک ہوتی ہے۔ وہ شکتی پرماتما کی ہی شکتی ہے۔ اس سے وہ چیز پرماتما کی ہی وبھوتی یا ویکت روپ (ظہور) ہے۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام **وبھوتی یوگ** ہے۔ جس میں پرماتما کی سنسار میں پرکاشمان وبھوتیوں (پرجلال اشیاء) میں آتم شکتی کا دھیان کرایا گیا ہے۔

(श्री भगवानुवाच)

भूय एव महाबाहो शृणु मे परमं वचः ॥
यत्तेऽहं प्रीयमाणाय वक्ष्यामि हितकाम्यया ॥१॥

(شری بھگوان اُوواچ)

بھوُیا ایو۔ مہا باہو۔ شرنو مے پرمم وَچا (۱) یت تے اہم۔ پریہ ماناے وکشیامی ہت کامیا

ترجمہ

بھگوان کرشن چندر جی بولے۔ ہے مہا باہو! اور بھی میرے پرم رہسیہ اور پربھاو والے (بچنوں کو سُن۔ جو کہ میں تجھ ہتا پریم رکھنے والے کے لئے ہت کی کامنا سے کہونگا (۱)

دوہا

ہم اُتم اُپدیش پھر سُن لے ارجن بیر (۱) تیرے ہت کی کامنا سے کہتا ہوں دھیر

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! تم میرے بچنوں کو بڑی شردھا اور پریم سے سُن رہے ہو۔ اس سے تیری بھلائی کے لئے اور بھی اُتم بچن کہتا ہوں۔ سُنو

नमे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः ॥
अहमादिर्हि देवानां महर्षीणांच सर्वशः ॥२॥

نہ مے وِدُو سُرگنا پر بھووم نہ مہرشیا (۲) اہم آدی رہی دیوانام مہرشی نام چا سروشاہ

ترجمہ

(ہے ارجن) میری اُتپتیؔ[1] یعنی وبھوتی سمیت لیلا سے پرگٹ ہونے کو نہ دیوتا[2] لوگ جانتے ہیں۔ اور نہ مہرشی[3] ہی جانتے ہیں۔ کیونکہ میں سب طرح سے دیوتاؤں اور مہرشیوں کا آدی کارن (پیدا کنندہ) ہوں (۲)

دوہا

دیورشی جانیں نہیں مور جنم کو بیر (۲) میں ہوں سب پرکار سے اُن کا آدی دھیر

यो मामजमनादिं च वेत्ति लोकमहेश्वरम् ॥
असंमूढः स मर्त्येषु सर्व पापैः प्रमुच्यते ॥३॥

یومام۔ اجنم اناڈِم چا۔ ویتّی لوک مہیشورم (۳) اسموڑھا سا مرتیشو۔ سروپاپیٔ پرموچیہ تے

ترجمہ

(اور) جو مجھ کو اجنما (حقیقت میں جنم رہت) اور انادی (آدی رہت سب کا کارن) سب لوکوں کا مہان ایشور تتو سے جانتا ہے۔ وہ منشیوں میں گیان وان (پُرش) سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے (۳)

دوہا

جنم رہت لوک ایشور موکو آدی بیر (۳) جو جانت سب پاپ سے رہت ہوئے سو دھیر

बुद्धिर्ज्ञानमसंमोहः क्षमा सत्यं दमः शमः ॥
सुखं दुःखं भवोऽभावो भयं चाभयमेव च ॥४॥
अहिंसा समता तुष्टिस्तपो दानं यशोऽयशः ॥
भवन्ति भावा भूतानां मत्त एव पृथग्विधाः ॥५॥

بُدھی رگیانم اسموہا۔ کشما۔ ستیم دماہ۔ شماہ (۴) سُکھم دُکھم بھو وبھاوو بھیم چا ابھیم ایو چا (۴) اہنسا۔ سمتا۔ تُشٹی ستپو۔ دانم۔ یشو۔ ایشا (۵) بھونتی بھاوا بھوتانام مت ایو پرتھک ودھا

ترجمہ

(اور) بُدھی[1]۔ گیان[2]۔ اموڑھتا (وویک)[3] کشما[4]۔ ستیہ[5]۔ دم[6]۔ شم[7]۔ سُکھ[8]۔ دُکھ[9]۔ جنم[10]۔ مرتیو[11]۔ بھے[12]۔ ابھے[13]۔ اہنسا[14] (اور) سمتا[15]۔ سنتوش[16]۔ تپ[17]۔ دان[18]۔ یش[19] (ناموری) اور ایش[20] (بدنامی) ایسے یہ پرانیوں کے طرح طرح کے بھاو مجھ سے ہی ہوتے ہیں (۵)

ع[1] پیدائش یعنی جنم رہت پرماتما کا کئی وبھوتیوں میں پرگٹ ہونا ع[2] گت آتما ع[3] دیدداں گے گیان کے پرکاشک

دوہا

بدھی گیان سُکھ دُکھ اَبھے شم دم جنم وناش (۴) کشما ستیہ اسمو بھے موسوں ہوت پرکاش
دان اہنسا تپ اَیش بھِن بھِن بھاو وشیش (۵) سمتا اور سنتوش لیش موسوں ہو یہ ہمیش

تشریح

بدھی[1]۔ تتو کو بیچار کر بتلانے والی شکتی ۔ گیان[2]۔ بدھی سے آتما پرماتما وغیرہ کا ٹھیک ٹھیک جاننا و ویک[3] دھوکے سے بچنا ۔ کشما[4]۔ برداشت کرنے کی طاقت رکھنا ۔ معاف کر دینا ۔ ستیہ[5]۔ جو چیز جیسی ہے ۔ اُسے ویسا ہی جاننا ۔ دم[6]۔ اندریوں کو قابو میں رکھنا ۔ شم[7]۔ من کی شانتی ۔ سکون قلبی ۔ سُکھ[8]۔ جس سے آتما کو شانتی ملے ۔ اچھے کرموں کا نتیجہ ۔ دُکھ[9]۔ جس سے آتما کو کشٹ ملے ۔ برے کرموں کا نتیجہ ۔ جنم اور مرتیو[10]۔ پیدا ہونا اور مرنا ۔ اگرچہ یہ کرم انوسار ہوتا ہے ۔ مگر پرماتما کے بنا یہ بھی نہیں ہو سکتا ۔ جیسے بیج اور کھیتی دونو کے ہونے پر بھی بیج کے پیدا ہونے کے لئے بادل کی ضرورت ہے ۔ بھے[11]۔ اگیانتا (جہالت) کا نتیجہ ۔ ڈر ۔ خوف ۔ اَبھے[13]۔ گیان کا پھل بے خوفی ۔ اہنسا[14]۔ کسی جاندار کو من بچن اور کرم سے دُکھ نہ دینا ۔ سمتا[15]۔ پرماتما کو سب جگہ حاضر ناظر دیکھنا ۔ سنتوش[16]۔ نیک کمائی سے جو کچھ مل جائے اسی میں خوش رہنا ۔ تپ[17]۔ ایشور کے بھجن میں جو تکلیفیں آئیں ۔ انہیں بخوشی برداشت کرنا ۔ دان[18]۔ مستحق کی ضروریات کو پورا کرنا ۔ کیرتی[19]۔ شہرت ۔ سچی ایشور بھگتی کا نتیجہ ۔ اَکیرتی[20]۔ بدنامی ۔ ایشور سے بیمکھ ہونے کا نتیجہ

महर्षयः सप्त पूर्वे चत्वारो मनवस्तथा ।
मद्भावा मानसा जाता येषां लोक इमाः प्रजाः ॥६॥

مہرشیا سپت پوروے ۔ چتوارو منوا ستھا (۶) مدبھاوا مانسا جاتا یے شام لوک اِما پرجاہ

ترجمہ

ساتوں مہرشی ۔ ان سے پہلے کے چار پراچین رشی اور سب منو ۔ یہ (سب کے سب) میرے میں بھاو والے میرے ہی سنکلپ سے پیدا ہوئے ہیں ۔ کہ جن کی سنسار میں سمپورن پرجا ہے (۶)

دوہا

سات رشی چودہ منو پہلے چار کمار (۶) تینہے مم سنکلپ سے جن کا یہ وستار

تشریح

سات رشی ۔ بھرگو ۔ مریچی ۔ انگرہ ۔ اترے ۔ پلستیہ ۔ پلہہ ۔ کرتو اور وشِشٹ ۔ یہ ابتدائی سرشٹی بغیر ماں باپ کے (سنکلپ محض سے پیدا ہوئے ۔ اس لئے مانس پتر کہلاتے ہیں

(۲) ان سے پہلے چار رشی ۔ سنک ۔ سنندن ۔ سناتن اور سنت کمار برہما کی اچھا ماتر سے پیدا ہوئے ان کو چار کمار بھی کہتے ہیں منو ۔ سب ملا کر چودہ منونتر ہوتے ہیں ۔ ہر منونتر کا ایک منو ہوتا ہے ۔ ان چودہ منوؤں کے سات سات کے دو گروہ ہیں ۔ پہلے سات کے نام یہ ہیں (۱) سوئم بھو ۔ سواروچش ۔ اوتمی ۔ تامس ۔ رَیوت ۔ چاکشش اور ویوسوت ۔ آج کل ساتواں منونتر چل رہا ہے جس کو ویوسوت منونتر کہتے ہیں ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیلی سات منو ہوں گے ۔ ساورنی ۔ دکھش ساورنی ۔ برہم ساورنی ۔ دھرم ساورنی ۔ رُدر ساورنی ۔ دیو ساورنی اور اندر ساورنی ۔ انہیں ساورنی منونتر کہتے ہیں ۔ اس شلوک میں پہلے سات منوؤں سے

ہی مطلب ہے (گیتا رہسیہ)

एतां विभूतिं योगं च मम योवेत्ति तत्त्वतः ॥
सोऽविकम्पेन योगेन युज्यते नात्र संशयः ॥७॥

ایتام وِبھوتم یوگم چا مم یو ویتی تتوتاہ (۷) سو۔اوی کمپین یوگین۔ یجیہ تے نہ اتر سنشیاہ

ترجمہ

(اور) جو پُرش اس میری پرم ایشوریہ رُوپ وبھوتی کو اور یوگ شکتی کو تتوٌ سے جانتا ہے۔ وہ (پُرش) اٹل دھیان یوگ کے ذریعے مجھ میں ہی ایکی بھاو سے مگن ہو جاتا ہے (۷)

دوہا

یوگ وِبھوُتی کو مری جو جانیں ہیں بیر (۷) اچل یوگ سے یُکت وہ ہو جاتے ہیں دھیر

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्त्तते ॥
इति मत्वा भजन्ते मां बुधा भाव समन्विताः ॥८॥

اہم سروسیہ پربھوو۔ متاہ سروم پرورتے (۸) اِتی متوا بھجنتے مام۔ بُدھا بھاو سمنوتا (۸)

ترجمہ

میں ہی سب جگت کا پیدا کرنے والا ہوں۔ اور میری (شکتی) سے ہی سب جگت چیشٹھا (حرکت) کرتا ہے۔ اس طرح تتو سے سمجھ کر شردھا اور بھگتی سے بھرے ہوئے بدھیمان بھگت جن مجھ (پرمیشور) کا ہی نرنتر بھجن کرتے ہیں (۸)

دوہا

میں سب کو پیدا کروں یہ سب مجھ سے ہیں بیر (۸) جان یہی مم بھجت ہیں پریم سہت جن دھیر

मच्चित्ता मद्गत प्राणा बोधयन्तः परस्परम् ॥
कथयन्तश्च मां नित्यं तुष्यन्ति च रमन्ति च ॥९॥

مچتا۔ مدگت پرانا۔ بودھیتاہ۔ پرسپرم (۹) کیتھیتاہ چا مام۔ نیتم تُشنتی چا رمنتی چا

ترجمہ

(اور وہ) مجھ میں ہی سدا من لگانے والے اور مجھ میں ہی پرانوں کو ارپن کرنے والے (بھگت جن) سدا ہی (میری بھگتی کی چرچا کر کے) آپس میں میرے پربھاو (مہما) کا بکھیان کرتے ہوئے (اور گن پربھاو سمیت میرا کیرتن کرتے ہوئے ہی خوش ہوتے ہیں۔ اور مجھ پرماتما میں ہی سدا رمن کرتے ہیں۔

۱۔ جو کچھ درشیمان سنسار ہے سو سب بھگوان کی مایا ہے۔ اور ایک بھگوان ہی سب جگہ بھرپور ہے۔ یہ جاننا ہی تتو سے جاننا ہے۔

۲۔ میرے سروپ نام۔ گن اور کرموں کی مٹھاس کے سواد میں من میں لگانے والے

دوہا

مم چت۔ مم گت پران اُرو کرکے پرسپر بودھ (۹) موہ کتھن کر ترپت ہوں۔ آنند پرش سبودھ

तेषां सततयुक्तानां भजतां प्रीतिपूर्वकम्॥
ददामि बुद्धियोगं तं येन मामुपयान्ति ते॥१०॥

تیشام سنت یکتانام بھجتام۔ پریتی پوروکم (۱۰) ددامی بدھی یوگم تم یین مام اُپیانتی تے

ترجمہ

اُن سدا میرے دھیان میں لگے اور بھجن کرنے والے بھگتوں کو (میں) وہ بدھی یوگ دیتا ہوں۔ کہ جس سے وہ مجھے ہی پراپت ہو جاتے ہیں (۱۰)

دوہا

یکت سدا ہو پریت سے بھجن کریں مم بیر (۱۰) بدھی یوگ سے ہوت ہیں پراپت مجھ کو دھیر

तेषामेवानुकम्पार्थमहमज्ञानजं तमः॥
नाशयाम्यात्मभावस्थो ज्ञानदीपेन भास्वता॥११॥

تیشام ایو۔ انوکمپارتھم۔ اہم اگیان جم تماہ (۱۱) ناشیامی۔ آتم بھاوستھا۔ گیان دیپین بھاوستا

ترجمہ

(اور ہے ارجن) اُن (اپنے بھگتوں کے) اوپر مہربانی کرنے کے لئے ہی خود اُن کے انتہ کرن میں ایکی بھاو سے ستھت ہوا اگیان سے پیدا ہوئے اندھکار کو چمکتے ہوئے تتو گیان روپی دیپک سے نشٹ کرتا ہوں (۱۱)

دوہا

دیا ہکیت تن کے ہردے کروں سدا میں واس (۱۱) ناشوں تم اگیان کر گیان دیپ پرکاش

مختصر طور سے بھگوان نے اپنی کچھ وبھوتیوں کا پہلے بیان کیا ہے ارجن بھگوان کی وبھوتیوں کو مفصل طور سے سننا چاہتا ہے اس لئے اس نے پوچھا

(अर्जुन उवाच) परं ब्रह्म परं धाम पवित्रं परमं भवान्॥
पुरुषं शाश्वतं दिव्यमादिदेवमजं विभुम्॥१२॥

۱۲ء۔ میرے بغیر نہ جی سکنے والے۔ جیسے مچھلیاں پانی کے بغیر نہیں جی سکتیں۔

۱۳ء۔ الگ الگ انوبھو کئے ہوئے میرے کلیان کرنے والے گنوں کو باہم ایک دوسرے کو بتلاتے ہوئے

۱۴ء۔ میرے سروپ بل گیان اور نام کی مہما ہمیشہ گاتے ہوئے اور ہر وقت میرا ہی سمرن کرتے ہوئے۔

۱۵ء۔ اس طرح سدا سروا مجھ میں ہی من لگا کر سدا میرے دھیان میں مگن رہتے ہیں۔

आहुस्त्वामृषयः सर्वे देवर्षिर्नारदस्तथा ॥
असितो देवलो व्यासः स्वयं चैव ब्रवीषि मे ॥१३॥

پرم برھم ۔ پرم دھام ۔ پوترم پرمم بھوان (۱۲) پُرشم ۔ شاشوتم دِویم ۔ آدی دیو ۔ اجم ۔ وِبھوم
آہو ۔ س ۔ توام رشیاہ سروے دیورشی نارد س تتھا (۱۳) اَست و دیولو ویاسا ۔ سویم چیو بروشی مے

ترجمہ

ارجن بولا ہے بھگوان! آپ پرم برھم اور پرم دھام اور پرم پوتر ہیں۔ کیونکہ آپ کو سب رشی لوگ سناتن دویہ پرش اور دیوں کا بھی آدی دیو اور سروویاپی کہتے ہیں۔ اس طرح دیورشی نارد اور اَست اور دیول رشی اور مہرشی ویاس اور خود آپ بھی ایسا ہی کہتے ہیں (۱۳)

دوہا

پرم برہم پرم آشرے ۔ پرم پوتر آپ (۱۲) پُرش اناد ی دِویہ دیو ۔ آدی سروویاپ
دیورشی نارد اَرو سرب رشی یہ کہت (۱۳) سویم آپ اَرو ویاس جی اَسِت اَرو دیول سہت

تشریح

رشی ۔ ہر ایک منونتر کے رشی بھرگو وششٹ وغیرہ ۔ دیورشی ۔ سرشٹی کے آغاز کے سپت رشیوں کو دیورشی کہتے ہیں ۔ نارد ۔ یہ دیورشی کہلاتے ہیں مگر ان کا شمار ۔ سرشٹی کے آغاز کے دیورشیوں میں نہیں ہوتا۔ تینوں لوکوں میں بھرمن کرکے اور بھجن کیرتن کرکے بھگوت بھگتی کا پرچار کرنے والے مہاتما ۔ اَسِت ۔ ایک پراچین منی کا نام ۔ دیول ۔ اَسِت منی کے بیٹے جو بڑے بھاری گیانی ہوئے ۔ ویاس ۔ پاراشر پتا اور ستیہ وتی ماتا کے پرم گیانی بیٹے مہابھارت کے مصنف شری کرشن دویپائن ویدویاس جی

सर्वमेतदृतं मन्ये यन्मां वदसि केशव ॥
न हि ते भगवन्व्यक्तिं विदुर्देवा न दानवाः ॥१४॥

سروم ایتدرتم مینے ۔ یںمام ودسی کیشو (۱۴) نہ ہی تے بھگون ویکتم ۔ وِدُر دیوا نہ دانوا

ترجمہ

رسا ہے کیشو! یہ کچھ بھی مجھے آپ کہتے ہیں ۔ اس سب کو میں سچ مانتا ہوں ۔ ہے بھگون! آپ کے سروپ کو نہ دانو جانتے ہیں ۔ اور نہ دیوتا ہی جانتے ہیں (۱۴)

دوہا

کیشو کہنا آپ کا مانت ہوں سچ سوئے (۱۴) دیو نہ دانو جانتے مہا تیری جوئے

स्वयमेवात्मनात्मानं वेत्थ त्वं पुरुषोत्तम ॥
भूतभावन भूतेश देवदेव जगत्पते ॥१५॥

سویم ایو آتمنا آتمانم۔ ویتھ۔ توم۔ پُرشوتم (۱۵) بھُوت بھاون۔ بھُوتیش دیو دیو جگت پتے

ترجمہ

ہے سب بھُوت پرانیوں کے پیدا کرنے والے! ہے سب بھوت پرانیوں کے ایشور۔ ہے دیووں کے دیو۔ ہے جگت کے سوامی۔ ہے پُرشوتم! آپ خود ہی اپنے (پربھاو) کو جانتے ہیں (دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔ (۱۵)

دوہا

جانت اپنے آپ کو دیو دیو ہو آپ (۱۵) ہے پرشوتم ایشور جگت پتی جگ دیاپ

تشریح: چونکہ آپ ہی اپنے آپ کو جانتے ہیں۔ دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔

वक्तुमर्हस्यशेषेण दिव्या ह्यात्मविभूतयः ॥
याभिर्विभूतिभिर्लोकानिमांस्त्वं व्याप्य तिष्ठसि ॥१६॥

وکتُم ارہسی اشیشین دِویہ ہی آتم وِبھُوتیا (۱۶) یابھی۔ وِبھُوتی بھی۔ لوکان۔ اِمان۔ توم ویاپیہ تشٹھسی

ترجمہ

(اس لئے ہے بھگوان!) آپ ہی (اُن) اپنی دِویہ وِبھُوتیوں کو پوری طرح سے کہ سکتے ہیں۔ کہ جن وِبھوتیوں کے ذریعے آپ اِن سب لوکوں میں ویاپک ہو رہے ہیں (۱۶)

دوہا

ساری دِویہ وِبھُوتیاں کہئے مو جگدیش (۱۶) جن سے اس بھُولوک میں ویاپک ہو جگدیش

कथं विद्यामहं योगिंस्त्वां सदा परिचिन्तयन् ॥
केषु केषु च भावेषु चिन्त्योऽसि भगवन्मया ॥१७॥

کتھم وِدیام اہم یوگِن۔ توام سدا۔ پری چنتن (۱۷) کیشو کیشو چا بھاویشو۔ چنتیا اسی بھگوان مَیا

ترجمہ

ہے یوگیشور! میں کسی طرح نرنتر (سدا) چنتن کرتا ہوا آپ کو جان سکتا ہوں اور ہے بھگوان! کن کن بھاووں سے میں آپ کا چنتن کرنے یوگیہ ہو سکتا ہوں (۱۷)

دوہا

یوگیشور کیسے کروں چنتن میں سب اور (۱۷) بھگوان! کس کس بھاو سے دھیان دھروں رب ٹھور

विस्तरेणात्मनो योगं विभूतिं च जनार्दन ॥
भूयः कथय तृप्तिर्हि शृण्वतो नास्ति मेऽमृतम् ॥१८॥

وِستری ین آتمنو یوگم وِبھُوتم چا جنارِدن
بھُویا کتھیا ترپتیر ہی شرِن وتو ناستی مے امرِتم

ترجمہ

(۱۸) ہے جناردن! اپنی یوگ شکتی کو ... پرم (ایشوریہ رُوپ) وبھوتی کو پھر بھی وستار پوروک کہئے۔ کیونکہ آپ کے امرت بھرے بچنوں کو سُنتے ہوئے میری ترپتی (سیری) نہیں ہوتی ہے۔ (من نہیں بھرتا ہے۔ جی چاہتا ہے۔ سنتا ہی جاؤں) (۱۸)

دوہا

ساری یوگ وبھوتیاں کہئے مو بھگوان (۱۸) سُن سُن ترپتی ہوئے نہ جیسے امرت پان

بھگوان کی وِبھوتیاں

(श्री॰भ॰ उवाच) हन्त ते कथयिष्यामि दिव्याह्यात्मविभूतयः ॥
प्राधान्यतः कुरुश्रेष्ठ नास्त्यन्तो विस्तरस्य मे ॥१९॥

ہنت تے کتھ یشیامی دویہ ہی آتم وبھوتیاہ (۱۹) پرادھانیتا کروسریشٹ۔ نہ استی انتو وِسترسیہ مے

اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری بھگوان بولے۔

ترجمہ

ہے کروسریشٹ (ارجن!) اب میں تیرے لئے اپنی ... بڑی بڑی وبھوتیاں کہتا ہوں یوں تفسیری (وبھوتیوں) کے وِستار کا کوئی انت نہیں ہے (۱۹)

دوہا

اپنی دویہ وبھوتیاں بڑی بڑی جو دھیر (۱۹) کہتا ہوں بے انت ہوں ویسے تو میں بیر

پہلے اپنا پرمیشوریہ رُوپ دکھاتے ہیں

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः ॥
अहमादिश्च मध्यं च भूतानामन्त एव च ॥२०॥

اہم آتما گڈاکیش۔ سرو بھوت آشیا ستھتا (۲۰) اہم آدی چا مدھیم چا۔ بھوتانام انت ایو چا

ترجمہ

ہے ارجن! میں سب (چر اور اچر) پرانیوں کے اندر رہنے والا سب کا آتما ہوں۔ اور سب پرانیوں (سرشٹی) کا میں ہی شروع۔ درمیان اور آخیر (انجام) بھی ہوں (۲۰)

دوہا

ارجن! میں ہوں آتما سرو بھوت ہر دیش (۲۰) آدی مدھیہ اور انت ہوں سب بھوتوں کا ایش

مطلب یہ کہ ایشور ہی سب کا پیدا کرنے والا۔ پرورش کرنے والا اور فنا کرنے والا ہے۔ اب آگے اپنی بڑی بڑی وبھوتیاں

(ظہور) کہتے ہیں۔

आदित्यानामहं विष्णुर्ज्योतिषां रविरंशुमान्
मरीचिर्मरुतामस्मि नक्षत्राणामहं शशी ॥२१॥

آدِتیانام اہم وِشنور۔ جیوتی شام روی ۔ انشومان (۲۱) مریچی مرُتام اسمی نکشترانام اہم ششی (۲۱)

ترجمہ

میں آدیتیوں[1] میں وِشنو ہوں اور جیوتیوں (نورانی کُرّوں) میں کرنوں والا سُورج ہوں ۔ مروتوں[2] (دیوتاؤں) میں مریچی نامی وایو دیوتا ہوں اور نکشتروں میں (نکشتروں کا راجہ) چندرما ہوں ۔ (۲۱)

دوہا

وِشنو ہوا آدتیہ میں سُورج جیوتی ماہیں (۲۱) مریچی ہوں میں پون میں ششی نکشترماہیں

تشریح ویسے تو ہر بڑی و ہر چھوٹی چیز میں پرماتما کا ہی ظہور ہے ۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

تو بھی جہاں جہاں بھگوان کا ظہور خاص طور سے نمایاں ہے وہاں وہاں اس کی مہما کا دھیان خاص طور سے ہوتا ہے۔ چھوٹا سا تالاب بھی اس پربھو کی مہما کو ظاہر ہی پرگٹ کر رہا ہے مگر ایک بڑے سمندر کو دیکھ کر جس مہما سے دل بھر جاتا ہے۔ وہ مہما کچھ اور ہی ہے ۔ اسی غرض سے یہاں وبھوتیاں دکھلاتے ہوئے ایک ایک بڑی چیز کو علیحدہ علیحدہ گنکے کہا ہے۔ مطلب یہ کہ بھگوان کے بھگت کو ہر بڑی چیز میں بھگوان کا ظہور ہی دیکھنا چاہیئے۔

वेदानां सामवेदोऽस्मि देवानामस्मि वासवः ।
इन्द्रियाणां मनश्चास्मि भूतानामस्मि चेतना ॥२२

ویدانام سام ویدواسمی ۔ دیوانام اسمی واسواہ (۲۲) اندریانام مناہ چااسمی ۔ بھوتانام اسمی چیتنا (۲۲)

ترجمہ

(اور میں) ویدوں میں سامؔ وید ہوں ۔ دیوتاؤں میں اِندر ہوں اور اندریوں میں من ہوں ۔ اور سب بھوت پرانیوں میں

---

[1] ۔ جس سُورج کو ہم آپ دیکھ رہے ہیں ۔ سارے برہمانڈ میں ایسے ایسے بارہ[12] ۔۔۔ سُورج ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) متر (۲) روی (۳) سُوریہ (۴) بھانو (۵) کھگ (۶) پوشن (۷) ہرنیہ گربھ (۸) مریچی (۹) آدتیہ (۱۰) سویتا (۱۱) ارک (۱۲) بھاسکر یہی بارہ نام اسی سُورج کے بارہ گُنوں کے بھی ہوسکتے ہیں ۔ جن میں پوشن یعنی پرورش کرنے والے کو یہاں وشنو کہا ہے ۔ کیونکہ برہما وشنو اور مہیش میں پرورش کرنے والا تو وشنو ہی ہے ۔ اس لئے وشنو سرشیٹ ہے ۔ آدتی کے بارہ بیٹوں میں وشنو یعنی وامن اوتار سرشیٹ ہیں ۔ اس لئے یہ ارتھ بھی ہوسکتا ہے

[2] تمام برہمانڈ کی ہوا سات حصّوں میں تقسیم کی گئی ہے ۔ وہ سات حصّے یہ ہیں (۱) آدا (۲) پرواہ (۳) وداہ (۴) پراواہ (۵) اُدواہ (۶) سنواہ (۷) پری واہ ۔ ان سات حصّوں کے آگے پھر سات سات حصّے کئے گئے ہیں ۔ اس لئے انچاس[49] وایو دیوتا کہلاتے ہیں ۔ ان میں مریچی سب سے سرشیٹ ہے

ہیں چیتنا یعنی گیان شکتی ہوں (۲۲)

دوہا

دیووں میں اندر ارو سام ویدوں میں ہیر (۲۲) پرانوں میں ہوں چیتنا من اندریوں میں دھیر

रुद्राणां शंकर श्चास्मि वित्तेशो यक्षरक्षसाम् ॥
वसूनां पावक श्चास्मि मेरुः शिखरिणामहम् ॥२३॥

رُودرا نام شنکر شچا اسمی۔ وتیشو۔ یکش رکھشسام (۲۳) وسُو نام پاوکشچا سمی میرو شکھری نام اہم

ترجمہ

(اور میں)، رُدروں میں شنکر ہوں اور یکشوں و راکھشسوں میں دھن کا سوامی کُوبیر ہوں۔ اور میں وسوؤں[۵] میں اگنی ہوں۔ اور چوٹی والے پہاڑوں میں سمیرو پربت ہوں (۲۳)

دوہا

رُودروں میں شنکر ارو میرو پربت ماہیں (۲۳) ہوں کُبیر ہیں یکش میں اگنی وسوؤں ماہیں

पुरोधसां च मुख्यं मां विद्धि पार्थ बृहस्पतिम् ॥
सेनानीनामहं स्कंदः सरसामस्मि सागरः ॥२४॥

پُرودھسام چا مکھیم مام۔ ودھی پارتھ برہسپتیم (۲۴) سیناتی نام اہم سکندا۔ سرسام اسمی ساگرا

ترجمہ

اور پُروہتوں میں سرشیٹ دیوتاؤں کا پروہت برہسپتی مجھ کو ہی جان۔ اور اے پارتھا! میں سیناپتیوں (سپہ سالاروں) میں سوامی کارتک اور پانیوں میں سمندر ہوں۔ (۲۴)

دوہا

پُروہتوں میں مکھ برہسپتی جان مجھے لے بیر (۲۴) سیناپتیوں میں سکند جل میں ساگر دھیر

महर्षीणां भृगुरहं गिरामस्म्येकमक्षरम् ॥
यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि स्थावराणां हिमालयः ॥२५॥

مہرشی نام بھرگو اہم۔ گرام اسمی ایکم اکھشرم (۲۵) یگیا نام جپ یگیہ اسمی۔ ستھاورا نام ہمالیہ

۴ یہاں ویدوں میں سام وید اس لئے سرشیٹ کہا گیا ہے۔ کہ سام گاین ایشور کے گنوں کا سب سے اتم گاین ہے جس سے انسانوں کا من ایشور کی طرف کھچ جاتا ہے۔

۱۰۔ رُودر گیارہ ہیں (۱) ویربھدر (۲) شمبھو (۳) گریش (۴) ایک پاد (۵) اہی (۶) بدھنیہ (۷) پناکی (۸) بھونیش (۹) کپالی (۱۰) دگ پتی اور (۱۱) ستھانو۔ ان میں شنکر ہی سب میں سرشیٹ ہیں۔ کیونکہ وہ سب کا شم یعنی کلیان چاہتے ہیں۔

۵۔ وسو آٹھ ہیں۔ (۱) دھر (۲) دھرو (۳) سوم (۴) ساوتر (۵) انل (۶) انل (۷) پرت یُوش (۸) پربھاس

ترجمہ

(اور ہے ارجن) میں مہرشیوں میں بھرگو اور بانیوں میں ایک اکھشر (اونکار) ہوں۔ اور سب طرح کے یگیوں میں جپ یگیہ[1] اور ستھر (ساکن) رہنے والوں میں میں ہمالیہ پہاڑ ہوں۔ (۲۵)

دوہا

مہرشیوں میں بھرگو ہوں بانی میں اونکار یگیوں میں جپ یگیہ ہوں اچل ہماچل سار

अश्वत्थः सर्व वृक्षाणां देवर्षीणां च नारदः॥
गन्धर्वाणां चित्ररथः सिद्धानां कपिलो मुनिः॥२६॥

اَشوتھا۔ سروَورِکھشانام۔ دیورشی نام چا ناردا (۲۶) گندھروانام چترتھاہ۔ سِدّھانام کپلو مُنی

ترجمہ

(اور) سب درختوں میں میں پیپل[3] کا درخت اور دیو رشیوں[4] میں نارد مُنی اور گندھروؤں میں چترتھ[5] اور سِدّھوں میں میں کپل[6] مُنی ہوں (۲۶)

دوہا

پیپل برکھشوں میں اور نارد رِشیوں ماہیں (۲۶) چترتھ گندھرووں میں کپل مُنی ور ماہیں

उच्चैश्रव समश्वानां विद्धि माममृतोद्भवम्॥
ऐरावतं गजेन्द्राणां नराणांच नराधिपम्॥२७॥

اُچیھءِ شروسم اشوانام۔ وِدّھی مام اَمرت اودبھوم (۲۷) ایرادتم گجیندرانام نرانام چا نرادھی پم

ع۱۔ بانی کا آرتھ ہی آ۔ اُ اور ما (اوم) سے ہوتا ہے۔ اور اسی کو شبد کہتے ہیں۔ بانی کے ذریعے سب سے سریشٹ اُپاسنا اوم کا اوچارن ہی ہے۔

ع۲۔ شروت۔ سمارت وغیرہ کئی طرح کے یگیہ ہوتے ہیں۔ مگر ایکانت ستھان میں گہری بھگتی سے ایشور کی بھاونا و شیش کا جپ کرنا ہی سب سے سریشٹ یگیہ ہے۔

ع۳۔ پیپل سب درختوں کا راجہ کہلاتا ہے۔ اور بہت پوتر مانا جاتا ہے۔ اس میں دیوتاؤں کا واس مانا جاتا ہے۔ ویدک شاستر میں بھی اس کے کئی گُن بتائے گئے ہیں۔ ایسا وشواس ہے۔ کہ اس کی ہوا سے انسان کی عمر بڑھتی ہے۔

ع۴۔ دیو رشیوں میں نارد مُنی ہی ایسے ہیں۔ جو تینوں لوکوں میں بھرمن کرکے سب کو آتم اُدّھار کا مارگ بتلاتے ہیں

ع۵۔ گندھرووں یعنی دیو سبھا کے گویوں میں چترتھ سب میں سریشٹ ہیں

ع۶۔ سِدّھ پرشوں یعنی جنہوں نے گیان کو سِدھ کیا ہے۔ ان میں کپل مُنی سب سے سریشٹ ہیں۔ کیونکہ کپل نے ہی وہ سانکھ شاستر بنایا۔ جس کے آدھار پر دیگر سب ادھیاتم شاستر بنے۔

ترجمہ

گھوڑوں میں امرت سے پیدا ہونے والا ۔ اُدچیئی شروا[1] نامی گھوڑا اور ہاتھیوں میں ایراوت نامی[2] ہاتھی اور انسانوں میں راجہ بھی مجھ کو ہی جان ۔ (۲۷)

دوہا

اُدچیئی شروا جان تو اشووں میں لے دھیر (۲۷) ایراوت گج میں ادھی پتی مانش میں بیر

आयुधानामहं वज्रं धेनूनामस्मि कामधुक् ॥
प्रजनश्चास्मि कन्दर्पः सर्पाणामस्मि वासुकिः ॥२८॥

آیُودھانام اہم وجرم ۔ دھینونام اسمی کام دُھک (۲۸) پرجن اشچا اسمی کندرپا ۔ سرپانام اسمی واشوکی

ترجمہ

(اور ہے ارجن!) میں شستروں میں بجر اور گائیوں میں کام دھینو ہوں اور (شاستروکت ریتی سے) سنتان کی اتپتی کرنے والا کام دیو ہوں ۔ سانپوں میں میں اُن کا راجہ واشوکی ہوں (۲۸)

دوہا

بجر شستر میں اور اُتپن کرتا کام (۲۸) سرپوں میں میں واشوکی ۔ دھینو ماہیں کام[1]

[1] کام دھینو گائے

अनन्तश्चास्मि नागानां वरुणो यादसामहम् ॥
पितॄणामर्यमा चास्मि यमः संयमतामहम् ॥२९॥

اننت اشچا اسمی ناگانام ۔ ورُونو یادسام اہم (۲۹) پتری نام اریما چا اسمی ۔ یما سنیم تام ۔ اہم

ترجمہ

میں ناگوں میں شیشناگ[2] اور جل چروں (پانی میں رہنے والوں) میں (ان کا راجہ) ورن ہوں ۔ اور پتروں میں اریما نامی (ان کا سوامی) اور سزا دینے والوں میں یم راج[3] ہوں (۲۹)

دوہا

پتروں میں ہوں اریما ۔ ناگوں ماہیں شیش (۲۹) شاسک گن میں یم اور جل چر میں جل ایش

---

۱ و ۲ ۔ امرت کے لئے دیوتاؤں نے جب سمندر کو متھا ۔ تو اس میں سے ۱۴ رتن نکلے ۔ جن میں سے اُدچیئی شروا نامی گھوڑا اور ایراوت نامی ہاتھی یہ دو بھی تھے ۔

۳ ۔ سرپ اور ناگ یہ دو طرح کی سانپوں کی جاتیاں ہیں

۴ ۔ دھرم اور ادھرم کا نیم پورک پھل دینے والی شکتی کا نام یم ہے ۔ اشٹانگ یوگ میں بھی یم اسی لئے سرلیشٹ مانا گیا ہے کہ یم کو جس نے اچھی طرح سادھ لیا ۔ اس کے لئے آگے کی منزل آسان ہے ۔

प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानां कालः कलयतामहम्॥
मृगाणां च मृगेन्द्रोऽहं वैनतेयश्च पक्षिणाम्॥३०॥

پرہلادہ چا اسمی دیتیانام۔ کالا۔ کلیتام اہم (۳۰) مرگانام چا مرگیندروا اہم۔ وین تے یا۔ چا پکشی نام

ترجمہ

(اور ہے ارجن!) میں دیتوں میں پرہلاد اور گنتی کرنے والوں میں کال (وقت) ہوں۔ اور جانوروں میں (ان کا راجہ) شیر اور پرندوں میں (ونتا کا بیٹا) گرڑ ہوں (۳۰)

دوہا

دیتوں میں پرہلاد[1] اُرو مرگوں میں سنگھ بیر (۳۰) بلوانوں میں کال[2] اُرو گرڑ پکشی میں دھیر

पवनः पवतामस्मि रामः शस्त्रभृतामहम्॥
झषाणां मकरश्चास्मि स्रोतसामस्मि जाह्नवी॥३१॥

پوناہ پوتام اسمی۔ راما شستر بھرتام اہم (۳۱) جھشانام مکراشچا اسمی۔ سروت مام اسمی جاہنوی

ترجمہ

میں پوتر کرنے والوں میں وایو (اور) شستر دھاریوں میں رام ہوں۔ اور مچھلیوں میں مگرمچھ ہوں اور ندیوں میں شری بھاگیرتھی (گنگا) ہوں (۳۱)

دوہا

پاون میں مَیں پون ہوں گنگا ندیوں ماہیں (۳۱) شستر دھاری رام ہیں مگر[1] مین[2] کے ماہیں

سرگاणامादिरन्तश्च मध्यं चैवाहमर्जुन॥
अध्यात्मविद्या विद्यानां वादः प्रवदतामहम्॥३२॥

۱ے مگرمچھ　۲ے مچھلی

سرگانام آدی انتا چاہ۔ مدھیم۔ چا۔ ایواہم ارجن (۳۲) ادھیاتم ودیا ودیانام وادا پروَدتام اہم

ترجمہ

(اور اے ارجن) سرشٹیوں کا آدی (شروع) انت (آخیر) اور درمیان بھی میں ہی ہوں اور میں ودیاؤں میں ادھیاتم ودیا اور وادیوں میں واد (باہم بات چیت) میں مَیں تتو نرنے (حقیقت شناسی) کے لئے کیا جانے والا واد[3] ہوں (۳۲)

دوہا

آدی مدھیہ اُرو انت ہوں سرشٹی کا میں بیر (۳۲) برہم ودیا ودیاؤں میں واد وادیں دھیر

۱ے دیت بھی ایشور سے الگ نہیں ہیں۔ اور اُن میں بھی پرم بھگت پرہلاد مہاتما ہوئے ہیں

۲ے کال (وقت) سے ہی گنتی شروع ہوتی [illegible] سب کال کے بس میں ہیں (شریدھر)

अक्षराणामकारोऽस्मि द्वन्द्वः सामासिकस्य च॥
अहमेवाक्षयः कालो धाताहं विश्वतो मुखः॥३३॥

اکھشرانام اکاروِ اسمی ۔ دوِندو اسا ماسکسیہ چا (۳۳) اہم ایو اکھشئے کالا ۔ دھاتا اہم وِشوتو مکھاہ

ترجمہ

میں اکھشروں میں اکار (अ) ہوں ۔ اور سماسوں میں دوندو سماس[a] ہوں ۔ اور اکھشئے کال یعنی کال کا بھی مہا کال اور وراٹ سروپ سب کا دھارن پوشن کرنے والا بھی میں ہی ہوں (۳۳)

دوہا

اکھشر ماہیں اکار اُرو ۔ دوِندو سماس ہوں بیر (۳۳) دھاتا اکھشئے کال میں سروتکھ ہوں دھیر

मृत्युः सर्वहरश्चाहमुद्भवश्च भविष्यताम् ॥
कीर्तिः श्रीर्वाक्च नारीणां स्मृतिर्मेधा धृतिः क्षमा ॥३४॥

مرتیو سروہرہ چا اہم ۔ اُدبھوا چا بھوِشیتام (۳۴) کیرتی ۔ شری ۔ واک چا ناری نام سمرتی میدھا دھرتی کشما

ترجمہ

(اے ارجن) میں سب کا ناش کرنے والا مرتیو اور آگے ہونے والوں کی پیدائش کا کارن (بیج) ہوں ۔ اور استریوں میں کیرتی[5] ۔ شری[6] (شوبھا) بانی[7] ۔ سمرتی[8] ۔ میدھا[9] ۔ دھرتی[10] اور کشما[11] بھی میں ہی ہوں ۔ (۳۴)

دوہا

مرتیو ہرنے والوں میں ہونہار کا بیج (۳۴) کیرتی ۔ کشما ۔ شری واک اُرو میں ہی بدھی تیج

---

[3] واد بمعنی گفتگو ۔ اس کی تین قسمیں ہیں ۔ واد ۔ جلپ اور وتنڈا ۔ ان میں وتنڈا واد وہ ہے جس میں کوئی فیصلہ ہی نہ ہو سکے جلپ واد وہ ہے جس میں بولنے والا اپنی ہی ہانکتا جائے ۔ دوسرے کی نہ سُنے اور واد وہ ہے ۔ جو کسی بات کے نرنے کے لئے کیا جاتا ہے ۔ اس لئے یہی سب سے سریشٹ ہے ۔

[4] ۔ دوندو سماس میں یہ خوبی ہے ۔ کہ اس میں دونو پدوں کی برابری ہوتی ہے

[5] کیرتی ۔ شوبھا ۔ بدھی کشما وغیرہ یہ سات صفات استری لنگ (مؤنث) ہیں ۔ اس لئے یہ بھاو استریوں میں شامل ہیں اور پراکرمی پُرش کی یہ شوبھا ہیں ۔ یہ مندرجہ بالا صفات دھرم کی پتنیاں شمار ہوتی ہیں جیسے پرش کی شوبھا اس کی پتنی سے ہے ۔ ویسے ہی دھرم کی شوبھا اس کے ان سات گنوں سے ہے ۔ ان میں سے کیرتی جب زبان دھارک ہو جاتی ہے تب اسکی شہرت دیش دیشانتروں میں پھیل جاتی ہے یہ کیرتی ہے [6] شری ۔ دھرم ارتھ اور کام روپی دھن جسم کی شوبھا ۔ کانتی [7] بانی ۔ سرسوتی ۔ ہر ایک ودیا کی پرگٹ کرنے والی بانی [8] سمرتی ۔ تجربہ میں آئی ہوئی اور آزمودہ چیز کی یادداشت [9] میدھا گرنتھوں کو پڑھکر بہت سے ارتھوں کو دھارن کرنیوالی شکتی [10] دھرتی مصیبت میں انسان کو دلیر و رشانت رکھنے والی شکتی [11] کشما رنج اور خوشی میں بہت کو بگڑنے نہ دینا جس شخص میں مندرجہ بالا ساتوں صفات ہوتی ہیں ۔ وہ دھرماتما ہوتا ہے

बृहत्साम तथा साम्नां गायत्री छन्दसामहम्।
मासानां मार्गशीर्षोऽहमृतूनां कुसुमाकरः॥३५॥

برہت سام تتھا سامنام گایتری چھند سام اہم (۳۵) ماسانام مارگ شیرشو اہم رتونام کسماکرا

ترجمہ

اور میں گانے لائق شرتیوں میں برہت سام[۱] (اور) چھندوں میں گایتری[۲] اور مہینوں میں مارگ شیرش (مگھر)[۳] کا مہینہ اور رتوؤں میں بسنت رتو ہوں (۳۵)

دوہا

چھندوں میں گایتری ورہت سام میں پیر (۳۵) ماسوں میں مگھر رتو ہوں بسنت میں دھیر

द्यूतं छलयतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम्।
जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि सत्त्वं सत्त्ववतामहम्॥३६॥

دیوتم چھل ئتیام اسمی تیجس تیجسوی نام اہم (۳۶) جیو اسمی ویوسایو اسمی ستوم ستووتام ہم

ترجمہ

میں چھل کرنے والوں میں جوا اور تیجسوی (پربھاوشالی) پرشوں کا تیج (پربھاو) ہوں۔ اور جیتنے والوں کا وجے ہوں (اور) نشچے کرنے والوں کا نشچے (نیز) ساتوک پرشوں کا ساتوک بھاو ہوں۔ (۳۶)

دوہا

چھلنے والوں میں جوا تیجسویوں میں تیج (۳۶) میں ہوں جے ویوسائے میں اُدیم ستو بیج

تشریح جوا جو کہ شاستر نشدھ کرم ہے۔ اسکو شری بھگوان نے اپنی وبھوتیوں میں کیوں گنا؟ اس جوئے کے کھیل میں لمحہ بھر میں کنگال امیر اور امیر کنگال بن جاتے ہیں۔ تخت شاہی بھی الٹ پلٹ ہو جاتے ہیں۔ اگر کل راجہ نل ایک بڑے راج کے مالک تھے۔ تو آج ہی ایک دھوتی پہنے ہوئے اپنی رانی دمینتی سمیت جنگلوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ پانچوں پانڈو کو جوئے کی وجہ سے ہی راج پاٹ سے محروم ہو کر بن باس لینا پڑا تھا۔ اس نظارے کو دیکھ کر کون نہیں کہے گا۔ کہ

”دھنیہ تیری مایا تیریاں تو ہی جانے ۔ تو ڈاڈھا بے پرواہ قدرتاں تیریاں وغیرہ“

---

[۱] برہت سام ۔ ویدوں میں سام وید میں ہوں۔ یہ پہلے کہا ہے۔ اب سام کے بھید کہتے ہیں۔ ان میں برہت سام سرشیٹھ ہے جس میں اندر کی سرو ایشور روپ استتی کی گئی ہے

[۲] گایتری ۔ سب وید چھندوں میں ہیں۔ اس لئے ویدوں کو چھند بھی کہتے ہیں۔ ویدوں میں گایتری افضل ہے۔ کیونکہ گایتری منتر میں ویدوں کا سار آگیا ہے۔

[۳] مہابھارت کے زمانہ میں مہینوں کی گنتی مگھر سے ہی کی جاتی تھی۔ اس لئے سال کا پہلا مہینہ ہونے کی وجہ سے مگھر کو سرشیٹ کہا ہے

اسی لئے اس کو وبھوتیوں میں کہا ہے۔ یعنی چھلنے والی چیزیں لمحہ بھر میں اور کا اور رنگ دکھلا دیتی ہیں۔ اور جو ان سب میں پردھان ہے۔ صرف اتنا ہی مطلب ہے۔ مہابھارت اور برہم سوتروں وغیرہ میں جوئے کی نندا کی گئی ہے۔ یہ وبھوتیاں بھگوان کا سروپ نہیں ہیں۔ بلکہ بھگوان کی شکتی کو پرکاش کرنے والی ہیں۔ یہ جاننا چاہیئے۔ تب کوئی شک نہ رہیگا۔ بھگوان کے بھگت کو ان وبھوتیوں کا چنتن نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان میں بھگوان کا چنتن کرنا چاہیئے۔

वृष्णीनां वासुदेवोऽस्मि पाण्डवानां धनंजयः ।

मुनीनामप्यहं व्यासः कवीनामुशना कविः ॥३७॥

وِرشنی نام واسُودیو واسمی۔ پانڈوانام دھننجیا (۳۷) منی نام اپی۔ اہم ویاسا۔ کوی نام اُوشنا کوی

ترجمہ

ورشنی بنسیوں میں واسودیو (کرشن) اور پانڈوؤں میں ارجن[1] اور منیوں میں وید ویاس[2] اور کویوں میں شکر آچاریہ کوی[3] بھی میں ہی ہوں (۳۷)

دوہا

وِرشنیوں میں میں کرشن ہوں ارجن پانڈو ماہیں (۳۷) مُنیوں میں ہوں ویاس[2] میں اُوشنا کویوں ماہیں

---

[1] اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ پانڈوؤں میں یدھشٹر بڑے دھارمک تھے۔ ان کو چھوڑ کر وبھوتیوں میں ارجن کو کیوں گنا۔ جواب صاف ہے۔ کہ ارجن کے برابر شور بیر اور کوئی نہیں تھا۔ یہی نہیں۔ بلکہ اس نے راج کو واپس لینے کے لئے بڑی بڑی مشکلات کو جھیل کر لاثانی تپ کیا ہے۔ جس راج کو یدھشٹر جوئے میں ہرا چکا تھا۔ ارجن تمام مشکلات و آزمائیشوں کے برداشت کرنے میں یدھشٹر سے بڑھ کر نکلا تھا۔ برہم چریہ برت کا سیون کرتے ہوئے طویل عرصہ تک بنوں میں رہنے کے دکھوں کا اس نے انوبھو بھی کیا ہوا تھا۔ تو بھی براہمن کی پکار سن کر اس کی گایوں کو چوروں سے چھڑانے کے لئے دروپدی کے ساتھ بیٹھے یدھشٹر کی پرواہ نہ کر کے ہتھیار لینے کے لئے اندر چلا گیا۔ جب گئوؤں کو چھڑا کر لایا۔ تو پھر پہلے کئے ہوئے نیم (عہد) کے مطابق یدھشٹر سے عرض کیا۔ کہ میں نے نیم کو توڑا ہے۔ اب بن کو جاتا ہوں۔ جب یدھشٹر نے اسے سمجھایا بجھایا تو ارجن نے جواب دیا

"دھرم میں بہانہ نہ ڈھونڈھے۔" یہ میں نے آپ ہی سے سنا ہے۔ میں سچائی سے نہیں پھسلوں گا۔ سچائی سے ہتھیار کو چھوتا ہوں۔"

مہابھارت آدی پرب ۲۱۵ - ۳۴۔ ان الفاظ سے ارجن کی بڑائی صاف طور پر نمایاں ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ جب ارجن دھنش لے کر کھڑا ہوتا تھا۔ تو بلا شبہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ پانڈوؤں میں یہ شخص پرماتما کی وبھوتی ہے۔ اسی شریمد بھگوت گیتا کے انت میں بھی کہا ہے۔ کہ جہاں یوگیشور کرشن ہے۔ اور جہاں دھنردھاری ارجن ہے۔ وہاں ہی راج نیتی۔ وجے اور لکشمی اٹل ہے۔ یہ میری دیکھے کی اور سب لوگوں کی رائے ہے۔ اس لحاظ سے پانڈوؤں میں ارجن ہی سب سے افضل گنے جاتے ہیں۔

[2] ویاس جی۔ وید کی رکھشا۔ یوگ شاستر کی ویاکھیا۔ دھرم اور اتہاس کا پرچار کرنے کی وجہ سے مہرشی ویاس سب منیوں میں افضل ہیں۔ [3] کوی یعنی سوکشم وشیوں کے سمجھانے والوں میں شکر آچاریہ سب سے افضل ہیں۔

दण्डो दमयतामस्मि नीतिरस्मि जगीषताम् ॥
मौनं चैवास्मि गुह्यानां ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ॥३८॥

ونڈو دمیتام اسمی ۔ نیتی اسمی جگیشتام (۳۸) مونم چا اسمی گوہیانام گیانم گیان وتام اہم

ترجمہ

اور دمن کرنے والوں کا ونڈ[۱] یعنی دمن کرنے (دُشٹوں کو سیدھا) کی طاقت میں ہوں۔ جیتنے کی اِچھا والوں کی نیتی (پالیسی) ہوں۔ اور گیان والوں کا تتو گیان بھی میں ہی ہوں (۳۸)

دوہا

دُشٹوں کا میں ونڈ ہوں گیانی کا میں گیان (۳۸) گپتوں میں میں مَون ہوں ۔ نیتی نیتی وان

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहमर्जुन ॥
न तदस्ति विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम् ॥३९॥

یت چا ۔ اپی ۔ سرو بھوتانام ۔ بیجم ۔ تت اہم ارجن (۳۹) نہ تت ۔ استی ۔ بنا ۔ یت ۔ سیات ۔ میا ۔ بھوتم ۔ چراچرم

ترجمہ

اور ہے ارجن! جو سب بھوتوں کی اُتپتی کا بیج (کارن) ہے ۔ وہ بھی میں ہی ہوں ۔ کیونکہ چر اور اچر کوئی بھی وستو نہیں ہے ۔ کہ جو میرے سے رہتا ہووے (اس لئے سب کچھ میرا ہی سروپ (ظہور) ہے (۳۹)

دوہا

سب بھوتوں کا مُول تُو جان مجھے اے بیر (۳۹) چر اچر برہمانڈ میں میں ہی ماہوں دِھیر

اب اس سارے اُدھیائے کا خلاصہ اگلے تین شلوکوں میں بیان کرتے ہیں۔

नान्तोऽस्ति मम दिव्यानां विभूतीनां परंतप ॥
एष तूद्देशतः प्रोक्तो विभूतेर्विस्तरो मया ॥४०॥

نہ انتو استی مم دِویانام ۔ وِبھوتی نام پرنتپ (۴۰) ایش ۔ تو ۔ اودیشتا پروکتو ۔ وِبھوتیر وِستر و میا

ترجمہ

ہے پرنتپ (ارجن) میری دِویہ وِبھوتیوں کا انت نہیں ہے ۔ یہ تو میں نے اپنی ... وِبھوتیوں کا وستار تیرے لئے نمونے کے طور پر (اختصار سے) کیا ہے ۔ (۴۰)

دوہا

میری دِویہ وِبھوتیاں تو اننت ہیں دھیر (۴۰) دِگ درشن ماتر تجھے بتلائیں یہ بیر (۴۰)

۱ ۔ ونڈ یعنی سزا کے خوف سے بھی انسان ... پاپ کرنے سے بچ جاتا ہے ۔ اس لئے ونڈ (سزا) بھی پرماتما کی وِبھوتی ہے ۔ منو جی نے کہا ہے ۔ کہ ونڈ خود دھرم رُوپ ہے ۔ ونڈ پاپ کا شودھک ہے ۔

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव वा ॥
तत्तदेवावगच्छ त्वं मम तेजोंऽशसंभवम् ॥४१॥

یَدیَد وِبھوتی مت ستوم۔ شریمت اُورجتم۔ ایو۔ وا (۴۱) تت تت ایو۔ اوگچھ۔ توم۔ مم۔ تیجو انش سمبھوم

ترجمہ

(۴۱) اس لئے ہے ارجن! جو جو بھی وبھوتی یکت (جاہ و حشمت والی) اور کانتی یکت (پُر جلال) اور شکتی یکت (طاقتور) وستو ہے۔ اس کو تو میرے تیج کے انش سے ہی پیدا ہوا جان (۴۱)

دوہا

وستو شو بھاوان اور شری سمپن بلوان (۴۱) میرے ہی وہ تیج کے انش سے ارجن جان

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ॥
विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥४२॥

اتھوا۔ بہونا۔ ایتین۔ کم۔ گیانین۔ تو۔ ارجن (۴۲) وِشٹبھیا۔ اہم۔ ادم۔ کرتسنم ایکانشین ستتھا جگت

ترجمہ

اور ہے ارجن! اس بہت جاننے سے تیرا کیا پریوجن (مطلب) ہے (تو اتنا ہی جان لے کہ) میں اس سارے جگت کو (اپنی یوگ مایا کے) ایک انش ماتر سے دھارن کئے ہوئے ہوں) ۴۲۔ اس لئے مجھ کو ہی تو سے جان لینے پر نشن کرتارتھ ہو جاتا ہے۔

دوہا

بہت جان کر کیا کروگے تم ارجن بیر (۴۲) انش ماتر سے ہے رچا میں نے یہ سب ادھیر

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا وبھوتی یوگ نامی دسواں ادھیائے ختم ہوا۔

بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۴ ختم

دسویں ادھیائے کا خلاصہ

یوں تو پرماتما سب جگہ ہی ہے۔ مگر شکتی روپ سے وہ کس طرح ہر ایک چیز میں موجود ہے۔ یہ دکھلانے کے لئے ہی اس ادھیائے میں وبھوتیوں کا ورنن کیا ہے۔ اور یہ ورنن (تفصیل) بھی بہت اختصار سے کیا گیا ہے۔ صرف بڑی بڑی وبھوتیوں کا بیان کیا ہے۔ اور آخر میں یہ بتلایا ہے۔ کہ یہ سارا سنسار میری ہی وبھوتی ہے۔ مگر یہ وبھوتی ہی سب کچھ نہیں ہے۔ یہ تو ایشور کی مہان شکتی کا ایک انش ماتر (پاشنگ) کا ہی ظہور ہے۔ ان وبھوتیوں کا اُپدیش کرتے ہوئے بھگوان نے دیوی وبھوتیوں کے ساتھ جوئے وغیرہ کو بھی وبھوتی ہی بتلایا ہے۔ کیونکہ ست اور است سبھی کچھ پرماتما کا ہی ظہور ہے مطلب کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں ایشور کا ظہور نہ ہو

گیارھواں (۱۱) اَدھیائے

وِشوُرُوپ درشن یوگ

دسویں اُدھیائے میں جس وشو آتما کا درشن الگ الگ وِبھوتیوں میں الگ الگ کرایا گیا ہے۔ اسی وشو آتما کا مکمل وشوبرہمانڈ کے رُوپ (وراٹ رُوپ) میں درشن کرانے کے لئے یہ ادھیائے ہے۔ اس لئے اس کا نام وشورُوپ درشن یوگ ہے۔

وراٹ رُوپ دیکھنے کے لئے ارجن کی پرارتھنا

(अर्जुन उवाच)

मदनुग्रहाय परमं गुह्यमध्यात्म संज्ञितम् ॥
यस्त्वयोक्तं वचस्तेन मोहोऽयं विगतो मम ॥१॥

(ارجن اُوداچ)

مدانُوگرہائے۔ پرمم۔ گُوہیم۔ اُدھیاتم۔ سنگیتم (۱) یت۔ توَیا۔ اُوکتم۔ وچہ۔ تین۔ موہو۔ ایم۔ وِگتام

ترجمہ

(اس طرح بھگوان کے بچن سُنکر ارجن بولا ہے بھگوان!) مجھ پر انوگرہ کرنے کے لئے (میرے کلیان کے لئے) آپ نے جو پرم گوہیہ (بہت ہی پُراسرار) ادھیاتم وشے کا بچن یعنی اُپدیش کیا ہے۔ اس سے میرا یہ اگیان (موہ) نشٹ ہوگیا ہے (۱)

دوہا

دُور ہوا موہ آپ کے سُن کر بچن مہیش! (۱) مم کلیان ہت گوہیہ تم نام ادھیاتم اپدیش

भवाप्ययौ हि भूतानां श्रुतौ विस्तरशो मया ॥
त्वत्तः कमलपत्राक्ष माहात्म्यमपि चाव्ययम् ॥२॥

بھوا پیایُو ہی بھُوتانام۔ شرُتو۔ وِسترشا میا (۲) توَتا۔ کمل پترآکھش۔ ماہاتمیم۔ اپی چا اَویہ یم

ترجمہ

کیونکہ ہے کمل نیتر! میں نے بھوتوں کی اُتپتی اور پرلے آپ سے وِستار پورؔوک سُنے ہیں۔ اور آپ کا اوناشی بھاو بھی سنا ہے (۲)

دوہا

کمل نین میں نے سُنا اُتپتی ارو لَے (۲) بھوتوں کا وِستار سے تو مہاتم کھشئے

एवमेतद्यथात्थत्वमात्मानं परमेश्वर ॥
द्रष्टुमिच्छामि ते रूप मैश्वरं पुरुषोत्तम ॥३॥

ایوم ۔ اتید ۔ یتھا آتتھ ۔ توم ۔ آتمانم پرمیشور (۳) درشٹم اچھامی تے روپم ایشورم پرشوتم

ترجمہ

ہے پرمیشور! آپ اپنے کو جیسا کہتے ہو ۔ یہ ٹھیک ویسا ہی ہے ۔ مگر ہے پرشوتم! میں آپ کے گیان ۔ ایشوریہ شکتی بل ۔ ویریہ اور تیج والے روپ کو پرتیکش دیکھنا چاہتا ہوں ۔ (۳)

دوہا

پرمیشور سب ستیہ ہے کہا آپ کا روپ (۳) چاہتا ہوں میں دیکھنا پر وہ وشوسروپ

मन्यसे यदि तच्छक्यं मया द्रष्टुमिति प्रभो ॥
योगेश्वर ततो मे त्वं दर्शयात्मान मव्ययम् ॥४॥

منیسے یدی تت شکیم ۔ میا درشٹم ۔ اتی پربھو (۴) یوگیشور تتو مے توم درشیا ۔ آتمانم ۔ اویہ ایم

ترجمہ

ہے پربھو! اگر آپ سمجھتے ہُوا۔ کہ میں آپ کا وہ روپ دیکھ سکتا ہوں ۔ تو ہے یوگیشور! آپ اپنے اوناشی سروپ کا مجھے درشن کرائیے (۴)

دوہا

سمجھو جانیں آپ جو ممکن ہت اے یوگیش (۴) تو اس وشو سروپ کو دکھلایئے جگدیش

ع ۱ ساتویں ادھیائے سے لے کر دسویں ادھیائے تک جو کچھ شری بھگوان نے فرمایا ہے ۔ ارجن کا اشارہ اسی کی طرف ہے ۔ مثلاً (۱) بھگوان سب سے پرے (سریشٹ) ہیں (۷ ۔ ۱۷) (۲) وہ آویکت (مخفی) رہ کر سب کو ویکت (پرگٹ) کرتے ہیں ۔ خود نرادھار (بے سہارا) ہیں ۔ مگر سب کے آدھار (آسرا یا سہارا) ہیں ۔ اسنگ (بے تعلق) رہ کر سب کا پالن پوشن کرتے ہیں ۔ سب میں رہ کر بھی سب سے الگ ہیں ۔ سرشٹی وغیرہ (پیدا) کرتے ہوئے اور نیک و بد کرموں کا پھل دیتے ہوئے بھی کرموں سے بدھ (مقید) نہیں ہوتے (۸ ۔ ۴ تا ۱۰) (۳) ان کی بھگتی کا سہارا پکڑنے سے پاپیوں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں ۔ اور وہ دھرماتما بن جاتے ہیں ۔ ان کی بھگتی میں کسی بیرونی آڈمبر کی ضرورت نہیں ہے ۔ صرف دل کا پریم چاہیئے ۔ پربھو کی بھگتی کا بہترین پھل پربھو کی پراپتی ہی ہے (۹ ۔ ۲۶ تا ۳۴) پرماتما کا پرانی مات پر ایک سا انوگرہ (نظر عنایت) ہے ۔ پرماتما میں پکشپات یا رورعایت نہیں ہے ۔ (۹ ۔ ۲۹) (۵) پرماتما کی وبھوتیاں سب جگہ پھیلی ہوئی ہیں ۔ اور ساری کائنات اُن کے ایک انش سے ہی بنی ہے ۔ (ادھیائے ۱۰) وغیرہ وغیرہ ۔

ع ۲ ۔ پیدائش ۔ قیام اور فنا کا کارن اور انتریامی روپ سے نشٹ کرنے والا ہونے سے بھگوان کا نام پربھو ہے ۔

بھگوان کا وشوروپ دکھانا

جب ارجن نے اس طرح پرارتھنا کی۔ تب شری بھگوان نے اُسے اپنا وشوروپ دکھلانے کے لئے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

(श्री॰भ॰उ॰) पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रशः ॥

नाना विधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि च ॥५॥

(شری بھگوان اُواچ)

پشیہ مے پارتھ رُوپانی شتشو اتھ سہسرشاہ (۵) نانا وِدھانی دِویانی نانا ورنا آکِرتانی چ (۵)

ترجمہ

(شری کرشن بھگوان بولے) ہے پارتھ! میرے سینکڑوں اور ہزاروں طرح طرح کے بیشمار رنگوں اور شکلوں والے اور دویہ رُوپوں کو دیکھو (۵)

دوہا

اے پارتھ اب دیکھ تو شت ارو سہسر رُوپ (۵) نانا ورن آکرتی کے میرے دِویہ سروپ

पश्यादित्यान्वसून्रुद्रानश्विनौ मरुतस्तथा ॥

बहून्यदृष्टपूर्वाणि पश्याश्चर्याणि भारत ॥६॥

پشیہ آدِتیان وسون رُودران اشوِنو مروتا ستھا (۶) بہونی ادرشٹ پُوروانی پشیہ آشچریانی بھارت

ترجمہ

ہے بھرت بنسی ارجن! مجھ میں آدیتوں کو (ادِتی کے بارہ بیٹوں کو) (اور) آٹھ وسوؤں کو۔ گیارہ رُودروں کو اور دونوں اشونی کمار کو اور انچاس مروت گنوں کو۔ اسی طرح اور بھی بہت سے پہلے نہ دیکھے ہوئے آشچریہ مے کر حیرت انگیز رُوپوں کو تم دیکھو (۶)

دوہا

وسو رُدر۔ آدتیہ ارو مروت اشونی بیر (۶) دیکھ سبھی آشچریہ کو جو نہ دیکھا دھیر

इहैकस्थं जगत्कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ॥

मम देहे गुडाकेश यच्चान्यद्द्रष्टुमिच्छसि ॥७॥

اِہ ایک ستھم جگت کِرتسنم۔ پشیہ۔ آدیہ سچراچرم (۷) مم دیہے گڈاکیش یت چانیت دِرشٹم اِچھسی

علہ پیارے ناظرین! اب شری بھگوان ارجن کو عجیب و غریب رُوپ دکھلانے والے ہیں۔ وہ بھگوان کا وراٹ رُوپ ہے۔ وراٹ روپ کا درشن کیا ہے؟ جاننا چاہئے۔ کہ مطابق شروتی برہمانڈ اس شوتی پرماتما کا شریر ہے اسی سے پرانی پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اسی میں لے (فنا) ہوتے رہتے ہیں دنیا کے سب کاروبار اسی کے شریر میں ہو رہے ہیں اور جو کچھ بھی جڑ چیتن ہیں سب اسی شریر میں ہیں اور تمام اسی کے رُوپ ہیں جس طرح ہمارا شریر جیوآتما سے جیوت جاگرت ہے تاسی طرح یہ وشوروپی شریر اس پرماتما پربھو سے جیوت جاگرت ہے۔ اسی لئے وراٹ کو پرش کہا ہے۔

ترجمہ

ہے ارجن! اب تم میرے شریر میں ایک جگہ اکٹھے ہوئے چراچر سمیت سارے جگت کو دیکھو۔ نیز اور بھی جو کچھ دیکھنا چاہتے ہو (وہ بھی دیکھو) (۷)

دوہا

گڈاکیش سب چراچر اور سبھی کچھ آج (۷) دیکھو میرے شریر میں ایکترت یلراج

न तु मां शक्यसे द्रष्टुमनेनैव स्वचक्षुषा ॥
दिव्यं ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥८॥

نہ تو مام شکیہ سے درشٹم انین ایو سوچکھشا (۸) دویم دوامی تے چکھشو۔ پشیہ مے یوگم ایشورم

ترجمہ

مگر مجھ کو ان اپنی پراکرت (مادی) آنکھوں کے ذریعے تم نہ دیکھ سکو گے۔ اس لئے میں تمہیں دویہ آنکھیں دیتا ہوں۔ (۸)

دوہا

پران آنکھوں سے نہیں دیکھ سکو گے بیر (۸) دیکھو دویہ درشٹی سے مم یوگ ایشوریہ دھیر

تشریح: آنکھ سے ہی ساری دُنیا اور اس کی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ مگر اس سنسار میں سنسار کے مالک پرماتما کو اور دُنیا کی چیزوں میں اس کے ہاتھ کو وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ جن کو اس دشوپتی کی کرپا سے دویہ نیتر ملا ہے۔ یہ دویہ نیتر کیا ہے؟ یہ بھگتی سے بھرپور اور گیان سے چمکتا ہوا شدھ پوتر من ہے۔ یہ ارجن کی طرح انہی کو ملتا ہے۔ جس پر بھگوان کی کرپا ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا بچن کہ کر بھگوان نے ارجن کو وشو روپ دکھایا۔ اس روپ کو دیکھ کر ارجن نے جو کچھ دیکھا۔ وہ استتی کے روپ میں شری بھگوان سے نویدن کیا۔ یہ بات آگے کے چھ شلوکوں میں سنجے راجہ دھرت راشٹر کو بتلاتے ہیں۔

(संजय उवाच) एवमुक्त्वा ततो राजन्महायोगेश्वरो हरिः ॥
दर्शयामास पार्थाय परमं रूपमैश्वरम् ॥९॥

(سنجے اوواچ)

ایوم اکتو اتتو راجن! مہایوگیشور دھری ۹ درشیاماس پارتھائے پرم روپم ایشورم

ترجمہ

(سنجے نے کہا) ہے راجن! مہایوگیشور ہری (سب پاپوں کے ناش کرنے والے بھگوان) نے اس طرح کہ کر اس کے بعد ارجن کو اپنا پرم ایشوریہ والا دویہ سروپ دکھلایا (۹)

سنجے بولا

دوہا

ایسا کہ شری کرشن نے ارجن کو اے بھوپ (۹) دکھلایا تب اپنا پرم ایشوریہ رُوپ (۹)
وُہ رُوپ کیسا تھا؟

अनेकवक्त्रनयनमनेकाद्भुतदर्शनम्॥
अनेकदिव्याभरणं दिव्यानेकोद्यतायुधम्॥१०॥

انیک وکتر نینم - انیک اُدبھت درشنم (۱۰) انیک دِویہ آبھرنم - دِویا نیک اُدتیا یُدھم

ترجمہ

وُہ رُوپ انیک (بے شمار آنکھوں ومُنہ) والا اور انیک آنکھوں والا انیک عجیب وغریب درشنوں (نظاروں) والا۔ بہت سے دِویہ بھوشنوں والا اور بہت سے دِویہ استروں والا تھا (۱۰)

دوہا

انیک مکھ نیتر بھو اُدبھت درشیہ انیک (۱۰) دھارن کر بھوشن بہن مالا پُشپ انیک۔

दिव्यमाल्याम्बरधरं दिव्यगन्धानुलेपनम्॥
सर्वाश्चर्यमयं देवमनन्तं विश्वतोमुखम्॥११॥

دِویہ مالیامبر دھرم - دِویہ گندھا نولیپنم (۱۱) سروآشچریہ میم دیوم اننت وِشو تو مکھم

ترجمہ

(اس طرح کے) دِویہ مالا اور وستروں (کپڑوں) کو دھارن کئے ہوئے (اور) دِویہ گندھ (خوشبو) لگائے ہوئے اور سب طرف سے آشچریہ والے (حیرت انگیز) بے انت (لامحدود) وراٹ سروپ پرم دیو پرمیشور کو (ارجن نے) دیکھا (۱۱)

دوہا

سُندر وستر شستر اور دِویہ مالا گندھ بھوپ اچرج بے انت تھا سرب مکھ وہ رُوپ
اور ہے راجن! اس وراٹ سروپ کا پرکاش کیسا تھا؟

दिवि सूर्यसहस्रस्य भवेद्युगपदुत्थिता॥
यदि भाः सदृशी सा स्याद्भासस्तस्य महात्मनः॥१२॥

دِوی سُوریہ سہسر سیہ - بھویدیُگ پت اُتھتا (۱۲) یدی بھا سدرسی سا سیات - بھاسا تسیہ مہاتمن

ترجمہ

آکاش (آسمان) میں ہزاروں سورجوں کے ایک ساتھ طلوع ہونے سے پیدا ہوا جو پرکاش ہووے۔ وہ بھی اس وِشو رُوپ پرماتما کے پرکاش کے شاید ہی برابر ہووے (۱۲)

دوہا

چمکیں گر آکاش میں سہسر سُوریہ اک ساتھ (۱۲) کنچت اِنش پرکاش کے سم ہووے وہ ناتھ

تشریح

اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ سچ مچ ہزار سورجوں کی روشنی بھگوان کی کسی قدر جیوتی کے برابر ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ بھگوان کی جیوتی کروڑوں مادّی سورجوں کو روشن کرتی ہے اور پھر بھی وہ جیوتی مکمل ہے۔ اور مادّی سورجوں کی روشنی سے اس کی تشبیہہ نہیں دی جا سکتی۔ یہاں ارجن کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر ایسا ہو۔ تو ممکن ہے۔ کہ کسی قدر مطابق ہو۔ کیونکہ اس کے سوا انسانی دماغ میں اور کوئی تشبیہہ بن ہی نہیں سکتی۔

तत्रैकस्थं जगत्कृत्स्नं प्रविभक्तमनेकधा ।।
अपश्यद्देवदेवस्य शरीरे पाण्डवस्तदा ।।१३।।

تترایک ستھم جگت کرتسنم۔ پرمی بھکتم۔ انیک دھا (۱۳) اپشیت دیو دیوسیہ شریرے پانڈوس تدا

ترجمہ

(اور ہے راجن! ایسے حیرت انگیز روپ کو دیکھتے ہوئے) پانڈو پُتر ارجن نے اس وقت کئی طرح سے منقسم ہوئے یعنی الگ الگ (طور) سے جگت کو اُس دیوؤں کے دیو شری کرشن بھگوان کے جسم میں ایک جگہ دیکھا (۱۳)

دوہا

دیو دیو کے شریر میں ارجن نے سنسار (۱۳) ایکترت دیکھا سکل جُدے جُدے بیوہار

بھگوان کے اس وراٹ روپ کو دیکھ کر ارجن نے کیا کہا۔ اب یہ سنجے راجہ دہرت راشٹر کو بتلاتے ہیں

ततः स विस्मयाविष्टो हृष्टरोमा धनंजयः ।।
प्रणम्य शिरसा देवं कृताञ्जलिरभाषत ।।१४।।

تتا سا وسمیا وِشٹو۔ ہرشٹ روما دھننجئے (۱۴) پرنمیا شرسا دیوم کرتا نجلی را بھاشتا ہ (۱۴)

ترجمہ

اس کے بعد تعجب سے بھرا ہوا اور خوشی سے جس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ ارجن اس وراٹ روپ پرماتما کو شردھا بھگتی کے ساتھ سر جھکا کر پرنام کر کے ہاتھ جوڑے ہوئے بولا (۱۴)

دوہا

وسمئے سے رومانچ ہو دو کر جوڑے بیر (۱۴) ارجن بولا دیو سے سیس نوائے دھیر

(अर्जुन उ०) पश्यामि देवांस्तव देव देहे सर्वांस्तथा भूतविशेषसङ्घान् ।।
ब्रह्माणमीशं कमलासनस्थमृषींश्च सर्वानुरगांश्च दिव्यान् ।।१५।।

ارجن اوواچ

پشیامی دیوان تو۔ دیو دیہے۔ سروان تتھا بھوت وشیش سنگھان
برہمانم۔ ایشم۔ کمل آسن ستھم رشین چا سروان اُرگان چا دِویان (۱۵)

ترجمہ | ارجن بولا۔ ہے دیو! میں آپ کے جسم میں سارے دیوتاؤں کو اور بہت سے بھوت پرانیوں کے سموہوں (گروہوں)

کو کمل کے آسن پر بیٹھے ہوئے برہما کو اور مہادیو کو اور سارے رشیوں کو اور دویہ سرپوں کو دیکھتا ہوں (۱۵)

دوہا

سب پرانی سرب دیو سب ناگ رشی سب ایش (۱۵) دیکھت ہوں تو دیہہ میں برہم دیو دیویش

अनेक बाहूदर वक्त्र नेत्रं पश्यामि त्वां सर्वतोऽनन्तरूपम् ॥
नान्तं न मध्यं न पुनस्तवादिं पश्यामि विश्वेश्वर विश्वरूप ॥१६॥

انیک باہو ادر۔ وکتر۔ نیترم۔ پشیامی توام سرودو انت رُوپم
۔ انتم نہ مدھیم نہ پُنیہ تو آدم۔ پشیامی وشولیشور وشو رُوپ (۱۶)

ترجمہ

اور ہے وشولیشور! (سارے وشو کے سوامی!) آپ کو انیک ہاتھ۔ پیٹ۔ منہ اور آنکھوں والا اور سب طرف سے انیک صورتوں والا دیکھتا ہوں۔ ہے وشو رُوپ! میں آپ کے انت کو دیکھتا ہوں۔ نہ درمیان کو اور نہ شروع (آغاز) کو ہی دیکھتا ہوں آپ کے انت۔ درمیان اور شروع کا پتہ نہیں ہے۔ (۱۶)

دوہا

بہو باہو مکھ نین اُدر آدی مدھیہ نہ انت (۱۶) وشو رُوپ ویشولیشور! دیاپک اور اننت

किरीटिनं गदिनं चक्रिणं च तेजोराशिं सर्वतो दीप्तिमन्तम् ॥
पश्यामि त्वां दुर्निरीक्ष्यं समन्ताद् दीप्तानलार्क द्युतिमप्रमेयम् ॥१७॥

کریٹنم گدنم۔ چکرم چا۔ تیجو راشم۔ سرو تو۔ دیپتیم انتم (۱۷) پشیامی توام دُرنریکشیم سمنتات دیپت انل آرک دیتیم پریمیم

ترجمہ

(اور ہے وشنو!) میں آپ کو مکٹ۔ چکر اور گدا دھارن کئے ہوئے سب طرف سے پرکاش مان تیج کا بھنڈار ریکھ (سورج اور اگنی کے شعلوں کی مانند جوتی والے مادی آنکھوں سے نہ دیکھے جانے والے اور اپرمے جس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایسے ہے) سروپ کو سب طرف سے دیکھتا ہوں (۱۷)

دوہا

کریٹ گدا چکر لئے جیوتی وان سب ٹھور (۱۷) روی اگنی سم دیپتی اپرمے چھوں اور

त्वमक्षरं परमं वेदितव्यं त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् ॥
त्वमव्ययः शाश्वत धर्म गोप्ता सनातनस्त्वं पुरुषो मतो मे ॥१८॥

توم اکھشرم پرمم وید تویم۔ توم اسیہ وشوسیہ پرم ندھانم
توم اویہ شاشوت دھرم گوپتا۔ سناتنا توم پُرشو متا مے (۱۸)

ترجمہ

(اس لئے ہے بھگوان!) آپ ہی جاننے لائق پرم اکھشر (اوناشی برہم) ہیں۔ اور آپ ہی اس جگت کے پرم آشرے ہیں۔ آپ ہی انادی دھرم کے رکھشک ہیں۔ اور اوناشی سناتن پُرش بھی آپ ہی ہیں۔ ایسی میری رائے ہے (۱۸)

دوہا

پرم گئے ۰ اکھشر پرم تم ہو وشو ندھان (۱۸) تم اویہ رکھشک دھرم پرش سناتن جان

अनादिमध्यान्तमनन्तवीर्य मनन्तबाहुं शशिसूर्यनेत्रम् ।
पश्यामि त्वां दीप्तहुताशवक्त्रं स्वतेजसा विश्वमिदं तपन्तम् ॥१९॥

اناوی مدھیانتم ۰ انرت ویریم ۰ انرت باہم ۰ ششی سوریہ نیترم
پشیامی توام دیپت ہتاشں وکترم ۰ سوتیجسا ۰ وشوم ادم تپنتم (۱۹)

ترجمہ

(ہے پرمیشور میں) آپ کو آدی انرت اور مدھیہ سے رہت (اور) انرت سامرتھ والا اور انرت ہاتھوں والا اور چاند سورج روپی نیتروں والا (چاند اور سورج جس کی آنکھیں ہیں) جلتی اگنی کی مانند مکھ والا اور اپنے تیج سے اس جگت کو تپاتا ہوا دیکھتا ہوں (۱۹)

دوہا

روی ششی چکھشو مکھ ۰ انل جگ نج تیج تپائے (۱۹) آد ۰ انت مدھیہ رہت ۰ امرت بل بھج توہی لکھائے

द्यावापृथिव्योरिदमन्तरं हि व्याप्तं त्वयैकेन दिशश्च सर्वाः ।
दृष्ट्वाद्भुतं रूपमुग्रं तवेदं लोकत्रयं प्रव्यथितं महात्मन् ॥२०॥

دیاوا پرتھوی ادم انتم ہی دیاپتم توئیا ایکین دشا چا سیروا
درشٹوا ادبھتم روپم اگرم توا ادم لوک ترئیم پرویتھم مہاتمن (۲۰)

ترجمہ

(اور) ہے مہاتمن! یہ سورگ اور پرتھوی کے درمیان کا سارا آکاش اور سب دشائیں (اطراف) ایک آپ سے ہی پور ہیں ۔ اور آپ کے اس الوکک (لاثانی) اور بھینکر (خوفناک) روپ کو دیکھ کر تینوں لوک کانپ رہے ہیں (۲۰)

دوہا

پرتھوی اور آکاش بیچ دشا اور ہو ویپت (۲۰) اگر ادبھت مکھ روپ ہے ترلوکی بھے بھیت

अमी हि त्वां सुरसंघा विशन्ति केचिद्भीताः प्राञ्जलयो गृणन्ति ।
स्वस्तीत्युक्त्वा महर्षिसिद्धसंघाः स्तुवन्ति त्वां स्तुतिभिः पुष्कलाभिः ॥२१॥

امی ہی توام سرسنگھا ۰ وشنتی ۰ کیچد بھیتا پرانجلیو گرنتی (۲۱)
سوستی اُکتوا ۰ مہرشی سِدھ سنگھا ۰ ستُو ۰ ونتی توام ستُتی بھی پشکلابھی

ترجمہ

(اور ہے گوبند!) یہ دیوتاؤں کے سموہ (گروہ) آپ میں ہی پرویش کرتے ہیں اور کئی ایک خوفزدہ ہو کر ڈرے ہوئے ہاتھ جوڑ کر آپ کے نام اور گنوں کا اُچارن کرتے ہیں اور مہرشی اور سدھوں کے سموہ سوستی (کلیان ہووے کلیان

ہو وے) ایساکہ کر اُتم اُتم استوتروں کے ذریعے آپ کی اُستتی کرتے ہیں (۲۱)

دوہا

سُرگن سب شرنی پڑیں کر جوڑے بھے بھیت (۲۱) "سوستی" سوستی کہ رشی بسدّھ کریں استتی میت

रुद्रादित्या वसवो ये च साध्या विश्वेऽश्विनौ मरुतश्चोष्मपाश्च ॥
गन्धर्व यक्षासुर सिद्ध संघा वीक्षन्ते त्वां विस्मिताश्चैव सर्वे ॥२२॥

رُدّر آدِتیا وسوو. یے چا سادھیا. وِسوے اشونو مروتا چا اُشم پا چا
گندھرو یکش آسُر سِدھ سنگھا وِکھشنتے توام وِسمِتا چا ایو سروے (۲۲)

ترجمہ

(اور ہے پرمیشور!) جو گیارہ رُودر اور بارہ آدتیہ اور آٹھ وسو اور سادھیہ گن اور وشوے دیوا اور اشونی کمار اور مُروت گن اور پتروں کے سموہ اور گندھرو یکش راکھشس اور سِدّھ گنوں کے سموہ ہیں۔ وہ سب ہی حیرت زدہ ہو کر آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں (۲۲)

دوہا

رُدّر آدِتیہ وسو رِشو دیو. مروت اُرو یکش کار (۲۲) دیت پتر گندھرو سِدھ وِسمِت لکھیں اپار

रूपं महत्ते बहुवक्त्रनेत्रं महाबाहो बहुबाहूरुपादम् ॥
बहूदरं बहुदंष्ट्राकरालं दृष्ट्वा लोकाः प्रव्यथितास्तथाहम् ॥२३॥

رُوپم مہتے بہو وکتر نیترم. مہا باہو بہو باہو اُرو پادم
بہو اُدرم. بہو دنشٹرا کرالم درشٹوا لوکاہ پرویتھتا تتھا ہم (۲۳)

ترجمہ

(اور) ہے مہاباہو! آپ کے بہت مکھ اور نیتروں والے اور بہت ہاتھوں جانگھوں اور پاؤں والے اور بہت پیٹ والے اور بہت سے خوفناک جبڑوں والے مہان رُوپ کو دیکھ کر سب لوگ بیاکل ہو رہے ہیں۔ اور میں بھی بیاکل ہو رہا ہوں (۲۳)

دوہا

بہو مکھ. نیتر باہو پدارو. اُدر داڑھ وِکرال (۲۳) کانپ رہے سب لوک لکھ اور یہی مم حال

नभःस्पृशं दीप्तमनेकवर्णं व्यात्ताननं दीप्तविशालनेत्रम् ॥
दृष्ट्वा हि त्वां प्रव्यथितान्तरात्मा धृतिं न विन्दामि शमं च विष्णो ॥२४॥

نبھا سپرشم. دِیپتم انیک ورنم. ویات آننم دیپت وِشال نیترم
درشٹوا ہی توام پرویتھتا انتر آتما. دھرتم نہ وندامی شمم چا وِشنو (۲۴)

ترجمہ. کیونکہ ہے وشنو! آکاش کو چھونے والے جگ مگ کرتے ہوئے انیک شکلوں والے اور پھیلائے ۔۔۔۔

ہوئے مکھوں اور روشن (چمکدار) بڑی بڑی آنکھوں والے آپ (کے اس ورات روپ) کو دیکھ کر مجھے بھیت انتہ کرن (ڈرے ہوئے دل) والا میں دھیرج اور شانتی کو نہیں پاتا ہوں (۲۴)

دوہا

دیاپک تیجسوی ورن نانا مکھ پھیلائے (۲۴) دیاکل ہوں لکھ روپ یہ وشنو دھیرج جائے

दंष्ट्राकरालानि च ते मुखानि दृष्ट्वैव कालानलसन्निभानि।
दिशो न जाने न लभे च शर्म प्रसीद देवेश जगन्निवास॥२५॥

دنشٹرا کرالانی چاتے مکھانی درشٹ ویو کالانل سنّبھانی
دشو نہ جانے نہ لبھے چا شرم - پرسید دیویش جگن نواس (۲۵)

ترجمہ

(اور ہے بھگوان) آپ کے وکرال جبڑوں والے اور پرلے کال کی اگنی کی مانند روشن مکھوں کو دیکھ کر میں دشاؤں کو نہیں جانتا ہوں (دشا یعنی اطراف کا گیان بھی بھول گیا ہوں) اور سکھ (شانتی) کو بھی نہیں پاتا ہوں۔ اس لئے ہے دیوتاؤں کے ایشور! ہے جگن نواس! خوش ہوجئے (۲۵)

دوہا

کال اگنی سم داڑھ مکھ - دارون لکھ تو ایش (۲۵) دشا گیان جاتا رہا کر پا کرو دیویش

अमी च त्वां धृतराष्ट्रस्य पुत्राः सर्वे सहैवावनिपालसंघैः।
भीष्मो द्रोणः सूतपुत्रस्तथासौ सहास्मदीयैरपि योधमुख्यैः॥२६॥
वक्त्राणि ते त्वरमाणा विशन्ति दंष्ट्राकरालानि भयानकानि।
केचिद्विलग्ना दशनान्तरेषु संदृश्यन्ते चूर्णितैरुत्तमाङ्गैः॥२७॥

امی چا توام دہرت راشٹرسیہ پُترا سروے - سہہ الیو - اونی پال سنگھئی
بھیشم و دروناسُوت پُترس تتھا سو - سہہ اسمدیئ - اپی یودھ مکھئی (۲۶)
وکترانی تے تورمانا وشنتی - دنشٹرا کرالانی بھیانکانی
کیچد ولگنا دشنانتریشو - سندرشینتے چورنی تئی اُوتم انگئی (۲۷)

ترجمہ

(اور میں دیکھتا ہوں کہ) وہ سب ہی دہرت راشٹر کے بیٹے راجاؤں کے سموہ سمیت آپ میں داخل ہوتے ہیں اور بھیشم پتامہ - درونا چاریہ اور وہ کرن اور ہماری طرف کے بھی بڑے بڑے یودھاؤں سمیت سب کے سب (۲۶) بڑی تیزی سے آپ کے وکرال جبڑوں والے خوفناک مکھوں میں داخل ہوتے ہیں - اور کئی ایک چورچور ہوئے سروں والے آپ کے دانتوں کے بیچ میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں (۲۷)

دوہا

دہرت راشٹر سُت. درون اور بھیشم کرن نرلیش
اور ہماری طرف کے بھی سب یودھا ایش (۲۶)
تیز گتی سے جات ہیں بھینکر مکھ میں اور
اور کئی تو داڑھ میں ہوئے چکنا چور (۲۷)

यथा नदीनां बहवोऽम्बुवेगाः समुद्रमेवाभिमुखा द्रवन्ति ॥
तथा तवामी नरलोकवीरा विशन्ति वक्त्राण्यभिविज्वलन्ति ॥२८॥

یتھا ندی نام. بہوو امبو ویگا. سمدرم ایوا بھی مکھا دروی
تتھا توامی نرلوک ویرا وشنتی وکترانی ابھی وجولنتی (۲۸)

ترجمہ

اور ہے وراٹ سروپ! جیسے ندیوں کے بہت سے جل کے بہاو سمندر ہی کی طرف دوڑتے ہیں. یعنی سمندر میں ہی داخل ہوتے ہیں ویسے ہی وہ شور بیر منشیوں کے گروہ بھی آپ کے جلتے ہوئے روشن مکھوں میں جا رہے ہیں (۲۸)

دوہا

ندیاں جیسے ویگ سے جائیں ساگر ماہیں (۲۸) ایسے ہی نرلوک جن جائیں تو مکھ ماہیں

यथा प्रदीप्तं ज्वलनं पतङ्गा विशन्ति नाशाय समृद्धवेगाः ॥
तथैव नाशाय विशन्ति लोकास्तवापि वक्त्राणि समृद्धवेगाः ॥२९॥

یتھا پردیپتم. جولنم پتنگا. وشنتی ناشائے سمردھ ویگا
تتھا ایو ناشائے وشنتی لوکا. تواپی. وکترانی سمردھ ویگا (۲۹)

ترجمہ

اور جیسے پتنگ (موہ کے بس ہو کر) نشٹ ہونے کے لئے جلتی اگنی میں بڑی تیزی سے داخل ہوتے ہیں. ویسے ہی یہ سب لوگ بھی اپنے ناش کے لئے آپ کے مکھوں میں بڑی تیزی سے داخل ہو رہے ہیں. (۲۹)

دوہا

جیسے جلتی آگ میں جل پتنگ مر جائے (۲۹) تیسے تیرے مکھوں میں سب ہی رہے سمائے

लेलिह्यसे ग्रसमानः समन्ताल्लोकान्समग्रान्वदनैर्ज्वलद्भिः ॥
तेजोभिरापूर्य जगत्समग्रं भासस्तवोग्राः प्रतपन्ति विष्णो ॥३०॥

لیلی ہیسے گرس مانا سمنتات لوکان سمگران وودنی جولدبھی
تیجو بھی آپوریہ. جگت سمگرم بھاسا. تو. اگرا. پرتپنتی وشنو (۳۰)

ترجمہ

(اور آپ ان) سارے لوگوں کو جلتے ہوئے مکھوں سے گراس کرتے ہوئے (لقمہ بناتے ہوئے) سب طرف سے چاٹ رہے ہیں۔ ہے وشنو! آپ کا تیز پرکاش سارے جگت کو تیج سے بھرپور کرکے تپا رہا ہے۔ (۳۰)

دوہا

چاٹ رہے ہو جیبھ کر گراس سبھی کو ایش (۳۰) جگت بھرا تو تیج سے تپتا ہے جگدیش

आख्याहि मे को भवानुग्ररूपो नमोऽस्तु ते देववर प्रसीद ॥
विज्ञातुमिच्छामि भवन्तमाद्यं नहि प्रजानामि तव प्रवृत्तिम् ॥३१॥

آکھیاہی مے کو بھوان اُگر رُوپو۔ نمو استو تے دیوور پرسید
وگیاتم اچھامی بھونتم آدیم نہی پرجانامی تو پرورتم (۳۱)

ترجمہ

(ہے بھگوان! کرپا کرکے) مجھے بتلایئے۔ کہ آپ اُگر رُوپ والے کون ہیں۔ ہے دیوتاؤں میں سرلیشٹ! آپ کو نمسکار ہووے۔ آپ پرسن ہو جیئے۔ آدی سروپ آپ کو میں تتو سے (حقیقی طور سے) جاننا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ کی پرورتی کو میں نہیں جانتا۔ (آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا) (۳۱)

دوہا

نمسکار ہو دیوور آدی اُگر سروپ (۳۱) کون آپ پرسن ہو کہیئے اپنا رُوپ

تشریح: مطلب یہ کہ میں نہیں جانتا۔ آپ نے یہ رُوپ کیوں دھارن کیا ہے؟ مجھے بتایئے۔ اس کے جواب میں شری بھگوان آگے اپنا سروپ بیان کرتے ہوئے یہ بتلاتے ہیں۔ کہ میں نے یہ سروپ کیوں اختیار کیا ہے؟

شری بھگوان اوواچ

(श्री भ. उवाच)

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः ॥
ऋतेऽपि त्वां न भविष्यन्ति सर्वे येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः ॥३२॥

کالو اسمی۔ لوک کھشے کرت۔ پرورودھو۔ لوکان سماہرتم اِہیہ پرورتا
رِتے اَپی۔ توام نہ بھوِشینتی سروے۔ یےاوستھتا۔ پرتینی کیشو یودھا

ترجمہ

اس طرح ارجن کے سوال کرنے پر شری بھگوان بولے ہے ارجن! (میں) لوگوں کا ناش کرنے والا مہاکال ہوں۔ اس وقت ان لوگوں کو نشٹ کرنے کے لئے پرورت (مستعد) ہوا ہوں۔ اس لئے جو دشمن کی فوج میں کھڑے ہوئے یودھا لوگ ہیں۔ وہ سب تیرے بنا..... بھی نہیں بچینگے۔ یعنی اگر تو یدھ نہ کریگا۔ تو بھی یہ میرے ہاتھ سے نشٹ ہو ہی جائیں گے (۳۲)

دوہا

سرشٹی کے سنگھار کو ہوں میں کال مہان (۳۲) تم بن بھی مر جائیں گے یہ سب یودھا جان

तस्मात्त्व मुत्तिष्ठ यशो लभस्व जित्वाशत्रून्भुङ्क्ष्व राज्यं समृद्धं ॥
मयैवैते निहताः पूर्वमेव निमित्त मात्रं भव सव्य साचिन् ॥३३॥

تسمات توم اُتِشٹھ ۔ یشو لبھسو ۔ جِتوا شترُون بھنکشو راجیم سمرِدھم
میا ایو ایتے نِہتا پُورم ایو نمت ماترم بھو سویہ ساچن (۳۳)

ترجمہ

اس لئے تو کھڑا ہو۔ اور یش (ناموری) کو حاصل کر اور دشمنوں کو جیت کر دھن دھان (جاہ و حشمت) سے بھرپور راج (کے سکھ) کو بھوگ۔ اور یہ سب (شوربیر تو) پہلے ہی سے میرے ذریعے مارے ہوئے ہیں۔ ہے سویہ ساچن (بائیں ہاتھ سے بھی تیر چلا سکنے والے ارجن!) تم تو صرف نمت ماتر (وسیلہ محض) ہی بن جاؤ (۳۳)

دوہا

اُٹھ اُٹھو یش لابھ کر۔ راج کر دیرُو جیت (۳۳) مار چکا پہلے ہی میں نمت ماتر بن میت

द्रोणं च भीष्मं च जयद्रथं च कर्णं तथान्यानपि योधवीरान् ॥
मया हतांस्त्वं जहि मा व्यथिष्ठा युध्यस्व जेतासि रणे सपत्नान् ॥३४॥

درونم چا بھیشم چا جیدرتھم چا کرن ۔ تتھا انیان اپی یودھ ویران
میا ہتستان توم جہی ما ویتھشٹا یدھیسو جیتاسی رنے سپتنان (۳۴)

ترجمہ

(اور ان) درونا چاریہ اور بھیشم پتامہ ۔ اور جیدرتھ اور کرن ایسے ہی اور بھی بہت سے میرے ذریعے مارے ہوئے شوربیر یودھاؤں کو تو مار اور ڈر مت (تو بلاشبہ) یدھ میں دشمنوں کو جیتے گا۔ اس لئے یدھ کر (۳۴)

دوہا

درون بھیشم جیدرتھ کرن ہم ہت یودھا بیر (۳۴) مار انہیں بے خوف ہو جیتے گا تو دھیر
جب بھگوان نے اس طرح کہا تب کیا ہوا؟ یہ دکھلانے کے لئے سنجے نے راجہ دھرت راشٹر سے کہا

(संजय उवाच)
एतच्छ्रुत्वा वचनं केशवस्य कृताञ्जलिर्वेपमानः किरीटी ॥
नमस्कृत्वा भूय एवाह कृष्णं सगद्गदं भीत भीतः प्रणम्य ॥३५॥

(سنجے اوواچ)

ایتت شُرتوا وچنم کیشوسیہ کرتانجلی ویپاناکریٹی (۳۵) نمسکرتوا بھوُیا ۔ ایو۔ آہ کرشنم ۔ سگدگدم بھیت بھیتا پرنمیا

ترجمہ

(اس کے بعد سنجے بولا۔ کہ ہے راجن) کیشو (شری کرشن) بھگوان کے اس وچن کو سن کر مکٹ دھارن ارجن ہاتھ جوڑے ہوئے کانپتا ہوا نمسکار کر کے پھر بھی ڈرا ہوا پرنام کر کے بھگوان شری کرشن سے گدگد ہو کر بولا (۳۵)

دوہا

کرشن بچن سن جوڑ کر ۔ ہو بھئے بھیت مہان (۳۵) کرپ نام گد گد بچن بولا بیر مہان

(अ० ३.) स्थाने हृषीकेश तव प्रकीर्त्या जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते च॥
रक्षांसि भीतानि दिशो द्रवन्ति सर्वे नमस्यन्ति च सिद्धसंघा:॥३६॥

(ارجن او واچ)

ستھانے ہرشی کیش تو پر کیرتیا ۔ جگت پر ہرشئتی ۔ انو رجیہ تے چا
رکھشانسی بھیتانی ۔ دِشو دروِنتی سروے نمسئنتی چا سِدّھ سنگھا (۳۶)

ترجمہ

اکہ ہے انتریامن! یہ ٹھیک ہی ہے ۔ جو آپ کے نام اور پربھاو کے کیرتن سے جگت بہت ہی ہرش (خوشی) کو پراپت ہوتا ہے ۔ اور آپ میں انوراگ (شردھا بھگتی) کو بھی پراپت ہوتا ہے ۔ اور خوف زدہ ہوئے راکھشس پاپی (لوگ) سب اطراف میں بھاگ رہے ہیں اور سِدھ گنوں کے سموہ آپ کو نمسکار کر رہے ہیں ۔ (۳۶)

دوہا

تو یش گا گن سے پربھو جگت ہو ہرشائے (۳۶) اسُر بھگیں بھے بھیت ہو مُنی ورشیش نوائے

कस्माच्च ते न नमेरन्महात्मन् गरीयसे ब्रह्मणोऽप्यादिकर्त्रे॥
अनन्त देवेश जगन्निवास त्वमक्षरं सदसत्तत्परं यत्॥३७॥

کسمات چاتے نہ نمیرن ۔ مہاتمن گری اسے برہمنا اپی آدی کرترے
انت دیویش جگن نواس ۔ توم ۔ اکھشرم ست ۔ است ۔ تتپرم یت (۳۷)

ترجمہ

ہے مہاتمن! برہما کے بھی آدی کرتا اور سب سے بڑے آپ کو وہ کیسے نمسکار نہ کریں ۔ کیونکہ ہے انت! ہے دیویش ۔ ہے جگن نواس ۔ جو ست ۔ است اور ان سے بھی پرے اکھشر یعنی سچدانند گھن برھم ہے ۔ وہ آپ ہی ہیں (۳۷)

دوہا

ہے انت! دیویش ۔ پر جگن نواس ابناش (۳۷) کیوں نہ نمیں ۔ آدی برھم ست است پرکاش

त्वमादिदेवः पुरुषः पुराणस्त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम्॥
वेत्तासि वेद्यं च परं च धाम त्वया ततं विश्वमनन्तरूप॥३८॥

توم آدی دیوا پُرشا پرانس توم اسیہ وشویہ پرم ندھانم
ویتّاسی ویدیم چا پرم چا دھام ۔ تویا تتم وشوم انت روپم (۳۸)

ترجمہ (اور) ہے پربھو! آپ آدی دیو اور سناتن پرش ہیں ۔ آپ اس جگت کے پرم آشرے اور جاننے والے اور

جاننے لائق پرم دھام ہیں۔ ہے انت روپ! آپ سے ہی یہ سب جگت بھرپور ہو رہا ہے (۳۸)

دوہا

آدی دیو۔ پورن پُرش۔ پرم دھام بھنڈار (۳۸) انت روپ گیاتا گئے ہو تُم وشو آدھار

वायुर्यमोऽग्निर्वरुणः शशाङ्कः प्रजापतिस्त्वं प्रपितामहश्च ॥
नमो नमस्तेऽस्तु सहस्रकृत्वः पुनश्च भूयोऽपि नमो नमस्ते ॥३९॥

وایُور۔ یمو۔ اگنی ر۔ ورونا ششانکا۔ پرجاپتی تُوم پرپِتا مہشچ
نمو نمستے استُو۔ سہسر کرتوا۔ پنشچ بھویو۔ اپی نمو نمستے (۳۹)

ترجمہ

آپ وایو۔ یمراج۔ اگنی۔ ورن۔ چندرما (اور) پرجا کے سوامی برہما اور برہما کے بھی پتا ہیں۔ آپ کے لئے ہزاروں بار نمسکار۔ نمسکار ہووے۔ آپ کے لئے پھر بھی بار بار نمسکار نمسکار ہووے (۳۹)

دوہا

وایو۔ یم۔ اگنی۔ ورن۔ ششی۔ برہما۔ ایش (۳۹) نمہ نمہ پنہ ہو نمہ سہس بار جگدیش

नमः पुरस्तादथ पृष्ठतस्ते नमोऽस्तु ते सर्वत एव सर्व ॥
अनन्तवीर्यामितविक्रमस्त्वं सर्वं समाप्नोषि ततोऽसि सर्वः ॥४०॥

نمہ پرستات اتھ۔ پرشٹھتستے۔ نمہ۔ استُوتے سروتہ ایو۔ سرو
انت ویریم امت وِکرم تُوم۔ سروم۔ سماپنوشی۔ تتہ۔ اسی۔ سروا (۴۰)

ترجمہ

(اور) ہے انت سامرتھ والے! آپ کے لئے آگے سے اور پیچھے سے بھی نمسکار ہووے۔ ہے سب آتما! آپ کے لئے سب طرف سے نمسکار ہووے آپ کے لئے ہر طرف سے نمسکار ہووے۔ کیونکہ انت پراکرم شالی آپ سب سنسار کو پھیلائے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ ہی سرو روپ (سب کچھ) ہیں (۴۰)

دوہا

آگے پیچھے سے نمہ سرو روپ بلوان (۴۰) تو ہی سب کی ٹیک ہے تو ہی تو بھگوان

सखेति मत्वा प्रसभं यदुक्तं हे कृष्ण हे यादव हे सखेति ॥
अजानता महिमानं तवेदं मया प्रमादात्प्रणयेन वापि ॥४१॥
यच्चावहासार्थमसत्कृतोऽसि विहारशय्यासनभोजनेषु ॥
एकोऽथवाप्यच्युत तत्समक्षं तत्क्षामये त्वामहमप्रमेयम् ॥४२॥

سکھیتی متوا پرسبھنگ۔ یدُکتم۔ ہے کرشن ہے یادو ہے سکھیتی
اجانتا۔ مہانم۔ تو ادم۔ میا پرمادات پرنیئن واپی (۴۱)

یت چاپاہا اُو ہاس آرتھم ۔ ست کرتو اسی ۔ وہا وشیا آسن بھوجنیشُو
ایکو اتھوا ۔ اپی ۔ اچیت ۔ تت ۔ تت سمکشم ۔ تت کھشامئے توام اہم اپر میئم (۴۲)

ترجمہ

(ہے پرمیشور!) اپنا سکھا مان کر آپ کے اس پربھاو کو نہ جانتے ہوئے میں نے پریم سے یا پرماد (گستاخی) سے بھی ..... ہے کرشن ہے یادو! ہے سکھے! اس طرح جو کچھ ہٹھ سے کہا ہے (۴۱) اور ہے اچیت! (کبھی نہ ڈولنے والے!) جو ہنسی دل لگی میں کبھی سوتے پھرتے۔ چلتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے میں۔ تنہائی میں یا ان سکھاؤں (متروں) کے سامنے بھی میں نے آپ کا اپمان کیا ہے۔ وہ سب اپنے اپرادھ ہے اپرمئے (لامحدود) پربھاو والے! میں آپ سے معاف کراتا ہوں (۴۲)

دوہا

کرشن سکھا یادو کہا اَن جانے تو ہے ایش (۴۱) پریم ارو پرماد سے میں نے اے جگدیش
کھاتے پیتے کھیلتے اُٹھتے جو اُپہاس (۴۲) کرتا رہا تیرے پربھو بخشو جگن نواس

पितासि लोकस्य चराचरस्य त्वमस्य पूज्यश्च गुरुर्गरीयान् ॥
न त्वत्समोऽस्त्यभ्यधिकः कुतोऽन्यो लोकत्रयेऽप्यप्रतिमप्रभाव ॥४३॥

پتاسی لوکسیہ ۔ چراچراسیہ ۔ توام اسیہ ۔ پوجیہ چا گروگری آن
نہ توت سم استی ۔ ابھی ادھکا ۔ کُتا انیہ لوک ترئیے اپی اپرتم پربھاو (۴۳)

ترجمہ

(ہے وشویشور!) آپ اس چراچر جگت کے پتا اور گورو سے بھی بڑے گورو اور بہت ہی پوجنیہ ہیں۔ ہے بہت بڑے پربھاو والے! تینوں لوکوں میں آپ کے برابر بھی دوسرا کوئی نہیں ہے پھر آپ سے بڑھ کر کوئی کیسے ہووے؟ (۴۳)

دوہا

پتا چراچر لوک کے پوجیہ گورو جگدیش تو سم نہ تری لوک میں کون بڑا پھر ایش؟

तस्मात्प्रणम्य प्रणिधाय कायं प्रसादये त्वामहमीशमीड्यम् ॥
पितेव पुत्रस्य सखेव सख्युः प्रियः प्रियायार्हसि देव सोढुम् ॥४४॥

تسمات پرنمیا پرنی دھائے کایم ۔ پرسادیے توام اہم ایسورم ایڈیم
پتیو پترسیہ سکھیو سکھیو ۔ پریہ ۔ پریایا ۔ ارہسی دیو سوڈم (۴۴)

ترجمہ

اس لئے ہے پربھو! میں اپنے دھرم کو اچھی طرح آپ کے چرنوں میں رکھ کر اور پرنام کر کے استتی کرنے یوگیہ آپ ایشور سے پرسن ہونے کے لئے پرارتھنا کرتا ہوں۔ ہے دیو! پتا جیسے پتر کے اور سکھا جیسے سکھا کے اور پتی جیسے اپنی پیاری استری کے اپرادھ کو برداشت کرتا ہے (ویسے ہی آپ بھی) میرے اپرادھ کو برداشت کرنے یوگیہ ہیں یعنی میرے اپرادھ کو

کشما کیجیے۔ (۴۴)

دوہا

شیش نوا بنتی کروں کرو کشما اپرادھ (۴۴) متر متر پتی پر یا کو جوں پتو سُت کو سادھ

اس طرح کشما کی پرارتھنا کر کے ارجن اب بھگوان سے چتر بھج روپ میں پرگٹ ہونے کی پرارتھنا کرتا ہے

अदृष्टपूर्वं हृषितोऽस्मि दृष्ट्वा भयेन च प्रव्यथितं मनो मे ॥
तदेव मे दर्शय देवरूपं प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥४५॥

آدرشٹ پُوروم۔ ہرشتو اسمی درشٹوا۔ بھئین چا پرو تھتم منو مے
تدیو مے درشیہ دیو روپم۔ پرسید دیویش جگن نواس (۴۵)

ترجمہ

اے وشو مورتی! میں ۔۔۔ پہلے نہ دیکھے ہوئے آشچریہ مے (حیرت انگیز) آپ کے اس روپ کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں اور میرا من خوف سے بہت بیاکل بھی ہو رہا ہے۔ اس لئے ہے دیو! آپ اس چتر بھج روپ کو ہی میرے لئے دکھائیں ہے دیویش ہے جگن نواس! پرسن ہو جیئے (۴۵)

دوہا

الکھ روپ کو لکھ ہوا ہرش بھو جگدیش بھے آتر ہوں پھر وہی روپ دکھائیے ایش

وہ روپ کونسا ہے۔ ارجن کہتا ہے۔

किरीटिनं गदिनं चक्रहस्त मिच्छामि त्वां द्रष्टुमहं तथैव ॥
तेनैव रूपेण चतुर्भुजेन सहस्र बाहो भव विश्व मूर्ते ॥४६॥

کریٹینم گدنم چکر ہستم۔ اچھامی۔ توام درشٹم اہم تتھیو (۴۶)
تین ایو۔ روپین چتر بھجین۔ سہسر باہو بھو وشو مورتے

ترجمہ

(اور ہے وشنو!) میں ویسے ہی آپ کو مکٹ دھارن کئے ہوئے اور گدا اور چکر ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں اس لئے ہے وشو روپ ہے سہسر باہو۔ آپ اس ہی چتر بھج روپ سے پرگٹ ہوئیے (۴۶)

دوہا

گدا چکر اُرو مکٹ دھر۔ تو رہ چتر بھج روپ (۴۶) چاہتا ہوں میں دیکھنا سہس باہو جگ بھوپ

(श्री:म: ३.०)

اس طرح ارجن کی پرارتھنا سُنکر شری بھگوان اس کو تسلی دیتے ہوئے بولے۔

मया प्रसन्नेन तवार्जुनेदं रूपं परं दर्शित मात्म योगात् ॥
तेजोमयं विश्वमनन्त माद्यं यन्मे त्वदन्येन न दृष्ट पूर्वम् ॥४७॥

(شری بھگوان اُوداچ)

میا پرسنیّن ۔ تو ۔ ارجن ۔ اِدم ۔ رُوپم ۔ پرم ۔ درشتم ۔ آتم یوگات
تیجو میئم ۔ وِشوم ۔ اننتم ۔ آدیئم ۔ یت مے تو دنیئن نہ درشٹ پوروم (۴۷)

ترجمہ

(شری بھگوان نے کہا) ہے ارجن! انوگرہ پُوروک میں نے اپنی یوگ شکتی کے پربھاو سے اپنا پرم تیجسوی سب کا آدی اور اننت (لامحدود) وراٹ رُوپ تم کو دکھایا ہے ۔ جوکہ تیرے سوائے دوسرے سے پہلے نہیں دیکھا گیا ہے (۴۷)

دوہا

تیجسوی سیما رہت اجنما اور انُوپ (۴۷) ارجن آتم یوگ سے تو ہے دِکھایو رُوپ

تشریح: تیرے سوائے پہلے نہیں دیکھا گیا ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ تیرے جیسے کسی وِرلے نے ہی دیکھا ہے ۔ یہ درشن بہت ہی دُرلبھ ہے ۔ اس کو پا کر تُو کرتارتھ ہو گیا ہے ۔ اب یہ کہتے ہیں ۔

न वेदयज्ञाध्ययनैर्न दानैर्न च क्रियाभिर्न तपोभिरुग्रैः ॥
एवंरूपः शक्य अहं नृलोके द्रष्टुं त्वदन्येन कुरुप्रवीर ॥४८॥

نہ وید یگیہ ادھیاینئی ۔ نہ دانئے ۔ نہ چا ۔ کِریابھی ۔ نہ تپوبھی اُگرئی
ایوم رُوپا ۔ شکیا ۔ اہم ۔ نِرلوکے ۔ درِشٹم ۔ تودن ایئن کرُو پروِیر (۴۸)

ترجمہ

ہے ارجن! منش لوک میں اس طرح وشو رُوپ والا میں نہ وید سے نہ یگیوں سے نہ سوادھیائے سے ۔ نہ دان سے ۔ نہ پُن کرم سے اور نہ اُگر (سخت) تپ (ریاضت) سے ہی تیرے (جیسوں کے) سوائے دوسرے سے دیکھا جا سکتا ہوں (۴۸)

دوہا

وید پاٹھ یگیہ دان ۔ تپ اور کرم سے بیر (۴۸) تجھ بن کو نہ لکھ سکا ۔ وشو رُوپ مم دھیر

تشریح: بھگوان کی کرپا سے بھگوان کے درشن ہوتے ہیں ۔ منڈک اُپنشد میں کہا ہے ۔ کہ یہ آتما نہ وید پڑھنے سے نہ بُدھی سے اور نہ بہت سُننے سے ہی پایا جا سکتا ہے ۔ جس کو وُہ آپ چُن لیتا ہے ۔ وہی اس کو پاتا ہے (منڈک ۳-۲-۳) مطلب یہ کہ اُسی کی کرپا سے اس کے درشن ہوتے ہیں ۔ اور بھگتی ہی اس کی کرپا کا پاتر بناتی ہے ۔ بھگتی اور شردھا سے خالی آدمی کو وید پاٹھ اور یگیہ وغیرہ وہاں نہیں پہنچاتے ۔ صرف اس کا ہو رہنے سے وہ آپ ہی اپنی طرف کھینچ لیتا ہے ۔

मा ते व्यथा मा च विमूढभावो दृष्ट्वा रूपं घोरमीदृङ्ममेदम् ॥
व्यपेतभीः प्रीतमनाः पुनस्त्वं तदेव मे रूपमिदं प्रपश्य ॥४९॥

ماتے و یتھا ۔ ما چا وِموڑھ بھاوا ۔ دِرِشٹوا رُوپم ۔ گھورم ۔ ایدرِک مم ۔ اِدم
ویاپیت بھی ۔ پریت مُنا ۔ پُنہ تُوم ۔ تت ایوے رُوپم اِدم پرپشیہ (۴۹)

ترجمہ

اس طرح کے میرے اس وِکرال رُوپ کو دیکھ کر تجھ کو بیاکلتا نہ ہووے - اور موڑھ بھاو (گھبراہٹ) بھی نہ ہووے اس لئے بھئے رہت (بے خوف) ہو کر پریتی والے من والا تُو اس میرے اسی چتُربھج رُوپ کو پھر دیکھ - (۴۹)

دوہا

رُدّر رُوپ مم دیکھ نہ ہو ارجن بھئے بھیت (۴۹) دیکھو پھر پرسنّ ہو پرتھم رُوپ مم میت

اب سنجے راجہ دہرت راشٹر سے کہتے ہیں. کہ

(संजय उवाच)

इत्यर्जुनं वासुदेव स्तथोक्त्वा स्वकं रूपं दर्शयामास भूयः ॥

आश्वासयामास च भीतमेनं भूत्वा पुनः सौम्यवपुर्महात्मा ॥५०॥

(سنجے اُدواچ)

اِتی - ارجُنم - واسودیوا - تتھا اُکتوا - سوکم - رُوپم - درشیاماس بھُویاہ

آشواسیاماس چا بھیتم اینم - بھُوتوا - پُنہ - سَومیہ وپُو - مہاتما (۵۰)

ترجمہ

اس کے بعد سنجے بولا - ہے ارجن !) واسودیو بھگوان نے ارجن کو اس طرح کہ پھر ویسے ہی اپنا چترُبھج رُوپ دکھایا اور پھر مہاتما کرشن نے سومیئے مُورتی ہو کر اس بھئے بھیت (ڈرے ہوئے) ارجن کو دھیرج دیا (۵۰)

دوہا

ایسا کہ شری کرشن نے دھارا سومیئے رُوپ (۵۰) بھئے بھیت ارجن کو دیا دھیرج پھر اے بھوپ

کرشن بھگوان کے دھیرج دلانے پر بے خوف ہو کر ارجن بولا

(अर्जुन उवाच)

दृष्ट्वेदं मानुषं रूपं तव सौम्यं जनार्दन ॥

इदानीमस्मि संवृत्तः सचेताः प्रकृतिं गतः ॥५१॥

درِشٹوا اِدم مانُوشم رُوپم تو سومیَم جناردن (۵۱) اِدانیم اسمی - سمورِتا - سچیتا - پرکرتم گتاہ

ترجمہ

(ارجن نے کہا) ہے جناردن ! آپ کے اس بہت ہی شانت منش رُوپ کو دیکھ کر اب میں شانت چت ہوا ہوں (سنبھل گیا ہوں) اور اپنے سوبھاو کو پراپت ہو گیا ہوں (ہوش میں آگیا ہوں) (۵۱)

دوہا

دیکھ مانُشی سومیئے رُوپ تمہارا اِیش (۵۱) چت بھیا پرسنّ - ہوا میں سچیت جگدیش

بھگوان کی ایسی کرپا جیسی کہ ارجن پر ہوئی ہے - بہت ہی دُرلبھ ہے - یہ بتلاتے ہوئے شری بھگوان بولے -

(श्री भ.3.)

सुदुर्दर्शमिदं रूपं दृष्टवानसि यन्मम ॥

देवा अप्यस्य रूपस्य नित्यं दर्शनकाङ्क्षिणः ॥५२॥

(شری بھگوان اوواچ)

سدُر - ورشم - اِدم - رُوپم - ورشٹ وان سی یَن مم (۵۲) دیو - اَپی - اسیہ - رُوپ اسیہ - نیتیم درشن کانکھشی نا

ترجمہ - شری بھگوان نے کہا ہے ارجن!) میرا یہ چتربھج رُوپ دیکھنا بڑا ہی دُرلبھ ہے - کہ جس کو تم نے دیکھا ہے - کیونکہ دیوتا بھی سدا اس رُوپ کے درشن کرنے کی اِچھا کرتے ہیں (۵۲)

دوہا

میرا دُرلبھ رُوپ جو تُو نے دیکھا بیر (۵۲) اِچھا کرتے ہیں سدا دیو بھی اس کی دھیر

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ॥

शक्य एवंविधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥५३॥

نہ اہم ویدے - نہ تپسا نہ دانین - نہ چا اِجیا (۵۳) شکیہ ایوم وِدھو - درشٹم - دَرِشٹ وان اسی مام یتھا

ترجمہ

(اور ہے ارجن!) نہ ویدوں سے نہ تپ سے نہ دان سے اور نہ یگیہ سے اس طرح چتربھج رُوپ سے میں کسی کو دکھائی دے سکتا ہوں - جس طرح کہ تم نے مجھ کو دیکھا ہے (۵۳)

دوہا

وید دان - تپ یگیہ سے دیکھا جاؤں نہ بیر (۵۳) جیسے تُو نے ہے لکھا - مو کو ارجن دھیر

تشریح | مطلب یہ کہ بھگتی سے خالی وید پاٹھ وغیرہ سے بھگوان نہیں ملتے - اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں - کہ وید - پاٹھ دان اور تپ وغیرہ کو چھوڑ دے - بلکہ ان میں دُنیوی پھلوں کی کامنا کو ترک کر کے صرف پرماتما کے لئے یہ سب کرم کرے - تبھی پرماتما کے درشن ملتے ہیں - پرماتما کے دربار میں ریاکاری اور نمائشی پُوجا پاٹھ کا دخل نہیں ہے - وُہ صرف گہری بھگتی سے ہی پراپت ہو سکتے ہیں - جیسا کہ

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ॥

ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥५४॥

بھگتیا تُو اننیا - شکیہ - اہم ایوم وِدھو ارجن (۵۴) گیاتم درشٹم - چا - تتوین - پروِشٹم چا پرنتپ

ترجمہ

ہے سریشٹ تپ والے ارجن! اننیہ (گہری بھگتی) سے ہی میں اس طرح تتو سے جانا جا سکتا ہوں - دکھائی دے سکتا ہوں اور پرویش کیا جا سکتا ہوں - یعنی ایک بھاو سے پراپت ہو سکتا ہوں (۵۴)

دوہا

دیکھا جانا شکیہ ہوں اننیہ بھگتی سے بیر (۵۴) مل سکتا ہوں تتو سے ایسے ہی میں دھیر

تشریح — بھگوان کہتے ہیں - پھوکے - یگیہ - دان اور تپ وغیرہ سے میں نہیں مل سکتا۔ ہاں جو گہری بھگتی سے سچے دل سے وید آدی شاستروں کا پاٹھ کرے اور میرا دھیان کرے۔ تو وہ مجھے جان کر مجھے دیکھ سکتا ہے۔ اور مجھ میں داخل ہو سکتا ہے۔ یعنی مکت ہو جاتا ہے۔

وہ گہری بھگتی کیا ہے - یہ اگلے شلوک میں کہتے ہیں -

मत्कर्म कृन्मत्परमो मद्भक्तः सङ्ग वर्जितः॥
निर्वैरः सर्व भूतेषु यः स मामेति पाण्डव॥५५॥

مت کرم کرن مت پرمو مد بھگتا سنگ ورجتا (۵۵) نِروَیراسر و بھوتیشو یا سا مام ایتی پانڈو

ترجمہ

ہے ارجن! جو پُرش صرف میرے ہی لئے (سب کچھ میرا سمجھا ہوا سمجھ - یگیہ - دان اور تپ وغیرہ سارے) کرموں کو کرنے والا ہے۔ (اور) جو میرے پراین ہے (مجھ کو ہی پرم گتی اور پرم آشرے مان کر میری پراپتی کے لیے سدا کوشش کرتا ہے) اور جو میرا بھگت ہے (میرے نام گن پربھاو وغیرہ کا کیرتن - منن اور پٹھن پاٹھن کے نشکام بھاو سے متواتر ابھیاس کرنے والا ہے - اور جو آسکتی (موہ) رہت ہے (استری پتر اور دھن وغیرہ تمام دنیوی چیزوں میں سنیہہ (لگاؤ) سے رہت ہے - اور سارے پرانیوں میں ویر بھاو سے رہت ہے (کسی سے دشمنی نہیں رکھتا) وہ گہری بھگتی والا پرش مجھ کو ہی پراپت ہوتا ہے - (۵۵)

دوہا

مم پراین - مت کرم - نر سنگ رہت ہے جوئے (۵۵) نر ویری وہ پُرش ہی پراپت مو کو ہوئے

تشریح — مطلب یہ کہ جو مجھے پرم مان کر میرے لئے اپنا کرتویہ پالن کرتا ہے - جو میرا بھگت ہے - جسے پھلوں میں موہ نہیں ہے - جو کسی کا دشمن نہیں ہے - جو اپنے کو دکھ دینے والے سے بھی ویر نہیں رکھتا - وہ مجھ ایشور کو پا جاتا ہے -

اور جو اپنے سوارتھ کے لئے کرم کرتا ہے مجھ میں بھگتی نہیں رکھتا - اپنے کٹنب یعنی استری - بچوں اور رشتہ داروں وغیرہ میں ہی موہ لگائے رہتا ہے - ہر کسی سے دشمنی مول لیتا ہے - ایسے آدمیوں کو بھگوان کبھی نہیں ملتے - بھگوان شنکر آچاریہ جی اس شلوک کو ساری گیتا کا سار کہتے ہیں - اور یہ ٹھیک بھی ہے -

(یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا وراٹ روپ درشن یوگ نامی گیارھواں ادھیائے ختم ہوا)
(بھیشم پرب میں ادھیائے پینتیس ختم)

گیارھویں ادھیائے کا خلاصہ

اس سے پہلے ادھیاؤں میں شری بھگوان نے ارجن کو آتما کے اوناشی ہونے سرشٹی اور سرشٹی کرتا یعنی خالق و مخلوق

کا باہمی تعلق - کشتر (فانی) اور اکشر (لافانی) کا گیان پرکرتی اور پرش کا بھید وغیرہ باتیں تفصیل کے ساتھ سمجھائی ہیں اور دسویں ادھیائے میں یہ سارا جگت ایشور مئے ہی ہے - یہ دکھلانے کے اپنی وبھوتیوں کا الگ الگ بیان کیا - اور آخر میں بتلایا - کہ یہ سمجھو - کہ میں اپنے ایک انش سے ہی سارے جگت کو پھیلائے ہوئے ہوں - اس لئے اس ادھیائے کے شروع میں ارجن کہتے ہیں - کہ آپ نے جو ادھیاتم گیان سنایا - اس سے میرا موہ تو دور ہو گیا ہے - مگر ہے یوگیشور! مجھے اپنا وہ پرم ایشوریہ روپ بھی دکھلائیے - جو آپ کی سمشٹی وبھوتی ہے - جس روپ سے پرے آپ کا کوئی روپ نہیں ہے اکھل برہمانڈ میں ویاپک پرماتما کا وہ اکھل برہمانڈ روپ دیکھنا کیا کوئی آسان بات ہے؟ یہ کہنا آسان ہے - کہ پرماتما سروویاپک ہے - مگر اس جگہ حاضر و ناظر پرماتما کے وشو روپ کو سامنے لا کر اس پر دھیان جمانا دویہ درشٹی (لطیف نظری) کے بغیر ناممکن ہی ہے - شری کرشن ارجن سے کہتے ہیں - کہ میں تمہیں وہ دویہ درشٹی دیتا ہوں - شری کرشن جی نے وہ دویہ درشٹی ارجن کو دی - اور ارجن نے اس سے بھگوان کا وراٹ روپ دیکھا -

یہ دویہ درشٹی کیا چیز ہے؟ اس کا سمجھنا بہت ہی مشکل کام ہے - کیونکہ وہ دنیوی نہیں - الوکک (روحانی) ہے دنیوی نگاہ تو یہ ہے - کہ ہم اپنی ان مادی آنکھوں سے جس چیز کو جس روپ میں دیکھتے ہیں - اس روپ کے پرے ہماری نگاہ نہیں جاتی - جتنی دور تک آنکھوں کی روشنی پڑتی ہے - اتنی دور تک ہی ہم دیکھ سکتے ہیں - ہم الگ الگ سب چیزوں کو الگ الگ اوقات میں ہی دیکھ سکتے ہیں - اور ان کی الگ الگ ہستی کا ہی درشن کر سکتے ہیں - یہ ہماری لوکک (مادی) درشٹی ہے اور الوکک (دویہ) درشٹی یہ ہے - کہ یہ سارے جسم جڑ چنگم پدارتھ ایک ساتھ ایک ہی وراٹ شریر کے روپ میں دکھائی دیتے ہیں جیسے کہ ارجن کو دکھائی دیئے - اننت آکاش میں قائم بیشمار تارا منڈل اور گرہ مالاؤں سے لے کر پاتال کے بھی پاتال تک جتنے دیو - اسر - یکش - کنر - پریت پشاچ - انسان - حیوان - پکشی - کرمی کیٹ اور پنچ مہابھوتوں کے علیحدہ علیحدہ یا مرکب جو جڑ پدارتھ ہیں - ان سب کو ایک ساتھ دیکھنا - ایک ساتھ اس

وراٹ پرش کے درشن

کرنا نہایت درلبھ ہے - ایسے درلبھ درشن ارجن کو ہوئے - اسی وراٹ شریر میں اس مہایدھ (مہابھارت) کا ماضی - حال اور مستقبل بھی اسے نظر آیا جس مہایدھ سے وہ پہلے پیچھے ہٹنا چاہتا تھا - بھگوان نے اپنا سمپورن وشو روپ دکھا کر ارجن سے کہا کہ میں کال ہوں - اور اس وقت لوک سنگھار کرنے کے لئے پرورت ہوا ہوں - یہ کہ کر ارجن کو یہ گیان کرا دیا - کہ یہ یدھ خود پرماتما ہی کرا رہے ہیں - اسے نہ کوئی روک سکتا ہے - اور نہ اپنی خواہش سے ہی کچھ کام ہو سکتا ہے - اگر کچھ کر سکتا ہے - تو یہی کہ اپنی مرضی کو بھگوان کی مرضی میں ملا دے - اس وراٹ روپ کا جو ذکر اس ادھیائے میں ہوا ہے - وہ اس کے نہایت ہی سندر شلوکوں کے بار بار پڑھنے سے ہی سمجھ میں آ سکتا ہے - اور کسی طرح سے نہیں - پرماتما کے وراٹ روپ کا یہ ورنن وہ سندر کاویہ (نظم) ہے جس کا آنند اس کے بار بار پاٹھ - منن اور دھیان سے ہی آ سکتا ہے - اور اس کا سمپورن آنند تو تبھی

ہو سکتا ہے۔ جب وہ دِویہ درشٹی (لطیف نظری) حاصل ہوا۔ جو ارجن کو حاصل ہوئی تھی۔ اس

دِویہ درشٹی کا راز

شری کرشن بھگوان بتلاتے ہیں۔ کہ وید پاٹھ سے۔ تپ سے۔ دان سے اور یگیہ سے یہ رُوپ کسی کو نہیں دکھائی دے سکتا۔ یعنی صرف ویدوں کی کچھ رچائیں روزانہ پڑھ لینے یا کسی طرح کے تپ کرنے یا اپنی جائیداد کا کچھ حصہ دان کر دینے سے یا اشومیدھ وغیرہ یگیہ کرنے سے یہ رُوپ نہیں دکھائی دے سکتا ہے۔

تب کس طرح سے کوئی اس رُوپ کو دیکھ سکتا ہے؟

اس کا ایک ہی سادھن ہے۔ اور وہ ہے۔ بھگوان کی اننیہ (گہری) بھگتی جس طرح کوئی پریمی (عاشق) اپنے پریم پاتر (معشوق) کو سب جگہ ڈھونڈھتا ہے۔ سب جگہ اسی کی صورت کا دھیان کرتا ہے۔ اسی طرح سب جگہ جو پرماتما کی ہی کھوج کرتا ہے۔ اور صرف اسی کا دھیان کرتا ہے۔ وہی اس وراٹ رُوپ کا درشن کر سکتا ہے۔ ایسی گہری بھگتی ہو۔ کہ جو کچھ کرم ہمارے ہاتھوں ہو۔ وہ بھگوان کی ہی نذر ہو۔ اور سب جگہ بھگوان کا ہی دھیان ہو۔ تو وہ دِویہ درشٹی حاصل ہو سکتی ہے۔ جس سے اس وراٹ رُوپ کے درشن ہوتے ہیں۔ اور بھگت اُس وراٹ رُوپ میں مل جاتا ہے۔

بارھواں ادھیائے ۱۲

بھگتی یوگ

وجہ تسمیہ

گیارھویں ادھیائے کے اخیر میں دِویہ درشٹی کا راز بتلاتے ہوئے جس گہری بھگتی کا اشارہ شری بھگوان نے کیا۔ اسی کا مفصل بیان اب اس ادھیائے میں ہوگا۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام بھگتی یوگ ہے۔

ایشور کی بھگتی ساکار رُوپ سے بھی کی جا سکتی ہے۔ اور نِراکار رُوپ سے بھی۔ مگر دسویں ادھیائے میں ساکار ایشور کا ہی بیان ہے۔ اس پر قدرتاً ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ساکار ایشور کا اُپاسک اور نِراکار کا اُپاسک۔ ان دونوں میں سریشٹ کون ہے؟ یہی سوال ارجن نے شری بھگوان سے کیا ہے۔

(अर्जुन उवाच)

एवं सतत युक्ता ये भक्ता स्त्वां पर्युपासते ॥
ये चाप्यक्षर मव्यक्तं तेषां के योगवित्तमाः॥१॥

(ارجن اُدواچ)

ایوم ستت یکتا یے بھگتاس توام پریو پاستے (۱) یے چاپی۔ اکھشرم اویکتم۔ تیشام کے یوگ وتما

ترجمہ

اس طرح بھگوان کے بچن سُنکر ارجن بولا۔ ہے من موہن! جو اننیہ پریمی بھگت جن اس مندرجہ بالا (دسویں و گیارھویں ادھیائے کے مطابق) متواتر آپ کے بھجن دھیان میں لگے رہتے ہیں۔ اور آپ سگن رُوپ پرمیشور کی بڑی شردھا سے اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور جو اوناشی۔ سچدانند گھن۔ نراکار کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ان دو طرح کے بھگتوں میں بہت اُوتم یوگ ویتا (یوگی) کون ہے؟

دوہا

اس پرکار جو یکت ہو بھجن کریں تو ایش (۱) یا اویکت اکھشر بھجیں یوگی کون وشیش؟

(شری بھگوان اوواچ)

(श्री॰ भ॰ उवाच)

मय्यावेश्य मनो येमां नित्ययुक्ता उपासते ॥

श्रद्धया परयोपेता स्ते मे युक्ततमा मता॥२॥

میئی۔ آویشیہ۔ منو یے مام نتیہ یکتا اُپاستے (۲) شردھیا پریو پیتاس تے مے یکت تمامتا

ترجمہ

اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری بھگوان بولے۔ ہے ارجن! (مجھ میں من کو ایکاگر کر کے متواتر میرے بھجن دھیان میں لگے ہوئے جو بھگت جن گہری شردھا سے مجھ سگن روپ پرماتما کا بھجن کرتے ہیں۔ وہ میرے نزدیک یوگیوں میں بہت اُوتم یوگی ہیں (۲)

دوہا

مجھ میں چت لگائے جو سدا یکت ہو بیر (۲) مم بھگتی میں رت رہے اُوتم یوگی دھیر (۲)

ये त्वक्षर मनिर्देश्यमव्यक्तं पर्युपासते ॥

सर्वत्रगमचिन्त्यं च कूटस्थमचलं ध्रुवं ॥३॥

संनियम्येन्द्रिय ग्रामं सर्वत्र सम बुद्धय: ॥

ते प्राप्नुवन्ति मामेव सर्वभूतहिते रता: ॥४॥

یے۔ تو۔ اکھشرم۔ انردیشیم۔ اویکتم۔ پریوپاستے (۳) سروترگم اچنتیم۔ چا کوٹستھم۔ اچلم۔ دھروم

سنیمیہ اندریا گرامم۔ سروتر سم بدھیاہ (۴) تے پراپنو ونتی مام ایو سرو بھوت ہتے رتا

ترجمہ

اور جو پرش سب اندریوں کو اچھی طرح بس میں کر کے من بدھی سے پرے سرو ویاپی۔ اکتھنیہ سروپ (بیان سے باہر) اور سدا ایک رس رہنے والے نتیہ۔ اچل۔ نراکار۔ اوناشی سچدانند گھن برہم کا متواتر ایکی بھاو (ستی لگن) سے دھیان کرتے ہوئے اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ سارے بھوتوں کی بھلائی میں لگے ہوئے اور سب میں سمان بھاو والے یوگی بھی مجھ کو ہی پراپت

منظور عام الیکٹرک پریس بیبیہ خبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام لالہ رام لال ورما پرنٹر اینڈ پبلشر و پروپرائٹر دفتر رسالہ ارتھ ملائی باغ لوہاری دروازہ

ہوتے ہیں۔ (۳۔۴)

دوہا

اچل اکھنڈ۔ اویکت کی کریں اُپاسنا جوئے (۳) ویاپک اوناشی اچنتیہ کو پوجیں نرجوئے

وِشیوں سے روک اندریاں سم درشٹی جو بیر (۴) سب کے ہت میں رت وہی مجھ کو پاویں دھیر

بس مجھے پراپت کرنے کے بارے میں تو دونوں برابر ہی ہیں۔ مگر

क्लेशोऽधिकतरस्तेषामव्यक्तासक्तचेतसाम् ॥

अव्यक्ता हि गतिर्दुःखं देहवद्भिरवाप्यते ॥५॥

کلیشو ادھک ترس تیشام۔ اویکت آسکت چیتسام (۵) اویکتا ہی گتی۔ دُکھم دیہہ وَدبھی راواپیہ تے

ترجمہ

ان سچدانند گھن نراکار برہم میں لگے ہوئے چت والے پُرشوں کے (سادھن میں) کلیش (محنت) زیادہ ہے۔ کیونکہ دیہہ ابھیمانیوں (دیہہ دھاریوں) کی پہنچ اویکت گتی تک دُکھ پُوروک (مشکل سے) ہوتی ہے۔ (۵) یعنی جب تک شریر میں ابھیمان رہتا ہے۔ تب تک شدھ سچدانند گھن نراکار برہم میں سِتھتی ہونا مشکل ہے۔

دوہا

پراویکت آسکت جن بھوگیں کشٹ انیک (۵) دیہہ دھاری کو ہے کٹھن یہ اویکت وِویک

تشریح

ویکت کے اُپاسک اچھے ہیں یا اویکت کے۔ یہ سوال تھا۔ اس کے جواب میں بھگوان نے پہلے اُپاسنا کی فضیلت بتلائی۔ اور کہا۔ کہ خواہ کوئی ویکت کی اُپاسنا کرے اور خواہ اویکت کی کرے۔ اچھا اُپاسک تو وہی ہے۔ جو پوری شردھا کے ساتھ گہری بھگتی سے اُپاسنا کرتا ہے۔ اویکت کی اُپاسنا بھی وہی ہے۔ جو اویکت کی۔ مگر اویکت کی اُپاسنا دیہہ دھاریوں کے لئے کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے۔ جسم وغیرہ سے جس انسان منقید ہے۔ وہ اپنی اس بندھن کی حالت میں اویکت کی کلپنا بھی نہیں کر سکتا۔ پھر ہمارا من جو ویکت (ساکار) ہے۔ اویکت کا انوبھو ہی کیسے کر سکتا ہے؟ اویکت کی اُپاسنا اویکت ہی پرتیکش انوبھو سے کر سکتا ہے۔ اس لئے اویکت یا نراکار کہہ دینے سے ہی نراکار برہم کی اُپاسنا نہیں ہو سکتی۔ اس ویکت (مادی) اسنسار کے پرے جو اویکت (غیر مادی) برہم ہے۔ اُپاسنا اُسی کی کرنی ہے۔ مگر سادھک کی حالت میں وہ اس ویکت وشو روپ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کی دیہہ کو دیکھ کر ہی اس کی آتما کو پرنام کر سکتا ہے۔ اسی طرح اس سنسار کے کثیف یا لطیف روپ کو دیکھ کر ہی اس کی آتما کی اُپاسنا کی جا سکتی ہے۔ اس سے اُپاسنا میں فضیلت کا مدار ویکت اویکت میں نہیں۔ بلکہ شردھا بھگتی کی زیادتی میں ہے اننیہ یوگ سے دھیان کرنا ہی سرشیشٹھ ہے اس کا بیان آگے کرتے ہیں۔

جو بیان سے باہر ہے۔ اس نراکار سروپ کا دھیان دھرنا۔ من کو اس میں ٹھہرانا بڑا مشکل ہے۔ اویکت بن کر ہی اویکت کا پانا آسان ہے۔ جب آتما دیہہ ابھیمان چھوڑ کر خود بھی اویکت ہو جاتا ہے۔ تب اویکت ہوا اُس اویکت کو ساکشات کر لیتا ہے۔ دیہہ ابھیمان کی موجودگی میں اس پر من ٹکانا بڑا مشکل ہے۔

ये तु सर्वाणि कर्माणि मयि सन्यस्य मत्पराः ॥
अनन्येनैव योगेन मां ध्यायन्त उपासते ॥६॥
तेषा महं समुद्धर्ता मृत्यु संसार सागरात् ॥
भवामि न चिरात्पार्थ मय्यावेशित चेतसाम् ॥७॥

یے تُو سروانی کرمانی مئی سنیئسیت پرا (۶) اننیین ایو یوگین - مام - دھیانت اُپاستے
تیشام اہم سمدھرتا مرتیو سنسار ساگرات (۷) بھوامی نچرات پارتھ مئی آویشیت چیتسام

ترجمہ

اور جو میرے پراین ہوئے بھگت جن سارے کرموں کو میرے ارپن کر کے مجھ سگن رُوپ پرمیشور کا ہی تیل کی دھار کی طرح اننیہ دھیان یوگ سے متواتر چنتن کرتے ہوئے بھجن کرتے ہیں (۶) ہے ارجن! اُن مجھ میں چت لگائے ہوئے پریمی بھگتوں کا میں بہت جلد مرتیو رُوپی سنسار ساگر سے اُدّھار کرتا ہوں (۷)

دوہا

مو ارپن کر کرم سب ۔ ار مو پراین ہوئے (۶) اننیہ یوگ سے کرت ہیں مم بھگتی نر جوئے
مجھ میں چت لگائے جو رہتے مم آدھار مرتیو رُوپ سنسار سے کرتا ہوں اُدھار

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय ॥
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥८॥

مئی ایو من آدھتسو - مئی بدّھیم نویشیا (۸) نوسشیسی مئی ایو - ات اُردھوم نہ سنشیاہ

ترجمہ

(اس لئے ہے ارجن تو) مجھ میں من کو لگا - اور مجھ میں ہی بُدھی کو لگا - اس کے بعد تو مجھ میں ہی نواس کرے گا - یعنی مجھ میں ہی مل جائے گا - اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے (۸)

دوہا

مجھ میں ہی من بُدھی کو کر کے ٹھہرائے دھیر (۸) مجھ میں ہی مل جاؤ گے رت کہوں میں بیر

اگر تجھ سے یہ نہیں ہو سکتا - تو اس سے آسان طریقہ سن

अथ चित्तं समाधातुं न शक्नोषि मयि स्थिरम् ॥
अभ्यास योगेन ततो मामिच्छाप्तुं धनंजय ॥९॥

اَتھ چِتم سمادھاتم نہ شکنوشی مئی ستھرم (۹) ابھیاس یوگین تتو مام اِچھاپتم دھننجے

ترجمہ - اگر تو من کو مجھ میں اچل (اچھی طرح قائم) نہیں کر سکتا - تو ہے ارجن! ابھیاس رُوپی یوگ کے ذریعے مجھے

اننیہ یوگ یعنی سب بکھیڑے چھوڑ کر صرف میری بھگتی کرتے ہوئے

پراپت کرنے کی کوشش کر (۹) یعنی مجھ میں چت لگانے کا ابھیاس کر

دوہا

مجھ میں من کو کر سکے۔ ٹھہر نہ یدی تو بیر (۹) تب تو یوگ ابھیاس سے مم پراپن ہو دھیر

تشریح اے ارجن! اگر سہج بھاو سے تیرا چت مجھ میں نہیں ٹھہرتا۔ تو کوئی چنتا یا فکر کی بات نہیں ہے۔ تو مجھ میں من لگا۔ جب جب تیرا من میری طرف سے ہٹنے لگے۔ تب تب.... اسے روک کر پھر مجھ میں لگا۔ اس طرح بار بار کے ابھیاس سے تیرا من بخوبی مجھ میں لگ جاویگا۔

अभ्यासेऽप्यसमर्थोऽसि मत्कर्मपरमो भव ॥

मदर्थमपि कर्माणि कुर्वन्सिद्धिमवाप्स्यसि ॥१०॥

ابھیاسے اپی اسمرتھو اسی۔ مت کرم پرمو بھو (۱۰) مدارتھم اپی کرمانی۔ کروِن۔ سدھم۔ اواپسیسی

ترجمہ

(اور اگر تو مندرجہ بالا طریقے سے) ابھیاس بھی نہیں کر سکتا۔ تو صرف میرے لئے کرم کرنے کا ہی آشرہ لے۔ اس طرح میرے لئے کرموں کو کرتا ہوا بھی تو میری پراپتی روپ سدھی کو ہی پراپت ہوگا (اس طرح بھی تو مجھے پراپت کرلے گا) (۱۰)

دوہا

اور اگر ابھیاس بھی کر نہ سکے اے بیر (۱۰) تو مم ہت شبھ کرم کر پاؤ سدھی دھیر

अथैतदप्यशक्तोऽसि कर्तुं मद्योगमाश्रितः ॥

सर्वकर्मफलत्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ॥११॥

اتھ ایتد اشکتو اسی۔ کرتم۔ مدیوگم آشرتاہ (۱۱) سرو کرم پھل تیاگم تتا کرو۔ یت آتم وان

ترجمہ

(اور) اگر اس کو بھی تو نہیں کر سکتا۔ تو جیتے ہوئے من والا (من کو جیت کر اور) میری پراپتی روپی یوگ کی شرن لے کر سب کرموں کے پھل کا میرے لئے تیاگ کر (۱۱)

دوہا

اور یدی نہ کر سکے یہ بھی تو من جیت (۱۱) یوگ یکت ہو کرم کا تیاگ کرو پھل میت

علہ۔ بھگوان کے نام اور گنوں کا شروَن۔ کیرتن۔ من اور سانس کے ذریعے جپ اور بھگوان کی پراپتی سمبندھی۔ دھارمک گرنتھوں کے سوادھیائے وغیرہ کرم۔ بھگوان کی پراپتی کے لئے بار بار کرنے کا نام ابھیاس ہے۔

علہ۔ سوارتھ کو تیاگ کر اور پرمیشور کو ہی پرم آشرے اور پرم گتی سمجھ کر نشکام پریم بھاو سے ستی اور پتی برتا استری کی طرح من، بانی اور جسم سے پرمیشور کے لئے ہی یگیہ۔ دان اور تپ وغیرہ سارے کرموں کے کرنے کا نام بھگوان کے لئے کرم کرنا ہے

تشریح دینی و دُنیوی جو کچھ بھی کام تو کرنا چاہتا ہے۔ بے شک کر۔ مگر ان میں بھاونا صرف یہ رکھ۔ کہ میں نے ایشور کی آگیا سے سب کام کرنے ہیں۔ پھل اچھا ہو یا بُرا۔ ملے یا نہ ملے۔ یہ پرمیشور کے آدھین ہے۔ اس طرح پھل کا بوجھ مجھ پر ڈال کر خود پھل کی خواہش کو ترک کر کے کرم کرتا ہوا تو میری کرپا سے کرتارتھ ہو جائے گا۔ کیونکہ اس پھل کے تیاگ کی بڑی مہما ہے۔

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते।
ध्यानात्कर्मफलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम्॥१२॥

شریاہی گیانم ابھیاسات۔ گیانات۔ دھیانم وششیتے (۱۲) دھیانات کرم پھل تیاگ۔ تیاگات شانتی اننترم

ترجمہ

(کیونکہ مرم یعنی اصلیت نہ جان کر کئے ہوئے ابھیاس سے گیان سریشٹ ہے اور خالی گیان سے مجھ پرمیشور کے سروپ کا دھیان سریشٹ ہے۔ اور دھیان سے بھی سب کرموں کے پھل کا میرے لئے تیاگ کرنا سریشٹ ہے۔ اور تیاگ سے فوراً ہی پرم شانتی مل جاتی ہے (۱۲)

دوہا

گیان بڑا ابھیاس سے بڑا گیان سے دھیان (۱۲) تا سو کرم پھل تیاگ بڑ۔ پُنہ شانتی مان

تشریح اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگرچہ بھگوان نے پچھلے شلوکوں میں کرم پھل تیاگ کو ایشور پراپتی کا سب سے آسان طریقہ بتلایا ہے۔ مگر صرف آسان ہونے سے یہ پہلے طریقوں سے گھٹیا نہیں ہے۔ بلکہ بڑا بھاری اور ضروری وسیلہ ایشور تک پہنچنے کا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے خالی ابھیاس کی نسبت شاستر کے ذریعے گیان حاصل کرنا اچھا ہے۔ مگر خالی شاستر کے ذریعے گیان لینے کی نسبت اس کو پریکٹس کرنے کے لئے دھیان بڑھ کر ہے۔ مگر کرم پھل کا تیاگ دھیان سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ تیاگ کے ارتھ ہیں۔ کامنا کا نہ ہونا۔ کامنا ہی سے چت میں ہلچل جاری رہتی ہے۔ جب یہ بند ہوئی۔ اپنے آپ شانتی مل جاتی ہے۔ اور آسانی سے برہم کا احساس ہونے لگتا ہے۔ جب ساری کامنائیں جو انسان کے دل میں رہتی ہیں۔ چھوٹ جاتی ہیں۔ تب مرت امرت ہو جاتا ہے۔ اور برہم کو پراپت ہوتا ہے۔

سچّی بھگتی کیا ہے؟

یہی کہ بھگت کا چت بھگوان کے چنتن میں لگ جائے۔ بھگوان کی طرف چت لگانے کا ابھیاس کرتے کرتے یہ حالت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر یہ ابھیاس ایشور پراین بُدھی سے کرم کرنے سے ہی ہوتا ہے۔ ایشور پراین بدھی سے کرم کرنا ایشور کی شرن لے کر من کو جیت کر سب کرموں کا پھل تیاگ کرنے سے ہوتا ہے۔ یہی شلوک ۶ سے شلوک ۱۱ تک کا مطلب ہے۔ اننیہ یوگ یا ایشور کی اننیہ بھگتی کیا ہے۔ اور یہ کیسے مکمل ہوتی ہے۔ یہی ۱۲ میں بتلایا ہے۔ شلوک ۹ سے شلوک ۱۱ تک جو اُپدیش ہے۔ اس کا بھاو یہی

ہے - کہ سب سے پہلے

ایشور کی شرن

لو۔ اس سے من کو جیت سکو گے ۔ اور تب کرموں کا پھل تیاگ کر سکو گے۔ جو انسان کرم کے پھل کا تیاگ کر سکتا ہے - وہ ایشور کے لئے کرم کر سکتا ہے ۔ اور جو ایشور کے لئے کرم کر سکتا ہے - اس کا چت ایشور میں لین ہو جاتا ہے - ایسا استھر چت ہونے سے بھگت بھگوان میں ہی واس کرتا ہے۔ شلوک ۱۲ میں یہی بات دوسرے ڈھنگ سے بتلائی ہے - ابھیاس سے گیان سریشٹ ہے - یعنی ابھیاس کا ہتیو یہ ہے - کہ پرکرتی پرش کے بھید کا گیان ہو - جس سے یوگی آتم سروپ کا دھیان کر سکے - اسی معنی میں اگیان سے دھیان افضل ہے - دھیان سے کرم پھل کا تیاگ بڑھ کر ہے - کیونکہ دھیان کا ہی پھل ہے کہ انسان وشے واسناؤں کو تیاگ سکتا ہے ۔ اور وشے واسناؤں کو جو تیاگ سکتا ہے - وہی سب سے بڑا بھگت ہے - اور اس کو شانتی حاصل ہو جاتی ہے ۔ ایسے سریشٹ پرش کے لکشن آگے بتلاتے ہیں -

بھگوان کا پیارا بھگت

अद्वेष्टा सर्व भूतानां मैत्रः करुण एव च ॥
निर्ममो निरहंकारः समदुःखसुखः क्षमी ॥१३॥
संतुष्टः सततं योगी यतात्मा दृढ़ निश्चयः ॥
मय्यर्पितमनो बुद्धिर्यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥१४॥

ادویشٹا سرو بھوتانام میترا ۔ کرون ایو چا (۱۳) نرمموزا ہنکار اسم دکھ سکھا کھشمی (۱۳)
سنتشٹا۔ ستتم یوگی ۔ یت آتما درڑھ نشچیا (۱۴) میّ آرپت منو بدھی ۔ یو مدبھگتاہ سامے پریہ

ترجمہ

(اس طرح شانتی کو پراپت ہوا جو پرش) سب بھوت پرانیوں میں دویش بھاو سے رہت ہے ۔ اور سوارتھ رہت سب کا متر (پریمی) اور سب پر دیالو ہے - جو ممتا اور اہنکار سے رہت اور سکھ دکھ کی پراپتی میں سمان (سکھ دکھ یکساں ماننے والا) اور کھشما وان ہے - یعنی اپرادھ کرنے والے کو بھی ابھے دینے والا ہے (۱۳) اور جو دھیان یوگ میں لگا ہوا لابھ ہانی دونو میں سنتشٹ ہے - جو من اور اندریوں سمیت جسم کو بس میں کئے ہوئے ہے ۔ اور مجھ میں پورے نشچے (شردھا) والا ہے ۔ وہ مجھ کو ارپن کئے ہوئے من اور بدھی والا میرا بھگت مجھ کو پیارا ہے (۱۳ و ۱۴)

دوہا

دویش رہت سب کا ہتو دیا پراین بیر (۱۳) اہنکار ممتا رہت سکھ دکھ میں سم دھیر (۱۳)

سنتشٹی یوگی سدا۔ آتم جِت ورڑھنِشچے (۱۴) مم ارپِت من بدھی جن بھگت پریہ مم دھیر

यस्मान्नोद्विजते लोको लोकान्नोद्विजते च यः।
हर्षामर्षभयोद्वेगैर्मुक्तो यः स च मे प्रियः॥१५॥

یسمان نو اُدوِجتے لوکو، لُکان نو اُدوِجتے چایہ (۱۵) ہرش امرش بھے ادویگئی رمکتو یاسا چامے پریا

ترجمہ

جس سے کوئی جیو (پرانی) دکھی نہیں ہوتا۔ اور جو خود بھی کسی جیو سے دکھی نہیں ہوتا۔ (جو کسی جیو کو نہیں ستاتا۔ اور نہ کسی جیو سے ستایا جاتا ہے) اور جو خوشی۔ حسد (غصہ) اور خوف وغیرہ جذبات سے رہت ہے۔ وہ بھگت مجھے پیارا ہے (۱۵)

دوہا

کاہو کو بھے دیت نہ۔ نہ بھے پاوت بیر (۱۵) تیاگی ہرش آمرش[۱] کا بھگت پریہ مم دھیر

अनपेक्षः शुचिर्दक्ष उदासीनो गतव्यथः।
सर्वारम्भपरित्यागी यो मद्भक्तः स मे प्रियः॥१६॥

ان پیکھشا۔ شچی۔ دکھش۔ اُداسین وگت ویتھا (۱۶) سروآرمبھ پری تیاگی۔ یو مد بھگتا سامے پریہ

ترجمہ

جو (شخص) کسی بات کی خواہش نہیں کرتا۔ جس کا جسم اور من شدھ ہو گیا ہے۔ جو ہوشیار (لگن والا کام کو شروع کر کے ختم کئے بغیر دم نہ لینے والا) پکشپات رہت اور دکھوں سے چھوٹا ہوا ہے۔ وہ سب آرمبھوں[۲] کا تیاگی میرا بھگت مجھے پیارا ہے (۱۶)

دوہا

نِراِچھا شدھ دکھش اُرو اداسین جو بیر (۱۶) تیاگی سروآرمبھ کا بھگت پریہ مم دھیر

यो न हृष्यति न द्वेष्टि न शोचति न काङ्क्षति।
शुभाशुभपरित्यागी भक्तिमान्यः स मे प्रियः॥१७॥

یو نہ ہرشتی نہ دویشٹی نہ شوچتی نہ کانکھشتی (۱۷) شبھ آشبھ پری تیاگی بھگتی مان یاسامے پریا

ترجمہ

جو اچھی دلپسند چیز کے ملنے پر) نہ کبھی خوش ہوتا ہے اور نہ (بری۔ ناپسند چیز کے ملنے پر) دکھی ہی ہوتا ہے۔ نہ کسی چیز (کے ملنے کی (اپنے لئے) خواہش کرتا ہے۔ بھلے اور برے کرموں کے پھل کو جس نے ترک کر دیا ہے۔ ایسا میری بھگتی والا پرش مجھ کو پیارا ہے (۱۷)

دوہا

ہرش کرے نہ دویش جو شوک نہ اچھا بیر (۱۷) تیاگے شُبھ اشُبھ جو بھگت پریہ مم دھیر

[۱] امرش یعنی حسد۔ دوسرے کی ترقی کو دیکھ کر جلنا۔

[۲] من۔ بانی اور جسم کے ذریعے پرلبدھ سے ہونے والے سمپورن سوبھاوک کرموں میں کرتاپن کے ابھیمان کا تیاگی سب آرمبھوں کا تیاگی کہلاتا ہے۔

تشریح

جس نے بھلے اور بُرے کرموں کے پھل کو تیاگ دیا ہے۔ یعنی پاپ اور پُن دونو کی حد سے پرے ہو گیا ہے۔ جو اپنا دھرم یا فرض سمجھ کر کرم کرتا ہے پاپ اور پُن کے خیال سے نہیں۔ وُہ بھگوان کا پیارا ہے۔

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ॥
शीतोष्ण सुख दुःखेषु समः सङ्ग विवर्जितः ॥१८॥
तुल्य निन्दा स्तुति मौनी संतुष्टो येन केनचित् ॥
अनिकेतः स्थिर मति र्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥१९॥

سماشترَو چا مترے چا تتھا مان آپمانیو (۱۸) شیت اوشن سُکھ دُکھیشو سماسنگ وِ ورجتا
تُلیہ نندا استتی رمَونی سنتشٹو یین کین چت (۱۹) انی کیتاہ ستھر متی ربھگتی مان مے پریو نرا

ترجمہ

اور جو پُرش) دُشمن اور دوست میں مان اور اپمان میں سمان بھاو والا ہے۔ اور سردی گرمی۔ سُکھ اور دُکھ وغیرہ دوندوں میں جو یکساں رہتا ہے۔ جو سنگ (سنسارک موہ مایا) سے رہت ہے۔ (۱۸) جو نندا اور استتی (تعریف و مذمت) کو یکساں جاننے والا اور مَونی (ایشور کے سروپ کا لگاتار منن کرنے والا) ہے۔ جس طرح سے بھی شریر کا نرباہ ہو جاوے۔ اسی میں سدا خوش رہتا ہے۔ اور گھر بار میں ممتا سے رہت ہے۔ وہ (پرمارتھ) میں ستھر بدھی والا پُرش مجھ کو پیارا ہے (۱۹)

دوہا

شترو مِتر سم اردو۔ مان اپمان سم بیر (۱۸) شیت اوشن سُکھ دُکھ سم سنگ رہت جو دھیر
مَونی نِندا استتی سم سنتوشی بیر (۱۹) تھر بدھی گرہ رہت جو بھگت پریہ مم دھیر

ये तु धर्म्यामृत मिदं यथोक्तं पर्युपासते ॥
श्रद्दधाना मत्परमा भक्तास्तेऽतीव मे प्रियाः ॥२०॥

یے تُو دھرمیا امرتم۔ اِدم یتھوکتم پریُپاسے (۲۰) شردھا نا مت پرما بھگت آستے اَتیو مے پریا

ترجمہ

اور جو میرے پرایَن[1] ہوئے شردھا[2] والے پُرش اس اوپر کہے ہوئے دھرم مئے امرت کا نشکام بھاو سے سیون کرتے ہیں وہ بھگت مجھے بہت ہی پیارے ہیں (۲۰)

دوہا

دھرم رُوپ امرت کریں پان سدا جو بیر (۲۰) شردھا سے بھرپور جن اتی پریہ مم دھیر

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا بھگتی یوگ نامی بارھواں ادھیائے ختم مہابھیشم پرب میں ادھیائے ۳۶ ختم

ع۱۔ یعنی مجھ کو ہی پرم آشرہ اور پرم گتی اور سب کا آتم رُوپ اور سب سے پرے پرم پوجیہ سمجھ کر شردھا پریم سے میری پراپتی میں لگے ہوئے۔

ع۲۔ وید شاستر مہاتما اور گورجنوں کے اور بھگوان کے بچنوں میں سچے وشواش کا نام شردھا ہے۔

بارہویں ادھیائے کا خلاصہ

دوسرے ادھیائے میں ستھر بدھی پرش (قایم العقل) کے جو لکشن بتلائے ہیں۔ وہی لکشن اس ادھیائے میں بھگت کے بتلائے ہیں۔ اس طرح ستھر بدھی پرش اور بھگت ایک ہی ہے۔ یہ درجہ (حالت) حاصل کرنے کے لئے پرمیشور پربھو کی ویکت (ساکار) اپاسنا کرنی چاہیئے۔ یعنی تمام وشو برہمانڈ میں اسی پر برہم کا درشن کرنا چاہیئے۔ اپنے نفع و نقصان کے خیال کو بالائے طاق رکھ کر سب پرانیوں کی بھلائی میں ہمیشہ لگے رہنا چاہیئے۔ یہی اس ادھیائے کا خلاصہ (مطلب) ہے

تیرھواں ادھیائے

کھشیتر کھشیتر گیہ وبھاگ یوگ

پچھلے ادھیائے میں برہم پرمیشور کی ویکت اپاسنا کے ذریعے پراپھگتی کی حالت حاصل کرنے کا اپدیش دیا۔ مگر ویکت اپاسنا پوری طرح سے کرنے کے لئے بھگوان کے اس ویکت روپ کو اچھی طرح سمجھنا ہوگا۔ ساتویں ادھیائے میں اسی لئے گیان وگیان یوگ بتلا کر وشو برہمانڈ اور وشو آتما کا باہمی تعلق ...... بتلایا۔ اور گیارھویں ادھیائے کے آخر تک اس وشو آتما کے ویکت روپ کا بیان کیا۔ مگر اس سے وشو برہمانڈ کا یعنی وشو آتما کے ویکت روپ کا پورا درشن نہیں ہوتا جب تک وشو آتما کی ستا سے پیدا ہونے والی اس جڑ روپ سرشٹی کے پیچھے سوکھشم شکتیوں کا درشن نہ ہو اس لئے اس ادھیائے میں پرکرتی کی سوکھشم شکتیوں کا ذکر ہوگا۔ کھشیتر یعنی یہ سارا برہمانڈ اور کھشیتر گیہ یعنی اس کی آتم بھوت شکتی ان دونو کا باہمی بھید دکھلاتے ہوئے اس کھشیتر یعنی سرشٹی کی اُتپتی کیسے ہوئی۔ یہ بتلانا ہے۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام کھشیتر کھشیتر گیہ وبھاگ یوگ ہے۔

(۲) پہلے چھ ادھیاؤں میں کرم پردھان۔ دوسرے چھ ادھیاؤں میں اپاسنا اور اب تیسرے چھ ادھیاؤں میں گیان پردھان شروع کرتے ہیں۔

(श्री भगवानुवाच)

इदं शरीरं कौन्तेय क्षेत्रमित्यभिधीयते ॥
एतद्यो वेत्ति तं प्राहुः क्षेत्रज्ञ इति तद्विदः ॥१॥

اِدَمُ شریرم کونتیے کھشیترم اِتی ابھی دھی تے (۱) ایتد یو ویتی تم پراہُو کھشیترگیہ اتی تدِوِدُو

ترجمہ

(اس کے بعد شری کرشن بھگوان پھر بولے) ہے کنتی نندن! یہ شریر ہی کھشیتر ہے۔ ایسے کہا جاتا ہے اور اس کو جو جانتا ہے اس کو تتو گیان کے جاننے والے گیانی جن کھشیترگیہ کہتے ہیں۔ (۱)

دوہا

کھشیتر ہے یہ شریر ہی کنتی نندن بیر (۱) جو اس کو جانے وہی کھشیترگیہ ہے دھیر

تشریح جیسے کھیت میں بوئے ہوئے بیجوں کا اُن کے مطابق پھل وقت پر پرگٹ ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس جسم میں بوئے ہوئے کرموں کے سنسکار روپی بیجوں کا پھل بھی پرگٹ ہوتا ہے۔ اسی لئے اس جسم کا نام کھشیتر (کھیت) کہا ہے۔ گویا ہمارا یہ جسم کرم روپی پھل کے بیجوں کا کھیت ہے۔ اس میں جو چیتن آتما ہے۔ وہ کھشیترگیہ کہلاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کا جاننے والا ہے

क्षेत्रज्ञं चापि मां विद्धि सर्व क्षेत्रेषु भारत ॥
क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोर्ज्ञानं यत्तज्ज्ञानं मतं मम ॥२॥

کھشیترگیم چا۔ اپی مام ودھی سرو کھشیتریشو بھارت (۲) کھشیتر کھشیترگیو۔ گیانم یت تت گیانم متم مم

ترجمہ

اور ہے ارجن! تو سب کھشیتروں میں کھشیترگیہ یعنی آتما بھی مجھ کو ہی جان۔ اور کھشیتر اور کھشیترگیہ کا یعنی وکار سہت پرکرتی اور پُرش کا جو گیان ہے۔ وہی میرے خیال میں گیان ہے۔ (۲)

ء اس تیرھویں ادھیائے میں جو مہابھارت کے سلسلے میں بھیشم پرب کا سینتیسواں ادھیائے ہے مہابھارت میں مندرجہ ذیل ایک شلوک آتا ہے

प्रकृतिं पुरुषं चैव क्षेत्रं क्षेत्रज्ञ मेव च ॥
एतद्वेदितुमिच्छामि ज्ञानं ज्ञेयं च केशव॥

(ارجن اوواچ)

پرکرتم پُرشم چیو۔ کھشیترم۔ کھشیترگیم ایو چا (۱) ایتد ویدتم اِچھامی گیانم گئے ام چا کیشوا

ترجمہ

ارجن نے پوچھا۔ ہے کیشو! میں پرکرتی۔ پُرش۔ کھشیتر کھشیترگیہ۔ گیان اور گئے کو جاننا چاہتا ہوں (۱)

دوہا

کھشیتر کھشیترگیہ پُرش اُرو پرکرتی کا گیان (۱) گئے اُرو گیانا سہت جو وچیے اَے بھگوان

مطلب یہ کہ یہ شلوک صرف مہابھارت میں ہے۔ شریمد بھگوت گیتا شنکر بھاشیہ۔ رامانج۔ شریدھر۔ نیل کنٹھ وغیرہ کسی بھی گیتا کے بھاشیہ میں یہ شلوک نہیں ملتا۔ چونکہ یہ تفسیر مہابھارت کے سلسلے میں ہے۔ اس لئے حاشیہ میں اس شلوک کو درج کر دیا گیا ہے۔ (پرمارتھی)

دوہا

بھارت سرو کھشیتر میں کھشیترگیہ مجھے ہے جان (۲) کھشیتر کھشیترگیہ گیان ہے مورمتی میں گیان۔

तत्क्षेत्रं यच्च यादृक्च यद्विकारि यतश्च यत् ॥
स च यो यत्प्रभावश्च तत्समासेन मे शृणु ॥३॥

تت کھشیترم یت چا۔ چادرک چا۔ ید وکاری یت چا یت (۳) سا چا یت پربھاوا۔ چا تت سماسین مے شرنو

ترجمہ

(اس لئے) وہ کھشیتر جو ہے اور جیسا ہے اور جن وکاروں والا ہے اور جس کارن سے جو ہوا ہے۔ اور وہ کھشیترگیہ بھی جو ہے اور جس پربھاو والا ہے۔ وہ سب اختصار سے تو مجھ سے سُن (۳)

دوہا

کھشیتر کیا کیسے اور کس سے ہووے بیر (۳) کھشیترگیہ کیا؟ یہ سبھی اب مجھ سے سُن دھیر

ऋषिभिर्बहुधा गीतं छन्दोभिर्विविधैः पृथक् ॥
ब्रह्मसूत्रपदैश्चैव हेतुमद्भिर्विनिश्चितैः ॥४॥

رشی بھر بہودھا گیتم۔ چھندو بھر وودھی پرتھک (۴) برہم سوتر پدئی چا ایو ہیتم دی بھی۔ ونشچتئی

ترجمہ

رشیوں نے بہت پرکار سے اُسے کہا ہے (سمجھایا ہے) اور بہت طرح کے وید منتروں نے الگ الگ کر کے گایا ہے۔ اور اچھی طرح سے نِشچے کر کے لکھے ہوئے یکتی یُکت (مدلّل) برہم سوتروں میں بھی کئی طرح سے ورنن کیا گیا ہے (۴)

دوہا

رشیوں نے گایا اُسے بھن بھن چھندوں ماہیں (۴) بہو پرکار سے ہے کہا برہم سوتروں ماہیں

کھشیتر کا سروپ

महाभूतान्यहंकारो बुद्धिरव्यक्तमेव च ॥
इन्द्रियाणि दशैकं च पञ्च चेन्द्रियगोचराः ॥५॥
इच्छा द्वेषः सुखं दुःखं संघातश्चेतना धृतिः ॥
एतत्क्षेत्रं समासेन सविकारमुदाहृतम् ॥६॥

مہابھوتانی۔ اہنکارو۔ بُدھی۔ اویکتم ایو چا (۵) اندریانی دش ایکم چا۔ پنچ چا اندریہ گوچرا
اِچھا دویشاہ۔ سکھم۔ دکھم سنگھاتاہ چیتنا۔ دھرتی (۶) ایتت کھشیترم سماسین۔ سوکارم اُداہرتم

ترجمہ

پانچ مہابھوت (پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ آکاش) اہنکار۔ بدھی اور مول پرکرتی۔ دس اندریاں (پانچ کرم اندریاں اور پانچ گیان اندریاں) ایک من اور پانچ اندریوں کے وشے (شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس اور گندھ) (۵) اور اچھا۔ دویش۔ سکھ اور دکھ سنگھات (ستھول دیہہ جسم) اور چیتنا (چت کی پرورتی) اور دھرتی۔ انہیں کے مجموعے کو وکار سہت کھشیتر کہتے ہیں (۵-۶)

دوہا

مہابھوت بدھی اور۔ اہنکار۔ اویکت (۵) دش اندریاں پانچوں وشے اور ایک ہے چت
سکھ دکھ اچھا دویش تن دھرتی چیتنا بیر (۶) کھشیتر یہ سوکار ہے۔ سنکشیپ سے دھیر

گیان کیا ہے؟

اب جس سے کھشیترج جانا جاتا ہے وہ گیان کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

अमानित्व मदम्भित्वमहिंसा क्षान्तिरार्जवम् ॥
आचार्योपासनं शौचं स्थैर्य मात्म विनिग्रहः॥७॥
इन्द्रियार्थेषु वैराग्य मनहंकार एव च ॥
जन्म मृत्यु जरा व्याधि दुःख दोषानुदर्शनम्॥८॥
असक्तिरनभिष्वङ्गः पुत्र दार गृहादिषु ॥
नित्यं च सम चित्तत्वमिष्टानिष्टोपपत्तिषु॥९॥
मयि चानन्य योगेन भक्तिरव्यभिचारिणी ॥
विविक्त देश सेवत्व मरतिर्जन संसदि ॥१०॥
अध्यात्म ज्ञान नित्यत्वं तत्व ज्ञानार्थ दर्शनम् ॥
एतज्ज्ञानमिति प्रोक्त मज्ञानं यदतोऽन्यथा ॥११॥

امانتوم۔ ادمبھتوم۔ اہنسا۔ کھشانتی آرجوم (۷) آچاریو اپاسنم۔ شوچم۔ ستھیریم۔ آتم ونگرہا
اندریارتھیشو۔ ویراگیم۔ اہنکار۔ ایو چا (۸) جنم مرتیو جرا ویادھی۔ دکھ دوش انودرشنم
اسکتی۔ انبھشونگا۔ پتر دارا گرہ آدی شو (۹) نتیم چا سم چت تتوم۔ اشٹ انشٹ اپ پتیشو
مئی چا اننیہ یوگین۔ بھگتی ر۔ اوبھیچارنی (۱۰) وِوکت دیش سیوتوم ارتی جن سنسدی
ادھیاتم گیان نتیہ توم۔ تتو گیان ارتھ درشنم (۱۱) ایت گیانم اتی پروکتم۔ اگیانم یت انتھا

ترجمہ

(اور ہے ارجن!) اپنی سریشٹتا (عزت بڑائی) کی خواہش نہ رکھنا۔ دھرم کا جھوٹا سوانگ نہ رچنا (ریاکاری نہ کرنا)۔ پرائی

ہا ن کو کسی طرح سے بھی دکھ نہ دینا ۔ دوسروں کے قصوروں کو معاف کرنا ۔ سب سے سچا سلوک کرنا ۔ من ۔ بانی کی سرلتا ۔ گورو کی سیوا کرنا ۔ اندر باہر سے شدھ رہنا ۔ بھلے کاموں سے منہ نہ موڑنا ۔ اپنے من کو ستھر رکھنا ۔ اندریوں کے وشیوں میں ویراگ ۔ اہنکار کا ہونا اور جنم مرن بڑھاپا اور روگ وغیرہ میں دکھ دوشوں کا بار بار وچار کرنا (۸) پتر ۔ استری ۔ گھر اور دھن وغیرہ میں آسکتی یعنی موہ کا نہ ہونا ۔ کرم پھل میں ممتا کا نہ ہونا اور اشٹ انشٹ (بھلے برے) کی پراپتی میں سدا ہی چت کا سم (یکساں رہنا) یعنی من کے موافق یا مخالف کسی بات کے ہونے پر ہرش شوک وغیرہ وکاروں کا نہ ہونا ۔ مجھ پرمیشور میں ایکی بھاو دگھری شردھا سے دھیان یوگ کے ذریعے اوبھچارنی (نہ بدلنے والی) بھگتی ہونا اور ایکانت اور شدھ دیش میں رہنے کا سوبھاو اور وشے واسناؤں میں پھنسے ہوئے لوگوں میں پریم (رغبت) کا نہ ہونا (۱۰) ادھیاتم (آتما کے) گیان میں سدا لگے رہنا اور تتو گیان کے پھل پرماتما کو سب جگہ دیکھنا ۔ یہ سب تو گیان ہے ۔ اور جو اس کے خلاف ہے ۔ وہ اگیان ہے (۷-۱۱)

دوہا

اہنسا کھشما ارو سرلتا ۔ مان دمبھ سے ہت (۷) گورو سیوا ارو شدھتا آتم نگرہ سہت (۷)
وشیوں سے ویراگ ارو اہنکار نہ ہوئے (۸) جنم مرن جرا روگ میں لکھے دوش نہ ہوئے
سنگ ارو ممتا رہت ہو دارا ۔ ست گرہ ماہیں (۹) چت کو رکھنا سم سدا اشٹ انشٹ کے ماہیں
مجھ میں سچے بھاو سے اننیہ بھگتی کر بیر (۱۰) کرنا واس ایکانت میں دشٹوں سے بچ وغیر
رہنا آتم گیان ارو تتو گیان میں لین (۱۱) گیان یہی اگیان ہے اور سبھی پروین

تشریح

مندرجہ بالا میں سادھنوں کی تشریح حسب ذیل ہے ۔

۱۔ امانتو ہم ۔ مان ۔ بڑائی ۔ عزت ۔ ناموری وغیرہ کی چاہ نہ ہونا ۔
۲۔ دمبھ نہ کرنا ۔ یعنی دھرم کا جھوٹا سوانگ نہ رچنا ۔ دکھاوے کا جپ تپ پوجا اور بھگتی نہ کرنا ۔
۳۔ اہنسا ۔ کسی جیو کو نہ مارنا نہ دکھ دینا ۔ من میں بھی کسی کا برا نہ سوچنا ۔
۴۔ کھشما بھاو ۔ دوسروں سے دکھ یا تکلیف ہونے پر بھی ناراض نہ ہونا ۔
۵۔ سرل سوبھاو ۔ جو دل میں ہو ۔ اسے ہی باہر کر دینا ۔ چھل کپٹ نہ رکھنا
۶۔ گورو سیوا ۔ برہم ودیا سکھانے والے گورو کی تن من اور دھن سے سیوا کرنا ۔

ع۱ صرف ایک سرو شکتیمان پرمیشور کو ہی اپنا سوامی مانتے ہوئے سوارتھ اور ابھیمان کا تیاگ کر کے شردھا اور بھگتی سے اور پریم سے بھگوان کا نرنتر چنتن کرنا یہ اوبھچارنی بھگتی ہے ۔

ع۲ جس گیان کے ذریعے آتما اور انتما رجڑا کا گیان ہوتا ہے ۔ اس گیان کا نام ادھیاتم گیان ہے ۔

ع۳ شلوک ۷ سے گیارہ تک جو یہ بیس سادھن کہے ہیں ۔ یہ تتو گیان کی پراپتی کا سادھن ہونے سے گیان کہلاتے ہیں ع۴ مندرجہ بالا گیان کے سادھنوں کے برخلاف جو مان ۔ دمبھ ۔ ہنسا وغیرہ ہیں ۔ وہ اگیان کے بڑھانے والے ہونے سے اگیان نام سے کہے گئے ہیں ۔

۷ شوچ ۔ یعنی پوترتا دو طرح کی ہوتی ہے ۔ بیرونی اور اندرونی ۔ جل اور مٹی سے جسم کی شدھی کرنا ۔ بیرونی اور وشیوں میں دوش دکھا کر من کو راگ دویش وغیرہ سے پاک رکھنا ۔ اندرونی شوچ کہلاتا ہے ۔

۸ ۔ ستھرتا ۔ سب طرف سے من ہٹا کر صرف پرمارتھ میں ہی لگا دینا ۔ بار بار روکاوٹیں اور مصیبتیں آنے پر بھی پرمارتھ کی راہ پر ڈٹے رہنا ۔

۹ ۔ آتم نگرہ ۔ جسم اور من کا سوبھاو ہے ۔ کہ وہ سب طرف جاتے ہیں ۔ انہیں سب طرف سے ہٹا کر پرمارتھ کی راہ پر لگانے کو آتم نگرہ کہتے ہیں ۔

۱۰ ۔ اندریوں کے وشیوں میں ویراگیہ ۔ اس لوک اور پرلوک کے سارے بھوگوں میں آسکتی یعنی موہ کا تیاگ

۱۱ ۔ اہنکار ۔ غرور ۔ تکبر اور گھمنڈ وغیرہ کا نہ ہونا

۱۲ ۔ ا ۔ جنم ۔ ماں کے پیٹ میں نو مہینے تک رہنا اور پھر باہر نکلنا ۔

ب ۔ مرتیو ۔ جسم کے چھوڑنے کے وقت مرم ستھان میں چھیدنے کی سی پیڑا ہونا

ج ۔ بڑھاپا ۔ جس عمر میں بدھی مند ہو جاوے ۔ اعضا ڈھیلے پڑ جائیں ۔ اور گھر بار کے لوگ انادر اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں ۔ اس حالت کا نام بڑھاپا ہے ۔

۱۳ ۔ روگ ۔ بخار ۔ کھانسی ۔ بدہضمی وغیرہ بیماریاں جو جسم کو بہت دکھ دیتی ہیں ۔

ا ۔ دکھ ۔ من بھاتی چیز کی جدائی ۔ اور بری (ناپسند) چیز کے ملاپ سے جو چت میں افراتفری ہوتی ہے ! اسکا نام دکھ ہے

جنم مرن ۔ بڑھاپا اور روگ کے دوشوں کو بار بار وچارنا یہ ہے ۔ کہ جنم کے وقت نو مہینے ماں کے پیٹ میں رہنا ۔ پھر خوب سکڑ کر چھوٹی راہ سے نکلنا ۔ ماں کے پیٹ میں رہتے وقت مل موتر رکت وغیرہ میں رہنا ۔ اور وہاں کے مل کے کیڑوں سے کاٹا جانا ۔ اور ماتا کی جٹھر اگنی سے جلنا وغیرہ اسی طرح موت کے وقت ساری نسوں کا کھنچاؤ ہونا ۔ مرم ستھانوں میں بچھوؤں کے کاٹنے کی طرح درد ہونا ۔ اوپر کا سانس چلنا ۔ بھاری تکلیف ہونے کی وجہ سے بیہوشی ہونا ۔ بیہوشی میں پڑے ہوئے ہی مل موتر نکل جانا وغیرہ دکھوں پر وچار کرنا چاہیئے ۔ اس طرح بڑھاپے میں جسم کا کمزور ہو جانا ۔ آنکھوں سے دکھائی نہ دینا ۔ کانوں سے سنائی نہ دینا ۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ کا نکما ہو جانا ۔ سانس چڑھنا ۔ اٹھنے کی کوشش کرنا اور گر پڑنا جسم کا کانپنا ۔ بھوک کم ہو جانا ۔ ہر دم کھانسی کے مارے کھوں کھوں کرنا ۔ گھر کے لوگوں کا انادر کرنا وغیرہ دوشوں کا وچار کرنا چاہیئے ۔ اس طرح روگوں میں دکھ پانا اور دکھوں سے جو جلن ہوتی ہے ۔ اس پر وچار کرنا ۔ ان سب باتوں پر بار بار وچار کرنے سے ویراگیہ ہو جاتا ہے ۔ تب انسان پرمارتھ کی طرف رجوع کرتا ہے (۱۳ دلہ) آسکتی وممتا کا ابھاو یہ چیز میری ہے ۔ ایسا سمجھ کر کسی چیز میں پریتی نہ رکھنا ۔ استری ۔ دھن ۔ بیٹا ۔ نوکر ۔ محل و مکان وغیرہ سے من کو الگ رکھنا

(۱۵) اشٹ انشٹ ۔ اچھی اور پیاری چیز کے ملنے پر خوش نہ ہونا ۔ اور بری اور ناپسند چیز کے ملنے پر دکھی نہ ہونا ۔ یہ چت کی یکسوئی بھی گیان کو بڑھاتی ہے ۔

(۱۶) بھگوان میں بھگتی ۔ ستھر اور اٹل من سے بھگوان میں بھگتی رکھنا ۔ کسی بھی حالت میں کسی بھی وجہ سے بھگوت بھگتی سے

بیکھ نہ بچھنا - اور بھگوان کو ہی اپنی پرم گتی سمجھنا -

(۱۷) ایکانت سیون - جہاں سانپ چیتے اور چوروں وغیرہ کا ڈر نہ ہو - جہاں کسی طرح کی جھنجھٹ نہ ہو - ایسے ندی کے کنارے - یا بن میں اکیلے رہنا - کیونکہ آتما کا دھیان ایکانت میں اچھا ہوتا ہے

(۱۸) ڈاکوؤں اور رہزنوں - جوئے بازوں - رنڈی بازوں وغیرہ برے آدمیوں سے ہمیشہ الگ رہنا

(۱۹) سدا مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا - جس سے گیان کی بردھی ہوتی ہے -

(۲۰) - پرماتما کے ست چت - آنند سروپ کا بار بار من میں وچار کرنا -

گیے یعنی برہم کا سروپ

ज्ञेयं यत्तत्प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वामृतमश्नुते ॥
अनादिमत्परं ब्रह्म न सत्तन्नासदुच्यते ॥१२॥

گیے ام یت تت پردکھشیامی یت گیاتوا امرت اشنوتے (۱۲) انادی مت پرم برہم نہ ست نہ اسد اوچیہ تے

ترجمہ

اور ہے ارجن جو جاننے کے یوگیہ ہے جس کو جان کر انسان پرم آنند کو پراپت ہوتا ہے - اس کو اچھی طرح کہوں گا - وہ آدی رہت (انادی) پرم برہم (کہنے سننے کا مضمون نہ ہونے سے) نہ ست (کہا جاتا ہے) اور نہ است ہی کہا جاتا ہے (۱۲)

دوہا

کہوں سوئی جو گیے ہے ملے موکش جہیہ جان (۱۲) نہ وہ ست است ہے - اُسے انادی مان

تشریح برہم کا شدھ (حقیقی) سروپ کیا ہے - یہ کہنے میں زبان گنگ ہے - وہ ست است کچھ نہیں کہ سکتی - جو من کی بھی پہنچ سے بہت پرے ہے - اسے بانی کیا کہے گی ؟ وہ برہم (کھشیتر گیہ) سارے وشؤیں ویاپک ہے اسلئے

सर्वतः पाणिपादं तत्सर्वतोऽक्षिशिरोमुखम् ॥
सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥१३॥

سروتہ پانی پادم - تت سروتو - اکھشی - شرو - مکھم (۱۳) سروتہ شرتی مت لوکے - سروم - آورتیہ تشٹھتی

ترجمہ

اس پرم برہم کے سب طرف ہاتھ اور پاؤں ہیں - اس کے سب طرف آنکھیں سر اور مکھ ہیں - سب طرف اس کے کان ہیں اور وہ سنسار میں سب کو ویاپت (گھیرے) ہوئے ہے (۱۳)

دوہا

ہر جا کر پد ہر جگہ آنکھیں سر مکھ پیر (۱۳) ہر جا اس کے شروتر ہیں سب گھٹ میں وہ دھیر

تشریح یہاں ہاتھ پاؤں النکار کے طور پر کہے ہیں ۔ مطلب یہ کہ اس کی رکھشا کا ہاتھ ہر جگہ ہے ۔ اس کی پہنچ سب جگہ ہے وہ ہر ایک پر نگاہ رکھتا ہے ۔ اور ہر ایک کی بات سنتا ہے ۔ اس کا سُندر مُکھ سُندر رُوپ ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے وہ سب جگہ حاظر ناظر اور ہمہ گیر ہے ۔ پھر وہ پرماتما

सर्वेन्द्रिय गुणाभासं सर्वेन्द्रिय विवर्जितम्॥
असक्तं सर्वभृच्चैव निर्गुणं गुणभोक्तृ च॥१४॥

سروِیندریا گُنا بھاسم ۔ سروِیندریا وِورجتم (۱۴) اسکتم سروبھرت ۔ چا ۔ ایو ۔ نرگُنم ۔ گُن بھوکتری چا

ترجمہ

سمپورن اندریوں کے وشیوں کو جاننے والا ہے (مگر حقیقت میں) سب اندریوں سے رہت ہے اور آسکتی رہت اور گُنوں سے اتیت (بالاتر) ہوا بھی اپنی یوگ مایا سے سب کو دھارن پوشن کرنے والا اور گُنوں کا بھوگنے والا ہے (۱۴)

دوہا

سرب اندریہ گُن سہت اُرو ۔ سرب اِندریہ رہت (۱۴) اور گُن آتیت گُن بھوگتا اور اُسکتی رہت

پھر وہ پرماتما کیسا ہے ؟

बहिरन्तश्च भूतानामचरं चरमेव च ।
सूक्ष्मत्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चान्तिके च तत्॥१५॥

بہی ۔ انتہ چا ۔ بھوتانام ۔ اچرم ۔ چرم ۔ ایو چا
سوکھشم تُوات ۔ تت ۔ اوِگیئے ام ۔ دُور ستھم چا انتکے چا تت (۱۵)

ترجمہ

(اور وہ پرماتما) چر اچر سب بھوت پرانیوں کے باہر اندر بھرپور ہے اور چر اور اچر رُوپ بھی وہی ہے ۔ وہ سوکھشم ہونے سے جاننے میں نہیں آتا اور بہت ہی نزدیک اور بہت ہی دُور بھی وہی ہے ۔ (۱۵)

دوہا

باہر بھیتر ہے وہی چر اچر وہ بیر (۱۵) ۔ وِدشٹی اگوچر ۔ سوکھشم ۔ نکٹ دُور وہ دھیر

अविभक्तं च भूतेषु विभक्तमिव च स्थितम्॥
भूतभर्तृ च तज्ज्ञेयं ग्रसिष्णु प्रभविष्णु च॥१६॥

ع۱ جیسے سورج کی کرنوں میں ٹھیرا ہوا پانی سوکھشم ہونے سے سادھارن آدمیوں کے جاننے میں نہیں آتا ۔ ویسے ہی سرو ویاپی پرماتما بھی سوکھشم ہونے سے معمولی آدمیوں کے جاننے میں نہیں آتا ع۲ ۔ پرماتما سب جگہ بھرپور اور سب کا آتما ہونے کی وجہ سے بہت ہی نزدیک ہے ع۳ اور شردھا رہت اگیانی پرشوں کے لئے نہ جاننے کی وجہ سے وہ بہت دُور بھی ہے

ادی بھگتم چا بھوتیشو۔ وِبھکتم اِو چا استھتم (۱۶) بھوت بھرتری چا تت گئے ام۔ گرِسنشنو پربھوشنو چا

ترجمہ

وہ پربھو ادی بھگت یعنی ایک ہے (اس کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے) پھر بھی وہ آکاش کی طرح سب چراچر پرانیوں کے اندر الگ[1] الگ (منقسم) ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔ وہی جاننے یوگیہ پرماتما ہی وشنو روپ سے سب بھوتوں کا دھارن پوشن کرنے والا اور رُدر روپ سے فنا کرنے والا اور برہما روپ سے سب کا پیدا کرنے والا ہے (۱۶)

دوہا

سب بھوتوں میں ایک رس بٹا ہوا ہے ایش دھارک اُتپادک اُرو ناشک گئے جگدیش

ज्योतिषामपि तज्ज्योतिस्तमसः परमुच्यते ॥
ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य विष्ठितम् ॥१७॥

جیوتی شام۔ اپی۔ تت جیوتی تمسہ پرم اُچیہ تے (۱۷) گیانم گئے ام۔ گیان۔ گمیم۔ ہردی سروسیہ وشٹھتم

ترجمہ

(اور) وہ برہم جیوتیوں کا بھی جیوتی۔ مایا (تاریکی) سے بہت ہی پرے کہا جاتا ہے۔ پھر وہ پرماتما بودھ سروپ اور جاننے کے یوگیہ ہے۔ اور تتو گیان (گیان کے مندرجہ بالا بیس[2] سادھنوں) سے پراپت ہونے والا اور سب کے ہردے میں واس کرتا ہے۔ (۱۷)

دوہا

جیوتیوں کی جیوتی پرے تم سے اُس کو جان گئے سکل ہردے بست گیان گمیہ اُرو گیان

इति क्षेत्रं तथा ज्ञानं ज्ञेयं चोक्तं समासतः ॥
मद्भक्त एतद्विज्ञाय मद्भावायोपपद्यते ॥१८॥

اِتی کھشیترم تتھا گیانم گئے ام۔ چا اُکتم۔ سماستا (۱۸) مد بھگتا ایتد وِگیائے مدبھاوائے اُپ پدیہ تے

ترجمہ

(ہے ارجن!) یہ کھشیتر اور گیان اور گئے (جاننے یوگیہ پرماتما) کا سروپ اختصار سے کہا گیا ہے۔ اس کو تتو سے جان کر میرا بھگت میرے سروپ کو پراپت ہوتا ہے (یعنی مجھ میں مل جاتا ہے) (۱۸)

دوہا

کہا ہی سنکھشیپ سے کھشیتر سُ گئے اُرو گیان (۱۸) مور بھگت یہ جان کر مم پراپت ہو جان

---

[1] جیسے نبھا آکاش غیر منقسم شدہ ہو کر بھی گھڑوں میں الگ الگ کی مانند پرتیت ہوتا ہے۔ ویسے ہی پرماتما سب بھوتوں میں ایک روپ سے بھرپور ہو کر بھی الگ الگ کی طرح پرتیت ہوتا ہے۔

[2] شلوک ۵ و ۶ میں وِکار سہت کھشیتر کا سروپ کہا ہے [3] شلوک ۷ سے گیارہ تک گیان یعنی گیان کا سادھن کہا ہے۔ [4] شلوک ۱۲ سے ۱۷ تک گئے یعنی کھشیترج کا سروپ کہا گیا ہے

پرکرتی اور پرش

प्रकृतिं पुरुषं चैव विद्ध्यनादी उभावपि ॥
विकारांश्च गुणांश्चैव विद्धि प्रकृतिसंभवान् ॥१९॥

پرکرتم پرشم چا ایو ۔ ودھی ۔ انادی ابھاوپی (۱۹) وکاران چاگنان چا ایو ۔ ودھی پرکرتم سمبھوان

ترجمہ

پرکرتی یعنی ترگن مئی میری مایا اور پرش یعنی جیو آتما ۔ ان دونو کو تو انادی جان اور راگ دویش دیغرہ وکاروں کو اور ترگن آتمک (تینوں گنوں والے) سارے پدارتھوں کو بھی پرکرتی سے ہی پیدا ہوا جان (۱۹)

دوہا

پرکرتی ارو پرش یہ جان انادی دوئے (۱۹) وکار ارو گن کی پرکرتی سے اُتپتی ہوئے

कार्यकरणकर्तृत्वे हेतुः प्रकृतिरुच्यते ॥
पुरुषः सुखदुःखानां भोक्तृत्वे हेतुरुच्यते ॥२०॥

کاریہ کرن کرترتوے ۔ ہیتو پرکرتی اُدچیہ تے (۲۰) پرشا سکھ دُکھانام ۔ بھوکتری توے ہیتو اُدچیہ تے

ترجمہ

کاریہ[1] اور کرن[2] کے پیدا کرنے میں ہیتو پرکرتی کہی جاتی ہے اور پرش (جیو آتما) سکھ دکھ کے بھوگنے میں ہیتو کہا جاتا ہے (مطلب یہ کہ پرکرتی سے پیدا ہوئے اس شریر میں جیو آتما سکھ دکھ کے بھوگنے والا ہے) (۲۰)

دوہا

ہیتو کاریہ کرن میں پرکرتی ہے بیر (۲۰) سکھ دکھ بھوگے جیو یہ کہیں گیانی دھیر

पुरुषः प्रकृतिस्थो हि भुङ्क्ते प्रकृतिजान्गुणान् ॥
कारणं गुणसङ्गोऽस्य सदसद्योनिजन्मसु ॥२१॥

پرشاہ پرکرتی ستھوہی بھنکتے پرکرتی جان گنان (۲۱) کارنم گن سنگو اسیہ ۔ سد اسد یونی جنمسو (۲۱)

ترجمہ

پرکرتی[3] میں ستھت (رہتا ہوا) پرش ہی پرکرتی سے پیدا ہوئے تینوں گنوں والے سب پدارتھوں کو بھوگتا ہے (اور ان گنوں

ع[1] آکاش ۔ وایو ۔ اگنی ۔ جل ۔ پرتھوی یہ پنچ مہا بھوت ہیں جن کے شبد ۔ سپرش ۔ روپ ۔ رس ۔ گندھ یہ پانچ کاریہ ہیں ع[2] ۔ بدھی ۔ اہنکار اور من ۔ کان ۔ چمڑہ ۔ زبان آنکھ ۔ ناک اور واک ۔ ہاتھ ۔ پاؤں ۔ اُپستھ ۔ اور گدا ان تیرہ کا نام کرن ہے ۔

ع[3] ۔ یہاں پرکرتی کا لفظ کا ارتھ گیتا ادھیائے ۷ شلوک ۱۴ میں کہی ہوئی بھگوان کی ترگن مئی مایا سمجھنی چاہیئے ۔

کا سنگ (لگاؤ) ہی اس جیو آتما کے اچھی بُری جونیوں میں جنم لینے ہیں کارن[1] ہے ۔

उपद्रष्टानुमन्ता च भर्ता भोक्ता महेश्वरः ॥
परमात्मेति चाप्युक्तो देहेऽस्मिन्पुरुषः परः ॥२२॥

اُپ درشٹا ۔ انو منتا چا ۔ بھرتا ۔ بھوگتا مہیشور (۲۲) پرماتم ایتی چاپی اُکتا ۔ دیہے اسمن پُرشا پرا

ترجمہ

(ہے ارجن ۔ اصل میں تو یہ) پُرش (جیو یا ایشور) اس دیہہ میں رہتا ہوا بھی پرے یعنی ترگن مئی مایا سے الگ ہی ہے ۔ صرف ساکھشی (درشٹا) ہونے سے دیکھنے والا ۔ انومتی دینے والا ہونے سے انو منتا (صلاح دینے والا) سب کو دھارن کرنے والا ہونے سے بھرتا (پالک) جیو رُوپ سے بھوگتا (بھوگنے والا) برہما وغیرہ کا بھی سوامی ہونے سے مہیشور اور سچدانند ہونے سے پرماتما کہا گیا ہے (۲۲)

دوہا

درشٹا پالک بھوگتا اُنومنتا ہے بیر (۲۲) پرم پُرش اس دیہہ سے پرہی جانو دھیر

پُرش اور پرکرتی کو اس طرح الگ الگ جاننے کا پھل کیا ہوتا ہے ۔ یہ کہتے ہیں ۔

य एवं वेत्ति पुरुषं प्रकृतिं च गुणैः सह ॥
सर्वथा वर्तमानोऽपि न स भूयोऽभिजायते ॥२३॥

ایوم ویتی پُرشم ۔ پرکرتم چا گنیہ سہہ (۲۳) سروتھا ورتمانو اپی ۔ نہ سا بھویو ۔ ابھی جایتے

ترجمہ

اس طرح پُرش کو اور گنوں کے سہت پرکرتی کو جو منش تتو سے جان لیتا ہے ۔ وہ سب طرح سے برتتا ہوا (سنسار کے کام کرتا ہوا) بھی پھر جنم نہیں لیتا ہے (۲۳)

دوہا

جو جانے یہ پُرش اور پرکرتی گن سہت (۲۳) سرب کرم کرتا ہوا جنم نہیں پُنہ لیت

تشریح یہ جو سارا سنسار دکھائی دے رہا ہے ۔ پرکرتی (مایا) کا کاریہ ہونے سے ناپائیدار فانی ۔ جڑ اور تغیر پذیر ہے ۔ اور جیو آتما نتیہ ۔ چیتن ۔ نِروکار ۔ اوناشی اور شدھ بودھ سروپ سچدانند گھن پرماتما کا ہی انش ہے ۔ اس طرح سمجھ کر سمپورن مایا کے پدارتھوں کا سنگ بالکل ترک کر کے پرم پُرش پرماتما میں ہی ایکی بھاو سے مگن رہنے کا نام پرکرتی اور پُرش کو تتو سے جاننا ہے

ادھکاری بھید سے پرماتما کے جاننے کے سادھن

ध्यानेनात्मनि पश्यन्ति केचिदात्मानमात्मना ॥

[1] مطلب یہ کہ ستوگن کے تعلق سے دیوی یونی میں ۔ رجوگن کے تعلق سے منش یونی میں اور تموگن کے تعلق سے پشو پکشی وغیرہ نیچ جونیوں میں جنم ہوتا ہے ۔

अन्ये सांख्येन योगेन कर्मयोगेन चापरे ॥२४॥

دھیانین آتمنی پشینتی۔ کیچد۔ آتمانم آتمنا (لہم ۲) انیے سانکھیئن یوگین کرم یوگین چا اپرے

ترجمہ۔ (ہے ارجن اس پرم پُرش) پرماتما کو کتنے ہی منش تو شدھ ہوئی سوکھشم بدھی سے دھیان کے ذریعے ہردے میں دیکھتے ہیں۔ اور کتنے ہی گیان یوگ کے ذریعے دیکھتے ہیں (اس طرح) کتنے ہی (اس پرماتما کو) نشکام کرم یوگ کے ذریعے دیکھتے ہیں۔ (لہم ۲)

دوہا

دھیان یوگ سے لکھت کو اپنے اندر ایش (لہم ۲) کرم یوگ اُرو سانکھیہ سے کوئی لکھیں جگدیش

تشریح: اونچے درجے کے یوگی یا اُتم ادھکاری سب طرف سے چت کو ہٹا کر اُسے آتما میں لگا دیتے ہیں۔ اس طرح دھیان کا پرواہ لگاتار جاری رہنے سے اُن کا انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے۔ تب انہیں اپنے ہی اندر آتما۔ پرماتما دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس کی ودھی ادھیائے چھ شلوک ۱۱ تا ۱۳ میں بتلائی گئی ہے۔ سانکھیہ یعنی گیان یوگ والے ایسا وچار کرتے ہیں کہ ست۔ رج اور تم تین گُن ہیں۔ آتما سناتن اور اُن کے کاموں کو دیکھنے والا ہے۔ اور ان گنوں سے الگ ہے۔ اس طرح وچار کرنے والے آتما میں آتما کو آتما کے ذریعے دیکھتے ہیں۔ اس کا بیان ادھیائے ۲ شلوک ۱۱ سے ۳۰ تک میں وستار پوروک کیا گیا ہے۔ تیسرے کرم یوگی ہیں جو سارے کرم ایشور کے نمت کرتے ہیں۔ اور پھل کی خواہش کو ترک کر کے نشکام کرموں کے ذریعے اپنے چت کو شدھ کر کے پرماتما کو پا لیتے ہیں۔ ان کا ذکر ادھیائے ۲ شلوک ۴۷ سے اخیر تک تفصیل سے کیا گیا ہے

अन्ये त्वेवमजानन्तः श्रुत्वान्येभ्य उपासते ॥
तेऽपि चाति तरन्त्येव मृत्युं श्रुति परायणाः ॥२५॥

انئے تُو ایوم اجانناہ۔ شرتوا۔ انیے بھیا۔ اپاستے (۲۵) تے اپی۔ چا۔ اتی۔ ترنتی ایو۔ مرتیوم شرتی پرائینا

ترجمہ

(مگر جو دھیان۔ گیان اور کرم یوگ کچھ نہیں جانتے۔ ان میں سے) کئی تھوڑی عقل والے پُرش اس طرح نہ جانتے ہوئے دوسروں سے (یعنی گیانی پُرشوں سے) سن کر ہی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ شردھا سے سن کر اس پر عمل کرنے والے پُرش بھی مرتیو روپی سنسار ساگر سے بلا شبہ تر جاتے ہیں۔ (۲۵)

دوہا

جو یہ سب نہیں جانتے بھجن کریں سُن بیر (۲۵) شردن پرائن پُرش وہ بھی تر جاویں دھیر

تشریح: مطلب یہ کہ جو انپڑھ ہیں۔ گیان۔ دھیان کچھ نہیں جانتے۔ وہ بھی مہاتماؤں کا سنگ کر کے اُن کے کہنے کے مطابق شردھا سے بھگوان کی بھگتی کر کے اس سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ بھگوان کا دربار گیانی اگیانی اعلےٰ ادنےٰ سب کے لئے کھلا ہے۔ کسی کو اس میں آنے کی منا ہی نہیں ہے۔

سنسار کے سارے پدارتھ کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے سنیوگ سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔

क्षेत्रक्षेत्रज्ञसंयोगात्तद्विद्धि भरतर्षभ ॥२६॥

یاوَت سنجائیتے کنچت ستوم۔ ستھاور جنگمم (۲۶) کھشیتر کھشیتر گیہ سنیوگات تد وِدّھی بھرت ارشبھ

ترجمہ

ہے ارجن! اس سنسار میں جو کچھ بھی ستھاور جنگم وستو پیدا ہوتی ہیں۔ ان سبھوں کو تو کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے سنیوگ سے پیدا ہوا جان (۲۶) مطلب یہ کہ پرکرتی اور پُرش کے باہمی سمبندھ سے ہی سارا جگت قائم ہے۔ حقیقت میں تو سارا جگت فانی اور ناپائیدار ہے (۲۶)

دوہا

جو کچھ اُتپن ہوت ہے چراچر جگ مان (۲۶) کھشیتر کھشیتر گیہ یوگ سے اُپتی ارجن جان

समं सर्वेषु भूतेषु तिष्ठन्तं परमेश्वरम् ॥

विनश्यत्स्वविनश्यन्तं यः पश्यति स पश्यति ॥२७॥

سمم سرویشو بھوتیشو تشٹھنتم پرمیشورم (۲۷) وِنشیتسو۔ اوِنشیتم یا پشیتی سا پشیتی

ترجمہ

(اس طرح جان کر) جو پُرش نشٹ ہوتے ہوئے (تغیر پذیر) سب چراچر بھوتوں میں ناش رہت پرمیشور کو سم بھاو سے موجود دیکھتا ہے۔ وہی دیکھتا ہے۔ (۲۷) مطلب یہ کہ جو فانی یعنی تغیر پذیر چیزوں میں بھی لافانی پرماتما کو ایک جیسا دیکھتا ہے۔ وہی گیانی ہے

دوہا

سب بھوتوں میں ایشور رہتا ایک سمان (۲۷) ناشی ہیں اوناشی جو جانے گیانی مان (۲۷)

समं पश्यन्हि सर्वत्र समवस्थितमीश्वरम् ॥

न हिनस्त्यात्मनात्मानं ततो याति परां गतिम् ॥२८॥

سمم پشین ہی سروتر۔ سمم اوستھتم ایشورم (۲۸) نہ ہنستی آتمنا آتمانم تتو یاتی پرام گتم (۲۸)

ترجمہ

کیونکہ وہ (گیانی) پُرش سب میں سمان بھاو سے موجود پرمیشور کو دیکھتا ہوا اپنے آپ کو نشٹ نہیں کرتا ہے (یعنی جسم کے نشٹ ہونے پر آتما کا ناش ہونا نہیں مانتا ہے) اس لئے وہ پرم گتی کو پاتا ہے۔ (۲۸)

دوہا

سب میں ارجن جو لکھے ایشور کو سم بھاو (۲۸) نشٹ کرے نہ آپ کو پرم گتی سو پاو

سنسار میں جو اختلاف نظر آتا ہے۔ وہ پرکرتی کے ذریعے کئے گئے کرموں کی وجہ سے ہی ہے۔ یہ کہتے ہیں

प्रकृत्यैव च कर्माणि क्रियमाणानि सर्वशः ॥

यः पश्यति तथात्मानमकर्तारं स पश्यति ॥२९॥

پرکرتیا- ایوچا کرمانی - کریاما نانی سروشاہ (۲۹) یا پشیئی تتھاتمانم اکرتارم سا پشیئتی

ترجمہ

اور جو پُرش سارے کرموں کو سب طرح سے پرکرتی سے ہی کئے ہوئے دیکھتا ہے اور آتما کو اکرتا (نہ کرنے والا) دیکھتا ہے - یعنی وہی گیانی ہے - (۲۹)

دوہا

کرتی ہے سارے کرم پرکرتی ہی بیر (۲۹) جیو اکرتا جو لکھے سو گیانی ہے دھیر

यदा भूत पृथग्भाव मेकस्थ मनु पश्यति ॥
तत एव च विस्तारं ब्रह्म संपद्यते तदा ॥३०॥

یدا بھوت پرتھگ بھاوم - ایک ستھم - انوپشیتی (۳۰) تت ایو چا وستارم برہم سمپدیہ تے تدا

ترجمہ

(اور یہ پرش) جس وقت بھوتوں کے نیارے نیارے بھاو (اختلاف) کو ایک پرماتما کے سنکلپ کے آدھار سے ہی قائم دیکھتا ہے - اور اس پرماتما کے سنکلپ سے ہی سارے برہمانڈ کا وستار دیکھتا ہے - اس کال میں سچدانند گھن برہم کو پراپت ہوتا ہے (۳۰)

دوہا

سب بھوتوں کو ایک میں تھر جانے وستار (۳۰) اسی ایک ہمیں لکھت جو ہو بھوساگر پار

अनादित्वान्निर्गुणत्वात्परमात्मायमव्ययः ॥
शरीरस्थोऽपि कौन्तेय न करोति न लिप्यते ॥३१॥

انادِت وات - نرگن توات - پرماتما - ایم اویہ یا (۳۱) شریرستھا - اپی - کونتے نہ کروتی نہ لپیہ تے

ترجمہ

ہے ارجن! انادی ہونے سے اور گُن اتیت (نرگن) ہونے سے یہ اوناشی پرماتما شریر میں رہتا ہوا بھی حقیقت میں نہ تو کچھ کرتا ہے اور نہ لپایمان ہوتا ہے (کسی کرم کا اُسے بندھن نہیں ہوتا) (۳۱)

دوہا

انادی نرگن وہ پربھو اوناشی ہے بیر (۳۱) دیہہ میں بندھن رہت اُرو رہے اکرتا دھیر

کیسے اُسے بندھن نہیں ہوتا - اسے مثال سے واضح کرتے ہیں -

यथा सर्व गतं सौक्ष्म्या दाकाशं नोपलिप्यते ॥
सर्वत्रावस्थितो देहे तथात्मा नोपलिप्यते ॥३२॥

یتھا سروگتم - سوکھشمات آکاشم نہ اُپ لپیہ تے (۳۲) سروترا وستھتو دیہے تتھا آتما نہ اُپ لپیہ تے

ع ارتھات اس بات کو تتو سے سمجھ لیتا ہے - پرکرتی سے پیدا ہوئے سارے گن ہی گنوں میں برتتے ہیں اور آتما نرلیپ و نروکار ہے -

ترجمہ

جس طرح سب جگہ ویاپک (پھیلا) ہوا آکاش سوکھشم (لطیف) ہونے کے کارن لپائمان ... نہیں ہوتا ہے۔ ویسے ہی دیہہ میں سب جگہ... بھرا ہوا آتما بھی (نرگن ہونے کے کارن دیہہ کے گنوں سے لپائمان نہیں ہوتا ہے (۳۲)

دوہا

جیسے سوکھشم سروگت ویوم[۱] لپت نہ ہوئے (۳۲) تیسے ایشور دیہہ میں ارجن لپت نہ ہوئے

اب سورج کی مثال سے سب جگہ اس کا پرکاش دکھلاتے ہیں

यथा प्रकाशयत्येकः कृत्स्नं लोकमिमं रविः॥
क्षेत्रं क्षेत्री तथा कृत्स्नं प्रकाशयति भारत॥३३॥

یتھا پرکاشیتی ایکا۔ کرتسنم لوکم امم رَوِی (۳۳) کھشیترم کھشیتری تتھا کرتسنم پرکاشیتی بھارت

ترجمہ

ہے ارجن! جس طرح ایک ہی سورج اس سارے سنسار کو روشن کرتا ہے اسی طرح ایک ہی آتما سارے کھشیتر کو روشن کرتا ہے (۳۳) مطلب یہ کہ نتیہ بودھ سروپ ایک آتما کی ہی ستا سے سرشٹی کی ساری جڑ وستوئیں پرکاشت ہوتی ہیں۔

دوہا

جیسے اک روی کرت ہے سب جگ میں پرکاش (۳۳) ویسے کھشیترگیہ کرت ہے کھشیتر میں پرکاش

क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोरेवमन्तरं ज्ञानचक्षुषा॥
भूतप्रकृतिमोक्षं च ये विदुर्यान्ति ते परम्॥३४॥

کھشیتر کھشیترگیو۔ ایوم۔ انترم گیان چکھشوشا (۳۴) بھوت پرکرتی موکھشم چا یے وِدُریانتی تے پرم

ترجمہ

اس طرح کھشیتر اور کھشیترگیہ کے بھید کو اور وکار سہت پرکرتی سے چھوٹنے کے اُپائے کو جو پرش گیان کی آنکھوں سے تتو سے جانتے ہیں۔ وہ مہاتما جن ہی پرم پرماتما کو پراپت ہوتے ہیں۔ (۳۴)

دوہا

کھشیتر کھشیترگیہ بھید جو گیان چکھشو سے بیر (۳۴) جانیں بندھن رہت ہو سو پراپت ہوں دھیر

(یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا کھشیتر کھشیترگیہ وبھاگ یوگ نامی تیرھواں ادھیائے ختم ہوا)

(بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۷ ختم)

---

[۱] آکاش

[۱] ارتھات کھشیتر کو جڑ۔ وکاری۔ تغیر پذیر اور فانی جاننا اور کھشیترگیہ کو نتیہ چیتن وکار رہت اور اوناشی جاننا ہی ان کے بھید کو جاننا ہے۔

تیرھویں اَدھیائے کا خلاصہ

کھشیتر یعنی جسم یا یہ وشو برہمانڈ کیا ہے؟ یہ بتلانے کے لئے چھٹے شلوک میں پرکرتی کے ۲۴ تتو گنائے ہیں۔ مگر ان چوبیس تتوں سے ہی تمام جگت کا سروپ سامنے نہیں آتا۔ ۲۴ تتوں سے بنے ہوئے اس جسم یا جڑ جگت کے پرے جو پرش یا پرم پرش ہے وہ تو ہے ہی۔ مگر اس جسم کے جو کارن ہیں۔ یعنی اچھیا۔ دویش سکھ دکھ وغیرہ ان کا بھی وچار ہونا چاہئے۔ ساتویں شلوک میں ان سب کو کھشیتر کا بھاو ہی بتلایا ہے۔ اور اس طرح سے تمام ستھول اور سوکشم جگت کا بودھ کرا دیا ہے۔ اس طرح وکاروں سمیت کھشیتر کا بیان کر کے یہ بتلایا۔ کہ جس پرش کو اس کھشیتر کا اس طرح کا عملی گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔ گیانی پرش کے جو لکھشن ہیں۔ ان کا اسی لئے شلوک ۸ سے ۱۲ تک میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد کھشیترگیہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔ یہ جو کھشیتر ہے اس کھشیترگیہ سے پھیلایا گیا ہے۔ اسی کا گیان گیان ہے۔ وہی گئے (جاننے لائق) ہے۔ وہ ست بھی نہیں ہے اور است بھی نہیں یعنی وہ فانی یا تغیر پذیر پرکرتی (مادہ) بھی نہیں ہے اور انادی مول پرکرتی بھی نہیں۔ اس لئے سب اندریوں کے وشیوں میں اس کا آبھاس ہونے پر بھی وہ اندریہ رہت ہے۔ وہ سب کو دھارن کرتا اور ضبط میں رکھتا ہے۔ مگر خود تمام قیود (بندھنوں) سے آزاد ہے۔ گنوں کا بھوگتا ہے۔ مگر نرگن ہے۔ مطلب یہ کہ سگن۔ نرگن۔ ویکت (ظاہر) اویکت (باطن) ست۔ است سب کچھ وہی ہے۔ وہ دور ہے۔ کیونکہ وشو برہمانڈ مایا سے ڈھکا ہونے کے باعث اس کو نہیں جانتا۔ مگر وہ نزدیک بھی ہے۔ اتنا نزدیک ہے کہ اس سے زیادہ دوسری کوئی چیز نزدیک نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب جگہ حاضر ناظر ہے۔ سب کے دلوں میں موجود ہے۔ وہ ایک ہے مگر سب میں ہے۔ اور انیک روپوں میں دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح اٹھارھویں شلوک تک کھشیترگیہ کا بیان کیا۔

اس کے بعد کھشیتر۔ کھشیترگیہ یعنی پرکرتی اور پرش کا باہم کیا تعلق ہے۔ یہ بتلاتے ہوئے شری بھگوان نے فرمایا کہ پرکرتی اور پرش دونو ہی انادی ہیں۔ اور ست رج اور تم تینوں گن اور ان کا وستار (پھیلاؤ) پرکرتی سے ہی ہوتا ہے۔ پرش (جیو آتما) پرکرتی میں رہ کر ان گنوں کی وجہ سے ہی اچھی بری جونیوں (جسموں) کو حاصل کرتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں وہ آزاد ہے۔ گن (ست۔ رج اور تم) ہی سب کچھ کرتے کراتے ہیں۔ مگر اس کا کارن کھشیتر اور کھشیترگیہ کا سنیوگ ہے۔ یہ سنیوگ پیدا نہیں ہوتا تو کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح سرشٹی کا یہ کارخانہ چل رہا ہے۔ روزانہ کئی طرح کے تغیر و تبدل ہو رہے ہیں۔ مگر آتما سمان روپ سے رہتا ہے۔ انادی اور نرگن ہونے کی وجہ سے جسموں میں رہ کر بھی یہ نہ کچھ کرتا ہے۔ اور نہ اسے کسی کرم کا بندھن ہی ہوتا ہے۔ کھشیتر اور کھشیترگیہ میں یہی فرق ہے۔ آتما آزاد ہے اور پرکرتی مقید ہے۔

موکھش نام ہے پرکرتی سے چھوٹنے کا

یہ گیان جس کو ہو جاتا ہے۔ وہ آتم روپ میں لین ہو جاتا ہے۔ یعنی موکھش کو حاصل کر لیتا ہے۔

چودھواں ادھیائے
گن تری وبھاگ یوگ

تیرھویں ادھیائے میں کھشیتر ۔ کھشیترگیہ وبھاگ بتلاتے ہوئے یہ کہا جا چکا ہے ۔ کہ جنم مرتیو وغیرہ تمام سرشٹی کا کارن پرکرتی ہے ۔ اِسی پرکرتی کے گُنوں سے یہ سارا کاروبار چل رہا ہے ۔ (ادھیائے ۱۳ ۔ شلوک ۲۱) اس لئے اب یہ بتلانے کی ضرورت ...... ہوئی ۔ کہ یہ گُن کیا چیز ہیں اور کس طرح ان سے سب کرم ہوا کرتے ہیں ۔ اس لئے اس ادھیائے میں گُن تری وبھاگ (ست ۔ رج اور تم تینوں گُنوں کی تقسیم) بتلایا جائے گا ۔ جس سے اس دُنیا کے بننے بگڑنے کا راز معلوم ہو جائے گا ۔ اور گُنوں سے پرے جو گُنوں سے آزاد (نِرگُن) برہم ہے ۔ اس کا دھیان آسان ہو جائیگا ۔ یہ سب راز ارجن کو بتلانے کے لئے اپنے شری مکھ سے

(श्री॰भ॰उवाच) परं भूय: प्रवक्ष्यामि ज्ञानानां ज्ञान मुत्तमम् ॥
यज्ज्ञात्वा मुनय: सर्वे परां सिद्धि मितो गता: ॥१॥

(شری بھگوان اوواچ)

پرم بھُویا پر وکھشیامی گیانانام گیانم اُتمم (۱) یت گیاتوا مُنیا سروے ۔ پرام سِدھم اِتاہ گتاہ

ترجمہ

اس کے بعد شری کرشن بھگوان بولے ۔ ہے ارجن ! میں پھر تم کو گیانوں میں بھی بہت ہی اُتم پرم گیان (آگے) کہونگا ۔ کہ جس کو جان کر سب منی لوگ اس سنسار سے (مُکت ہوکر) پرم سِدھی کو پا گئے ہیں (۱)

دوہا

پھر میں کہتا ہوں تجھے وہ سردا اُتم گیان ۔ جان جسے منی سب ہوئے اُتم سِدھی وان

اس گیان کی یہ کتنی بڑی مہما ہے ۔ کہ

इदं ज्ञानमुपाश्रित्य मम साधर्म्य मागता: ॥
सर्गेऽपि नोपजायन्ते प्रलये न व्यथन्ति च ॥२॥

اِدم گیانم اُپاشرِتیا مم سادھرمیم آگتاہ (۲) سرگے اَپی نہ اُپ جائنتے پرلئے نہ وِیتھنتی چا

ترجمہ

اس گیان کا آشرہ لے کر (حاصل کر کے) جو پُرش میرے سروپ کو پراپت ہوتے ہیں ۔ وہ سرشٹی کے آدی (جب کہ دُنیا بن رہی ہوتی ہے) میں بھی جنم نہیں لیتے اور پرلے کال (فنا کے وقت) بھی بیاکل (دکھی) نہیں ہوتے ہیں ۔ کیونکہ اُن کی نگاہ میں میرے

سوائے (یا مجھ سے الگ) اور کوئی چیز ہے ہی نہیں

دوہا

پراپت ہوں مم بھاو جو پراپت کر یہ گیان (۱) سرشٹی میں نہ جنم لیں پرلے دکھ نہ مان

سرشٹی کی اُتپتی کیسے ہوتی ہے؟

मम योनिर्महद्ब्रह्म तस्मिन्गर्भं दधाम्यहम् ॥
संभवः सर्वभूतानां ततो भवति भारत ॥३॥

مم یونی مہت برمھ۔ تسمن گربھم ددھامی اہم (۳) سمبھوا سرو بھوتانام تتو بھوتی بھارت

ترجمہ

ہے ارجن! میری مہت برمھ روپ پرکرتی یعنی ترگن مئی مایا (سب بھوت پرانیوں کی) یونی دگربھا دھان کا استھان) ہے (اور) میں اس میں گربھا (چیتن روپ بیج کو) رکھتا (ستھاپن کرتا) ہوں۔ اس سے ہے ارجن! سب پرانی پیدا ہوتے ہیں (۳)

دوہا

پرکرتی یونی مری تا میں بھارت بیر (۳) میر گربھا دھان سے پرانی جنمیں دھیر

تشریح — پرکرتی یونی ہے۔ اس میں گربھ یعنی جیو کو پرماتما ڈالتے ہیں۔ اس طرح سے سب جیووں کی پیدائش ہوتی ہے۔ ہے ارجن! صرف سرشٹی کے آغاز میں ہی میں اس طرح جیووں کو پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ سدا ایسا ہی ہوتا رہتا ہے

کیونکہ

सर्वयोनिषु कौन्तेय मूर्तयः संभवन्ति याः ॥
तासां ब्रह्म महद्योनिरहं बीजप्रदः पिता ॥४॥

سرو یونیشو کونتے مورتیاہ سمبھونتی یا (۴) تا سام برمھ مہت یونی اہم بیج پرداپتا

ترجمہ

ہے ارجن! ساری یونیوں میں جتنی بھی مورتیاں (شریر) پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کی ترگن مئی مایا (پرکرتی) تو گربھ کو دھارن کرنے والی ماتا ہے۔ اور میں بیج دینے والا پتا ہوں (۴)

دوہا

سب یونیوں میں مورتیں ہو جو جنمیں بیر (۴) سب کی ماتا پرکرتی اور پتا میں دھیر

اس طرح ہے ارجن! پرکرتی کے تینوں گنوں کے تعلق سے ہی پرش کو جسم ملتا ہے۔

सत्त्वं रजस्तम इति गुणाः प्रकृतिसंभवाः ॥
निबध्नन्ति महाबाहो देहे देहिनमव्ययम् ॥५॥

ستوم ۔ رجس تم ۔ اِتی گناہ ۔ پرکرتی سمبھوا (۵) نبدھنتی مہاباہو۔ دیہے۔ دیہنم اویہ ایم

ترجمہ

ہے ارجن! ستوگن ۔ رجوگن اور تموگن ۔ ایسے یہ پرکرتی سے پیدا ہوئے تینوں گن اس اوناشی (لافانی) جیو آتما کو شریر میں باندھتے ہیں ۔ (۵)

دوہا

ست ۔ رج ۔ تم پرکرتی سے پیدا ہوویں بیر (۵) دیہہ میں باندھیں آتما اوناشی کو دھیر

تینوں گنوں کے سبھاؤ اور کرم

तत्र सत्वं निर्मलत्वात्प्रकाशकमनामयम् ॥
सुखसङ्गेन बध्नाति ज्ञानसङ्गेन चानघ ॥६॥

تتر ستوم نرملتوات پرکاشکم اَنامیم (۶) سکھ سنگین بدھناتی گیان سنگین چانگھا

ترجمہ

ہے نشپاپ ارجن! ان تینوں گنوں میں سے ستوگن نرمل ہونے سے پرکاش کا کرنے والا اور نردوش ہے۔ یہ سکھ اور گیان کی لالسا سے (دیہی یعنی جیو کو دیہہ یعنی جسم) میں باندھتا ہے (۶)

دوہا

پرکاشک ۔ نرمل اور شُدھ ستو ہے بیر (۶) گیان اور سکھ سنگ سے دیہہ میں باندھے دھیر

تشریح مطلب یہ کہ ستوگن کی حالت میں انسان کو سکھ اور گیان سے لگاؤ (موہ) ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کی لالسا سے بندھا ہوا وہ شریر میں آتا ہے۔

रजो रागात्मकं विद्धि तृष्णासङ्गसमुद्भवम् ॥
तन्निबध्नाति कौन्तेय कर्मसङ्गेन देहिनम् ॥७॥

رجو راگ آتمکم وِدھی۔ ترشنا سنگم سمدبھوم (۷) تن نبدھناتی کونتے کرم سنگین دیہنم

ترجمہ

ہے ارجن! راگ (موہ) روپی رجوگن کو تو کامنا اور آسکتی (لگاؤ) سے پیدا ہوا جان۔ وہ اس دیہی یعنی جیو آتما کو کرموں کی طرف ان کے پھل کی آسکتی (لالسا) سے باندھتا ہے (۷)

دوہا

راگ روپی رج جان تو ترشنا سنگ سے بیر (۷) کرم سنگ سے جیو کو باندھے ہے یہ دھیر

تشریح مطلب یہ کہ رجوگن سے کرم میں رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ کرم کے پھل کی لالسا سے جیو کو شریر میں باندھتا ہے

तमस्त्वज्ञानजं विद्धि मोहनं सर्वदेहिनाम् ॥
प्रमादालस्यनिद्राभिस्तन्निबध्नाति भारत ॥८॥

تمس تو اگیان جم۔ وِدّھی موہنم۔ سرو دیہی نم (۸) پرماد آلسیہ نِدرابھی۔ تت۔ نبدھناتی بھارت

ترجمہ

اور ہے بھارت! تموگن کو اگیان (جہالت) سے پیدا ہوا جان۔ یہ سب جیوں کو موہنے والا (دھوکہ میں ڈالنے والا) ہے۔ اور پرماد۱ - آلس۲ اور نیند کے ذریعے سے یہ جیو کو (جسم میں) باندھتا ہے (۸)

دوہا

اگیان رُوپ تم جان تُو موہک ہے یہ بیر (۸) آلس نیند پرماد سے دیہہ میں باندھے دھیر

تشریح مطلب یہ کہ تموگن پرماد۔ نیند اور آلس پیدا کرتا ہے۔ اور اُن کے موہ سے کھچا ہوا جیو جسم میں باندھا جاتا ہے۔ اب اگلے شلوک میں تینوں گُنوں کے کرم بتلاتے ہیں۔

सत्त्वं सुखे संजयति रजः कर्मणि भारत ॥
ज्ञानमावृत्य तु तमः प्रमादे संजयत्युत ॥९॥

ستوم سُکھے سنجیتی۔ رجہ کرمنی بھارت (۹) گیانم آورتیہ تو تمہ۔ پرمادے سنجیتی اُت

ترجمہ

کیونکہ ہے ارجن! ستوگن سُکھ میں لگاتا ہے (اور) رجوگن کرم میں لگاتا ہے۔ (نیز) تموگن گیان (سُدھ بُدھ) کو ڈھانپ کر پرماد (بھرم۔ شک۔ وہم) میں لگاتا ہے (۹)

دوہا

ستوگن سُکھ ہیں ارُو رجو کرم ہیں بیر (۹) گیان ڈھانپ پرماد میں ڈالے تم اے دھیر

تشریح اوپر کے شلوک میں تینوں گُنوں کے الگ الگ کرم بتلائے گئے ہیں۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ یہ تینوں گن الگ الگ رہتے ہیں۔ یہ تینوں گُن ایک ساتھ ہی رہتے ہیں۔ مگر سب برابر برابر نہیں رہتے کم و بیش رہتے ہیں اگر یہ برابر برابر ہیں تو اس وشو برھمانڈ (کائنات) کا ہی خاتمہ ہو جائے۔ کیونکہ تینوں گُنوں کے کام ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ ایک دوسرے کو کاٹنے والے ہیں۔ جیسے ستوگن (گیان) + تموگن (اگیان) = ۰ اور سُکھ + دُکھ = ۰۔ اسی طرح کرم + آلسیہ = ۰۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب تک یہ سرشٹی قائم ہے۔ یہ گُن برابر برابر مقدار میں کبھی نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح ہر ایک آدمی میں

۱۔ اندریوں اور انتہ کرن کی ویرتھ چیشٹا (عبث حرکات) کا نام پرماد ہے۔ اور
۲۔ اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی کرنے یا سستی کرنے کا نام آلسیہ ہے

یہ تینوں گن برابر مقدار میں نہیں رہتے۔ کسی میں ایک گن زیادہ ہوتا ہے اور باقی دو کم ہوتے ہیں۔ گنوں کی یہ کمی بیشی بیشمار طرح کی ہوتی ہے۔ اس وجہ سے دنیا میں بے شمار مزاج۔ عادات اور مختلف چال چلن کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ بات اسگلے شلوکوں میں بالتشریح بیان کی گئی ہے۔

रजस्तमश्चाभिभूय सत्त्वं भवति भारत ॥
रजः सत्त्वं तमश्चैव तमः सत्त्वं रजस्तथा ॥१०॥

رجس تمشیچ ۔ ابھی بھُویہ۔ ستوم ۔ بھونی بھارت (۱۰) رجہ ستوم ۔ تمشیچیو ۔ تمہ ستوم رجس تتھا

ترجمہ

اور ہے ارجن! رجوگن اور تموگن کو دبا کر ستوگن بڑھتا ہے۔ اس طرح رجوگن اور ستوگن کو دبا کر تموگن بڑھتا ہے۔ ویسے ہی تموگن اور ستوگن کو دبا کر رجوگن بڑھتا ہے (۱۰)

دوہا

رج اروُ تم کو روک کر ستو ہو پردھان (۱۰) ست اروُ تم سے رج اروُ، تم ست رج سے جان

تشریح

جس میں جو گن زیادہ ہوتا ہے۔ وہ اسی گن والا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے کام بھی خاص طور پر اسی گن کے مطابق ہوتے ہیں۔ کرموں سے پہچانا جاتا ہے کہ کون پرش ساتوکی ہے۔ کون راجسی اور کون تامسی۔ اس لئے اب تینوں گنوں کے لکشن بتلاتے ہیں جس سے ستوگنی ۔ رجوگنی اور تموگنی پرش پہچانے جاتے ہیں۔

सर्वद्वारेषु देहेऽस्मिन्प्रकाश उपजायते ॥
ज्ञानं यदा तदा विद्याद्विवृद्धं सत्त्वमित्युत ॥११॥

سرودوارلیشو دیہے اسمن پرکاش اپجائتے ۔ گیانم یدا تدا ودیاد ۔ وورِدھم ستوم ۔ اِتی اُت

ترجمہ

جس وقت میں اس جسم کے سب دروازوں یعنی انتہ کرن اور اندریوں میں گیان کا پرکاش پیدا ہوتا ہے (گیان کے پرکاش سے جب سب اندریاں بس میں ہو جاتی ہیں) تب یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ستوگن بڑھا ہوا ہے (ایسا پرش ستوگنی پرکرتی والا سمجھنا چاہیئے) (۱۱)

دوہا

سب دواروں میں دیہہ کے جب ہو گیان پرکاش (۱۱) تب جانو پردھان ہے ستوگن پرکاش

लोभः प्रवृत्तिरारम्भः कर्मणामशमः स्पृहा ॥
रजस्येतानि जायन्ते विवृद्धे भरतर्षभ ॥१२॥

لوبھا پرورتی آرمبھا کرمنام اشماہ سپرِہا (۱۲) رجس ایتانی جائنتے وِوردھے بھرت ارشبھ

ترجمہ

(اور) ہے ارجن! رجوگن کے بڑھنے پر لوبھ اور پرورتی (سنسار میں رغبت) کرموں کو (سوارتھ بدھی یعنی پھل کی خواہش) سے

کرنا، اشانتی (من کی چنچلتا) اور وشے بھوگوں کی ترشنا یہ سب پیدا ہوتے ہیں (۱۲)

دوہا

لوبھ ۔ پرورتی کرم ارو ترشنا اشما؎ بیر (۱۲) رج کے بڑھنے سے سبھی یہ پیدا ہوں دھیر

؎ من کی چنچلتا

تشریح مطلب یہ کہ جس پرش میں لوبھ زیادہ ہے ۔ سنسار میں رغبت زیادہ ہے ۔ اور جو سوارتھ بدھی سے کرم کرتے ہوئے نہیں تھکتا ۔ جس کا من چنچل رہتا ہے ۔ اور جس میں وشے بھوگوں کی لالسا بہت ہے ۔ وہ راجسک پرکرتی کا پرش ہے

अप्रकाशोऽप्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च।
तमस्येतानि जायन्ते विवृद्धे कुरुनन्दन ॥१३॥

اپرکاشو ۔ اپرورتی چا ۔ پرمادو ۔ موہ ایوچا (۱۳) تمسیوتانی جاینتے وِورِدھے کرو نندن

ترجمہ

ہے ارجن! تموگن کے بڑھنے پر (انتہ کرن اور اندریوں میں اندھکار ۔ آلسیہ (فرائض منصبی میں کوتاہی) اور پرماد (عبث کی دوڑ دھوپ) اور نیند وغیرہ انتہ کرن کو موہنے والی ورتیاں یہ سب پیدا ہوتی ہیں (۱۳)

دوہا

اندھکار ۔ پرماد ارو آلس موہ ہول بیر (۱۳) تم سے پیدا جان یہ اے کرو نندن دھیر

تشریح جو پرش اگیانی ہے ۔ بھلے برے میں تمیز نہیں کر سکتا ۔ جو فضول باتوں اور کاموں میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے ۔ آلسی ہے ۔ بہت سوتا ہے ۔ اور ہر وقت موہ میں پھنسا رہتا ہے ۔ وہ تامسی پرکرتی والا ہے ۔

یہ تو تینوں گنوں کے لکشن کہے ۔ یہی تین گن ہی اچھی بری جونیوں میں جنم مرن کے کارن ہیں ۔ اب یہ بتلاتے ہیں ۔ کہ کس گن کے پربھاو سے جیو کسی جونی یعنی قالب میں جنم لیتا ہے ۔

کِس گن سے کیا گتی ملتی ہے؟

यदा सत्त्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत्।
तदोत्तमविदां लोकानमलान्प्रतिपद्यते ॥१४॥

یدا ستوے پرورِدھے تو ۔ پرلیم یاتی دیہہ بھرت (۱۴) تدوا اُتم ودام لوکان ۔ املان پرتی پدیہ تے

ترجمہ

جب یہ جیو آتما ستوگن کی بڑھتی (زیادتی) میں مرتا ہے ۔ تب اُتم کرم کرنے والوں کے دِویہ (نرمل) سورگ وغیرہ لوکوں کو پراپت ہوتا ہے (۱۴)

دوہا

ست کی بڑھتی (۱۴) میں جو مرے ارجن بیر (۱۴) وہ لوک کو ہوت ہے سو جن پراپت دھیر

रजसि प्रलयं गत्वा कर्मसङ्गिषु जायते ।।
तथा प्रलीनस्तमसि मूढयोनिषु जायते ।।१५।।

رجسی پرلیم گتوا ۔ کرم ۔ سنگیشو جائیتے (۱۵) تتھا پرلین اس تمسی ۔ موڑھ ۔ یونیشو جائیتے

ترجمہ

رجوگن کے بڑھنے پر (جس وقت رجوگن بڑھا ہوا ہوتا ہے ۔ اس وقت) موت ہونے پر کرموں میں آسکتی (موہ) والے پُرشوں میں پیدا ہوتا ہے ۔ اور تموگن کے بڑھنے پر مرا ہوا پُرش (کیڑے مکوڑے حیوانات وغیرہ) موڑھ یونیوں میں پیدا ہوتا ہے (۱۵) اس لئے رجوگن اور تموگن کو گھٹانے اور ستوگن کے بڑھانے کی کوشش سب کو کرنی چاہیئے (۱۵)

دوہا

رَج کی بِردھی میں مرے کرم سنگ جن ہوئے (۱۵) تم بِردھی میں مر پُرش موُڑھ یونی لے سوئے

اب ساتوک راجسک اور تامس تینوں قسم کے کرموں کا پھل کہتے ہیں ۔

कर्मणः सुकृतस्याहुः सात्त्विकं निर्मलं फलम् ।।
रजसस्तु फलं दुःखमज्ञानं तमसः फलम् ।।१६।।

کرمنا سُکرتسیہ آہُو ۔ ساتوکم نرملم پھلم (۱۶) رجس تو پھلم دُکھم ۔ اگیانم تمسا پھلم

ترجمہ

ساتوک کرم کا تو ساتوک یعنی سُکھ گیان اور ویراگیہ آدی پھل کہا ہے اور راجس کرم کا پھل دُکھ اور تامس کرم کا پھل اگیان یعنی جہالت ہے ۔

دوہا

ساتوک کا تو ساتوک نِرمل پھل ہے بیر (۱۶) رَج کا دُکھ اُرو تمو کا جڑتا ہے پھل دھیر

सत्त्वात्संजायते ज्ञानं रजसो लोभ एव च ।।
प्रमादमोहौ तमसो भवतोऽज्ञानमेव च ।।१७।।

ستّوات سنجّایتے گیانم رجسو لوبھ ایوچا (۱۷) پرماد موہو ۔ تمسو بھوتو ۔ اگیانم ایوچا

ترجمہ

ستوگن سے گیان پیدا ہوتا ہے ۔ اور رجوگن سے بلاشبہ لوبھ پیدا ہوتا ہے اور تموگن سے پرماد اور موہ پیدا ہوتے ہیں ۔ اور اگیان بھی پیدا ہوتا ہے (۱۷)

دوہا

رج سے پیدا لوبھ اُرو ستّو سے ہو گیان (۱۷) تم سے موہ پرماد اُرو ہو پیدا اگیان

ऊर्ध्वं गच्छन्ति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठन्ति राजसाः ।।
जघन्यगुणवृत्तिस्था अधो गच्छन्ति तामसाः ।।१८।।

اُوردھوم گچھنتی ستو ستھامدھیے تشٹھنتی راجسا (۱۸) جگھنیا گُن وِرتی ستھا۔ ادھا گچھنتی تامسا

ترجمہ

(اس لئے) ستوگن میں ٹھیرے ہوئے پُرش اوپر کو جاتے ہیں۔ یعنی دیوتاؤں کا قالب پاتے ہیں۔ رجوگنی درمیان میں رہتے ہیں۔ یعنی انسان کی جونی میں آتے ہیں۔ اور ادنے اسوبھا۔ یعنی نیند۔ پرماد اور آلس میں رہنے والے تموگنی لوگ نیچے گرتے ہیں۔ یعنی پشو پکشی وغیرہ ادنے جونیوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ (۱۸)

دوہا

اُوپر سا لوک جات ہیں مدھیہ راجسی بیر (۱۸) نیچے گرتے ہیں سدا پُرش تامسی دھیر

नान्यं गुणेभ्यः कर्तारं यदा द्रष्टानुपश्यति ॥
गुणेभ्यश्च परं वेत्ति मद्भावं सोऽधिगच्छति ॥१९॥

نہ انیئم گنے بھیاکرتارم ید ادرِشٹا انو پشیتی (۱۹) گنے بھیا چا پرم ستی مدبھاوم سا ادھی گچھتی

ترجمہ

(اور ہے ارجن) جس کال میں درشٹا (پُرش) ان تینوں گنوں کے سوائے دوسرے کسی کو کرتا (فاعل) نہیں دیکھتا ہے (یعنی گن ہی گنوں میں برتتے ہیں اور یہی یعنی جو کچھ کرتا دھرتا نہیں ہے۔ ایسا دیکھتا ہے) اور تینوں گنوں سے بہت پرے سچدانند گھن سروپ مجھ پرماتما کو تتو سے جانتا ہے۔ اس کال میں وہ پُرش میرے سروپ (موکش) کو پراپت ہوتا ہے

دوہا

بھن گنوں سے نہ لکھے درِشٹا کرتا بھاو (۱۹) جانے جو پر گنوں سے مور بھاو کو آد

پرم آنند کی پراپتی کب ہوتی ہے؟

गुणानेतानतीत्य त्रीन्देही देहसमुद्भवान् ॥
जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमश्नुते ॥२०॥

گنان اتیان اتیتیا۔ترین۔دیہی۔دیہہ سمدبھوان (۲۰) جنم مرتیو جرا دُکھئی ومکتو امرتم اشنوتے

ترجمہ

(اور یہ) پُرش جب ان تینوں گنوں (ست۔رج۔تم) کو جن سے سارے دیہہ (اجسام پیدا ہوتے ہیں۔ پار کر جاتا ہے۔ تب جنم۔مرتیو۔بڑھاپا ادد دُکھوں سے چھوٹ کر امرت (پرم آنند) کو پراپت ہوتا ہے (۲۰)

دوہا

جب دیہی ان گنوں کو پار کرت ہے بیر (۲۰) جنم مرن دُکھ آدی تج بھوگے امرت دھیر

تشریح مطلب یہ کہ بدھی - اہنکار - من اور پانچ گیان اندریاں - پانچ کرم اندریاں - پانچ مہابھوت پانچ اندریوں کے وشئے - اس طرح ۲۳ تتوں کا پنڈ روپ یہ ستھول شریر ہے - جو کہ پرکرتی سے پیدا ہونے والے تینوں گنوں کا ہی کام ہے - اس لئے یہ تینوں گن ہی شریر کو پیدا کرتے ہیں - جو پرش ان تینوں گنوں کو پار کر جاتا ہے - ان سے اپنا تعلق ہٹا لیتا ہے - وہی امرت یعنی پرمانند کو پاتا ہے - اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تینوں گنوں کو پار کئے ہوئے پرم آنند سروپ پرش کی پہچان کیا ہے؟ اس کو کیسے دوسرے آدمیوں سے تمیز کر سکتے ہیں - یہی سوال ارجن شری بھگوان سے کرتا ہے -

(अर्जुन उवाच) कैर्लिङ्गैस्त्रीन्गुणानेतानतीतो भवति प्रभो ॥
किमाचारः कथं चैतांस्त्रीन्गुणानतिवर्तते ॥२१॥

(ارجن اُوواچ)

کَیرلِنگئی - س - ترین گُنان - اتیان - اتیتاہ بھوَتی پربھو (۲۱) کم آچارہ کتھم چا - اتیان ترین گنان اَتی ورتتے

ترجمہ

اسی طرح بھگوان کے بچنوں کو سنکر ارجن نے پوچھا - کہ ہے پرشوتم !! ان تینوں گنوں سے پار ہوا پرش کن کن لکشنوں والا ہوتا ہے - اور کس طرح کے آچرن (چال چلن) والا ہوتا ہے اور ہے پربھو - انسان کس اُپائے سے ان تینوں گنوں سے پار ہو سکتا ہے (۲۱)

دوہا

گن اتیت جن ہوت ہے کیسا ؟ کیا آچار؟ (۲۱) رکھتا ہے کس طور ہوں تین گنوں سے پار

تشریح ارجن نے اس شلوک میں تین سوال کئے ہیں (۱) گن اتیت پرش کن لکشنوں والا ہوتا ہے (۲) اس کا چال چلن کیسا ہوتا ہے - (۳) کس اُپائے سے انسان تینوں گنوں سے پار ہو سکتا ہے - بھگوان آگے چار شلوکوں میں پہلے دو سوالوں کا جواب دیتے ہیں -

گن اتیت پرش کے لکھشن

(श्री भ० उवाच) प्रकाशं च प्रवृत्तिं च मोहमेव च पाण्डव ॥
न द्वेष्टि संप्रवृत्तानि न निवृत्तानि काङ्क्षति ॥२२॥
उदासीनवदासीनो गुणैर्यो न विचाल्यते ॥
गुणा वर्तन्त इत्येव योऽवतिष्ठति नेङ्गते ॥२३॥
समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकाञ्चनः ॥
तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिन्दात्मसंस्तुतिः ॥२४॥
मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः ॥
सर्वारम्भपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥२५॥

پرکاشم چاپرورتم چا۔ موہم ایو چپانڈو (۲۲) نہ دویشٹی سمپرورتانی نہ نورتانی کانکھتی
اُداسین وت آسینا گنیر ربو نہ وچالیہ تے (۲۳) گنا ورتنت اتی ایو۔ یو۔ اوتشٹھتی نہ انگتے
سم دکھ سکھا۔ سوستھا۔ سم لوشٹھ اشم کانچناہ (۲۴) تلیہ پریا اپریا دھیرس تلیہ نندا تم سنستتی
مان اپمان یو تلیہ۔ تلیہ۔ متراری پکھشیو (۲۵) سرو آرمبھ پری تیاگی۔ گناتیا سا اُچیہ تے

ترجمہ

(اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری بھگوان بولے) ہے ارجن! (جو پرش) ستوگن کے کام پرکاش کو رجوگن کے کام پرورتی (رغبت) کو اور تموگن کے کام موہ کو نہ تو (ان کے) پراپت ہوتے پر برا سمجھتا ہے اور نہ (ان کے) لوٹ ہونے (نہ پراپت ہونے) پر ان کی خواہش کرتا ہے (۲۲) اور جو ساکھشی (مستغنی) کی طرح ان تینوں گنوں سے ہلایا نہیں جا سکتا۔ بلکہ گن ہی گنوں میں برتتے ہیں (مجھ سے کوئی واسطہ نہیں) ایسا سمجھتا ہوا) جو اپنے سروپ (یا سچدانند برہم کے سروپ) میں ہی سدا مگن رہتا ہے اور اس حالت سے کبھی ڈگتا نہیں ہے (۲۳) اور جو) سدا آتم بھاو (چنتن) میں قائم (رہ کر) ہوا دکھ سکھ کو یکساں سمجھنے والا ہے جس کے لئے مٹی پتھر اور سونا برابر ہے۔ جو دھیرج والا (مستقل مزاج) ہے اور جو پریہ اپریہ (مرغوب اور نامرغوب) کو یکساں سمجھتا ہے۔ اور اپنی نندا اور ستتی (مذمت یا تعریف) کو ایک جیسا جانتا ہے (۲۴) جو مان اور اپمان (عزت و بے عزتی) میں یکساں ہے۔ دوست اور دشمن میں یکساں بھاو والا ہے۔ اور جس نے سب کامیہ کرم (پھل کی کامنا والے کرموں یا دنیوی دھندوں) کو چھوڑ دیا ہے۔ ایسا پرش گن اتیت (تینوں گنوں سے پار پہنچا ہوا) کہا جاتا ہے (۲۵)

دوہا

پرکاش پرورتی موہ سے جو اے ارجن بیر (۲۲) دویش کرے نہ کانکھشا تین گنوں سے دھیر
اُداسین سم رہ گنوں سے وچلت نہ ہوئے (۲۳) گن ہی برتیں گنوں میں جان نہ ڈولے جوئے
سکھ دکھ سم درڑھ آتما۔ سونا پتھر بیر (۲۴) پریہ اپریہ نندا استتی سم جانے جو دھیر
مان اپمان ارو متر اری میں سم جو نر ہوئے (۲۵) تیاگی سرو آرنبھ کا گن اتیت ہے سوئے

تشریح | جب تک یہ جسم ساتھ رہتا ہے۔ تب تک گنوں کے بھی کام جاری رہتے ہیں۔ مگر جس کے راگ دویش مٹ گئے ہیں اب اس کا چت اتنا گمبھیر (اُدچیہ) ہو جاتا ہے۔ کہ گنوں کے کرم اس پر اثر نہیں کر سکتے۔ کسی گن کا کام اپنے آپ ہوتا رہے یا مٹ

---

۱ انتہ کرن اور اندریوں وغیرہ میں آلسیہ نہ ہو کر جو ایک طرح کی چیتنا پیدا ہوتی ہے اس کا نام پرکاش ہے ۲ نیند اور آلسیہ وغیرہ کی کثرت سے انتہ کرن اور اندریوں وغیرہ میں چیتنیا شکتی کے گم ہو جانے کا نام موہ ہے ۳ جو آدمی ایک سچدانند گھن پرماتما میں ہی سدا ایکی بھاو سے لگا ہوا اس ترگن مئی مایا کے پرپنچ روپی سنسار سے بالکل اوپر ہو گیا ہے اس گن اتیت پرش کے ابھیمان رہت انتہ کرن میں تینوں گنوں کے کام پرکاش۔ پرورتی اور موہ وغیرہ کے پرگٹ ہونے یا نہ ہونے کسی حالت میں بھی راگ دویش وغیرہ وکار پیدا نہیں ہوتے۔ یہی اس کے تینوں گنوں سے اوپر ہونے کا بڑا لکشن ہے۔
(۴) ترگن مئی مایا سے پیدا ہوئے انتہ کرن سمیت اندریوں کا اپنے اپنے وشیوں میں وچرنا ہی گنوں کا گنوں میں برتنا ہے۔

جائے۔ اس کو کسی کی چاہ نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ کسی سے دویش ہی ہوتا ہے۔ جو کچھ قدرتی طور پر ہوتا ہے ہوتا رہے۔ ایسا پرش گن گنوں سے یعنی تینوں گنوں سے پار پہنچا ہوا کہا جاتا ہے۔

ارجن کے دو پہلے سوالوں کا جواب دے کر اب تیسرے سوال کا جواب دیتے ہیں۔ کہ پرش ان تینوں گنوں کو پار کیسے کر سکتا ہے

मां च योऽव्यभिचारेण भक्तियोगेन सेवते ॥
स गुणान्समतीत्यैतान्ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥२६॥

مام چا۔ یو ا ویبھچارین بھکتی۔ یوگین سیوتے (۲۶) سا گنان سم تی تیا۔ ایتان۔ برمھ بھویائے کلپتے

ترجمہ

جو پرش اویبھچاری (نہ بدلنے والی۔ اٹل) بھگتی روپ یوگ کے ذریعے سدا میری سیوا اور بھجن کرتا ہے۔ وہ ان تینوں گنوں کو اچھی طرح پار کر کے سچدانند گھن برہم میں ایکی بھاؤ ہونے (برہم پد یا موکھش) پانے کے یوگیہ ہوتا ہے۔ (۲۶)

دوہا

سچی بھگتی سے کرے میری سیوا جوئے (۲۶) تین گنوں کو تیاگ کر مکت ہوئے نر سوئے

تشریح | بھگوان کہتے ہیں۔ کہ ان تینوں گنوں سے پار ہونے کا سچا وسیلہ یہ ہے۔ کہ انسان سچے دل سے میری بھگتی کرے۔ سدا مجھ میں ہی من کو لگائے رکھے۔ کیونکہ اصل میں تو ہے ارجن

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाहममृतस्याव्ययस्य च ॥
शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य च ॥२७॥

برہمنو ہی پرتشٹھا اہم امرتسیہ اویہ اسیہ چا (۲۷) شاشوتسیہ چا دھرم اسیہ۔ سکھسیا۔ ایکانتی کسیہ چا

ترجمہ

اوناشی پر برمھ کا اور امرت (ہمیشہ رہنے والی موکھش) کا اور نتیہ (سناتن) دھرم کا اکھنڈ ایک رس آنند پرم سکھ کا میں ہی آدھار (آشرہ) ہوں (۲۷) مطلب یہ کہ برہم۔ امرت۔ اوناشی اور سناتن دھرم اور ایکانت سکھ۔ یہ سب میرے ہی نام ہیں۔ اس لئے ان کا میں پرم آشرہ ہوں۔ پس جو سب کچھ چھوڑ کر صرف میری ہی بھگتی اور سیوا کرتا ہے۔ وہ تینوں گنوں سے پار ہو کر بلا شبہ مجھے پا جاتا ہے (۲۷)

دوہا

کیونکہ میں پر برمھ اور امرت کا اے بیر (۲۷) اوناشی دھرم اور سکھ کا آشرے ہوں دھیر

(یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا گن تریہ وبھاگ یوگ نامی چودھواں ادھیائے ختم ہوا)

(بھیشم پرب میں ادھیائے اڑتیس ۳۸ ختم)

۱؎ صرف ایک سرو شکتی مان پرمیشور کو ہی اپنا سوامی ماننا اور سوارتھ اور ابھیمان کو تیاگ کر شردھا اور بھگتی سے بڑے پریم سے بھگوان کا چنتن کرنا اویبھچاری بھگتی یوگ کہلاتا ہے۔

چودھویں ادھیائے کا خلاصہ

اِس ادھیائے میں شری بھگوان نے ست۔ رج اور تم تینوں گُنوں کے لکشن۔ اُن کے کام اور اُن کے نتائج ۔پھل بتلا کر برھم کے پراپت کرنے کا یہ آسان طریقہ بتلایا۔ کہ ان تینوں گُنوں سے اوپر ہو جانے پر جو حالت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا شری مہاراج نے بڑی خوبی سے ذکر کرتے ہوئے گن اتیت (پہنچے ہوئے پرش) کے لکشن بتلائے اور یہ بتلایا کہ یہ حالت اُسے حاصل ہو سکتی ہے۔ جس نے سَم بدھی حاصل کر لی ہے۔ اور جو گہری سچی بھگتی سے بھگوان کی سیوا کرتا ہے۔ اس گہری بھگتی سے گُن اتیت ہو۔ صرف آنند ہی آنند کی حالت پراپت ہوتی ہے اور اسی سے اس پرم پرش کے درشن ہوتے ہیں۔ جس کا ذکر دوبارہ پندرھویں اُدھیائے میں کیا گیا ہے

پندرھویں ادھیائے

پُرشوتم یوگ

پچھلے ادھیائے میں یہ ذکر ہوا۔ کہ سَم بُدھی یوگ سے گن اتیت حالت (گنُوں سے پرے حالت) پراپت ہوتی ہے۔ برھم کی سچی گہری بھگتی سے بھی یہ حالت حاصل ہوتی ہے۔ دونو باتیں ایک ہی ہیں کیونکہ پرماتما کی گہری بھگتی ہوئے بغیر سَم بُدھی نہیں ہو سکتی۔ اور سَم بدھی کے بغیر سچی بھگتی نہیں ہو سکتی۔ ایسی سچی بھگتی اور سَم بُدھی کس طرح پراپت ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ اس جگت جیو اور پرماتما کا باہمی تعلق سمجھ میں نہ آجائے۔ اسی لئے اس ادھیائے میں پہلے جگت پھر جیو اور پھر پرمیشور کا ورنن کیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ ان باتوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر سنسار کے وشیوں کا سنگ (تعلق) تیاگ دینا ہی اس پرشوتم کی پراپتی کا سیدھا مارگ ہے۔ جگت۔ جیو اور ایشور کی علیحدہ علیحدہ تعریف کر کے ایشور کی شرن میں جانے کا مارگ بتلایا ہے۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام پرشوتم یوگ ہے۔

ऊर्ध्वमूलमधः शाखमश्वत्थं प्राहुरव्ययम् ॥
छन्दांसि यस्य पर्णानि यस्तं वेद स वेदवित् ॥१॥

شری بھگوان اوواچ

اُوردھوم مُول اُدھہ شاکھم اشوتھم پراہُوویّم (۱) چھندانسی لیسیہ پرنانی لیس تم وید سہ ویدوِت

ترجمہ

(سنسار کو برکش رُوپ سے ورنن کرتے ہوئے شری کرشن بھگوان بولے ہے ارجن! اوپر آدی پُرش پرمیشور رُوپی

جڑ[1] والے اور نیچے برمھ رُوپی شاخوں[2] والے جس سنسار رُوپی پیپل کے درخت کو اوناشی[3] کہتے ہیں (اور) وید جس کے پتّے[4] ہیں اس سنسار رُوپی درخت کو جو پُرش (جڑ سمیت) تتو سے جانتا ہے۔ وہی وید[5] کے تتو کو جاننے والا (گیانی) ہے (۱)

دوہا

نیچے شاکھا مُول اپر برکھش اوناشی ہوئے (۱) پتے وید جو جانتا وید وت نر سوئے

تشریح یہاں سنسار کو پیپل کے گھنے سایہ دار درخت کی شکل میں بیان کیا ہے۔ کہ یہ سنسار ایک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ ایشور جو کہ گیان کی سیڑھی پر چڑھتے چڑھتے سب کے آخر میں ملتا ہے۔ اس لئے وہ سب سے اوپر ہے سب لوک لوکانتر اور ان میں رہنے والے پرانی اس کی شاخیں ہیں۔ جو (بلحاظ گیان کے) نیچے کی طرف ہیں۔ یہ سنسار کا درخت پرواہ رُوپ سے انادی ہے۔ یعنی ہمیشہ سے بنتا اور بگڑتا آیا ہے۔ اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ وید (گیان کے سدھانت) اس کے پتے ہیں جن کے زیر سایہ آرام پاتا اور پھلتا پھولتا ہے۔ جو اس درخت کی ماہیت کو اچھی طرح سے جان لیتا ہے۔ وہ سچا گیانی ہے۔

अधश्चोर्ध्वं प्रसृतास्तस्य शाखा गुण प्रवृद्धा विषय प्रवाला: ॥
अधश्च मूलान्यनु संततानि कर्मानुबन्धीनि मनुष्यलोके ॥२॥

اَدھاچا اُوردھوم پرسرتا۔ تسیہ شاکھا۔ گن پرورِدھا۔ وشیا پروالا
اَدھاچا۔ مُولانی۔ انوسنتتانی۔ کرم انُوبندھانی منُشیہ لوکے

ترجمہ

(اور ہے ارجن) اس سنسار برکھش کی تینوں گُنوں رُوپی پانی سے بڑھی ہوئی اور وشے بھوگ رُوپی کونپلوں[1] والی دیوتا انسان حیوان وغیرہ جونیوں رُوپی شاخیں[2] نیچے اور اوپر سب جگہ پھیلی ہوئی ہیں۔ اور منش جُونی میں کرموں کے انوسار باندھنے والی

ع۱ آدی پُرش بھگوان ہی نتیہ اننت اور سب کے آدھار ہونے کی وجہ سے اور سب سے اوپر (پرم گیانی) ہونے کی وجہ سے اُوردھو نام سے کہے گئے ہیں۔ وہ مایاپتی سرو شکتی مان پرمیشور ہی اس سنسار رُوپی درخت کے کارن ہیں۔ اس لئے اس سنسار برکھش کو اُوردھ مُول والا کہتے ہیں۔

ع۲ اس آدی پُرش پرمیشور سے پیدا ہونے کی وجہ سے اور انتیہ (تغیر پذیر) ہونے کی وجہ سے ہرنیہ گربھ رُوپ برھما کو پرمیشور کی نسبت نیچے کہا ہے۔ اور وہی سنسار کا وستار کرنے والا ہونے سے اس کی مکھیہ شاکھا (تنہ) ہے اس لئے اس سنسار درخت کو ادھ شاکھا (نیچے شاخوں والا) کہتے ہیں ع۳ یہ سنسار برکھش اوناشی اس لئے ہے کہ اس کا مُول کارن اوناشی پرماتما ہے اور انادی کال سے اسکی پرمپرا چلی آتی ہے

ع۴ وید میں بیان کئے گئے یگیہ وغیرہ کرموں کے ذریعے اس درخت کی رکھشا اور بڑھتی ہوتی ہے۔ اس لئے ویدوں کو اس درخت کے پتے کہا ہے۔ جیسے درخت کی شوبھا پتوں سے ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس سنسار برکھش کی شوبھا ویدوں سے ہے۔

ع۵ بھگوان کی یوگ مایا سے پیدا ہوا سنسار ناپائیدار (تغیر پذیر) فانی اور دُکھ رُوپ ہے۔ اس موہ کو تیاگ کر صرف پرمیشور کا سدا پریم اور بھگتی سے چنتن کرنا۔ وید کے تتو کو جاننا ہے۔

اہنتا۔ ممتا اور واسنا روپی جڑیں بھی نیچے کی طرف سبھی لوکوں میں (دور دور تک) پھیلی ہوئی ہیں (۲)

دوہا

اوپر نیچے گنوں سے بڑھی اُرو پھیلی بیر (۲) شاخیں مُول اس لوک میں پُرش ہو باندھیں دھیر

न रूपमस्येह तथोपलभ्यते नान्तो न चादिर्न च संप्रतिष्ठा॥
अश्वत्थमेनं सुविरूढमूलमसङ्गशस्त्रेण दृढेन छित्त्वा॥३॥
ततः पदं तत्परिमार्गितव्यं यस्मिन्गता न निवर्तन्ति भूयः॥
तमेव चाद्यं पुरुषं प्रपद्ये यतः प्रवृत्तिः प्रसृता पुराणी॥४॥
निर्मानमोहा जितसङ्गदोषा अध्यात्मनित्या विनिवृत्तकामाः॥
द्वन्द्वैर्विमुक्ताः सुखदुःखसंज्ञैर्गच्छन्त्यमूढाः पदमव्ययं तत्॥५॥

نہ رُوپم اسیہ اِہیہ تتھا۔ اُپ لبھیہ تے۔ نہ انتہ نہ چا۔ آدی نہ چا سمپر تشٹھا
اشوتھم ایتم۔ سُو وِرُوڑھہ مُولم۔ اسنگ شستریں۔ درڑھین چھتوا (۳)
تتہ پدم تت پری مارگ تویم۔ یسمِن گتا نہ نِور تنتی بھویا
تم ایو چا۔ آدیَم۔ پُرُوشم۔ پَرپدیے۔ یتا۔ پرَوِرتی۔ پرسرتا پُرانی (۴)
نہ مان موہا۔ جِت سنگ دوشا۔ ادھیاتم نِتیا۔ وِنی ورتّ کاما
دوندوئی وِمُکتا۔ سُکھ دُکھ سنگئی رگچھنتی مُوڑھا پدم اویہ یم تت (۵)

ترجمہ

اس سنسار برکھش کا سروپ (جیسا کہا ہے) ویسا یہاں (وچارنے سے) نہیں[۹] پایا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ (تو اس کا) آغاز[۱۰] ہے۔ اور نہ انجام[۱۱] ہے۔ اور نہ اچھی طرح سے ستھت (قائم[۱۲]) ہی ہے۔ اس لئے اس اہنکار۔ ممتا اور

---

[۶] شبد۔ سپرش۔ رس۔ رُوپ اور گندھ۔ یہ پانچوں ستھول دیہہ اور اندریوں کی نسبت سُوکھشم ہونے کی وجہ سے ان کی شاخوں کی کونپلوں کے رُوپ میں کہے گئے ہیں۔

[۷] مُول شاخ (ستے) برہما سے سارے لوکوں سمیت دیو۔ منش اور حیوان وغیرہ قالبوں کی پیدائش اور بڑھتی ہوئی ہے (۳) لئے اُن کا یہاں بطور شاخوں کے بیان کیا گیا ہے۔

[۸] اہنکار۔ ممتا اور واسنا رُوپی جڑوں کو صرف منش جونی..... میں کرموں کے انوسار باندھنے والی کہنے کا کارن یہ ہے۔ کہ دوسری سب جونیوں میں تو صرف پہلے کئے ہوئے کرموں کے پھل کو بھوگنے کا ہی ادھکار ہے۔ اور منش جونی میں نئے کرموں کے کرنے کا بھی ادھکار ہے۔

[۹] اس سنسار کا جیسا سروپ شاستروں میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جیسا دیکھا سنا جاتا ہے۔ ویسا تتو گیان ہونے کے بعد نہیں پایا جاتا۔ جس طرح آنکھ کھلنے کے بعد خواب کا سنسار نہیں پایا جاتا۔

واسنا کی بہت ہی مضبوط جڑوں والے سنسار روپی پیپل کے درخت کو مضبوطی کے ساتھ ویراگیہ روپی[13] ہتھیار کے ذریعے کاٹ کر[14] (۴) اس کے بعد اس پرم پد کو اچھی طرح کھوجنا چاہیے۔ کہ جس میں گئے ہوئے پُرش پھر پیچھے سنسار میں نہیں آتے ہیں۔ اور جس پرمیشور سے (یہ) پراچین سنسار برکھش کی پرورتی پھیلی ہوئی ہے" اس ہی آدی پُرش نارائن کی میں شرن ہوں" اس طرح (مضبوط ارادہ ۔ عزم بالجزم کر کے) (۴) نشٹ ہو گیا ہے ۔ مان اور موہ جن کا (اور) جیت لیا ہے (اُپتر دھن وغیرہ میں) آسکتی (موہ) رُوپی دوش جنہوں نے اور پرماتما کے سُوروپ میں ہے ۔ نتیہ ودھیان جن کا (اور) اچھی طرح سے نشٹ ہو گئی ہے ۔ کامنا جن کی (ایسے وہ) سکھ دُکھ نامی دوندوں سے آزاد ہوئے گیانی جن اُس ادناشی پرم پد کو پراپت ہوتے ہیں (۵)

دوہا

رُوپ انت آدی ارتھ ستھتی نہ جانے کوئے (۳) اسنگ شستر سے کاٹ درڑھ مُول اشوتھ ہے جوئے
تب اُس پد کی کھوج کر پھریں نہ جا پد جائے (۴) آدی پُرش کی شرن لے جن یہ سرشٹی اُپائے
اودھیا تم رت مان موہ کام سنگ سے رہت (۵) سُکھ دُکھ آدی دوندو سے چھوٹ پرم پد لیت

न तद्भासयते सूर्यो न शशाङ्को न पावकः ॥
यद्गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥६॥

نہ تد بھاسیئے سُوریو نہ ششانکو نہ پاوکاہ (۶) یدگتوا نہ نِورتنتے تد دھام پرمم مم (۶)

ترجمہ

اس (سوئیم پرکاش سروپ پرم پد کو) نہ سُورج پرکاشت کر سکتا ہے ۔ نہ چاند اور نہ آگ ہی پرکاشت کر سکتی ہے ۔ اور جس پرم پد کو پراپت ہو کر منش پیچھے سنسار میں نہیں آتے ہیں ۔ وہی میرا پرم دھام[15] ہے ۔

دوہا

روی ششی اگنی بھی جہاں چمکیں ناہیں بیر (۶) جس میں جا نہیں لوٹتے پرم دھام مم دھیر

[10] ۔ اس کا آغاز نہیں ہے ۔ یہ کہنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ اس کی پرم پرا کب سے چلی آتی ہے ۔ اس کا کوئی پتہ نہیں ہے ۔
[11] ۔ اس کا انجام نہیں ہے یہ کہنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ اس کی پرم پرا کب تک چلتی رہے گی ۔ اس کا کوئی پتہ نہیں ہے
[12] ۔ اس کی اچھی طرح ستھتی (قیام) بھی نہیں ہے ۔ یہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ درحقیقت یہ تغیر پذیر اور فانی ہے
[13] ۔ معمولی سے معمولی دُنیوی بھوگ سے لے کر برہم لوک تک سارے بھوگ تغیر پذیر اور فانی ہیں ۔ ایسا سمجھ کر اس سنسار کے سارے وشے بھوگوں میں حقیقت ۔ سکھ ۔ پریتی اور دلبستگی وغیرہ کا نہ ماننا ہی مضبوط ویراگیہ کا ہتھیار ہے ۔
[14] ۔ ستھاور جنگم وغیرہ سب طرح کے سنسار کے چنتن کا اور انادی کال سے گیان کے ذریعے مضبوط جمی ہوئی اہنکار ۔ ممتا اور واسنا رُوپی جڑوں کا تیاگ کرنا ہی سنسار کے درخت کا جڑوں سمیت کاٹنا ہے ۔
[15] اس کے ارتھ کے لئے دیکھو ۔ ادھیائے ۸ ۔ شلوک ۲۱

جیو ایشور کا انش ہے!

ममैवांशो जीव लोके जीवभूत: सनातन:॥

मन: षष्ठानीन्द्रियाणि प्रकृति स्थानि कर्षति॥७॥

مم ایوانشو۔ جیو لوکے جیو بھوتا سناتناہ (۷) مناہ ششٹانی اندریانی پرکرتی ستھانی کرشتی

ترجمہ

(اندرہے ارجن) اس دیہہ (جسم) میں یہ جیو آتما میرا ہی سناتن انش ہے[۱] (اور وہی ان ترگن مئی مایا میں قایم پانچوں اندریوں اور چھٹے من کو (بھوگ بھوگانے کے لئے) اپنی طرف کھینچتا ہے (۷)

دوہا

اس دیہہ میں یہ جیو مم انش سناتن بیر (۷)، من ارو اندریہ کو کرے آکرشن اے دھیر۔

تشریح: جیسے اگنی کو اگر پرماتما تصور کریں۔ تو ایک معمولی سی چنگاری جیو کی مانند ہے۔ یہ جیو آتما ترگن مئی پرکرتی سے پانچ گیان اندریوں اور چھٹے من کو حاصل کر کے بھوگوں کو بھوگتا ہے۔ یہ کیسے ہوتا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں

शरीरं यदवाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वर:॥

गृहीत्वैतानि संयाति वायुर्गन्धानिवाशयात॥८॥

شریرم یدا وا پنوتی۔ یت چا۔ اپی۔ اُتکرامتی ایشورا (۸) گرہتیوا۔ اتیانی سنیاتی۔ وایو۔ گندھان۔ اِیوا۔ آسیات

ترجمہ

ہوا گندھ (خوشبو) کی جگہ سے جیسے خوشبو کو گرہن کر کے لے جاتی ہے۔ ویسے ہی جسم کا ایشور (جیو آتما) بھی جس پہلے جسم کو تیاگتا ہے۔ اس سے وہ (من سمیت پانچوں اندریوں) کو گرہن کر کے پھر جس جسم کو پراپت کرتا ہے۔ اس میں جاتا ہے (۸)

دوہا

پراپت ہوتا تیاگتا گرہن کرے یہ بیر (۸)، وایو جیسے گندھ کو ویسے ان کو دھیر (۸)

श्रोत्रं चक्षु: स्पर्शनं च रसनं घ्राणमेव च॥

अधिष्ठाय मनश्चायं विषयानुपसेवते॥९॥

شروترم چکشو سپرشنم چا۔ رسنم گھرانم ایو چا (۹) ادھشٹائے مناچا ایم۔ وِشیان اُپ سیوتے

ترجمہ

(اور اس جسم میں رہتا ہوا) یہ جیو آتما کان۔ آنکھ۔ چمڑے (لمس) زبان۔ ناک۔ اور من کو آشرے کر کے یعنی ان سب کے سہارے سے ہی وشیوں کو بھوگتا ہے (۹)

---

[۱] جیسے غیر منقسم شدہ آکاش بھی گھڑوں میں الگ الگ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ ویسے ہی سب بھوت پرانیوں میں ایک بھاو موجود ہوا پرماتما بھی الگ الگ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے جسم میں رہنے والے آتما کو بھگوان نے اپنا سناتن انش کہا ہے

دوہا

کان ناک رسنا اور تو چا چکھشو اررچت (۹) ان کے آشرت بھوگتا جیو بھوگ ہے نِتّ

آتما کو صرف اگیانی دیکھتا ہے

उत्क्रामन्तं स्थितं वापि भुञ्जानं वा गुणान्वितम् ॥
विमूढा नानुपश्यन्ति पश्यन्ति ज्ञानचक्षुषः ॥१०॥

اُت کرامنتم ستھتم واپی بھنجانام واگنان وتم (۱۰) وِموڑھانہ انوپشینتی۔ پشینتی گیان چکھشوشا

ترجمہ

شریر چھوڑ کر جاتے ہوئے یا شریر میں ٹھیرے ہوئے اور وشیوں کو بھوگتے ہوئے یا (ست۔ رج۔ تم) تینوں گنوں میں برتتے ہوئے (اس جیو آتما) کو بھی اگیانی لوگ نہیں جانتے ہیں (صرف) گیان کی آنکھوں والے (گیانی مہاتما ہی) اُسے جانتے ہیں (۱۰)

دوہا

بھوگ بھوگتے۔ نکلتے رہتے دیہہ میں بیر (۱۰) موڑھ نہ جانیں آتما گیانی جانیں دھیر

کیونکہ بنا کوشش اور من کی پوترتا کے یہ جیو آتما دیکھا نہیں جا سکتا۔

यतन्तो योगिनश्चैनं पश्यन्त्यात्मन्यवस्थितम् ॥
यतन्तोऽप्यकृतात्मानो नैनं पश्यन्त्यचेतसः ॥११॥

تینتو یوگینا چا اینم پشینتی آتمنی اوستھتم (۱۱) تینتو اپی اکرت آتمانا نہ اینم پشینتی اچیتسا

ترجمہ

(کیونکہ) یوگی لوگ بھی اپنے ہردے میں ستھت ہوئے اس آتما کو کوشش کر کے ہی تو اسے جانتے ہیں اور جنہوں نے اپنے انتہ کرن کو شدھ نہیں کیا ہے۔ ایسے اگیانی لوگ تو کوشش کر کے بھی اس آتما کو نہیں جانتے ہیں (۱۱)

دوہا

یتن وان یوگی اسے دیکھیں آتم ماہیں (۱۱) مندمتی کر یتن بھی اس کو دیکھیں ناہیں

جو آتما جیو روپ سے جسم کو پرکاشت کرتا ہے۔ وہی برہم روپ سے سارے برہمانڈ کو پرکاشت کرتا ہے۔ یہ کہتے ہیں

यदादित्यगतं तेजो जगद्भासयतेऽखिलम् ॥
यच्चन्द्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धि मामकम् ॥१२॥

یت آدتیہ آگتم تیجو۔ جگت بھاسیہ تے اکھلم (۱۲) یت چندرمسی یت چا۔ اگنو تت تیجو ودھی مامکم

ترجمہ (اور ہے ارجن) جو تیج سورج میں رہ کر سارے جگت کو پرکاشت کرتا ہے۔ اور جو تیج چاند میں رہتا ہے اور

جو تیج آگ میں ہے - اس کو تو میرا ہی تیج جان (۱۲)

دوہا

سورج کا یہ تیج جو کرے جگت پرکاش (۱۲) چندر اگنی میں جان تو میرا ہی پرکاش

गामाविश्य च भूतानि धारयाम्यहमोजसा ॥

पुष्णामि चौषधीः सर्वाः सोमो भूत्वा रसात्मकः ॥१३॥

گام آوشیہ چا بھوتانی - دھاریامی اہم اوجسا (۱۳) پُشنامی چا اوشدھی سروا سومو بھوتوا رساتمکا

ترجمہ

اور میں ہی پرتھوی میں پرویش کر کے اپنی شکتی سے سب بھوتوں کو دھارن کرتا ہوں اور اس لئے سوم دامرت مئے چندرما) ہو کر سب اوشدھیوں (بنسپتیوں) کو پُشٹ کرتا ہوں (۱۳)

دوہا

پرتھوی میں رہ اوج سے سب کو پالوں بیر (۱۳) اوشدھیوں کو سوم بن پُشٹ کروں میں دھیر

अहं वैश्वानरो भूत्वा प्राणिनां देहमाश्रितः ॥

प्राणापानसमायुक्तः पचाम्यन्नं चतुर्विधम् ॥१४॥

اہم ویشوانرو بھوتوا - پرانی نام - دیہم آشرتا (۱۴) پران اپان سمایکتاہ پچامی انم چتر ودھم

ترجمہ

(اور میں (ہی) سب پرانیوں کے جسم میں رہ کر ویشوانر[1] اگنی روپ (جٹھر اگنی) ہو کر پران اور اپان کے ساتھ مل کر چار[2] طرح کے اناج کو پچاتا ہوں (۱۴)

دوہا

دیہہ میں بن جٹھر اگنی سہت پران اپان (۱۴) چار طرح کے ان کو ہضم کروں بلوان

सर्वस्य चाहं हृदि संनिविष्टो मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनं च ॥

वेदैश्च सर्वैरहमेव वेद्यो वेदान्तकृद्वेदविदेव चाहम् ॥१५॥

سروسیہ چا اہم ہردی سنوشٹو - متا سمرتر گیانم - اپوہنم چا

ویدئی چا سروئی اہم ایو - ویدیا - ویدانت کرت - ویدوت ایو چا اہم (۱۵)

---

[1] ویشوانر یعنی جٹھر اگنی - اس اگنی کا نام ہے - جو سب پرانیوں کے پیٹ میں رہتا اور کھانے کو ہضم کرتا ہے - اگر جٹھر اگنی نہ ہو - تو کسی کو بھوک نہ لگے - اور کھایا پیا ہضم نہ ہو

[2] چار طرح کے اناج بھکش - بھوجیہ - لہیہ اور چوشیہ - جو دانتوں سے چبا کر کھایا جاتا ہے - وہ بھکش جیسے روٹی وغیرہ جو بنا دانتوں سے چبائے نگلا جاتا ہے وہ بھوجیہ جیسے دودھ وغیرہ اور جو زبان سے چاٹا جاتا ہے - وہ لہیہ جیسے چٹنی وغیرہ اور جو چوسا جاتا ہے وہ چوشیہ جیسے گنا وغیرہ

ترجمہ

اور میں ہی سب پرانیوں کے ہردے میں انتریامی روپ سے براجمان ہوں (اور) مجھ سے ہی سمرتی۔ گیان اور اپوہن۔ دھرم کا ناش) ہوتا ہے۔ اور سب ویدوں کے ذریعے میں ہی جاننے کے یوگیہ ہوں۔ اور میں ہی ویدانت کا کرتا اور ویدوں کا جاننے والا (بھی) میں ہی (ہوں) (۱۵)

دوہا

میں سب کا ہردیش ہوں اور سمرتی گیان (۱۵) وید ودِشے ویدانت میں ویدارتھ ہوں جان

द्वाविमौ पुरुषौ लोके क्षरश्चाक्षर एव च ॥
क्षरः सर्वाणि भूतानि कूटस्थोऽक्षर उच्यते ॥१६॥

دوا۔ اِمؤ۔ پرشو لوکے۔ کھشر چا اکھشر ایو چا (۱۶) کھشر اسروانی بھوتانی۔ کوٹستھ اکھشر اوچیہ تے

ترجمہ

(اور ہے ارجن!) اس سنسار میں ناشوان (فانی) اور ادناشی (لافانی) یہ دو طرح کے پُرش ہیں (ان میں) سارے بھوت پرانیوں کے شریر تو ناشوان اور غیر متبدل (جیو آتما) ادناشی کہا جاتا ہے (۱۶)

دوہا

کھشر اکھشر دو پُرش ہی جگ میں ہیں اے بیر (۱۶) کھشر تو یہ سب بھوت ہیں جیو اکھشر ہے دھیر

उत्तमः पुरुष स्त्वन्यः परमात्मेत्युदाहृतः ॥
यो लोकत्रय माविश्य बिभर्त्यव्यय ईश्वरः ॥१७॥

اُوتما پرشس تو انیا۔ پرماتما اِتی اُداہرتاہ (۱۷) یولوک تریم آوِشیہ۔ وبھرتی اویہ۔ ایشورا

ترجمہ

(اور ان دونوں سے) اُتم پُرش تو (ایک تیسرا) اور ہی ہے۔ (کہ) جو تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا دھارن پوشن کرتا ہے (وہی) ادناشی پرمیشور اور پرماتما ہے۔ ایسا کہا گیا ہے (۱۷)

دوہا

ان دو توسے بھن ہے پُرشوتم جگدیش (۱۷) ترلوکی میں پالتا سب کو ہے وہ ایش

यस्मात्क्षरमतीतोऽहमक्षरादपि चोत्तमः ॥
अतोऽस्मि लोके वेदे च प्रथितः पुरुषोत्तमः ॥१८॥

یسمات کھشرم۔ اتیتا۔ اہم۔ اکھشرات اپی چا اُتماہ (۱۸) اتو اسمی لوکے ویدے چا پرتھتاہ پرشوتم

ترجمہ

کیونکہ میں ناشوان پدارتھوں (کھشیتر۔ پرکرتی) سے تو بالکل پرے ہوں اور (مایا میں جکڑے ہوئے) اوناشی جیو

آتما سے بھی اُتم ہوں۔ اس لئے لوک میں اور ویدوں میں (بھی) پُرشوتم نام سے مشہور ہوں۔ (۱۸)

دوہا

ناشی او ناشی سبھی سے ہوں اُتم بیر (۱۸) لوک وید پرسدھ ہوں پُرشوتم میں دھیر

ایسا پرماتما جو کہ کھشر اور اکھشر دونوں سے اُتم ہے۔ اس کے جاننے کا پھل کہتے ہیں۔

यो मामेव मसंमूढो जानाति पुरुषोत्तमम् ॥
स सर्व विद्भजति मां सर्व भावेन भारत ॥१९॥

یو مام ایوم اسموڑھو جاناتی پُرشوتمم (۱۹) سرووِت بھجتی مام سرو بھاوین بھارت

ترجمہ

ہے بھارت! اس طرح تتو سے جو گیانی پُرش مجھ کو پُرشوتم جانتا ہے۔ وہ سروگیہ پُرش سب طرح سے سدا مجھ پرمیشور کی ہی بھگتی کرتا ہے۔ (۱۹)

دوہا

اِس پرکار نِشچت متی پُرشوتم موہے بیر (۱۹) گیانی پُورن بھاو سے جان بھجے مم دھیر

इति गुह्यतमं शास्त्रमिदमुक्तं मयानघ ॥
एतद्बुद्ध्वा बुद्धिमान्स्यात्कृतकृत्यश्च भारत ॥२०॥

اِتی گوہیہ تمم شاسترم اِدم اُکتم میا انگھ (۲۰) ایترت بُدھوا۔ بُدھیمان سیات کرت کرتیہ چا بھارت

ترجمہ

ہے نشپاپ ارجن! ایسا یہ گوڑھ رہسیہ والا (پُرا اسرار مخفی) شاستر میں نے تم سے کہا ہے۔ اس کو تتو سے جان کر (انسان) گیان وان اور کرتارتھ ہو جاتا ہے (۲۰) (یعنی اس کو اور کچھ بھی کرنا باقی نہیں رہتا۔ اُس کا جیون سپھل ہو جاتا ہے

دوہا

گوہیہ تم یہ شاستر تجھے سُنایا بیر (۲۰) جان اسے گیانی ہوئے کرتارتھ لے دھیر

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا پُرشوتم یوگ نامی پندرھواں ادھیائے ختم ہوا

(بھیشم پرب میں ادھیائے ۳۹ ختم)

نویدن

اس ادھیائے میں بھگوان نے اپنا پرم گُپت پربھاو اچھی طرح سے درشایا ہے جو آدمی اس طرح سے بھگوان کو سب سے اُتم سمجھ لیتا ہے۔ اس کا من ایک لمحہ بھی بھگوان کے چنتن کا تیاگ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جس چیز کو انسان اچھا سمجھتا ہے۔ اسی میں اس کا پریم ہوتا ہے اور جس میں پریم ہوتا ہے۔ اسی کا وہ چنتن کرتا ہے۔ اس لئے سب کا پہلا فرض ہے۔ کہ بھگوان کے پرم گُپت پربھو کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے ناشوان (فانی) سنسار کے موہ کو تیاگ کر اور پرماتما کی شرن ہو کر بھجن اور ست سنگ میں اپنے من کو لگا دے۔

پندرہویں ادھیائے کا خلاصہ

پہلے پانچ شلوکوں میں سنسار برکھش کا بیان کرکے شری بھگوان نے یہ بتلایا۔ کہ جو آدمی وشے واسناؤں میں پھنسا ہوا ہے۔ وہ اس اننت برکھش کی بے شمار شاخوں میں ہی بھولتا بھٹکتا رہتا ہے۔ اُسے اس کی اوپر کی جڑ یعنی پرمیشور کے گیان کا پتہ نہیں لگتا۔ مگر جو وشیوں کے موہ سے آزاد ہوچکا ہے۔ جو سنگ رہت (بے تعلق) ہوگیا ہے وہ اس جڑ کو۔ اس پرم اوناشی پد کو پراپت کرتا ہے۔ پھر نویں شلوک تک اس اوناشی پرماتما.... سنسار اور مختلف شکلوں میں دکھائی دینے والی آتما اور اُن سب کا باہمی تعلق کیسا ہے؟ یہ بتلایا ہے۔ کہ جیو آتما ایشور کا ہی سناتن انش ہے۔ سناتن سے یہ مطلب ہے۔ کہ ایشور کے نت نئے نئے انش ہوکر جیو آتماؤں کی سرشٹی (پیدائش) نہیں ہوا کرتی۔ . . . .

بلکہ یہ جیو سرشٹی ہی سناتن (قدیمی) ہے۔ اور ایشور کا یہ وہ انش ہے۔ جسے جیو بھوت انش کہتے ہیں۔ انش کا ارتھ الگ الگ ٹکڑے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ انش ویسا سمجھنا چاہئے۔ جیسے سروویاپی آکاش کا انش گھٹ آکاش ہے۔ گھٹ آکاش آکاش کا ایسا انش نہیں ہے۔ جو سمپورن آکاش سے الگ ہوا ہو۔ سارا آکاش ایک ہی ہے۔ گھٹ کے کارن کھنڈ (ٹکڑوں) کی کلپنا ہوتی ہے۔ اسی طرح جیو کو ایشور یا پرماتما کا انش کہا ہے۔ اسی لئے آٹھویں شلوک میں جیو کو ایشور بھی کہا ہے۔ جیو میں آتما اور پرکرتی کا سنیوگ ہے۔ آتما کی طرح پرکرتی بھی پرماتما کا انش ہے۔ جو پرکرتی بھوت ہے اور پرکرتی سے ہی پرش کا سوکشم اندریوں اور انتہ کرن سے یکت لنگ شریر بنتا ہے۔ ستھول شریر چھوڑ دینے پر بھی یہ لنگ شریر رہتا ہے۔ مگر آتما نہ یہ سوکشم شریر ہے اور نہ ستھول شریر ہے وہ اس کے پرے ہے۔ اور سب جگہ ہے۔ اس لئے دسویں شلوک سے پندرھویں شلوک تک آتما اور پرماتما کا ابھید روپ سے ذکر کیا ہے۔ مگر سولھویں شلوک میں پھر جیو اور پرکرتی کا بھید جتلانے کے لئے بھید روپ کا ورنن کرکے بتلایا ہے۔ کہ ہر ایک جیو آتما اوناشی اور اس کی پرکرتی وناشی (فانی) اور بدلنے والی ہے۔ اس کے آگے پرکرتی اور پرش سے پرے جو پرشوتم ہے۔ اس کا بیان ہے۔ جو تینوں لوک میں داخل ہوکر سارے سنسار کو دھارن کئے ہوئے ہے۔ جس کی پراپتی سنسار برکھش کے موہ سے چھوٹنے سے ہی ہوتی ہے۔



سولھواں ادھیائے

دیوآسر سمپد وبھاگ یوگ

پرماتما اور جیوآتما کے بیچ میں سنسار کے موہ کا پردہ لٹکا ہوا ہے۔ جیوآتما پرکرتی کا گیان پراپت کر کے اُسے ہٹا سکتا ہے۔ اور پھر پرماتما کے درشن کر سکتا ہے۔ اس لئے شری کرشن بھگوان نے اس سے پہلے گن تریئے وبھاگ یوگ میں تینوں گنوں کا بیان کر کے بتلایا۔ کہ ستوگن گیان کا پرکاش کرنے والا ہے۔ اس لئے ہر ایک انسان کو اپنے میں دُوسرے دوگنوں (تموگن اور رجوگن) کو دبا کر ستوگن کو بڑھانا چاہیئے۔ اس سے پہلے ستوگن کے تھوڑے سے لکشن آگئے ہیں انہیں کا یہاں کچھ تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ ستوگن والے منش کی پرکرتی کو دیئوی پرکرتی کہتے ہیں۔ اسی دیئوی پرکرتی کے لکشن اس ادھیائے میں بتلائے جائینگے اور ساتھ ساتھ تامسی لکشن بھی دکھلا دئے گئے ہیں۔ جس سے لوگ اِن آسری باتوں سے بچیں۔ اس ادھیائے کا یہی مضمون ہے۔ اور اسی لئے اس کا نام دیوآسر سمپد وبھاگ یوگ ہے۔

(श्री भगवानुवाच) अभयं सत्व संशुद्धि र्ज्ञान योगव्यवस्थितिः।।
दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्याय स्तप आर्जवम् ।।१।।
अहिंसा सत्य मक्रोध स्त्यागः शान्ति रपैशुनम्।।
दया भूते ष्वलोलुप्त्वं मार्दवं ह्री रचापलम् ।।२।।
तेजः क्षमा धृतिः शौच मद्रोहो नाति मानिता।।
भवन्ति संपदं दैवी मभिजातस्य भारत ।।३।।

(شری بھگوان اُدواچ)

ابھیم ستوسنشُدھی گیان یوگ ویہ وستھتی (۱) دانم۔ دماہ چایگیہ چا سوادھیائے تپاہ آرجوم
اہنسا۔ ستیم۔ اکرودھا۔ تیاگا۔ شانتی اپیشنم (۲) دیا۔ بھوتیشُو۔ الولپتوم۔ مارددوم ہری اچاپلم
تیجاہ۔ کشما۔ دھرتی۔ شوچم ادروہو ناتی مانتاہ (۳) بھونتی۔ سمپدم دیئویم ابھی جاتسیہ۔ بھارت

ترجمہ

شری بھگوان بولے۔ (ہے ارجن) نربھیتا[۱] (بےخوفی (کسی سے نہ ڈرنا) انتہ کرن[۲] (من) کی اچھی طرح سے شدھی (صفائی) گیان یوگ (آتم انوبھو) کے لئے دھیان یوگ میں سدا لگے رہنا[۳] اور ساتوک دان[۴] بھا اندریوں کا دمن[۵] (روکنا) یگیہ[۶] (نشکام بھاو سے اگنی ہوترادی کرموں کا کرنا) سوادھیائے[۷] (وید شاستر آدی کا پٹھن پاٹھن) اور بھگوان کے نام اور

گنوں . . . . . . کا کیرتن) اور (۸) تپ (ادائیگی فرض میں مشکلات کا برداشت کرنا) (۹) سادگی (چھل کپٹ سے رہت ہونا) (۱۰) اہنسا (من بانی اور جسم سے کسی طرح بھی کسی جیو کو دُکھ نہ دینا) (۱۱) ستیہ (سچی اور میٹھی بات کہنا) (۱۲) اپنا بُرا چاہنے والے پر بھی غصہ نہ کرنا (۱۳) تیاگ (کرموں میں کرتاپن کے ابھیمان کا تیاگ) (۱۴) اور شانتی (چت میں چنچلتا کا نہ ہونا) (۱۵) کسی کی نندا یا چغلی نہ کرنا (۱۶) سب پرانیوں میں دیا بھاو رکھنا (۱۷) سنسارک وشئے واسناؤں کے ساتھ تعلق ہونے پر بھی ان میں پھنس نہ جانا (۱۸) کومل سوبھاو اور (۱۹) برے کرم کرنے میں شرم محسوس کرنا اور (۲۰) عبث ہاتھ پاؤں نہ ہلاتے رہنا (فضول حرکات کا تیاگ) (۲۱) تیج روحانی رعب داب) (۲۲) کشما (۲۳) دھیرج رکھنا (مستقل مزاجی) (۲۴) اندر باہر کی شدھی (۲۵) کسی سے بھی دشمنی نہ ہونا (۲۶) ابھیمان یعنی تکبر کا نہ ہونا (یہ سب تو) ڈیوی سمپدا کو پراپت ہوئے پُرش کے لکھشن ہیں (۳) یہ سب مل کر ۲۶ ہوتے ہیں۔

دوہا

چت شُدھی نربھیتا گیان یوگ رتی بیر (۱) دان - دم یگیہ سوادھیائے تپ سرلتا دھیر

اہنسا ستیہ اکرودھ اُرو تیاگ شانتی بیر (۲) دیا - اپیشن[۱] - مارُدوم[۲] - لجا - اَچلاپم[۳] دھیر

تیج کشما - دھرتی شوچ اُرو دروہ مان سُول رہت (۳) سو نر ارجن ہوت ہے دیوی سمپد سہت

اب آسری سمپدا کا بیان کرتے ہیں:-

۱ع چغلی نہ کرنا ۲ع کوملتا ۳ع عبث حرکات نہ کرنا

दम्भो दर्पोऽभिमानश्च क्रोधः पारुष्य मेव च ॥

अज्ञानं चाभि जातस्य पार्थ संपद मासुरीम ॥४॥

دمبھو درپو - ابھیمانا چا - کرودھا - پاروشیم ایو چا (۴) اگیانم چا - ابھی جاتسیہ - پارتھ سمپدم آسُریم

ترجمہ

(اور) ہے پارتھ! پاکھنڈ[۱] - گھمنڈ[۲] اور ابھیمان اور کرودھ اور کٹھور بانی[۵] اور اگیان یہ سب آسری سمپدا کو پراپت ہوئے پُرش کے دلکھشن ہیں) (۴)

دوہا

دمبھ درپ - ابھیمان اُرو کرودھ اُرو اگیان (۴) کٹھو بانی - یہ آسری سمپد ارجن جان

اب دیوی اور آسری سمپداؤں کا الگ الگ کام بتلاتے ہیں۔

दैवी संपद्विमोक्षाय निबन्धायासुरी मता ॥

मा शुचः संपदं दैवी मभि जातोऽसि पाण्डव ॥५॥

دیوی سمپد وِموکھشائے نبندھائے آسری متا (۵) ما شچا سمپدم دیویم ابھیجاتو اسی پانڈوا (۵)

ترجمہ

(ان میں سے دیوی سمپدا تو موکش کے لئے اور آسری سمپدا (سنسار میں) باندھنے کے لئے مانی گئی ہے۔ اس لئے ہے

ارجن! تو رنج مت کر۔ کیونکہ تو دیَوی سمپدا کو پراپت ہوا ہے (۵) تیرا تو کلیان ہی ہوگا۔

دوہا

دیَوی سمپد موکھش اُرو آسُری بندھن بیر (۵) دیتی ہے مت شوک کر دیَوی جنم تو دھیر

آسُری سمپدا والے پُرشوں کے لکھشن

द्वौ भूतसर्गौ लोकेऽस्मिन्दैव आसुर एव च ॥
दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थ मे शृणु ॥ ६ ॥

دَوَو بھُوت سرگو۔ لوکے۔ اَسمِن۔ دیَوا۔ آسُرا۔ ایو۔ چا (۶) دیَوا۔ وِستر شاہ پروکتا۔ آسُرم پارتھ مے شرِنو

ترجمہ

ہے ارجن! اس لوک میں بھُوت پرانیوں کے سوبھاو دو پرکار کے مانے گئے ہیں۔ ایک تو دیَوی (دیوتا جیسا) اور دوسرا آسُری (اسُروں یعنی راکھشسوں جیسا) ان میں سے دیَوی سوبھاو کا تو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اس لئے اب اسُروں کے سوبھاو کو بھی تفصیل کے ساتھ مجھ سے سُن (۶)

دوہا

جیو سرشٹی جگت میں دیَوی آسُری ہوئے (۶) دیَوی تو کہ دی سُنو آسُری سمپد جوئے

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः ॥
न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥ ७ ॥

پرورتم چا نِورتم چا جنا نہ وِدُو آسُرا (۷) نہ شوچم نہ اپی چا۔ آچارا نہ ستیم تیشو وِدیہ تے

ترجمہ

(ہے ارجن!) آسری سوبھاو والے لوگ نہ تو یہ جانتے ہیں۔ کہ کیا کرنا چاہئے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کیا نہ کرنا چاہئے اس لئے اُن میں نہ تو اندر باہر کی شدھی ہی ہوتی ہے اور نہ اُن میں سداچار اور سچائی ہی ہوتی ہے (۷)

دوہا

پرورتی نہ جانتے نہ نِورتی بیر (۷) ست شَوچ آچار سے رہت اسُرجن دھیر

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुरनीश्वरम् ॥
अपरस्परसम्भूतं किमन्यत्कामहैतुकम् ॥ ८ ॥

استیم اپرتِشٹھم لے جگت آہو اَنی شورم (۸) اپرسپر سمبھوتم۔ کم انّیت کام ہیتوکم

ترجمہ

(۸) وہ آسُری پرکرتی والے لوگ کہتے ہیں کہ جگت آدھار رہت ہے اور جھوٹا ہے۔ اس کا کوئی ایشور

نہیں ہے۔ . . . . بلکہ اپنے آپ استری پرش کے سنیوگ سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے صرف بھوگوں کے بھوگنے کے لئے ہی ہے اور اس کے سوائے اور کیا ہے (کچھ نہیں ہے) (۸)

دوہا

جھوٹا ہے یہ جگت سب بن ایشور بن مول (۸) کیول کارن جگت کا ایک کام ہے مول

एतां दृष्टि मवष्टभ्य नष्टात्मानोऽल्पबुद्धयः॥
प्रभवन्त्युग्र कर्माणः क्षयाय जगतोऽहिताः॥९॥

ایتام درشٹم اوشٹبھیا نشٹ آتمانو۔ الپ بدھیے (۹) پربھونتی اگر کرمانا۔ کھشیائے جگتوا ہتا

ترجمہ

(اس طرح) اس متھیا گیان کے ذریعے نشٹ ہو گیا ہے۔ سو بھاؤ جن کا یعنی چت ناپاک ہو گیا ہے۔ اور جن کی عقل مند ہے۔ ایسے سب کے ساتھ برائی کرنے والے وہ دُشٹ لوگ صرف جگت کا ناش کرنے کے لئے ہی پیدا ہوتے ہیں (۹)

دوہا

مند متی نشٹ آتما ان بھاؤں سے بیر (۹) شترو بن لیں جنم جگ نشٹ کرن کو دھیر

काम माश्रित्य दुष्पूरं दम्भमान मदान्विताः॥
मोहाद्गृहीत्वा सद्ग्राहा न्प्रवर्तन्तेऽशुचि व्रताः॥१०॥

کام آشریتیہ۔ دُشپورم۔ دمبھ مان مدانوتاہ (۱۰) موہات گرہیتوا۔ اسدگراہان پرورتنتے اشچی ورتا

ترجمہ

(اور وہ دُشٹ لوگ) دمبھ (ریاکاری) مان (تکبر) اور مد (مستی) میں آ کر کسی طرح بھی پوری نہ ہونے والی کامناؤں کا آسرا لیتے ہیں (اور) جہالت کی وجہ سے جھوٹے سدھانتوں (اشبھ سنکلپوں) کو گرہن کر کے بُرے کرم کرتے ہوئے سنسار میں برتتے ہیں (۱۰)

دوہا

دمبھ مان مد یکت ہو جھوٹا نشچے دھار (۱۰) کرتے جھوٹی کامنا جھوٹے ہی برت دھار

चिन्ता मपरिमेयां च प्रलयान्ता मुपाश्रिताः॥
कामोपभोग परमा एतावदिति निश्चिताः॥११॥

چنتام اپری میئے یام چا۔ پرلیان تام اپاشرتا (۱۱) کام اوپ بھوگ پرما۔ ایتاوت اتی نشچتا

ترجمہ

(اور وہ) جب تک جیتے ہیں۔ سنسار کی بے شمار چنتاؤں میں ہی غرق رہتے ہیں۔ اور وشے بھوگوں کے بھوگنے میں غلطاں رہتے ہوئے یہ مانتے ہیں۔ کہ (سنسار میں) جو کچھ ہے۔ وہ صرف اتنا ہی آنند ہے۔ (یعنی جو کچھ ہے سو کام بھوگ ہی ہے (۱۱)

دوہا

جیون بھر کرتے رہیں چنتا ہی وہ لوگ (۱۱) کام بھوگ ہی مانتے جیون کا اُدیوگ

आशा पाश शतै र्बद्धा: काम क्रोध परायणा: ॥
ईहन्ते काम भोगार्थ मन्यायेनार्थ संचयान ॥१२॥

آشا پاش شتئے۔ بدّھا۔ کام کرودھ پرائناہ (۱۲) ایہنتے کام بھوگ آرتھم۔ انیائین ارتھ سنچیان

ترجمہ

(اس لئے وہ) آشا رُوپی سینکڑوں زنجیروں میں بندھے ہوئے اور کام کرودھ سے مغلوب ہوکے وشے بھوگوں کے بھوگنے کے لئے بے انصافی سے دھن وغیرہ بہت سے پدارتھوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں (۱۲)

دوہا

جکڑے آشا پاش میں کام کرودھ آدھین (۱۲) انیائے سے وہ کریں دھن سنچے پر دین

ایسے آسری لوگوں کی خواہشیں اور اُمنگیں اس طرح کی ہوتی ہیں:۔ کہ

इदमद्य मया लब्ध मिमं प्राप्स्ये मनोरथम ॥
इदमस्तीदमपि मे भविष्यति पुनर्धनम ॥१३॥

ادم ادیہ میا لبدھم۔ اِمم پراپسیئے منورتھم (۱۳) ادم استی ادم اپی مے بھوشیتی پنہ دھنم

ترجمہ

میں نے آج یہ تو لے لیا ہے۔ اب اُس منورتھ کو بھی پُورا کرونگا۔ اتنا دھن میرے پاس ہے ہی اتنا اور ہو جائیگا (۱۳)

دوہا

یہ پایا اب پاؤں گا وہی منورتھ پھیر (۱۳) یہ دھن میرا اور وہ میرا ہوگا ڈھیر

असौ मया हत: शत्रुर्हनिष्ये चापरानपि ॥
ईश्वरोऽहमहं भोगी सिद्धोऽहंबलवान्सुखी ॥१४॥

اسَو میا ہتاہ شترو۔ ہنشیئے چا۔ اپران۔ اپی (۱۴) ایشورو اہم۔ اہم بھوگی۔ سدّھو اہم۔ بلوان سُکھی

ترجمہ

(اور) وہ دشمن تو میرے ذریعے مارا گیا (اور) دوسرے دُشمنوں کو بھی میں مارونگا۔ میں ایشور اور ایشوریہ کو بھوگنے والا ہوں۔ میں ہی سب سدّھیوں والا۔ بلوان اور سُکھی ہوں (۱۴)

دوہا

اِس کو مارا اور سب شترو ڈاروں مار (۱۴) سوامی یوگی سدّھ ہیں بلی سُکھی ہوں یار

आढ्यो ऽभिजनवानस्मि कोऽन्योऽस्ति सदृशो मया ॥

यक्ष्ये दास्यामि मोदिष्य इत्यज्ञान विमोहिता:॥१५॥
آڈھیو ابھی جنوان اسمی۔ کوانیواستی سدرشومیا (۱۵) یکھشئے داسیامی مودشیہ۔ اِتی۔ اگیان وِموہِتا

ترجمہ

(اور میں) بڑا دھنوان اور بڑے کُٹنب والا ہوں۔ میرے برابر دُوسرا کون ہے؟ میں یگیہ کرونگا۔ دان کرونگا۔ خوش (سکھی) ہوؤنگا۔ (مزے سے زندگی بسر کرونگا) اس طرح اگیان سے موہت ہیں (۱۵)

دوہا

میں ہی دھنی کلین ہیں موسم اور ہے کو ئے (۱۵) یگیہ دان دوں کھاؤنگا کہ اگیانی جوئے

अनेक चित्त विभ्रान्ता मोहजाल समावृता:॥
प्रसक्ता: काम भोगेषु पतन्ति नरके ऽशुचौ॥१६॥
انیک چِت وِبھرانتا موہ جال سماورِتاہ (۱۶) پرسکتا کام بھوگیشو پتنی نرکے اشوچو

ترجمہ

اُن کے چِت میں طرح طرح کے بھرم کی لہریں اٹھا کرتی ہیں۔ اور وہ سدا موہ جال میں پھنسے ہوئے وِشے بھوگوں میں ہی حد درجہ غلطان رہتے ہیں۔ اور اسی طرح گھور نرک میں گرتے ہیں (۱۶)

دوہا

بھرم لہر چِت میں اُٹھے موہ۔ بھوگوں کے مانہیں (۱۶) پھنسے رہتے ہیں سدا گریں نرک مین جاہیں

आत्म संभाविता: स्तब्धा धन मान मदान्विता:॥
यजन्ते नाम यज्ञैस्ते दम्भेना विधि पूर्वकम्॥१७॥
آتم سمبھاوِتا۔ ستبدا۔ دھن مان مدآنوِتا (۱۷) یجنتے نام یگئے تے دمبھین اودِھی پُوروکم

ترجمہ

(اور وہ اپنے آپ کو ہی سب سے بڑا ماننے والے گھمنڈی پرش دھن اور مان (دولت و مرتبہ) کی مستی میں ہی پھُولے رہتے ہیں۔ اور شاستر ودھی سے رہت صرف نام کے لئے (برائے نام) دکھاوے کے طور پر یگیہ اور (دان وغیرہ) کیا کرتے ہیں (۱۷)

دوہا

مان بڑائی میں رہیں اور گرب دھن لین (۱۷) نام ماترا کو دمبھ سے یگیہ کریں متی ہین

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संश्रिता:॥
मामात्म परदेहेषु प्रद्विषन्तो ऽभ्यसूयका:॥१८॥
اہنکارم۔ بلم۔ درپم۔ کامم۔ کرودھم چا سنشرِتا (۱۸) مام آتم پردیہیشو پردوشنتا ابھیہ سوئیکاہ

ترجمہ

(اور وہ) اہنکار - بل (طاقت) درپ (مغروری) کامنا اور کرودھ سے مغلوب ہوئے دُوسروں کی نندا کرنے والے پُرش اپنے اور دُوسروں کے جسم میں رہنے والے مجھ انتریامی (پرماتما) سے دویش کرنے والے ہیں (۱۸)

دوہا

اہنکار بل درپ ارُو کام کرودھ رت بیر (۱۸) موسے نج پر دیہہ میں دویش کریں وہ دِھیر

اِن آسُری سوبھاؤ والوں کا آخری کیا انجام ہوتا ہے - یہ کہتے ہیں :-

तानहं द्विषतः क्रूरान्संसारेषु नराधमान् ॥
क्षिपाम्यजस्रमशुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥१९॥

تان اہم دوِشتاہ - کرُوردن سنساریشو نرادھمان (۱۹) کِھشپامی - اجسرم - اشوبھان - آسُریشو ایو یونیشو

ترجمہ

ان دویش کرنے والے پاپ آچاری (دُشٹ) اور ظالم نیچ لوگوں کو میں سنسار میں بار بار آسری یونیوں میں ہی گراتا ہوں - یعنی سُور وغیرہ نیچ یونیوں میں پیدا کرتا ہوں (۱۹)

دوہا

دویشی - کرُور - اشُبھ ادھم اُن پُرشوں کو بیر (۱۹) میں بھی دیتا ڈال ہوں اسر جُونی میں دِھیر

आसुरीं योनिमापन्ना मूढा जन्मनि जन्मनि ॥
मामप्राप्यैव कौन्तेय ततो यान्त्यधमां गतिम् ॥२०॥

آسُریم یونی ماپنّا موڑھا جنمنی جنمنی (۲۰) مام پراپیہ ایو کونتیے تتہ یانتی ادھمام گتم (۲۰)

ترجمہ

(اس لیئے) ہے ارجن! وہ موڑھ پُرش جنم جنمانتر میں آسُری یونیوں کو پراپت ہو کر مجھے نہ پا کر اُس سے نیچ ترین گتی کو ہی پراپت ہوتے ہیں (مطلب یہ کہ جوں جوں زیادہ پاپ کرتے ہیں - توں توں نیچے ہی نیچے گھور نرک میں گرتے جاتے ہیں)

دوہا

آسُری یونی میں رہیں جنم جنم میں بیر (۲۰) مجھ سے دُور سدا رہیں ادھم گتی میں دِھیر

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः ॥
कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत् ॥२१॥

تِرودھم نرکسیہ اِدم دوارم - ناشنم آتمنا (۲۱) کامہ کرودھس تتھا لوبھس تسمات ایتت ترِیم تیجیت

ترجمہ (اور ہے ارجن) - کام کرودھ اور لوبھ یہ تین طرح کے نرک کے دروازے آتما کو ادھو گتی میں لے جانے والے ہیں

ہ سب انرتھوں کی جڑ اور نرک میں لے جانے والے ہونے کی وجہ سے یہاں کام کرودھ اور لوبھ ان تینوں کو نرک کا دروازہ کہا ہے

رجن میں داخل ہو کر آتما کا ناش ہوتا ہے) اس لیئے ان تینوں کو ہی تیاگ دینا چاہیئے (۲۱)

دوہا

تین دوارے نرک کے آتم ناشی بیر (۲۱) کام کرودھ اُرو لوبھ ہیں تیاگو ان کو دھیر

ان تینوں کو تیاگ دینے سے کیا ہوتا ہے۔

एतैर्विमुक्त: कौन्तेय तमोद्वारै स्त्रिभिर्नर:॥
आचरत्यात्मन: श्रेय स्ततो याति परां गतिम्॥२२॥

ایتیئ وِمکتا کونتیئے تموودواری ترِبھی نرا (۲۲) آچرتی۔آتمنا شریے آرتتا۔ یاتی پرام گتم

ترجمہ

ہے ارجن! ان تینوں نرک کے دروازوں سے جو پرش بچتا ہے۔ وہ اپنی بھلائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور اس سے وہ پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے (۲۲)

دوہا

ان دواروں سے نرک کے جو بچتے ہے بیر (۲۲) اپنا کر کلیان وہ پرم گتی لے دھیر

آسُری سمپتی کا تیاگ اور بھلائی ہیں لگنا یہ سب کچھ شاستر پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ شاستر کے پرمان سے ہی یہ دونوں باتیں جانی جا سکتی ہیں ورنہ نہیں اسلیئے

य: शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्ततेकामकारत:॥
नस सिद्धि मवाप्नोति न सुखं न परां गतिम्॥२३॥

یا شاستر ودھم اُتسرجیہ۔ ورتتے۔ کام کارتاہ (۲۲) نہ سا سِدّھم اوپنوتی نہ سُکھم نہ پرام گتم

ترجمہ

(اور) جو شاستر کی ودھی کو تیاگ کر اپنی من مانی کرتا ہے۔ وہ نہ تو سِدّھی کو پراپت ہوتا ہے اور نہ پرم گتی کو اور نہ سُکھ ہی پاتا ہے (۲۳)

دوہا

شاستر ودھی تیاگ جو اپنی اچھا دھار (۲۳) برتے پاوے سِدّھی نہ نہ سُکھ گتی اپار

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याकार्य व्यवस्थितौ॥
ज्ञात्वा शास्त्र विधानोक्तं कर्मकर्तु मिहार्हसि॥२४॥

تسمات شاسترم پرمانم تے کاریہ اکاریہ وِیہ وستھتو

گیاتوا شاستر ودھان اوکتم کرم کرتم ارہسی (۲۴)

ترجمہ

اس لئے تیرے اس کرنے لایق اور نہ کرنے لایق کرم کے سمجھنے میں شاستر ہی پرمان ہے۔ ایسا جان کر تو شاستر ودھی سے مقرر کیئے ہوئے کرم کو ہی کرنے کے یوگیہ ہے (شاستر ودھی کے مطابق کرم کرنا ہی تیرے لئے مناسب ہے) (۲۴)

دوہا

کاریہ اور اکاریہ میں شاستر ہے پرمان (الم ۲) شاستر ریتی سے کرو کرم سدا بلوان

یہاں پر شریمدبھگوت گیتا کا دیو آسر سمپدوبھاگ یوگ نامی سولھواں ادھیائے ختم ہوا

(بھیشم پرب میں ادھیائے چالیس ختم)

سولھویں ادھیائے کا خلاصہ

یوں تو اس سنسار میں سینکڑوں طرح کے لوگ ہیں۔ مگر کون ایشور کے مارگ پر ہے اور کون اس کے خلاف اس نکتہ سے اس منش لوک کے دو ہی حصے کئے جاسکتے ہیں (۱) دیو جو ساتوک پرکرتی والے ہیں اور (۲) اسر جن کا یہ خیال ہے کہ

यावज्जीवेत्सुखं जीवेद् ऋणं कृत्वा घृतं पिबेत॥

भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः॥

ترجمہ۔ جب تک جیوے۔ سُکھ سے جیوے۔ قرض لے کر بھی گھی پیوے۔ چولا جب چھوٹ جائے گا۔ تب پھر تھوڑے ہی آنا ہوگا؟

آسری سمپتی نیچ جونی میں ڈالتی ہے۔ اور دیئوی سمپتی موکھش دلاتی ہے۔ اس لئے دیئوی سمپتی کا سادھن کرنا چاہیئے۔ دیئوی سمپتی کیا ہے۔ یہ اس ادھیائے کے شروع میں بتلایا ہے۔ اور پھر تفصیل سے آسری سمپتی کے لکھشن گنائے ہیں۔ تاکہ ہر ایک سادھک ان لکشنوں میں سے ہر ایک کو اپنے اندر سے ڈھونڈ ڈھونڈ نکال کر باہر کردے۔ آخر میں اختصار کے ساتھ بتلا دیا۔ کہ آسری جُونی کا کارن کام کرودھ اور لوبھ ہیں۔ ان سے جو بچے گا۔ وہ پرم گتی کے مارگ پر گامزن ہوگا اور ان سے بچنے کا جو اُپائے ہے وہ یہی ہے۔ کہ شاستر کو پرمان مان کر اُس کے مطابق اپنے فرائض کو ادا کرے

۱۷ ادھیائے
ستارھواں ادھیائے
شردھاتری بھاگ یوگ

دیو اور اسر۔ اس طرح کے دو بھید انسانوں میں کیوں ہوتے ہیں؟ اس کا کارن پرکرتی کے ست۔ رج۔ تم۔ تین ہی گن ہیں۔ جن کا گُن تری وبھاگ یوگ میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر وہاں یہ نہیں بتلایا۔ کہ سوبھاو۔ رُچی (رجحان) اور شردھا

میں جو بھید ہوا کرتا ہے۔ جس بھید کے باعث منش لوک دیو اور اسران دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ اس بھید کا کارن بھی انہی تین گنوں سے بننے والی انسان کی یہ شردھا ہے۔ جس کے مطابق اس کی زندگی بنتی ہے۔ اس لئے شردھا کی اقسام کا ذکر اس ادھیائے میں کیا جائے گا۔ اسی وجہ سے اس کا نام شردھا ترئی وبھاگ یوگ ہے۔

(ارجن اوواچ)

(अ.उवाच) ये शास्त्र विधिमुत्सृज्य यजन्ते श्रद्धया न्विताः॥
तेषां निष्ठा तु का कृष्ण सत्व माहो रजस्तमः॥१॥

یے شاستر ودھم اُتسرجیہ یجنتے شردھیا اِنوِتا (۱) تیشام نِشٹھا تو کا کرشن ستوم آہو رجس تماہ

ترجمہ

(اس طرح بھگوان کے بچنوں کو سن کر ارجن بولا) ہے کرشن! جو پرش شاستر ودھی کو تیاگ کر صرف شردھا کے ساتھ یگیہ وغیرہ کرتے ہیں۔ ان کی کیا حالت ہوتی ہے ساتوکی راجسی یا تامسی (۱)

دوہا

شاستر ریتی تیاگ یگیہ کریں شردھا یُت بیر (۱) اُن کی نشٹھا کون ہے ست یا رج تم دھیر

(श्री.भ.उवाच) त्रिविधा भवति श्रद्धा देहिनां सा स्वभावजा॥
सात्विकी राजसी चैव तामसी चेति तां श्रृणु॥२॥

(شری بھگوان اوواچ)

ترِودھا بھوتی شردھا دیہنام سا سوبھاوجا (۲) ساتوکی راجسی چیو تامسی چیتی تام شرنُو

ترجمہ

(اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری کرشن بھگوان بولے ہے ارجن!) آدمیوں میں سوبھاو سے ہی ساتوکی۔ راجسی اور تامسی تین طرح کی شردھا ہوتی ہے۔ اس کو تو مجھ سے سن (۲)

دوہا

ساتوک۔ راجس۔ تامسک شردھا تین پرکار (۲) دیہہ دھاری میں ہے سنو بیر سوبھاو انوسار

सत्वानुरूपा सर्वस्य श्रद्धा भवति भारत॥
श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः॥३

ستوانُو روپا سروسیہ شردھا بھوتی بھارت (۳) شردھا میو ایم پُرش یو یچھردھا۔ سا۔ ایو سا

ترجمہ

ہے بھارت! سبھی آدمیوں کی شردھا اُن کے اپنے اپنے انتہ کرن کے مطابق ہوتی ہے (دراصل) یہ پُرش شردھا سے (شردھا کا پتلا) ہی ہے اس لئے جس میں جیسی شردھا ہوتی ہے وہ ویسا ہی ہوتا ہے یعنی جس کی جیسی شردھا ہے۔ اس کا ویسا

ہی سروپ ہے (۳)

دوہا

سب کی شردھا ہوت ہے پرکرتی انوسار (۳) شردھا مئے نر ہے وہی جیسی شردھا دھار

यजन्ते सात्त्विका देवान्यक्ष रक्षांसि राजसाः ॥

प्रेतान्भूत गणांश्चान्ये यजन्ते तामसा जनाः ॥४॥

یجنتے ساتوکا دیوان یکش رکشانسی راجسہ (۴) پرتیان بھوت گنان چانئے یجنتے تامسا جناہ

ترجمہ

(ان میں) ساتوکی پرش تو دیوتاؤں کو پوجتے ہیں اور راجسی پرش یکش اور راکھشسوں کو پوجتے ہیں۔ اور باقی جو تامسی لوگ ہیں۔ وہ پریتوں اور بھوتوں کی پوجا کرتے ہیں (۴)

دوہا

ساتوک پوجیں دیو ار و اسر راجسی بیر (۴) بھوت پریت کو تامسی جن پوجیں اے دھیر

अशास्त्र विहितं घोरं तप्यन्ते ये तपो जनाः ॥

दम्भाहंकार संयुक्ताः कामराग बलान्विताः ॥५॥

कर्षयन्तः शरीरस्थं भूतग्राम मचेतसः ॥

मां चैवान्तः शरीरस्थं तान्विद्ध्यासुर निश्चयान् ॥६॥

اشاستر وہتم گھورم تپینتے یے تپو جناہ (۵) دمبھا ہنکار سنیکتا کام راگ بلان وتا

کرشیناہ شریرستھم بھوت گرامم اچیتساہ (۶) مام چا۔ الوانتہ شریرستھم۔ تان ودھی آسر نشچیان

ترجمہ

(اور جو) لوگ شاستر ودھی کو تیاگ کر (من گھڑت) گھور تپ کو تپتے ہیں اور دمبھی (ریاکار) اور اہنکاری ہیں۔ اور کامنا (ہوس) آسکتی (موہ) اور بل (طاقت) کے ابھیمانی ہیں (۵) اور جو جسم میں رہنے والے پنچ مہا بھوتوں کو اور انتہ کرن میں رہنے والے مجھ انتریامی (پرماتما) کو بھی کمزور کرنے والے ہیں۔ ان اگیانیوں کو تو آسری سوبھاو والے جان (۶)

دوہا

کام راگ بل دمبھ ارو اہنکار یت ہوئے (۵) شاستر ودھی تیاگ کے گھور کریں تپ جوئے

بھوتوں کو ارو دیہہ میں رہتے مجھ کو بیر (۶) دیتے ہیں دکھ جان وہ آسری جن ہیں دھیر

تشریح عبث مون دھارن کرنا۔ کانٹوں پر سونا۔ کیلوں پر بیٹھنا۔ درختوں میں لٹکنا۔ چاروں طرف آگ سلگا کر بیچ میں بیٹھنا۔ عبث (بلا ضرورت) فاقہ کرکے جسم کو کمزور کرنا اور دھونی رما کر اوپر لٹکنا۔ ان سب کا کسی بھی شاستر میں ذکر نہیں ہے۔ ایسا کرنے والے لوگ عبث اپنے جسم کو اور آتما کو کشٹ دے کر پاپ سہیڑتے ہیں۔ پھل کچھ بھی نہیں ہوتا۔

आहारस्त्वपि सर्वस्य त्रिविधो भवति प्रियः॥
यज्ञस्तपस्तथा दानं तेषां भेदमिमं शृणु॥७॥

آہاراتُواپی سروسیہ تِرودھو بھوتی پریہ (۷) یگیہ تپاہ تتھا دانم تیشام بھیدامم شِرنُو

ترجمہ

اور ہے ارجن۔ جیسے شردھا تین پرکار کی ہوتی ہے۔ ویسے ہی) بھوجن بھی سب کے (اپنی اپنی پرکرتی کے مطابق) تین ہی طرح کا پیارا ہوتا ہے۔ اور ویسے ہی یگیہ۔ تپ اور دان بھی تین طرح کے ہی ہوتے ہیں۔ اُن کے بھید کو تم مجھ سے سُنو (۷)

دوہا

یگیہ دان ارتپ اُرو سب کا پریہ آہار (۷) ہووے تین پرکار کا سُن کُنتی سُکمار

आयुःसत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धनाः॥
रस्याः स्निग्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सात्त्विकप्रियाः॥८॥

آیُوستّو۔ بل۔ آروگیہ۔ سُکھ پریتی وِوردھنا (۸) رسیا سِنگدھا ستھِرا ہِردیا آہارا۔ ساتِوک پریہ

ترجمہ

آیو۔ بدھی۔ بل۔ آروگیہ۔ سکھ اور پریتی کو بڑھانے والے اور رس بھرے چکنے اور ستھر رہنے والے (جسم میں دیر تک قائم رہنے والے) اور سوبھاؤ سے ہی دل پسند۔ ایسے آہار تو ساتوک پُرشوں کو پیارے ہوتے ہیں (۸)

دوہا

آیو۔ستو۔ پریت بل آروگیہ بڑھاون ہار (۸) رسیلے چکنے مِشٹ تھِر ساتوک پریہ آہار

कट्वम्ललवणात्युष्णतीक्ष्णरूक्षविदाहिनः॥
आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदाः॥९॥

کٹو۔ امل۔ لون۔ اَتی اُشن۔ تِیکش روکھش۔ وِداہناہ (۹) آہارا راجسیہ۔ اِشٹا دُکھ شوک آمیا پردا

ترجمہ

(اور) کڑوے کھٹے۔ نمکین بہت گرم۔ تیز۔ روکھے (خشک) داہ کرنے والے۔ دُکھ۔ چنتا اور روگوں کو پیدا کرنے والے آہار (کھانے) راجسی پُرشوں کو پیارے ہوتے ہیں۔ (۹)

دوہا

کڑوے کھٹے لوُن اُشن خشک وِداہی کھار (۹) دُکھ شوک ارُو روگ وا راجس پریہ آہار

यातयामं गतरसं पूति पर्युषितं च यत्॥
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम्॥१०॥

یاتَیامم گت رسم پوُتی پریُوکھِتم چ یت (۱) اُچھِشٹم اپی چامیدھیم بھوجنم تامسی پریم

ترجمہ

اور جو بھوجن آدھ پکا رس رہت (جس کا رس یا سار نکال لیا گیا ہے) بدبودار باسی۔ جھوٹھا اور اپوتر (ناپاک) ہے وہ تامسی پرشوں کو پیارا ہوتا ہے۔ (۱۰)

دوہا

باسی۔ دُرگندھی اَرُو جُوٹھا اَرگت سار (۱۰) اپوتر بھوجن پُہ یہ تامس جن آہار

یگیہ بھی تین طرح کا ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہیں:۔

अफलाकाङ्क्षिभिर्यज्ञो विधिदृष्टो य इज्यते॥
यष्टव्यमेवेति मनः समाधाय स सात्त्विकः॥११॥

اَپھلا کانکھشی بھی یگیا۔ وِدھی درِشٹا یا اِجیہ تے (۱۱) یشٹویم اِو۔ اِتی مناہ۔ سمادھائے سا۔ ساتوکاہ

ترجمہ

(اور ہے ارجن) جو یگیہ شاستر ودھی کے انوسار ہے اور کرنا فرض ہے اور صرف من کے سمادھان (شانتی) کے لئے پھل کی خواہش نہ کر کے کیا جاتا ہے۔ وہ ساتوک یگیہ ہے (۱۱)

دوہا

شاستر کے انوکول اَرُو رہت پھل اِچھا جوئے (۱۱) نشچت ہی کرتویہ یگیہ ساتوک سوئے

अभिसंधाय तु फलं दम्भार्थमपि चैव यत्॥
इज्यते भरतश्रेष्ठ तं यज्ञं विद्धि राजसम्॥१२॥

ابھی سندھائے تو پھلم دمبھ آرتھم اپی چائیت (۱۲) اِجیہ تے بھرت سریشٹم تم یگیم وِدھی راجسم

ترجمہ

اور ہے ارجن جو یگیہ صرف دکھاوے کے لئے یا پھل کی خواہش رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اس یگیہ کو تو راجسی جان (۱۲)

دوہا

پھل اِچھا یا دمبھ کے ہیت یگیہ جو جوئے (۱۲) ارجن ایسا یگیہ ہی یگیہ راجسی ہوئے

विधिहीनमसृष्टान्नं मन्त्रहीनमदक्षिणम्॥
श्रद्धाविरहितं यज्ञं तामसं परिचक्षते॥१३॥

وِدھی ہینم اَسرِشٹانم۔ منتر ہینم۔ اَدکھشنم (۱۳) شردھا وِرہتم یگیم تامسم پری چکھشتے

ترجمہ

(اور) شاستر ودھی سے ہین۔ اَن دان سے رہت۔ بنا منتر اور بنا دکھشنا کے اور بنا شردھا کے کئے ہوئے یگیہ کو تامس یگیہ کہتے ہیں (۱۳)

دوہا

وِدھی ہین ۔ دان ۔ انّ ۔ اور منتر ہین جو ہوئے (۱۳) دکھشنا شردھا رہت ہی یگیہ تامسی ہوئے

اب تپ کے بھید بتلاتے ہیں :-

देव द्विज गुरु प्राज्ञ पूजनं शौच मार्जवम्॥
ब्रह्मचर्यमहिंसा च शारीरं तप उच्यते ॥१४॥

دیو ۔ دوِج گورو پراجیہ ۔ پوجنم ۔ شوچم آرجوم (۱۴) برہم چریم اہنسا چا شریرم تپ اوچیہ تے

ترجمہ

(اور ہے ارجن) دیوتا ۔ براہمن ۔ گورو (ماتا ۔ پتا آچاریہ اور دیگر بزرگ وغیرہ) اور گیانی مہاتماؤں کی پوجا ۔ پوترتا ۔ سرلتا (سادگی) برہمچریہ اور اہنسا یہ جسم سمبندھی (شاریرک) تپ کہلاتا ہے (۱۴)

دوہا

دیو دوِج گورو ۔ وگیہ کی پوجا ۔ شدھی جو ہوئے (۱۴) برہم چریہ اہنسا سرلتا ۔ شاریرک تپ سوئے

अनुद्वेग करं वाक्यं सत्यं प्रिय हितं च यत्॥
स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते॥१५॥

انُودویگ کرم واکیم ۔ ستیم ۔ پریہ ہِتم چا یت (۱۵) سوادھیائے ابھیاسنم چا ۔ ایو ۔ وانگمیم تپ اوچیہ تے

ترجمہ

اور جو کسی کے دل کو نہ دکھانے والی ۔ پیاری ۔ ہتکاری اور سچی تقریر ہے اور وید شاستر کا پڑھنا اور ایشور نام کے جپ کا ابھیاس ۔ یہ بلاشبہ بانی سمبندھی تپ کہا جاتا ہے (۱۵)

دوہا

اُبھے ستیہ پریہ ہت ۔ بچن ارجن بولے جو ئے (۱۵) سوادھیائے جپ بہت ہے واچک تپ ہی سوئے

मनः प्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्म विनिग्रहः॥
भावसंशुद्धिरित्येतत्तपो मानस उच्यते॥१६॥

مناہ پرساد اسومیتوم ۔ مونم ۔ آتم وِنگرہاہ (۱۶) بھاوسنشدھی اِتی ایتت ۔ تپاہ مانسم اوچیہ تے

ترجمہ

(اور) من کی پرسنتا ۔ شانت بھاو ۔ بھگوت چنتن کرنے کا سوبھاو (عبث بک بک سے باز رہنا) من کو قابو میں رکھنا اور انتہ کرن کی پوترتا ۔ ایسے یہ من سمبندھی تپ کہا جاتا ہے (۱۶)

دوہا

من پرساد ۔ شبھ ۔ شیلتا ۔ آتم نگرہ جوئے (۱۶) مَون ۔ بھاو کی شدھتا مانس تپ یہ ہوئے

اسی طرح کایک واچک اور مانس تین طرح کاتپ کہہ کراب ست۔ رج اور تم کے بھید سے تپ کے تین بھید کہتے ہیں۔

श्रद्धया परयातप्तं तपस्तत्त्रिविधं नरैः ॥
अफलाकाङ्क्षिभिर्युक्तैः सात्त्विकं परिचक्षते ॥१७॥

شردھیا پرپاتپتم۔ تپاہ تت۔ ترودھم نرئی (۱۷) اپھلاکانکھشی بھی ریکتیئی ساتوکم پری چکھشتے

ترجمہ

(اب ہے ارجن!) یہ تین طرح کے تپ۔ جب پرم شردھا کے ساتھ پھل کی خواہش نہ رکھنے والے نشکام کرم یوگی کے ذریعے تپے جاتے ہیں۔ تب ان کو ساتوک تپ کہتے ہیں (۱۷)

دوہا

پرم شردھا سے تپے تینوں تپ نر جوئے (۱۷) ایکاگر چت رہت پھل ساتوک تپ ہے سوئے

सत्कार मान पूजार्थं तपो दम्भेन चैव यत् ॥
क्रियते तदिह प्रोक्तं राजसं चलमध्रुवम् ॥१८॥

سنکار مان۔ پوجا ارتھم۔ تپاہ۔ دمبھین چیوایت (۱۸) کریتے تت اِیہہ۔ پروکتم راجسم چلم ادھروم

ترجمہ

اور جو تپ سنکار مان اور پوجا کے لیئے یا صرف پاکھنڈ (دکھاوے) کے لیئے ہی کیا جاتا ہے۔ وہ غیر یقینی[1] پھل والا اور تھوڑے پھل والا تپ راجسی تپ کہلاتا ہے (۱۸)

دوہا

پوجا مان بڑائی کے ہیت دمبھ سے جوئے (۱۸) کرتا ہے نر تپ وہی نشپھل راجس ہوئے

मूढग्राहेणात्मनो यत्पीडया क्रियते तपः ॥
परस्योत्सादनार्थं वा तत्तामसमुदाहृतम् ॥१९॥

موڑھ گراہین آتمنا۔ یت پیڈیا۔ کریتے تپاہ (۱۹) پرسیہ اُتسادن ارتھم وا۔ تت تامسم اداہرتم

ترجمہ

اور جو تپ موڑھتا یعنی ہٹ سے من۔ بانی اور جسم کو دکھ دے کر یا دوسرے کا ناش کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے وہ تامسی تپ کہا گیا ہے (۱۹)

دوہا

ہٹھ سے۔ تنج کو کشٹ دے یا اوروں کے جوئے (۱۹) نشٹ ہیت تپ کرتا ہے تامس تپ ہے سوئے

اب آگے دان کے بھی تین بھید کہتے ہیں۔

[1] غیر یقینی پھل والا یعنی جس کا پھل ہو بھی ... [illegible]

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ।
देशे काले च पात्रे च तद्दानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥२०॥

داتویم ۔ اِتی ۔ یت ۔ دانم ۔ دِیتے انوپکارنے (۲۰) دیشے کالے چا پاترے چا تت دانم ساتوکم سمرتم

ترجمہ

اور (اے ارجن) دان دینا ہی فرض ہے ۔ اس بھاؤ سے جو دان (دیش کال[۱] اور پاتر[۲] کا وچار کرکے بدلے کا خیال نہ کر کے (نشکام بھاؤ) سے دیا جاتا ہے ۔ وہ دان ساتوک کہا گیا ہے (۲۰)

دوہا

"دینا ہے" اس بھاؤ سے پرتی اُپکار بھلائے (۲۰) دیش کال اور پاتر کو ساتوک دان کہلائے

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः ।
दीयते च परिक्लिष्टं तद्दानं राजसं स्मृतम् ॥२१॥

یت تو پرتی اُپکار آرتھم پھلم اُدِشیہ وا پُناہ (۲۱) دِیتے چا پری کلشٹم تت دانم راجسم سمرتم

ترجمہ

اور جو دان کلیش پُوروک[۳] یا بدلے کے خیال سے (بدلے میں فایدہ اُٹھانے کے ۔ لیے[۴]) اور کسی پھل کی خواہش[۵] سے دیا جاتا ہے ۔ وہ دان راجسی کہا گیا ہے (۲۱)

دوہا

پھل اُرو پرتی اپکار ہت دُکھ پُوروک جوئے (۲۱) دیا جاوے دان سو دان راجسی ہوئے

अदेशकाले यद्दानमपात्रेभ्यश्च दीयते ।
असत्कृतमवज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥२२॥

اَدیش کالے یت دانم ۔ اَپاترے بھیا چا دِیتے (۲۲) اَست کرِتم ۔ اوگیاتم ۔ تت ۔ تامسم اُداہرتم

ترجمہ

اور جو دان بنا ستکار کئے یا ترسکار پُوروک (انادر یا جھڑکی سے) دیش اور کال کا وچار نہ کرکے کُپاتر[۶] (غیر مستحق) کو دیا جاتا

---

۱ جس دیش اور جس کال میں جس چیز کی ضرورت ہو ۔ وہ دیش اور وہی کال اس چیز کے ذریعے پرانیوں کی سیوا کرنے کے لئے یوگیہ سمجھا جاتا ہے

۲ بھوکے اناتھ ۔ دُکھی ۔ روگی اور اسمرتھ اور بھکشک وغیرہ تو اَن ۔ کپڑا اور دوائی یا جس چیز کی جس کے پاس کمی ہو ۔ اس چیز کے ذریعے سیوا کرنے کے یوگیہ سمجھے جاتے ہیں اور سریشٹ آچرن والے ودوان براہمن وغیرہ دھن وغیرہ سب طرح کی چیزوں کے ذریعے سیوا کرنے کے مستحق سمجھے جاتے ہیں

۳ جیسے آجکل کے زمانہ میں چندہ چٹھوں وغیرہ کی شکل میں دان دیا جاتا ہے جو دینے کو دل تو نہیں چاہتا ۔ مگر مجبوری سے دیا جاتا ہے ۔

۴ ۔ بدلے میں شہرت یا ناموری یا کسی اور دنیوی کام میں کامیابی کے خیال سے دان دینا ۔ ۵ سورگ پراپتی اور پُتر پراپتی یا کسی روگ کی نورتی کے لئے دان دینا ۔ ۶ یعنی شراب ماس وغیرہ کھانے والوں اور چوری زناکاری وغیرہ بُرے کرم کرنے والوں کو جو دان دیا جاتا ہے ۔

ہے ۔ وہ تامسی دان کہا گیا ہے (۲۲)

دوہا

بِنا دیش بِن کال کے بِن آدر کے جوئے (۲۲) دیوے دان کُپاتر کو دان تامسی سوئے

"اوم تت۔ ست" کے ارتھ و مہما

یگیہ دان اور تپ میں اگر برہم بھاونا نہ ہو۔ تو ان سے موکھش نہیں مل سکتی۔ ان میں برہم کی بھاونا کیسے کرنی چاہیئے۔ یہ بتلاتے ہیں۔

ॐ तत्सदिति निर्देशो ब्राह्मणस्त्रिविध: स्मृत: ॥
ब्राह्मणा स्तेन वेदाश्च यज्ञाश्च विहिता: पुरा ॥२३॥

اوم تت ست اِتی نِردیشاہ۔ برہمناہ۔ ترِودھا سمِرتا (۲۳) براہمناہ تین ویدا چا یگیاہ چا وِہتا پُرا

ترجمہ

(اور ہے ارجن) "اوم۔ تت۔ ست" ایسے یہ تین طرح کا سچدانند گھن برہم کا نام کہا ہے۔ اس سے سرشٹی کے آدی کال (شروع) میں براہمن اور وید اور یگیہ وغیرہ رچے گئے ہیں (۲۳)

دوہا

پَر برہم کا نِردیش ہے "اوم تت ست" پیر (۲۳) براہمن وید اُرو یگیہ ہوئے اس سے اُتپن دھیر

اب الگ الگ اوم۔ تت۔ ست کی مہما بیان کرتے ہیں۔

तस्मादोमित्युदाहृत्य यज्ञ दान तप:क्रिया: ॥
प्रवर्तन्ते विधानोक्ता: सततं ब्रह्म वादिनाम् ॥२४॥

تسمات اوم اِتی اُداہرتیہ۔ یگیہ دان تپاہ کرِیا (الم ۲) پرورتنتے وِدھان اوکتا۔ سَتتم برہم وادی نام

ترجمہ

اس لئے وید کے کتھن کرنے والے پُرشوں (برہم وادیوں) کی شاستر ودھی کے مطابق یگیہ۔ دان اور تپ کی کریائیں سدا اوم ایسے (اس پرماتما کے نام کو) اُچارن کر کے شروع ہوتی ہیں (الم ۲) مطلب یہ کہ یگیہ دان اور تپ جو بھی کام شروع کیا جاوے۔ اس میں پہلے اوم پرماتما کا نام لینا چاہیئے

دوہا

اَستہ اوم یہ بول کر کِریا یگیہ تپ دان (الم ۲) برہم وادی مُنی کرت ہیں شاستر ودھی دھان

तदित्यनभिसंधाय फलं यज्ञ तप: क्रिया: ॥

दानक्रियाश्च विविधाः क्रियन्ते मोक्षकाङ्क्षिभिः ॥२५॥

تت اِتی۔ اَن بھی سندھائے۔ پھلم یگیہ تپا کرِیا (۲۵) دان کریا چا وِودھاہ۔ کری انتے موکھش کانکھشی بھی

ترجمہ

(اور) "تت" یعنی تت نام سے پکارے جانے والے پرماتما کا ہی یہ سب ہے۔ اس بھاو سے پھل کی چاہ نہ کرکے طرح طرح کی یگیہ۔ تپ اور دان وغیرہ کی کریائیں کلیان چاہنے والے پُرشوں کے ذریعے کی جاتی ہیں (۲۵) مطلب یہ کہ کلیان چاہنے والے مہاتما لوگ یگیہ دان اور تپ کے سارے کرم پھل کی خواہش نہ کرکے "تت" یعنی اس پرماتما کے نام ارپن کرکے ہی کرتے ہیں

دوہا

"تت" اُچارن کر کریں پھل اِچھا سے رہت (۲۵) مُکتی ہیت یگیہ دان اروتپ آدی وِدھی سہت

सद्भावे साधुभावे च सदित्येतत्प्रयुज्यते ॥
प्रशस्ते कर्मणि तथा सच्छब्दः पार्थ युज्यते ॥२६॥

سد بھاوے سادھو بھاوے چا "ست" اِتی ایتت پریُجیہ تے (۲۶) پرشستے کرمنی تتھا ست شبداہ پارتھ یُجیہ تے

ترجمہ

(اور) "ست" یہ (پرماتما کا نام) ستیہ بھاو میں اور سریشٹ بھاو میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ہے پارتھ! اُتم (منگل) کاریوں (کاموں) میں بھی ست شبد کا استعمال کیا جاتا ہے (۲۶)

دوہا

ست اروسادھو بھاو میں "ست" اُچارت ہوئے (۲۶) منگل کرموں میں تتھا ست اچارت ہوئے

यज्ञे तपसि दाने च स्थितिः सदिति चोच्यते ॥
कर्म चैव तदर्थीयं सदित्येवाभिधीयते ॥२७॥

یگیئے تپسی دانے چا ستھتی ست اِتی اُوچیہ تے (۲۷) کرم چا ایو۔ تدارتھیم۔ ست۔ اِتی۔ ابھی دِھی یتے

ترجمہ

اور یگیہ تپ اور دان میں جو ستھتی (لگ جانا ہے) وہ بھی "ست" ہے۔ ایسے کہی جاتی ہے۔ اور اس پرماتما کے نمت کیا ہوا کرم تو نشچے پوروک (یقینی طور پر) "ست" ایسے کہا جاتا ہے (۲۷) مطلب یہ کہ جو بھی شبھ کرم پھل کی اِچھا نہ کرکے پرماتما کے نمت کیا جاتا ہے۔ وہ ست کہلاتا ہے۔ اس کے لئے ہر ایک شبھ کرم کے پہلے ست۔ شبد کا اُچارن کرنا چاہئے۔ (۲۷)

دوہا

یگیہ دان تپ میں ستھتی ارجن "ست" کہلائے (۲۷) ایشور ارپن کرم سب نشچے "ست" کہلائے

تشریح — چونکہ موکھش یا کلیان کی پراپتی کے لئے) یگیہ دان اور تپ وغیرہ ہر ایک شبھ کرم میں برہم کی بھاونا رکھنی ضروری ہے اس لئے ہر ایک شبھ کرم کرتے وقت اس کے آغاز میں "اوم تت ست" اس پرماتما کے نام (مہاواک) کا اُچارن کرنا چاہئے۔ مطلب یہ کہ جو شبھ کرم ... ہیں ... کرم کی نندا کرتے ہیں۔

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत् ॥
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥२८॥

اشردھیا ہتُم دتّم تپہ تم کرتم چہ یت (۲۸) "استہ اِتی اُوچیتے پارتھ نہ چا تت پریتیا۔ نو۔ ایہہ

ترجمہ اور ہے ارجن! بنا شردھا کے کیا ہوا ہون۔ دیا ہوا دان اور تپا ہوا تپ اور جو کچھ بھی کیا ہوا کرم ہے۔ وہ سب "استہ" ایسے کہا گیا ہے۔ اس لئے وہ نہ تو اس لوک میں لابھدایک ہے اور نہ مرنے کے بعد ہی لابھدایک ہے (۲۸)

مطلب یہ کہ جس کرم میں برھم کی بھاونا نہیں کی جاتی۔ وہ نشپھل اور دکھدائی ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ سچدانند گھن پرماتما کے نام کا ہی سدا چنتن کرتا ہوا نشکام بھاو سے صرف پرمیشور کے لئے شاستروِدھی کے مطابق شبھ کرم شردھا اور بھگتی کے ساتھ کرتا رہے۔ "اوم تت ست"

دوہا

شردھا ہین یگیہ تپ اور دان آدی ہیں جوئے۔ "استہ" کرم ایسا سدا پارتھ نشپھل ہوئے

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا شردھا ترئی وبھاگ یوگ نامی ستارھواں
(ادھیائے ختم ہوا۔ بھیشم پرب میں ادھیائے اکتالیس ختم)

ستارھویں اَدھیائے کا خلاصہ

منش مانز شردھامئے ہے۔ اس کے سب کرم شردھا سے ہی پورے ہوتے ہیں۔ پرکرتی کے تین گن ہیں۔ اس لئے یہ شردھا بھی تین طرح کی ہے۔ مگر یہ ہر ایک آدمی کے ہاتھ کی بات ہے۔ کہ اپنی اس شردھا کو اگر چاہے۔ تو بدل سکتا ہے۔ جیسے تامسی شردھا والے انسان کو تامس آہار ہی اچھا لگتا ہے۔ لیکن اگر کسی کارن سے اس کو ساتوک آہار ملے تو اس کی تامسی پرکرتی بدل کر ساتوک ہونے لگ جاتی ہے۔ انسان جیسا ان کھاتا ہے۔ ویسی ہی اس کی بدھی ہو جاتی ہے جیسے چراغ اندھیرے کو کھا کر سیاہی پیدا کیا کرتا ہے۔ اسی طرح چھاندوگیہ اُپنشد میں لکھا ہے۔ کہ آہار شُدھ ہونے سے انتہ کرن شدھ ہوتا ہے۔ یعنی انسان ساتوک بن جاتا ہے۔ اور اس کے سب کرم بھی ساتوک ہو جاتے ہیں۔ موکھش دلانے والی دَیْوی سمپتی پھر اُسے پراپت ہو سکتی ہے۔ اس لئے آسُری پرکرتی سے رہائی حاصل کر کے دَیْوی پرکرتی کے حاصل کرنے کا مارگ اس ادھیائے میں شردھا کے تین بھاگ کر کے بتلایا ہے۔ یگیہ دان اور تپ کے ساتوک راجسک اور تامسک تین بھید بتلائے ہیں۔ اور یہ بتلایا ہے۔ کہ ہر ایک شبھ کرم میں برھم کی بھاونا رکھنی چاہیئے۔ اور سب کام ساتوک شردھا سے کرنے چاہئیں۔

اوم تت ست

ادم تت ست

اٹھارھواں ادھیائے

موکھش سنیاس یوگ

اس ادھیائے میں اُن سب باتوں کا خلاصہ تبلایا جاوے گا۔ جو پچھلے ادھیائیوں میں کہی گئی ہیں۔ پہلے جو کچھ کہا گیا ہے اس کا مقصد موکش (مکتی یا نجات) کی سدھی کا سادہن تبلانا ہے۔ جو کہ ہر ایک آدمی کا پرم پرشارتھ ہے اور اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ پھل کی خواہش چھوڑ کر ایشور ارپن بُدھی سے سب کرم کرے۔ یہ جو پھل کی خواہش کا ترک کرنا ہے یہی اس گیتا شاستر میں سنیاس ہے۔ ایسے سنیاس کا جو ذکر اس سے پہلے کیا گیا ہے۔ اُسی کا خلاصہ اس ادھیائے میں تبلانا ہے۔۔۔
اس لئے اس ادھیائے کا نام موکھش سنیاس یوگ یعنی جس طرح کے سنیاس سے موکش ملتی ہے۔ اس سنیاس کا بیان اس ادھیائے میں ہے۔

میدان جنگ میں ارجن کو جس طرح کا سنیاس گرہن کرنے کی خواہش ہوئی تھی۔ وہ یہ سنیاس نہیں ہے وہ تو سب کرتویہ کرموں (فرائض منصبی) کو تیاگ کر کے دُکھ سے چھوٹنا چاہتا تھا۔ یوگیشور شری کرشن بھگوان نے اُسے کرم پھل کے تیاگ روپ سنیاس کا اُپدیش دیا۔ کرم کے تیاگ کا اُپدیش نہیں دیا۔ اور اس ادھیائے میں سب سے پہلے ارجن نے انہیں دو طرح کے سنیاسوں میں در حقیقت کیا فرق ہے۔ یہی سوال کیا ہے۔ اور اس کے جواب میں گیتا کے پچھلے ادھیاؤں کا خلاصہ شری بھگوان نے اُپدیش کیا ہے۔

سنیاس اور تیاگ کا بھید

(अर्जुन उवाच) संन्यासस्य महाबाहो तत्त्वमिच्छामि वेदितुम॥
त्यागस्यच हृषीकेश पृथक्केशि निषूदन॥१॥

(ارجن اوواچ)

سنیاسیہ مہا باہو تتوم اِچھامی ویدتُم (۱) تیاگسیہ چا ہرشی کیش پرِتھک کیشی نِشودن

ترجمہ

اس کے بعد ارجن بولا) ہے مہا باہو! ہے انتریامی! ہے کیشی راکھشس کے مارنے والے! میں سنیاس اور تیاگ

کے تتو (رموز) کو بھی الگ الگ جاننا چاہتا ہوں (۱)

دوہا

تیاگ اُرو سنیاس کا کہیئے اے بھگوان (۱) تنتو بھن پرکار سے ہرشی کیش بلوان (۱)

(شری بھگوان اوواچ)

(श्री·भ·उवाच) काम्यानां कर्मणां न्यासं संन्यासं कवयो विदुः॥
सर्वकर्मफलत्यागं प्राहुस्त्यागं विचक्षणाः ॥२॥

کامیانام کرمنام نیاسم سنیاسم کویو وِدُو (۲) سرو کرم پھل تیاگم پراہُو تیاگم وِچکھشنا

ترجمہ

(اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری کرشن بھگوان بولے۔ ہے ارجن! کتنے ہی پنڈت لوگ تو کامیہ[۱] کرموں کے تیاگ کو سنیاس جانتے ہیں اور (کتنے ہی) وچارشیل پُرش سب کرموں کے پھل کے تیاگ[۲] کو تیاگ کہتے ہیں (۲)

دوہا

کوئی کہیں سنیاس ہے کامیہ کرم کا تیاگ (۲) سرو کرم پھل تیاگ کو کہت نپُن جن تیاگ

त्याज्यं दोषवदित्येके कर्म प्राहुर्मनीषिणः॥
यज्ञदानतपःकर्म न त्याज्यमिति चापरे॥३॥

تیاجیم دوش وَت اِتی ایکے کرم پراہُو منیشنا یگیہ دان تپہ کرم نہ تیاجیم اِتی چاپرے

ترجمہ

(اور) کئی ایک وِدوان ایسے بھی کہتے ہیں۔ کہ کرم (سبھی) دوش والے (بندھن کا ہیتو) ہونے کی وجہ سے تیاگنے کے لائق ہیں۔ اور دُوسرے وِدوان ایسے کہتے ہیں۔ کہ یگیہ دان اور تپ کے کرموں کو نہ چھوڑنا چاہیئے (۳)

دوہا

تیاگیہ دوش وَت کرم ہیں کہتے کچھ وِدوان (۳) تیاگیہ نہیں یگیہ دان تپ انیہ کہیں وِدوان

یہ تو دوسرے وِدوانوں کی رائے ہوئی۔ اب شری بھگوان اپنی رائے کہتے ہیں:۔

ع۱۔ استری۔ پتر۔ دھن وغیرہ پیاری چیزوں کی پراپتی کے لئے اور بیماری مصیبت وغیرہ سے بچنے کے لئے جو یگیہ دان تپ اور اُپاسنا وغیرہ کرم کئے جاتے ہیں۔ اُن کا نام کامیہ کرم ہے۔

ع۲۔ ایشور بھگتی۔ دیوتاؤں کا پوجن ماتا پتا وغیرہ گورُجنوں کی سیوا۔ یگیہ۔ دان اور تپ اور ورن آشرم کے انوسار کوئی روزگار کر کے گرہستی کا گذارہ کرنا اور شریر سمبندھی کھان پان وغیرہ جتنے کرم ہیں۔ ان سب میں اس لوک و پرلوک کی ساری کامناؤں کے تیاگ کا نام سب کرموں کے پھل کا تیاگ ہے۔

निश्चयं शृणु मे तत्र त्यागे भरत सत्तम ॥
त्यागो हि पुरुष व्याघ्र त्रिविधः संप्रकीर्तितः ॥४॥

نِشچیَم شرنُو مے تتر تیاگے بھرت ستم (۴) تیاگو ہی پُرش ویاگھر تِرِودھا سمپرکیرتتا

ترجمہ

(اب) ہے ارجن! اس تیاگ کے بارے میں (تو) میرے نشچے کو سن۔ ہے پُرش سریشٹ! وہ تیاگ بھی (ستوک راجس اور تامس) تین طرح کا ہی کہا گیا ہے۔ (۴)

دوہا

اس میں میرا مت سنُو اے ارجن کرُو بیر (۴) تین طرح کا تیاگ بھی کہلاتا ہے دھیر

यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् ॥
यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥५॥

یگیہ دان تپہ کرم نہ تیاجیَم کاریم ایو تت (۵) یگیو دانم تپہ چیئو۔ پاونانی مِنیشنام

ترجمہ

یگیہ دان اور تپ کے کرم نہیں تیاگنے چاہئیں۔ یہ کرم ضرور کرنے ہی چاہئیں۔ کیونکہ یگیہ دان اور تپ (یہ تینوں) ہی بُدھیمان[1] پُرشوں کو پوتر کرنے والے ہیں (۵)

دوہا

یگیہ دان تپ کے کرم تیاگے ناہیں بیر (۵) سجّن کو پاون کریں یگیہ دان تپ دھیر

एतान्यपि तु कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा फलानि च ॥
कर्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥६॥

اَیتان اپی تُو کرمانی۔ سنگم تیکتوا پھلانی چا (۶) کرتویانی۔ اِتی مے پارتھ نِشچِتانی متم اُتّم

ترجمہ

(اس لئے) ہے پارتھ! یہ یگیہ۔ دان اور تپ رُوپی کرم اور دُوسرے بھی سارے شبھ کرم آسکتی (لگاؤ) اور پھل کو تیاگ کر (ضرور) کرنے چاہئیں۔ یہ میرا اچھی طرح سے نشچے کیا ہوا اُتم مت ہے (۶)

دوہا

پارتھ یہ سب کرم بھی کرنے چاہئیں بیر (۶) پھل اَرُو سنگ تیاگ کر یہ اُتّم مت دھیر

اب پہلے تیاگ کے تین بھید دکھلاتے ہیں :-

---

[1] بُدھیمان پُرش وہ ہے۔ جو کہ پھل اور آسکتی (موہ) کو چھوڑ کر صرف بھگوان کے لئے ہی کرم کرے۔

नियतस्यतु संन्यासः कर्मणो नोपपद्यते ॥
मोहात्तस्य परित्यागस्तामसः परिकीर्तितः॥७॥

نیئت اَسیہ تُو سنیاسیہ کرمنا. نہ اُپ پدیہ تے (۷) موہات تسیہ پری تیاگ تامساہ پری کیرتتا

ترجمہ

اور ہے ارجن! نیئت (ضروری کرنے یوگیہ نتیہ کرموں) کا تیاگ کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے موہ سے اُن کا تیاگ کرنا تامسی تیاگ کہا گیا ہے (۷) مطلب یہ کہ نِت کرموں کے تیاگ سے پاپ ہوتا ہے۔

دوہا

یوگیہ نہیں کرنا کبھی نِت کرم کا تیاگ (۷) موہ سے اُس کا تیاگ ہی ہووے تامس تیاگ

दुःखमित्येव यत्कर्म कायक्लेशभयात्त्यजेत ॥
स कृत्वा राजसं त्यागं नैव त्यागफलं लभेत ॥८॥

دُکھم اِتی ایویت کرم۔ کایا کلیش بھیات تیجیت (۸) ساکرتوا راجسم تیاگم نیو تیاگ پھلم لبھیت

ترجمہ

اور اگر کوئی آدمی) یہ سمجھ کر کہ "سب کرم دُکھ رُوپ ہی ہیں" جسم کو کشٹ ہونے کے بھے سے (کرموں کو) تیاگ دیتا ہے۔ تو اس پُرش کا وہ تیاگ راجسی تیاگ ہے۔ ایسے تیاگ کا اُسے کوئی پھل نہیں ملتا ہے (۸) مطلب یہ کہ اس کا وہ تیاگ عبث جاتا ہے۔

دوہا

شریر کشٹ کے بھے سے کرے کرم کا تیاگ (۸) نِشپھل ارجن ہوت ہے ایسا راجس تیاگ

कार्यमित्येव यत्कर्म नियतं क्रियतेऽर्जुन ॥
सङ्गं त्यक्त्वा फलं चैव स त्यागः सात्त्विको मतः ॥९॥

کاریم اِتی ایویت کرم نیئتم کریتے ارجن (۹) سنگم تیکتوا پھلم چ ایوسا تیاگا ساتوِکو متا

ترجمہ

(اور) ہے ارجن! کرنا فرض ہے (ایسا سمجھ کر) جو شاستر ودھی کے مطابق ضروری کرم ہے۔ اور جو آسکتی (لگاؤ) اور پھل کو تیاگ کر کیا جاتا ہے۔ وہ ساتوک تیاگ مانا گیا ہے (۹) مطلب یہ کہ کرتویہ کرموں کو سروپ سے نہ تیاگ کر ان میں جو آسکتی اور پھل کا تیاگ ہے۔ یہی ساتوک (سچا) تیاگ مانا گیا ہے۔

دوہا

کرنے چاہئیں کرم جو نیئت اُن میں بیر (۹) سنگ اور پھل کا تیاگ ہے تیاگ ساتوک دھیر

پس اے ارجن! میری رائے میں تو سچا تیاگی وہی ہے۔ جو

न द्वेष्ट्यकुशलं कर्म कुशले नानुषज्जते ॥

त्यागी सत्त्व समाविष्टो मेधावी छिन्न संशय:॥१०॥

نہ دویشٹی اکشلم کرم کشلے نہ انو سجتے (۱۰) تیاگی ستو سماوِشٹاہ۔ میدھاوی چھن سنشیا

ترجمہ

جو اکلیان کاری (دُکھدائی) کرم سے تو دویش (نفرت) نہیں کرتا اور کلیان کاری (سُکھدائی) کرم میں پریتی (موہ) نہیں رکھتا (وہ) شدھ ستو گنی پرش تمام سنشے (شکوک) سے رہت ہوا ہی سچا گیانی اور تیاگی ہے (۱۰)

دوہا

اُکشل کرم میں دویش نہ پریت کُشل میں بیر (۱۰) میدھاوی گیانی اُرو ساتوک تیاگی دھیر

کرم کا تیاگی تیاگی نہیں ہے۔ بلکہ پھل کا تیاگی ہی سچا تیاگی ہے۔ ایسا کیوں؟

नहि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषत:॥
यस्तु कर्म फल त्यागी स त्यागीत्यभिधीयते॥११॥

نہ ہی دیہہ بھرِتا شکیم تیکتم کرمنی اشیشاہ (۱۱) یا تو کرم پھل تیاگی۔ سا تیاگی اِتی۔ ابھی دھی یتے

ترجمہ

کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ دیہہ دھاری پُرش سارے کرموں کو سروپ سے تیاگ دے۔ اس لئے جو پُرش کرموں کے پھل کا تیاگی ہے۔ وہی تیاگی ہے۔ ایسے کہا جاتا ہے (۱۱)

دوہا

تیاگ سکے نہ کرم سب دیہہ دھاری لے بیر (۱۱) کرموں کا پھل تیاگ دے تیاگی وہ ہے دھیر

अनिष्ट मिष्टं मिश्रं च त्रिविधं कर्मण: फलम॥
भवत्यत्यागिनां प्रेत्य न तु संन्यासिनां क्वचित॥१२॥

انشٹم اِشٹم مشرم چا۔ تروِدھم کرمنا پھلم (۱۲) بھوتی اتیاگی نام پریتیا نا تو سنیاسی نام کواچِت

ترجمہ

کیونکہ سکامی پرشوں کے کرم کا ہی اچھا بُرا اور ملا ہوا ایسے تین طرح کا پھل مرنے کے بعد (بھی) ہوتا ہے اور تیاگی (کرموں میں پھل کے تیاگی نہ کہ کرم کے تیاگی) پرشوں کے (کرموں کا پھل) کسی کال میں بھی نہیں ہوتا (۱۲) کیونکہ اُن کے ذریعے ہونے والے کرم دراصل کرم ہی نہیں ہیں۔

دوہا

اِشٹ انشٹ مشرت کرم کا جو پھل ہے بیر (۱۲) کامی تو بھوگیں اُسے نشکامی نہ دھیر

کرم کی اُتپتی کیسے ہوتی ہے؟

पञ्चैतानि महाबाहो कारणानि निबोध मे ॥
सांख्ये कृतान्ते प्रोक्तानि सिद्धये सर्वकर्मणाम् ॥१३॥
अधिष्ठानं तथा कर्ता करणं च पृथग्विधम् ॥
विविधा च पृथक्चेष्टा दैवं चैवात्र पञ्चमम् ॥१४॥

پنچ ایتانی مہا باہو - کارنانی - نبودھ مے (۱۳) سانکھئے کِرتانتے پرُوکتانی - سِدّھئے سرو کرمنام (۱۳)
ادِھشٹھانم تتھا کرتا کرنم چا پرِتھگ وِدھا (۱۴) وِدھاہ چا پرِتھک چیشٹھا دَیوم چا ایواتر پنچم

ترجمہ

ہے مہا باہو! سارے کرموں کی سِدّھی کے لئے یہ پانچ ہیتو سانکھیہ سدھانت میں کہے گئے ہیں۔ اُن کو تو مجھ سے اچھی طرح جان لے (۱۳) (۱) ادھشٹھان (جس کے سہارے سارے کرم کئے جائیں یعنی شریر) اور (۲) کرتا (اُپادھی بہت چیتن) (۳) مختلف کرن (یعنی من اور پانچ اندریاں) (۴) کئی طرح کی الگ الگ چیشٹھائیں اور (۵) دیو (شبھ اشبھ کرموں کے سنسکاروں کا نام دیو ہے)

دوہا

سب کرموں کی سِدّھی کے ہیت سانکھیہ میں بیر (۱۳) کہے گئے ہیں پانچ ہی کارن سُن اے دھیر (۱۳)
ادھشٹھان کرتا - کرن طرح طرح کے بیر (۱۴) طرح طرح کی چیشٹھا دیو پانچواں رِ دھیر

शरीर वाङ्मनोभि र्यत्कर्म प्रारभते नरः ॥
न्याय्यं वा विपरीतं वा पञ्चैते तस्य हेतवः ॥१५॥

شریر وانگم نوبھی ییت کرم پرار بھتے نرا (۱۵) نیایم وا وِپریتم وا پنچ ایتے تسیہ ہیتوا

ترجمہ

انسان من بانی اور شریر سے شاستر کے مطابق یا شاستر کے خلاف جو کچھ (بھی) کرم کرتا ہے۔ اس کے یہ پانچ ہی کارن ہوتے ہیں (۱۵)

دوہا

من بانی اور شریر سے کرم کرے نر جوئے (۱۵) بھلے بُرے یہ پانچ ہی ہیتو اس میں ہوئے

तत्रैवं सति कर्तार मात्मानं केवलं तु यः ॥
पश्यत्यकृत बुद्धित्वान्न स पश्यति दुर्मतिः ॥१६॥

تتر ایوم ستی کرتارم - آتمانم کیولم تو یاہ (۱۶) پشیتی اکرت بدھی توات ۔۔ نہ سا پشیتی دُرمتی

ترجمہ

مگر ایسا ہونے پر بھی جو پُرش اشدھ بدھی کی وجہ سے اس بارے میں صرف شدھ سورُوپ آتما کو ہی کرتا سمجھتا ہے۔ وہ کم عقل (اگیانی) پُرش ٹھیک نہیں دیکھتا ہے (۱۶)

دوہا

اس پر بھی کرتا لکھے کیول آتم جوئے (۱۶) دُربُدھی اروُ درمتی ٹھیک لکھے نہ سوئے

تشریح جیسا کہ بھگوان نے شلوک ۱۳ و ۱۴ میں کہا ہے۔ کرم کے تو وہی پانچ کارن ہیں۔ مگر مورکھ آدمی اپنی اگیانتا کی وجہ سے ان پانچوں کارنوں کو بھول کر اپنی آتما کو ہی کرتا سمجھتا ہے۔ جو کہ دراصل اکرتا۔ اسنگ اور اداسین ہے۔ ایسے اگیانی کو بار بار جنم مرن کے چکر میں تب تک گرنا پڑتا ہے۔ جب تک کہ اسے پورے طور پر گیان نہیں ہو جاتا۔

यस्य नाहंकृतो भावो बुद्धिर्यस्य न लिप्यते ॥

हत्वापि स इमाँल्लोकान्न हन्ति न निबध्यते ॥१७॥

یسیہ نہ اہنکرتا بھاوا۔ بدھی ریسیہ نہ لپییہ تے (۱۷) ہتوا۔ اپی سا۔ اِماں لوکان نہ ہنتی نہ نبدھیہ تے

ترجمہ

(اور ہے ارجن) جس پُرش کے (انتہ کرن میں) میں کرتا ہوں (ایسا) بھاو نہیں ہے (اور) جس کی بدھی (سنسارک پدارتھوں اور سارے کرموں میں) لپایمان نہیں ہوتی۔ وہ پُرش ان سب لوگوں کو مار کر بھی (اصل میں) نہ تو مارتا ہے اور نہ پاپ میں ہی بندھتا ہے (۱۷)

دوہا

لپت نہیں جا کی متی۔ اہنکار نہیں جاہی (۱۷) سب لوکوں کو ہتّ نہیں ہتے نہ بندھن تاہی

ع۱۔ ست سنگ اور شاستر کے ابھیاس سے اور بھگوان کے نمت کرم اور اپاسنا کے کرنے سے انسان کی بدھی شدھ ہوتی ہے اس لئے جو مندرجہ بالا سادھنوں سے رہت ہے۔ اس کی بدھی اشدھ ہے۔ ایسا سمجھنا چاہئے۔

ع۲۔ جیسے آگ ہوا اور پانی کے ذریعے پراربدھ بس کسی پرانی کی ہنسا ہوتی دیکھنے میں آوے۔ تو بھی وہ حقیقت میں ہنسا نہیں کی ہے۔ ویسے ہی جس پرش کے جسم میں ابھیمان نہیں ہے۔ اور بے غرضانہ طور پر یعنی سنسار کی بھلائی کے لئے ہی جس کے سارے کرم ہوتے ہیں۔ اس پُرش کے جسم اور اندریوں کے ذریعے اگر کسی پرانی کی ہنسا ہوتی ہوئی لوک درشٹی میں دکھائی دے۔ تو بھی حقیقت میں ہنسا نہیں ہے۔ کیونکہ موہ (آسکتی) خود غرضی اور اہنکار کے بغیر کسی پرانی کی ہنسا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور بنا کرتاپن کے ابھیمان کے کیا ہوا کرم حقیقت میں اکرم ہی ہے۔ اس لئے وہ پُرش پاپ میں نہیں بندھتا ہے۔

ع۳۔ سب کو مار کر بھی نہیں مارتا۔ اُسے مارنے کا بھی بندھن نہیں ہوتا

تشریح جب کرم میں سنگ اور پھل کا تیاگ کر دیا۔ تب کرم میں راگ دویش اس کے پریرک نہیں ہوتے۔ بلکہ قدرتاً ہی جو اس سے کرم ہوتا ہے۔ اس میں اس کا کرتاپن (میں کرتا ہوں) کا ابھیمان نہیں ہوتا۔ نہ اُس کی بدھی پر اس کرم کا اثر ہوتا ہے۔ اس حالت میں پرش جو کچھ کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے نہ کرنے کے برابر ہے۔ کیونکہ وہ اس سے قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ راگ دویش سے نہیں۔ جیسے اس وقت سانس اندر لینے اور باہر نکالنے سے جو جیووں (جرمز) کا ناش ہوتا ہے۔ اس سے ہم لپت نہیں ہوتے۔ یہاں مار کر بھی نہیں مارتا ہے۔ یہ استعارہ ہے۔ یعنی اس کا ہر ایک کرم اکرم ہوتا ہے۔ چونکہ بھگوان ارجن کو لڑنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اسی لئے ایسا کہا ہے۔ اس سے پہلے ادھیائے ۵ شلوک ۱۰ میں بھی ایسا ہی کہہ آئے ہیں۔ شلوک ۲۰ اور ادھیائے ۲ ...

ज्ञानं ज्ञेयं परि ज्ञाता त्रिविधा कर्म चोदना॥
करणं कर्म कर्तेति त्रिविधः कर्म संग्रहः॥१८॥

گیانم گیئےاُم پری گیاتا ترِ وِدھا کرم چودنا (۱۸) کرنم کرم کرتیتی ترِ وِدھاہ کرم سنگرہا

ترجمہ

اور ہے بھارت! گیاتا[۱]۔ گیان[۲] (اور) گیئے[۳]۔ یہ تینوں تو کرم کے پریرک ہیں۔ یعنی ان تینوں کے تعلق سے تو کرم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور کرتا[۴]۔ کرن[۵] اور کریا[۶] (فعل) یہ تینوں کرم کے سنگرہ ہیں۔ یعنی ان تینوں کے تعلق سے کرم بنتا ہے (۱۸)

دوہا

کرم پرورتک تین ہیں گیاتا گیئے اُرو گیان (۱۸) کرتا۔ کرن اُرو کرم ہیں کرم سنگرہ جان

ज्ञानं कर्म च कर्ता च त्रिधैव गुणभेदतः॥
प्रोच्यते गुणसंख्याने यथावच्छृणु तान्यपि॥१९॥

گیانم کرم چا کرتا چا۔ ترِ دھا ایو گُن بھیدتاہ (۱۹) پروچیئے تے گُن سانکھیانے یتھاوت شرِنو تان اپی

ترجمہ

(اس سب میں) گیان اور کرم اور کرتا بھی گُنوں کے بھید سے سانکھیہ شاستر میں تین تین طرح کے کہے گئے ہیں۔ ان کو بھی تو مجھ سے جوں کے توں سُن (۹)

دوہا

تین گُنوں کے بھید سے کرتا کرم اُرو گیان (۱۹) سانکھیہ کہے جیسے سُنو ویسے اے بلوان (۱۹)

ساتوک۔ راجس اور تامس گیان

(۱) جاننے والے کا نام گیاتا ہے (۲) جس کے ذریعے جانا جائے اس کا نام گیان ہے (۳) جاننے میں آنے والی چیز کا نام گیئے ہے (۴) کرم کرنیوالے کا نام کرتا ہے (۵) جن سادھنوں (اندریہ آدی) سے کرم کیا جاتا ہے اُن کا نام کرن ہے اور (۶) کرم کرنے کا نام کریا یا فعل ہے

सर्व भतेषु येनैकं भावमव्यय मीक्षते ।।
अविभक्तं विभक्तेषु तज्ज्ञानं विद्धि सात्त्विकम् ।। २०।

سَرو بُھوتیشُو ییَن ایکم بھاوم ۔ اَو یہ ایم اِیکھشتے (۲۰) اَوِی بھکتم وِبھگت ایشو۔ تت گیانم وِدّھی ساتوکم

ترجمہ

(ہے ارجن!) جس گیان سے انسان الگ الگ سب بھوت پرانیوں میں ایک ہی اوناشی پرماتم بھاو کو سم بھاو سے سِتھت دیکھتا ہے۔ اُس گیان کو تو ساتوک جان (۲۱)

دوہا

اَوِناشی۔ اَوِی بھکت ارو ایک بھاو ہے جوئے (۲۰) سارے بھوتوں میں وہی گیان ساتوک سوئے

पृथक्त्वेन तु यज्ज्ञानं नानाभावान्पृथग्विधान् ।।
वेत्ति सर्वेषु भूतेषु तज्ज्ञानं विद्धि राजसम् ।।२१।।

پرتھکاتوین تو یت گیانم ۔ نانا بھاوان پرتھگ وِدھان (۲۱) ویتّی سرویشو بُھوتیشُو ۔ تت گیانم وِدّھی راجسم

ترجمہ

اور جو گیان یعنی جس گیان کے ذریعے انسان سارے بھوت پرانیوں میں الگ الگ بھاووں کو الگ الگ کر کے جانتا ہے اس گیان کو تو راجسی جان (۲۱)

دوہا

بِھن بِھن بھوتوں میں لکھے ارجن بِھن بِھن گیان (۲۱) بِھن بھاووں سے گیان وہ بیر راجسی جان

यत्तु कृत्स्नवदेकस्मिन्कार्ये सक्तमहैतुकम् ।।
अतत्त्वार्थवदल्पं च तत्तामसमुदाहृतम् ।।२२।।

یت تو کرتسن وت ایک اَسمِن ۔ کاریے سکتم اہیتوکم (۲۲) اتتوا رتھ وَت الپم چا تت ۔ تامسم اُداھرِتم

ترجمہ

اور جو گیان ایک کاریہ رُوپ (شریر) میں ہی پوری طرح سے رما ہوا ہے۔ یعنی جس اُلٹے گیان کے ذریعے انسان ایک فانی تغیر پذیر جسم کو ہی آتما مان کر اسے ہی سب کچھ سمجھ کر اسی میں غلطان رہتا ہے (جو بے دلیل (غلط) تتوارتھ (اصلیت) سے خالی اور تنگ (محدود) ہے۔ وہ گیان تامسی کہا گیا ہے (۲۲)

دوہا

ایک وستو میں موہ سے لکھے ہیتو بن جوئے (۲۲) اَلپ۔ جھوٹ۔ رہت ارتھ جو گیان تامسی سوئے

کرم کے تین بھید

नियतं सङ्गरहितमरागद्वेषतः कृतम् ॥
अफलप्रेप्सुना कर्म यत्तत्सात्त्विकमुच्यते ॥२३॥

نیتم ۔ سنگ رہتم راگ دویشتا کرتم (۲۳) اپھل پریپسُنا کرم یت تت ساتوکم اُوچیہ تے

ترجمہ

(اور ہے ارجن!) جو کرم شاستر ودھی سے مقرر کیا ہوا اور کرتاپن کے ابھیمان سے رہت پھل کو نہ چاہنے والے پرش کے ذریعے راگ اور دویش کو تیاگ کر کیا جاتا ہے۔ وہ کرم تو ساتوک کہا جاتا ہے۔ (۲۳)

دوہا

سنگ ہین نیئت ارو راگ دویش وہین (۲۳) رہت پھل اچھا کرم تو ساتوک ہے پروین

यत्तु कामेप्सुना कर्म साहंकारेण वा पुनः ॥
क्रियते बहुलायासं तद्राजसमुदाहृतम् ॥२४॥

یت تو کامیپسُونا ۔ کرم ۔ ساہنکارین واپناہ (۲۴) کریتے بہولایاسم ۔ تت راجسم اُداہرتم

ترجمہ

اور جو کرم بہت محنت طلب ہے۔ (دکھدائی ہے) اور پھل کو چاہنے والے اہنکاری پرش کے ذریعے کیا جاتا ہے وہ کرم راجس کہا گیا ہے (۲۴)

دوہا

پھل کی اچھا سے ارو اہنکار سے جوئے (۲۴) اتی پریشرم سے یکت ہی کرم راجسی ہوئے

अनुबन्धं क्षयं हिंसामनवेक्ष्य च पौरुषम् ॥
मोहादारभ्यते कर्म यत्तत्तामसमुच्यते ॥२५॥

انُوبندھم کھشیئم ہنسام ۔ ان ویکھشئے چا پورُوشم (۲۵) موہات ۔ آربھیہ تے کرم یت تت تامسم اُوچیہ تے

ترجمہ

اور جو کرم پرینام (برے بھلے انجام) ہانی (لابھ) ہنسا (اہنسا) اور اپنی سامرتھ (قابلیت) کو نہ وچار کر صرف جہالت (ہٹھ) سے شروع کیا جاتا ہے۔ وہ کرم تامس کہا جاتا ہے (۲۵)

دوہا

ہانی ہنسا اور موہ کے بس ہو کے بیر (۲۵) بنا سوچ بن سامرتھ کرم تامسی دھیر

تین طرح کے کرتا

मुक्त सङ्गोऽनहं वादी धृत्युत्साह समन्वितः॥
सिद्ध्यसिद्ध्योर्निर्विकारः कर्ता सात्त्विक उच्यते॥२६॥

مُکت سنگو۔ آن اہم وادی۔ دھرتی اُتساہ سمن وتاہ (۲۶) سِدّھی اُسِدّھی او۔ نِروکارا۔ کرتا۔ ساتوکا۔ اُچیتے

ترجمہ

(اور ہے ارجن جو کرتا) آسکتی موہ) سے رہت اور اہنکار کے بچن نہ بولنے والا۔ دھیرج اور اُتساہ والا کرم کے پُورا ہونے اور نہ ہونے میں خوشی اور رنج (سُکھ دُکھ) وغیرہ وِکاروں سے رہت ہے۔ وہ کرتا توساتوک کہا جاتا ہے (۲۶)

دوہا

اہنکار سنگ رہت اُرو دھرتی اُدّیم یُت جوئے (۲۶) سِدّھی اسِدّھی سم وہی ساتوک کرتا ہوئے

रागी कर्म फल प्रेप्सु र्लुब्धो हिंसात्मकोऽशुचिः॥
हर्षशोकान्वितः कर्ता राजसः परिकीर्तितः॥२७॥

راگی۔ کرم پھل پریپسُو۔ لبدھا ہنساتمکا اشچی (۲۷) ہرش شوک آنوِتاہ کرتا۔ راجساہ۔ پری کیرتتاہ

ترجمہ

(اور جو آسکتی (موہ) رکھنے والا۔ کرموں کے پھل کو چاہنے والا اور لوبھی ہے۔ نیز دوسروں کو دکھ دینے کے سوبھاو والا۔ اشدھ آچاری (بُرے چال چلن والا) اور خوشی اور غمی (سکھ دکھ) میں پھنسا ہوا ہے۔ وہ کرتا راجس کہا گیا ہے (۲۷)

دوہا

اُشدھ کرم پھل آرتھی۔ راگی ہنسک ہوئے (۲۷) لوبھی سُکھ دُکھ ست از کرتا راجس ہوئے

अयुक्तः प्राकृतः स्तब्धः शठो नैष्कृतिकोऽलसः॥
विषादी दीर्घसूत्री च कर्ता तामस उच्यते॥२८॥

اُیکتا۔ پراکِرتاہ۔ ستبدھا۔ شٹھو۔ نیشکرتکاہ۔ السّاہ (۲۸) وِشادی دِیرگھ سُوتری چا کرتا تامس اُچیتے

ترجمہ

(اور جو) ڈانوں ڈول چت والے شکشا سے رہت یعنی جسمانی سکھ کو ہی سکھ ماننے والا گھمنڈی۔ دھورت (کینہ جو) اور دوسروں کی روزی مارنے والا اور ہمیشہ رنج کرنے کے سوبھاو والا۔ آلسی) اور دیرگھ سُوتری (معمولی کام کو بھی کل پر چھوڑ دینے والا) ہے وہ کرتا تامس کہا گیا ہے

دوہا

اودیکی شٹھ آلسی دُھورت وروودھی ہوئے (۲۸) کام چور دُکھی اُجڈ کرتا تامس سوئے

تین طرح کی بُدھی

बुद्धेर्भेदं धृतेश्चैव गुणतस्त्रिविधं शृणु ॥
प्रोच्यमानमशेषेण पृथक्त्वेन धनंजय ॥२९॥

بُدھےربھیدم دِہرتے چا ایو ۔ گننہ ترِ ودھم شرنو (۲۹) پروچیہ مانم ۔ اَیشیشین ۔ پر تھکتوین دھننجے

ترجمہ

اور ہے ارجن ! سُبدھی اور دھارن شکتی (دھرتی) کے بھی گُنوں کی وجہ سے تین تین طرح کے بھید پورے طور سے الگ الگ جو میں کہتا ہوں ۔ سو سُن (۲۹)

دوہا

بُدھی بھید اُرو دھرتی کے گُن سے تین پرکار (۲۹) ہوتے ہیں سُن بھِن بھِن مجھ سے سہت وِچار

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च कार्याकार्ये भयाभये ॥
बन्धं मोक्षं च या वेत्ति बुद्धिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥३०॥

پرورِتم چا ۔ نِورِتم چا ۔ کاریہ اکاریے بھیابھے (۳۰) بندھم موکھشم چا ویتی بُدھی سا پارتھ ساتوِکی

ترجمہ

ہے پارتھ ! پرورتی[1] مارگ اور نورتی[2] مارگ کو اور کرتویہ اور اکرتویہ کو (اور) بھے اور ابھے کو اور بندھن اور موکھش کو جو بُدھی تتو سے جانتی ہے ۔ وہ بُدھی تو ساتوکی ہے (۳۰)

دوہا

پرورِتی نِورِتی اُرو کاریہ اکاریہ ببیر (۳۰) بندھ موکھش سم بھے ابھے بُدھی ساتوکی دھیر

यया धर्ममधर्मं च कार्यं चाकार्यमेव च ॥
अयथावत्प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥३१॥

یَیا دھرمم ادھرمم چا کاریم چا اکاریم ایو چا (۳۱) ایتھاوت پرجاناتی بُدھی سا پارتھ راجسی

ترجمہ

ہے پارتھ ! جس بُدھی کے ذریعے انسان دھرم اور ادھرم کو اور کرتویہ اور اکرتویہ کو بھی اچھی طرح سے نہیں جانتا ہے وہ بُدھی راجسی ہے (۳۱)

دوہا

جس سے دھرم ادھرم اُرو کاریہ اکاریہ ببیر (۳۱) یتھاوت جانے نہیں راجس بُدھی دھیر

---

[1] گرہست میں رہتے ہوئے پھل اور آسکتی (لگاؤ) کو تیاگ کر بھگوت ارپن بُدھی سے صرف رفاہ عام کے لئے راجہ جنک کی طرح کرم کرنے (زندگی بسر کرنے) کا نام پرورتی مارگ ہے [2] دیہہ وغیرہ ابھیمان کو تیاگ کر صرف سچدانند گھن پرماتما میں ایک بھاو سے محو ہوئے شری شُکدیو جی اور سنک وغیرہ کی طرح سنسار سے الگ ہو کر رہنے کا نام نورتی مارگ ہے ۔

अधर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसावृता ॥
सर्वार्थान्विपरीतांश्च बुद्धिः सा पार्थ तामसी ॥३२॥

ادھرم دھرمم اِتی یا منیہ تے تمسا آورِتا (۳۲) سروآرتھان وِپریتان چار بُدھی ساپارتھ تامسی

ترجمہ

(اور) ہے ارجن! جو تموگن سے ڈھکی ہوئی بدھی ادھرم کو دھرم ایسا مانتی ہے اور سارے ارتھوں کو الٹا مانتی ہے (یعنی بھلے کو برا اور برے کو بھلا۔ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ مانتی ہے) وہ بدھی تامسی ہے (۳۲)

دوہا

مانے دھرم ادھرم کو ڈھکی پاپ سے بیر (۳۳) ارتھ لکھے وِپریت سب تامس بُدھی دھیر

دھرتی کے تین بھید

धृत्या यया धारयते मनःप्राणेन्द्रियक्रियाः ॥
योगेनाव्यभिचारिण्या धृतिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥३३॥

دھرتیا یَیا دھاریتے۔ منہ پران اِندریہ کِریاہ (۳۳) یوگین اویبھچارِنیا۔ دھرتی ساپارتھ ساتوکی

ترجمہ

(اور) ہے پارتھ! دھیان یوگ کے ذریعے جس اوبھچارنی (نہ بدلنے والی اٹل) دھارنا سے انسان من۔ پران اور اندریوں کی کریاؤں کو دھارن کرتا ہے۔ وہ دھارنا تو ساتوکی ہے (۳۳)

دوہا

اچل دھرتی سے یوگ کے دوارا دھارن بیر (۳۳) من پران اندریہ کو کرے۔ دھرتی ساتوکی دھیر

यया तु धर्मकामार्थान्धृत्या धारयतेऽर्जुन ॥
प्रसङ्गेन फलाकाङ्क्षी धृतिः सा पार्थ राजसी ॥३४॥

یَیا تُو دھرم کام آرتھان۔ دھرتیا دھاریتے ارجن (۳۴) پرسنگین پھل آکانکھشی دھرتی ساپارتھ راجسی

ترجمہ

اور ہے پارتھ ارجن! پھل کی خواہش والا آدمی آسکتی (موہ) سے جس دھارنا کے ذریعے دھرم ارتھ اور کام (تین پرشارتھوں) کو دھارن کرتا ہے۔ وہ دھارنا راجسی ہے (۳۴)

بھگوان کے دھیان کے سوائے دیگر کسی وِشے کا دھیان کرنا ویبھچار دوش ہے اس دوش سے جو رہت ہے وہ اوبھیچارنی دھارنا ہے (۳۳)۔ من پران اور اندریوں کو بھگوت پراپتی کے لئے بھجن دھیان اور نشکام کرموں میں لگانے کا نام ان کی کریاؤں کو دھارن کرنا ہے

دوہا

جس سے دھارن کرت ہے دھرم ارتھ اُرو کام (۳۴) پھل اُرو سنگ کی چاہ سے دھرتی راجسی نام

यया स्वप्नं भयं शोकं विषादं मद मेव च॥
न विमुञ्चति दुर्मेधा धृतिः सा पार्थ तामसी॥३५॥

یَیا سُوپنم بھیَم شوکم وِشادم ۔ مدم ایوچا (۳۵) نہ وِمُنچتی دُر بھیدھا ۔ دھرِتی سا پارتھ تامسی

ترجمہ

اور ہے پارتھ! دُشٹ بدھی (برے سوبھاو والا) آدمی جس دھارنا کے ذریعے نیند خوف ۔ چنتا ۔ دُکھ اور مد (مستی یا غرور) کو بھی نہیں چھوڑتا ہے ۔ یعنی دھارن کئے ہی رہتا ہے ۔ وہ دھارنا تامسی ہے (۳۵)

دوہا

بھے اُرو شوک وشاد مد کو جس سے بیر (۳۵) دُربُدھی نر نہ تجے دھرتی تامسی دھیر

سُکھ کے تین بھید

सुखं त्विदानीं त्रिविधं शृणु मे भरतर्षभ॥
अभ्यासाद्रमते यत्र दुःखान्तं च निगच्छति॥३६॥
यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम्॥
तत्सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्मबुद्धिप्रसादजम्॥३७॥

سُکھم تُو اِدانیم ترِ ودھم شرنُو مے بھرت ارشبھ (۳۶) ابھیاسات رَمتے یتر ۔ دُکھانتم چا نِگچھتی
یَت تت اگرے وِشم اِو پرینامے اَمرِت اوپمم (۳۷) تت سُکھم ساتوِکم پروکتم آتم بدھی پرسادجم

ترجمہ

(ہے ارجن!) اب سُکھ بھی تُو تین طرح کا مجھ سے سُن ۔ ہے بھرت سر لشیٹ! جس سُکھ میں سادھک پُرش دھیان ۔ بھجن اور سیوا وغیرہ کے ابھیاس سے رمن کرتا ہے ۔ اور سارے دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے (۳۶) جو سُکھ پہلے پہل (سادھنا کے شروع میں) تو زہر[1] کی مانند ہوتا ہے ۔ مگر انجام کار وہی امرت کی مانند ہو جاتا ہے ۔ ایسا آتم بدھی (بھگوان کی بھگتی) کے پرشاد سے پیدا ہوا سُکھ ساتوک کہا گیا ہے (۳۷)

دوہا

اب سُکھ تین پرکار کے مجھ سے سُن اے بیر (۳۶) جس میں یوگ ابھیاس سے سب دُکھ ناشے دھیر
پہلے وِش کے تلیہ جو انت ہو امرت ہوئے (۳۷) آتم بدھی سے ہوا سُکھ ساتوک سوئے

[1] جیسے کھیل کے شوقین بچے کو لکھنا پڑھنا آگیا تتا کی وجہ سے پہلے پہل زہر کی مانند معلوم ہوتا ہے ۔ ویسے ہی وشیوں میں اُس کے (موہ) والے پرش کو بھگوت بھجن ۔ دھیان ۔ سیوا وغیرہ سادھنوں کا ابھیاس حقیقت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے پہلے زہر کی مانند معلوم ہوتا ہے ۔ مگر انجام کار امرت (دِبی موکھش کا دینے والا) ہو جاتا ہے ۔

विषयेन्द्रिय संयोगाद्यत्तदग्रेऽमृतोपमम् ॥
परिणामे विषमिव तत्सुखं राजसं स्मृतम् ॥३८॥

وِشئے اِندریہ سنیوگات یت تت اگرے امرت اوپمم (۳۸) پرنیامے وِشم اِو تت سُکھم راجسم سِمرتم

ترجمہ

اور جو سکھ وشے اور اندریوں کے تعلق سے ہوتا ہے۔ وہ اگرچہ بھوگ کال میں امرت کی مانند لگتا ہے۔ مگر انجام کار زہر[1] کی کی مانند ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ سکھ راجسی کہا گیا ہے (۳۸)

دوہا

وشے اِندریہ سنیوگ سے پرتھم سُدھا سم جوئے (۳۸) انت ہو وِش سم راجسی سُکھ ارجن ہے سوئے

यदग्रे चानुबन्धे च सुखं मोहनमात्मनः ॥
निद्रालस्य प्रमादोत्थं तत्तामसमुदाहृतम् ॥३९॥

یت اگرے چا انوبندھے چا۔ سُکھم موہنم آتمنا (۳۹) نِدرا آلسیہ پرماد اُتھم۔ تت تامسم اُداہرتم

ترجمہ

(اور) جو سکھ بھوگنے کے وقت اور انجام کار بھی (شروع سے آخیر تک) آتما کو موہنے والا ہے۔ وہ نیند سستی اور پرماد سے پیدا ہوا (سکھ) تامس کہا گیا ہے (۳۹)

دوہا

آد انت تک جیو کو موہ کاری سُکھ جوئے (۳۹) نیند آلس پرماد سے پیدا تامس سوئے

न तदस्ति पृथिव्यां वा दिवि देवेषु वा पुनः ॥
सत्त्वं प्रकृतिजैर्मुक्तं यदेभिः स्यात्त्रिभिर्गुणैः ॥४०॥

نہ تت استی پرتھویام وا۔ دِوی۔ دیویشو وا پنا (۴۰) ستوم پرکرتی جیہ۔ مُکتم یت ایبھی سیات تربھی گُنی

ترجمہ

(اس لئے ہے ارجن!) پرتھوی میں سُورگ میں یا دیوتاؤں میں ایسا کوئی بھی پرانی نہیں ہے۔ جو کہ ان پرکرتی سے پیدا ہوئے تینوں گنوں سے رہت ہووے (الم) کیونکہ یہ سارا جگت ترِگن مئی مایا کا ہی وستار ہے (۴۰)

دوہا

نر لوک نہ دیو میں کوئی پرانی بیر (۴۰) ان پراکرتک گنوں سے بچا ہوا ہے دھیر

[1] بل۔ ویریہ۔ بدھی۔ دھن اور اتساہ کے ناش کرنے والے اور پرلوک کے بگاڑنے والے ہونے سے اندریوں کے وشے پہلے تو امرت کی مانند معلوم ہوتے ہیں۔ مگر انجام کار زہر کی مانند ہو کر دکھ ساگر میں ڈال دیتے ہیں

چاروں ورنوں کے سوبھاوک کرم

ब्राह्मण क्षत्रिय विशां शूद्राणां च परं तप ॥
कर्माणि प्रविभक्तानि स्वभाव प्रभवै र्गुणैः ॥४१॥

براہمن کھشتر یا و شام شوُدرانام چا پرنتپ (۴۱) کرمانی پرِ وبھکتانی سوبھاو پربھو یُر گنئی

ترجمہ

ہے پرنتپ ارجن! براہمن کھشتری۔ ویش اور شودروں کے بھی کرم سوبھاو سے پیدا ہوئے گنوں کے مطابق ہی بانٹے گئے ہیں (۴۱)

دوہا

براہمن کھشتری ویش ارو شودر کے بھی بیر (۴۱) سوبھاوک گن سے ہی بٹے ہوئے کرم ہیں دھیر

शमो दम स्तप: शौचं क्षान्तिरार्जव मेव च॥
ज्ञानं विज्ञान मास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभाव जम॥४२॥

شمو۔ دمہ۔ تپہ شوچم۔ کھشانتی۔ آرجوم ایو چا (۴۲) گیانم وِگیانم آستکیم برہم کرم سوبھاوجم

ترجمہ

شم (من کی شانتی) دم[۲] (اندریوں کا روکنا) شوچ (اندر باہر کی شدھی) تپ[۳] (دھرم کے لئے کشٹ اٹھانا) کشما[۵] بھاو من[۶] اندریوں اور جسم کی سادگی۔ آستک بدھی۔ گیان (شاستر کا گیان) وگیان[۹] (اپنے انوبھو کا گیان) یہ تو براہمنوں کے سوبھاوک کرم ہیں (۴۲)

دوہا

شم دم تپ ارو سرلتا۔ گیان ارو وِگیان (۴۲) کھشما شوچ براہمن کرم سوبھاوک ہیں جان

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम॥
दान मीश्वर भावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम॥४३॥

شوریم تیجو۔ دھرتی۔ داکھشیم یدھے چا۔ اپی اپلاینم (۴۳) دانم ایشور بھاوا چا۔ کھشاترم کرم سوبھاوجم

ترجمہ

شوربیرتا[۱]۔ تیج[۲]۔ دھیرج[۳] (استقلال) چترائی[۴] + در یدھ[۵] میں پیٹھ نہ دکھانا۔ دان دینا اور سوامی بھاو (رعایا کی نشکام بھاو سے پالنا کرنا اور دشٹوں کو ڈنڈ دینا) یہ کھشتری کے سوبھاوک کرم ہیں۔ (۴۳)

دوہا

شوربیہ۔ تیج۔ دھرتی چترپن۔ دان ارو ایشوبھاو (۴۳) سرن میں پیٹھ نہ موڑنا۔ کھشاتر کرم سوبھاو

कृषि गौरक्ष्य वाणिज्यं वैश्य कर्म स्वभावजम॥

परिचारात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ॥४४॥

کرشی گورکھشیہ وانجیم ویشیہ کرم سوبھاوجم (۴۴) پری چریہ آتمکم کرم شودرسیہ پی سوبھاوجم

ترجمہ

کھیتی۔ گئو پالن اور خرید و فروخت کا ستیہ بیوہار۔ ویش کے سوبھاوک کرم ہیں۔ اور سب ورنوں کی سیوا کرنا یہ شودر کا بھی سوبھاوک کرم ہے (۴۴)

دوہا

گئو پالن کھیتی بنج ویش سوبھاوک کرم (۴۴) سوبھاوک ہے شودر کا سیوا روپی کرم

اپنے اپنے سوبھاوک کرم میں لگے رہنے سے ہی سدّھی ملتی ہے

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः ॥

स्वकर्मनिरतः सिद्धिं यथा विन्दति तच्छृणु ॥४५॥

यतः प्रवृत्तिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम् ॥

स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विन्दति मानवः ॥४६॥

سوے سوے کرمنی ابھی رتاہ سنسدھی لبھتے نرا (۴۵) سوکرم نرتا سدّھم یتھا وندتی تت شرنو

یتا پرورتی بھوتانام۔ یین سروم ادم تتم (۴۶) سوکرمنا تم ابھیہ ارچیہ سدّھم وندتی مانوا

ترجمہ

اس اپنے اپنے سوبھاوک کرم میں لگا ہوا آدمی بھگوت پراپتی روپی پرم سدّھی کو پراپت ہو جاتا ہے مگر جس طرح سے اپنے سوبھاوک کرم میں لگا ہوا آدمی پرم سدّھی کو پراپت ہوتا ہے۔ اس ودھی کو تو مجھ سے سن (۴۵) اے ارجن! جس پرماتما سے سب بھوتوں کی اتپتی ہوئی ہے۔ اور جو اس سنسار میں سب جگہ ویاپک ہے۔ اس پرمیشور کی اپنے سوبھاوک کرم کے ذریعے پوجا[۱] کر کے ہی آدمی پرم سدّھی کو پراپت ہوتا ہے (۴۶)

دوہا

اپنے اپنے کرم میں رت سدّھی کو بیر (۴۵) پاتا ہے جیسے سنو مجھ سے ارجن دھیر

جس سے یہ سنسار ہے ویاپک جو جگ ماہیں (۴۶) پوجا اپنے کرم سے کر سدّھی نر پاہیں

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥

स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥४७॥

[۱] جیسے پتی برتا استری پتی کو ہی سب کچھ سمجھ کر پتی کا چنتن کرتی ہوئی پتی کی آگیا انوسار پتی کے لئے من بانی اور شریر سے کرم کرتی ہے ویسے ہی پرمیشور کو ہی سب کچھ سمجھ کر پرمیشور کا چنتن کرتے ہوئے پرمیشور کی آگیا کے انوسار من بانی اور شریر سے پرمیشور کے ہی لئے سوبھاوک کرم کو کرنا کرم کے ذریعے پرمیشور کی پوجا کرنا ہے۔

شریے آن سُو دھرمو وِگُناہ ۔ پر دھرمات سُوَنُشٹھتات (۴۷) سو بھاو نِیتم کرم ۔ کُروَن نہ آپنوتی کِلوشم

ترجمہ

اس لئے اچھی طرح سے آچرن کئے ہوئے دوسرے کے دھرم سے گُن رہت بھی اپنا دھرم سریشٹ ہے کیونکہ اپنے سوبھاوک دھرم رُوپی کرم کو کرتا ہوا آدمی پاپ کا بھاگی نہیں ہوتا ہے (۴۷)

دوہا

اُوتم ہے پَر دھرم سے اپنا نیچا دھرم (۴۷) لِپت نہ ہو نرپاپ میں کر سو بھاوک کرم

सहजं कर्म कौन्तेय सदोषमपि न त्यजेत् ॥
सर्वारम्भा हि दोषेण धूमेनाग्निरिवावृताः ॥४८॥

سہجم کرم کونتیے ۔ سدوشم اَپی نہ تیہ جیت (۴۸) سروآرمبھا ہی دوشین دُھوین اگنی اِوآوِرتا

ترجمہ

(لہٰس) ہے کنتی نندن! دوش سنگیت (دوش والا ہونے پر) بھی سوبھاوک کرم کو نہیں تیاگنا چاہیے کیونکہ دھوئیں سے آگ کی طرح (درحاصل) سبھی کرم دوش والے ہیں (۴۸)

دوہا

سہج کرم تیاگے نہیں دوش سنگیت بھی بیر (۴۸) دوشی وَت سب کرم ہیں دھوم اگنی سم دھیر

تشریح جیسے دھوئیں کے دوش کو دور کر کے آگ کا پرتاپ ہی تاریکی اور سردی وغیرہ کو دور کرنے کے لئے سیون کیا جاتا ہے۔ اس طرح کرم میں سے بھی دوش کا انش دور کر کے گُن کا انش ہی چت کی شدھی کیلئے سیون کیا جاتا ہے (شریدھر) ایس طرح کے کرم کرنے سے دوش کا انش دور ہو کر گن کا انش رہ جاتا ہے یہ کہتے ہیں

असक्तबुद्धिः सर्वत्र जितात्मा विगतस्पृहः ॥
नैष्कर्म्यसिद्धिं परमां संन्यासेनाधिगच्छति ॥४९॥

اسکت بدھی سروتر جِت آتما وِگت سپرِہا (۴۹) نیشکرمیہ اِسدھم پرمام ۔ سنیاسین ادھی گچھتی

ترجمہ

سب جگہ آسکتی رہت بدھی والا پُرش کہ جس نے اپنے انتہ کرن کو جیت لیا ہے اور جس کے دل میں کوئی واسنا یا خواہش نہیں رہی ہے سنیاس یعنی سانکھیہ یوگ کے ذریعے پرم نشکرم رُوپ سدھی کو پراپت ہوتا ہے (۴۹) یعنی کریا رہت شدھ سچدانند گھن پرماتما کی پراپتی رُوپ پرم سدھی کو پراپت ہوتا ہے پھر اسے کرم کا کوئی بندھن نہیں ہوتا (۴۹)

دوہا

اسکت بُدھی جِت آتما ۔ نِر اِچھا نر جوئے (۴۹) پھل اُرو سنگ تیاگ سے پرم سِدھی لے سوئے

ایسی پرم سِدھی کا پھل ہی برہم پراپتی ہے ۔ یہ کہتے ہیں :-

सिद्धिं प्राप्तो यथा ब्रह्म तथाप्नोति निबोध मे ॥
समासेनैव कौन्तेय निष्ठा ज्ञानस्य या परा ॥५०॥

سِدھم پراپتو یتھا برہم ۔ تتھا آپنوتی نِبودھ مے (۵۰) سماسین ایو ۔ کونتیے نشٹھا گیانسیہ ۔ یا پرا

ترجمہ ۔ اس لئے ہے کنتی نندن! انتہ کرن کی شدھی کو پراپت ہوا پُرش جس طرح (گیان کے ذریعے) سچدانند گھن برہم کو پراپت ہوتا ہے ۔ اور جو تتو گیان کی پرانشٹھا (سب سے اونچی حالت) ہے ۔ اس کو بھی تو مجھ سے اختصار سے سن (۵۰)

دوہا

سِدھی پراپت برہم کو پاوے جیسے بیر (۵۰) بہا کاشٹا گیان کی بھی سُن ارجن دھیر

کون برہم کو پراپت کرتا ہے۔ پہلے یہ کہتے ہیں۔

बुद्ध्या विशुद्धया युक्तो धृत्यात्मानं नियम्य च॥
शब्दादीन्विषयांस्त्यक्त्वा रागद्वेषौ व्युदस्य च॥५१॥
विविक्तसेवी लघ्वाशी यतवाक्कायमानसः॥
ध्यानयोगपरो नित्यं वैराग्यं समुपाश्रितः॥५२॥
अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं परिग्रहम्॥
विमुच्य निर्ममः शान्तो ब्रह्मभूयाय कल्पते॥५३॥

بُدّھیا وِشُدّھیا یُکتو۔ دھرتی آتمانم ۔نیمیہ چا (۵۱) شبد آدین وشیان تیکتوا راگ دویش اویوسیہ چا وِوِکت سیوی لگھو آشی یت واک کائے مانسا (۵۲) دھیان یوگ پرو نتیئم ویراگیم سم اپاشرتا اہنکارم بلم درپم ۔ کامم ۔ کرودھم پری گرہم (۵۳) وِمُوچیئے نِرمما شانتو ۔ برہم بھویائے کلپتے

ترجمہ

اے ارجن، شدھ بُدّھی والا ۔ ایکانت[۲] اور شدھ دیش کا سیون کرنے والا ۔ مِت آہاری[۳] (ہلکا اور تھوڑا بھوجن کرنے والا) جیتے ہوئے[۴] من بانی اور جسم والا ۔ پوری طرح سے[۵] ویراگ کو دھارن کرنے والا (پورن ویراگی) پرش سدا دھیان یوگ[۶] میں لگا ہوا ستوک[۷] دھارنا سے انتہ کرن کو بس میں کر کے اور شبد آدی سب وشیوں[۸] کو تیاگ کر اور راگ دویش وغیرہ بُرائیوں کو نشٹ کر کے (۵۱ و ۵۲) اہنکار[۱۰] بل[۱۱] گھمنڈ[۱۲] کرودھ[۱۳] سنگرہ[۱۴] یعنی دُنیوی کام اور بھوگ کے سادھنوں کا اکٹھا کرنا ۔ ان سب کو تیاگ کر موہ[۱۵] ممتا سے رہت ہو کر شانت انتہ کرن والا[۱۶] ہوا سچدانند گھن برہم کو پراپت ہونے کے یوگیہ ہوتا ہے (۵۳)

دوہا

شُدھ بُدّھی یُت دھرتی سے روک آتما بیر (۵۱) شبد آدی وشے اور سب راگ دویش تج دھیر
لگھو بھوجن ایکانت پر یہ جیت من بانی کائے (۵۲) دھیان یوگ میں رت سدا ویراگ آشرے آئے
کام پری گرہ درپ بل کرودھ تتھا اہنکار (۵۳) ممتا تج سے شانتی پاوے برہم اَوِکار

برہم پراپتی کے سادھن کہ کر اب اس برہم پراپتی کا پھل کہتے ہیں

ब्रह्मभूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न काङ्क्षति॥
समः सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम्॥५४॥

برہم بھوتا پرسن آتما نہ شوچتی نہ کانکھشتی (۵۴) سمہ سرویشو بھوتیشو مد بھکتم لبھتے پرام

ترجمہ (پھر وہ) برہم بھاو کو پراپت ہوئے پرسن چت والا پرش نہ (تو کسی چیز کے لئے) شوک یا رنج کرتا ہے اور نہ کسی چیز کی خواہش ہی کرتا ہے بلکہ سب بھوتوں میں سم بھاو ہوا میری پرا بھگتی کو پراپت ہوتا ہے (۵۴) گیان کی پرا کاشٹھا پرم نشکام سِدّھی اور پرم سِدّھی وغیرہ ناموں سے یہاں پرا بھگتی مراد ہے

مثلاً ۔ گیتا ادھیائے ۱۸ اشلوک ۳۳ کے مطابق

دوہا

برھم بھوت پرسن چت شوک اچھا گت بیر (۵۴) سب بھوتوں میں سم پرم بھگتی پاوے دھیر

भक्त्या मामभि जानाति यावान्यश्चास्मि तत्त्वतः ॥
ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनन्तरम् ॥५५॥

بھگتیا مام ابھی جانانی ۔ یاوان یا چا اسمی تتوتاہ (۵۵) تتو مام تتو تو گیاتوا وشتے تدانتترم (۵۵)

ترجمہ

اور اس پرا بھگتی کے ذریعے مجھ کو تتو سے اچھی طرح جانتا ہے ۔ کہ میں جو اور جس پربھاو والا ہوں ۔ اور اس بھگتی سے مجھ کو تتو سے جان کر فوراً ہی مجھ میں مل جاتا ہے (۵۵) مطلب یہ کہ اپنے آپ کو مجھ میں غرق کر دیتا ہے ۔ پھر اس کی نگاہ میں مجھ پرماتما کے سوائے اور کچھ بھی نہیں رہتا (۵۵)

دوہا

اس بھگتی سے وہ مجھے تتوتا سے جان (۵۵) جیسا جو ہوں جان یہ ملے مجھی میں آن (۵۵)

सर्व कर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रयः ॥
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम् ॥५६॥

سرو کرمان اپی سدا ۔ کروانو ۔ مدویاپاشریا (۵۶) مت پرسادات ۔ اواپنوتی ۔ شاشوتم پدم اویہ ایم

ترجمہ

(اور) میرے پراین ہوا کرم یوگی تو سارے کرموں کو سدا کرتا ہوا بھی میری کرپا سے سناتن اوناشی پرم پد کو پراپت ہو جاتا ہے (۵۶)

دوہا

نت کرم کرتا ہوا مم آشرت ہے جوئے (۵۶) اجر امر پد لیت ہے ۔ مم کرپا سے سوئے

جب یہ بات ہے تو ہے ارجن! تو بھی

चेतसा सर्व कर्माणि मयि संन्यस्य मत्परः ॥
बुद्धियोग मुपाश्रित्य मच्चित्तः सततं भव ॥५७॥

چیتسا سرو کرمانی مئی سنئسیہ مت پرا (۵۷) بدھی یوگم اپاشریتیا ۔ مت چتا ستتم بھو (۵۷)

ترجمہ

(اس لئے ہے ارجن! تو) بھی سب کرموں کو من سے مجھ میں ارپن کر کے میرے پراین ہو کر سدا مجھ میں ہی چت والا ہو (مجھ میں ہی اپنے من کو سدا لگائے رکھ) (۵۷)

دوہا

سب کرموں کو کر مرے من سے ارپن بیر (۵۷) مم پراین مم آشرے مم چت ہوئے دھیر

मच्चित्तः सर्व दुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ॥
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनङ्क्ष्यसि ॥५८॥

مچتنا سرو درگانی مت پرسادات ترشئی تی (۵۸) اتھ چیت توم اہنکارات نہ شروشیسی ونکھشیہ سی

ترجمہ

(اس طرح) تو مجھ میں ہی سدا من لگا کر میری کرپا سے جنم مرتیو وغیرہ سب دُکھوں کو پار کر جائے گا۔ اور اگر اہنکار کی وجہ سے تو (میرے بچنوں کو) نہیں سنے گا۔ تو نشٹ ہو جائے گا۔ یعنی پرمارتھ کی شاہراہ سے بھرشٹ ہو جائیگا (۵۸)

دوہا

مم چت ہو مم کرپا سے ترجاؤگے بیر (۵۸) اہنکار کر ناش کو پراپت ہوگے دھیر

यदहंकार माश्रित्य न योत्स्य इति मन्यसे ॥
मिथ्यैष व्यवसायस्ते प्रकृतिस्त्वां नियोक्ष्यति ॥५९॥

یداہنکارم آشریتیہ نہ یوتسیہ اِتی منیہ سے (۵۹) متھیا ایش۔ وَیَوسایاتے۔ پرکرتی۔ توام نیوکھشیہ تی

ترجمہ

اگر تو اہنکار کا آشرے لے کر ایسے مانتا ہے۔ کہ میں یدھ نہیں کرونگا۔ "تو یہ تیرا نشچے (خیال) جھوٹا (عبث) ہے کیونکہ کھشاتری پن کا سوبھاؤ تم کو زبردستی یدھ میں لگا دیگا (۵۹)

دوہا

اہنکار وش تو یدی کرے نہ یدھ اے بیر (۵۹) متھیا ہے سوبھاؤ وش کرنا ہوگا دھیر

स्वभावजेन कौन्तेय निबद्धः स्वेन कर्मणा ॥
कर्तुं नेच्छसि यन्मोहात्करिष्यस्यवशोऽपि तत् ॥६०॥

سوبھاوجین کونتیے۔ بندھا۔ سوین کرمنا (۶۰) کرتم نہ اچھسی۔ یت موہات کرشیہ سی اوشہ۔ اپی تت

ترجمہ

(اور) ہے ارجن! جس کرم کو تو موہ سے نہیں کرنا چاہتا ہے۔ اس کو بھی تو اپنے (پہلے کے کئے) سوبھاوک کرم سے بندھا ہوا مجبور ہو کر کریگا (۶۰)

دوہا

نج سوبھاوک کرم سے بندھے ہوئے ہو بیر (۶۰) جو نہ چاہو موہ سے۔ کرنا ہوگا دھیر (۶۰)

جیووں کے سوبھاوک کرموں کے مطابق ہی ایشور اس سنسار کو چلاتا ہے۔ یہ کہتے ہیں:-

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति
भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया ॥६१॥

ایشور رہا سرو بھوتانام۔ ہردیشے۔ ارجن۔ تشٹھتی (۶۱) بھرامین سرو بھوتانی ینترا روڑھانی مائیا

ترجمہ

ہے ارجن! جسم روپی کل (مشین) پر چڑھے ہوئے سارے پرانیوں کو انتریامی پرمیشور اپنی مایا سے (اُن کے کرموں کے مطابق) گھماتا ہوا سب بھوت پرانیوں کے ہردے میں رہتا ہے (۶۱)

دوہا

سب بھوتوں کے ہردے میں بیٹھے ایشور بیر (۶۱) سب کو مایا چکر پہ سدا گھمات اویں دھیر (۶۱)

तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत॥
तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम्॥६२॥

تَم ایو شرنم گچھ ۔ سرو بھاوین بھارت (۶۲) تت پرسادات پرام شانتِم ستھانم پراپسیہ سی شاشوتم

ترجمہ

اس لئے اے بھارت! سب طرح سے اس پرمیشور کی ہی شرن پکڑ لو۔ اسی بھگوان کی کرپا سے ہی تمہیں پرم شانتی پراپت ہوگی۔ اور سناتن دھام (مکتی) کو حاصل کرو گے (۶۲)

دوہا

بھارت سب پرکار سے شرن پربھو کی آئے (۶۲) پرم دھام اَرو شانتی پرم اُسی سے پائے

اب شری بھگوان گیتا کے امرت اپدیش کو سماپت کرنے سے پہلے لُبّ لباب کے طور پر کچھ راز کی باتیں کہتے ہیں

इति ते ज्ञानमाख्यातं गुह्याद्गुह्यतरं मया॥
विमृश्यैतदशेषेण यथेच्छसि तथा कुरु॥६३॥

اِتی تے گیانم آکھیاتم ۔ گوہیات ۔ گوہیہ ترم مَیا (۶۳) وِمرشیہ ایتت ۔ اشیشین یتھا ۔ اِچھسی تتھا کرو

ترجمہ

اسی طرح یہ مخفی سے بھی مخفی (پرم گوہیہ۔ بہت سی مخفی) گیان میں نے تیرے لئے کہا ہے۔ اس راز کو پوری طرح وچار کر (پھر) تو جیسے چاہتا ہے ویسے ہی کر یعنی جیسی تیری مرضی ہے ویسے ہی کر (۶۳)

دوہا

گوہیہ سے گوہیہ سمجھے یہ بتلایا گیان (۶۳) کر وچار جیسے چہے ویسے کر بلوان (۶۳)

گیتا کا پرم رہسیہ

سب طرح سے پرمیشور کے ہی ہو کر پرمیشور پر بھروسہ رکھ کر ساری باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں سونپ دینا گیتا کا پرم رہسیہ ہے۔ وہی پرم رہسیہ اب آخر میں بھگوان ارجن سے کہتے ہیں

सर्वगुह्यतमं भूयः शृणु मे परमं वचः॥
इष्टोऽसि मे दृढमिति ततो वक्ष्यामि ते हितम्॥६४॥

سرو گوہیا تمم بھوُیا ۔ شرنو مے پرمم وچاہ (۶۴) اِشٹاہ اسی مے دِرڑھم ۔ اِتی تتہ ۔ وکھشیامی تے ہِتم

ترجمہ ہے ارجن! اب سب سے گوہیہ (مخفی) میرے پرم (رہسیہ والے۔ پراسرار) بچن ہیں۔ وہ بھی سن۔ تو مجھے بہت ہی پیارا ہے اس لئے یہ سب پرم ہتکاری بچن تیرے لئے کہتا ہوں (۶۴)

دوہا

سب گوہیوں سے گوہیہ تم اور بچن سن بیر (۶۴) پرم پیارے ہو مرے اس سے کہوں اے دھیر

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु॥
मामेवैष्यसि सत्यं ते प्रतिजाने प्रियोऽसि मे॥

من منا بھو مد بھگتو مد یاجی مام نمسکرُو (۶۵) مام ایوایشیہ سی ستیم تے پرتی جانے۔ پریو اسی، ہے

ترجمہ — صرف مجھ سچدانند گھن پرماتما میں ہی اننیہ پریم سے من کو لگاؤ۔ مجھ پرمیشور کی ہی سچی شردھا اور نشکام بھاؤ کے ساتھ بھگتی کرو۔ من بانی اور شریر کے ذریعے سب کچھ میرے ہی ارپن کرکے پریم کے ساتھ مجھ پرماتما کی ہی پوجا کرو اور سرو شکتیمان۔ سب گنوں کے بھنڈار مجھ ایشور کو ہی ودھی پوروک بھگتی سہت پرنام کرو۔ ایسا کرنے سے تم مجھے پراپت ہو جاؤ گے۔ یہ میں تمہارے لئے سچی پرتگیا کرتا ہوں۔ کیونکہ تم میرے بہت ہی پیارے (سکھا) ہو (۶۵)

دوہا

مجھ میں من مم بھگت مم نمن۔ یجن کر بیر (۶۵) موکو پاوے گا کہوں ستیہ بچن اے دھیر

सर्व धर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ॥

अहं त्वां सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः ॥६६॥

سرو دھرمان پری تجیہ مام ایکم شرنم ورج (۶۶) اہم توام سرو پاپے بھیو موکھش یشیامی ماشچاہ

ترجمہ — (اس لئے) سب دھرموں کو یعنی سارے کرموں کے آشرے کو تیاگ کر صرف ایک مجھ سچدانند گھن پرماتما کی ہی شرن میں آ جاؤ۔ میں تجھ کو سب طرح کے پاپوں سے مکت کر دونگا۔ تم رنج مت کرو (۶۶)

دوہا

سارے دھرم تیاگ لے ایک شرن مم بیر (۶۶) میں تجھ کو سب پاپ سے مکت کرونگا دھیر

تشریح — یہ بھگوان کا ارجن کے لئے آخری اپدیش ہے۔ مطلب یہ کہ سارے کرموں میں آسکتی اور پھل کی اچھا کو تیاگ کر تم مجھ ایشور کے پرائن ہو کر سب کرم کرو۔ اس طرح میں پرمیشور تجھے سارے پاپوں سے بچا لونگا۔ تو رنج مت کر

گیتا شاستر کے اپدیش کا ادھکاری

इदं ते नातपस्काय नाभक्ताय कदाचन ॥

न चाशुश्रूषवे वाच्यं न च मां योऽभ्यसूयति ॥६७॥

ادم تے نہ اتپسکائے نہ ابھگتائے۔ کداچن (۶۷) ناچا اشروشوے۔ واچیم نہ چامام یاہ ابھے سوینی

ترجمہ — اے ارجن! یہ جو کچھ (گیتا شاستر) میں نے تمہیں بتلایا ہے۔ یہ ہرگز کسی ایسے آدمی سے نہ کہنا۔ جو تپ ہین ہو جو ایشور کا بھگت نہ ہو جو سننا نہ چاہتا ہو یا میری نندا کرتا ہو (۶۷)

دوہا

تپ اور شردھا رہت جو نند ک بھگتی شونیہ (۶۷) ان کو نہ بتلائیو گیان مرا یہ امولیہ

مگر جن میں یہ سب دوش نہیں ہیں۔ ایسے بھگتوں کے لئے بڑے پریم کے ساتھ یہ گیان کہنا چاہئے۔ کیونکہ

य इमं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति ॥

भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः ॥६८॥

یا امم پرمم گوہیم مد بھگتیشو۔ ابھی دھاسیہ تی (۶۸) بھگتم مئی پرام کرتوا۔ مام ایو۔ ایشیہ تی اسنشیہ

ترجمہ — جو پرش مجھ ... گیتا شاستر ... کو میرے بھگتوں ... نشکام بھاؤ سے پریم پوروک میرے

بھگتوں کو پڑھاوے گا یا ارتھ کی ویاکھیا کر کے اس کا پرچار کرے گا۔ وہ بلا شبہ مجھ کو ہی پراپت ہوگا (۶۸)

دوہا

پرم گوہیہ یہ گیان جو مم بھگتوں میں بیر (۶۸) کہے سنے گا پریم سے سو پراپت ہو دھیر

न च तस्मान्मनुष्येषु कश्चिन्मे प्रियकृत्तमः ॥
भविता न च मे तस्मादन्यः प्रियतरो भुवि ॥६९॥

نا چا تسمات منشئے شو۔ کشچت مے پریہ کرتمہ (۶۹) بھوِتا نہ چا مے تسمات انیہ پریہ ترد بھوی

ترجمہ۔ جو (میرا پیارا بھگت پریم سے) گیتا کا اُپدیش (اور پرچار) کرتا ہے۔ اس سے زیادہ پیارا (اچھا) کام کرنے والا منشیوں میں کوئی نہیں ہے۔ اور نہ اس (پرش) سے زیادہ پیارا اس پرتھوی میں مجھے کوئی ہے اور نہ کوئی ہوگا۔ (۶۹)

دوہا

پریہ کرتا سب سے بڑا ہے میرا وہ بیر (۶۹) نہ اس سے پیارا کوئی مجھ کو جگ میں دھیر

مطلب یہ کہ جو گیتا شاستر کا یوگیہ ادھکاریوں میں پرچار کرتا ہے۔ وہ بھگوان کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اب گیتا شاستر کے پڑھنے کا پھل کہتے ہیں

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं संवादमावयोः ॥
ज्ञानयज्ञेन तेनाहमिष्टः स्यामिति मे मतिः ॥७०॥

ادھیشیہ تے چا یا امم۔ دھرمیم سمواد م آولیوہ (۷۰) گیان یگین تین آہم۔ اشٹا۔ سیام اِتی مے متی

ترجمہ۔ اے ارجن! جو پرش اس دھرم مئے ہم دونوں کے سمواد روپ گیتا شاستر کو پڑھے گا یعنی نت پاٹھ کریگا۔ میں سمجھونگا۔ کہ اس نے گیان یگیہ سے میری پوجا کی ہے (۷۰)

دوہا

جو اس گیتا شاستر کا پاٹھ کرے گا بیر (۷۰) گیان یگیہ سے کرے گا وہ مم پوجا دھیر

श्रद्धावाननसूयश्च शृणुयादपि यो नरः ॥
सोऽपि मुक्तः शुभाँल्लोकान्प्राप्नुयात्पुण्यकर्मणाम् ॥७१॥

شردھاوان۔ ان سویہ چا۔ شرنویات۔ اپی یا نرا (۷۱) سو۔ اپی مکتا۔ شبھان لوکان۔ پراپنویات پنیہ کرمنام

ترجمہ۔ جو پرش شردھا یکت اور دوش درشٹی سے رہت ہو کر اس گیتا شاستر کو سنیگا بھی۔ وہ پاپوں سے چھوٹ کر اچھے کرم کرنیوالوں کے سرلیشٹ لوکوں کو پراپت ہوگا (۷۱)

دوہا

شردھا سے جو سنے بھی رہت اسوُیا بیر (۷۱) سب پاپوں سے مکت ہو پنیہ لوک لے دھیر

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ॥
कच्चिदज्ञानसंमोहः प्रनष्टस्ते धनंजय ॥७२॥

کچت ایتت شرتم پارتھ۔ تویا ایکاگرین چیتسا (۷۲) کچت۔ اگیان سموہا۔ پرنشٹاتے دھننجے

ترجمہ۔ اس طرح گیتا شاستر کا مہاتم کہہ کر بھگوان شری کرشن چندر نے ارجن سے پوچھا ہے پارتھ! کیا یہ (میرا اپدیش) تم نے ایکاگر چت ہو کر

۱۔ گیان یگیہ کے لئے ...

سُنا؟ اور ہے دھننجے! کیا تیرا اگیان سے پیدا ہوا موہ مٹ گیا؟ (۷۲)

دوہا

ایکاگر چت ہو سُنا کیا تم نے اے بیر (۷۲) نشٹ ہوا اگیان کیا وہ تیرا اے دھیر

کرت کرتیہ انہال ہوا. ارجن شری بھگوان سے کہنے لگا۔

अर्जुन उवाच :-

नष्टो मोह: स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादान्मयाच्युत॥
स्थितोऽस्मि गत संदेह: करिष्ये वचनं तव॥७३॥

(ارجن اوواچ)

نشٹو موہ. سمرتی لبدھا. توت پرساوات میا اچیت (۷۳) ستھتو اسمی گت سندیہا کرشئیے وچنم تو (۷۳)

ترجمہ (اس طرح بھگوان کے پوچھنے پر ارجن بولا ہے اچیت! آپ کی کرپا سے میرا موہ نشٹ ہوگیا ہے۔ اور مجھے سمرتی یعنی گیان کی پراپتی ہوگئی ہے۔ اب مجھے کوئی شک وشبہ نہیں رہا۔ اس لئے میں آپ کی آگیا کا پالن کرونگا (۷۳)

دوہا

تو کرپا سے بھول سب دور ہوئی ارو گیان (۷۳) اُپجا مانوں گا ترے بچن سبھی بھگوان

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا مضمون ختم ہوا. اب کتھا کا سمبندھ دکھلانے کے لئے سنجے بولا۔

(संजय उवाच)

इत्यहं वासुदेवस्य पार्थस्य च महात्मन:॥
संवाद मिम मश्रौष मद्भुतं रोम हर्षणम्॥७४॥

اِتی اہم واسو دیوسیہ پارتھسیہ چا مہاتمناہ (۷۴) سمواد م اِمم. اشروَ شم ادبھتم روم ہرشنم

ترجمہ (اس کے بعد سنجے بولا. ہے راجن!) اس طرح میں نے شری کرشن اور مہاتما ارجن کے اس ادبھت رہسیہ والے اور رونگٹے کھڑے کردینے سمواد کو سُنا (۷۴)

دوہا

اس پرکار سمواد یہ کرشن ارجن کا بیر (۷۴) روما نچت ادبھت سُنا میں نے ہے اے دھیر

व्यास प्रसादाच्छ्रुतवा नेतद्गुह्य महं परम॥
योगं योगेश्वरात्कृष्णात्साक्षात्कथयत: स्वयम्॥७५॥

ویاس پرساوات. شرتوان. ایت. گوہیم. اہم. پرم (۷۵) یوگم یوگیشورات کرشنات. ساکھشات کتھیتا سوئم

ترجمہ. شری ویاس جی کی کرپا سے دِویہ درشٹی کے ذریعے میں نے اس پرم گوہیہ (پُراسرار) یوگ کو ساکھشات یوگیشور شری کرشن بھگوان کے شری مکھ سے سُنا ہے (۷۵)

دوہا

ویاس کرپا سے گوہیہ تم یوگ سُنا یہ بیر (۷۵) ساکھشات یوگیشور واسو دیو سے دھیر (۷۵)

राजन्संस्मृत्य संस्मृत्य संवाद मिममद्भुतम्॥
केशवार्जुनयो: पुण्यं हृष्यामि च मुहुर्मुहु:॥७६॥

راجن سنسمرتیہ سنسمرتیہ سمواد مِمم اُدبھتم (۷۶) کیشو آرجن یو - پنیم ہرشیامی چا مُہر مُہُوہ

ترجمہ (امیں کہتے) ہے راجن! شری کرشن بھگوان اور ارجن کے اس کلیان کاری اور اُدبھت سمواد کو بار بار یاد کر کے میں بار بار خوش ہوتا ہوں (۷۶)

دوہا

کرشن ارجن سمواد یہ اوبھُت پرم پُنیت (۷۶) سمر سمر ہرشت ہوؤں بار بار رِپوُجیت

तच्च संस्मृत्य संस्मृत्य रूपमत्यद्भुतं हरेः ॥
विस्मयो मे महान्राजन्हृष्यामि च पुनः पुनः ॥७७॥

تت چا سنسمرتیہ سنسمرتیہ رُوپم اُدبھتم ہرے (۷۷) وِسمیو مے مہان راجن ہرشیامی چا پُنہ پُنہ

ترجمہ (اور) ہے ارجن! شری ہری کے اس بہت ہی اُدبھت رُوپ کو بھی بار بار یاد کر کے میرے (چت میں) بڑا تعجب ہوتا ہے۔ اور میں بار بار خوش ہوتا ہوں (۷۷)

دوہا

دیکھ دیکھ پُنہ پُنہ ہری کا وہ اوبھُت رُوپ (۷۷) آشچریہ بہو ہوت ہے ہرشت ہوں بہو بھوپ

شریمد بھگوت گیتا کو شروع سے لے کر آخیر تک سُن کر سنجے اب اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ اے ارجن! بہت کہنے اور سُننے سے کیا سچ تو یہ ہے کہ

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ॥
तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम ॥७८॥

یتر یوگیشورہ کرشنو یتر پارتھو دھنردھراہ (۷۸) تتر شری - وجیا بھوُتی - دُھروا نیتی متی مم

ترجمہ جہاں یوگیشور شری کرشن بھگوان ہیں اور جہاں گانڈیو دھنش دھاری ارجن ہیں۔ وہیں پر شری (لکشمی) وِجے (فتح - کامیابی) وِبھوتی (شان و شوکت) اور اچل نیتی (انصاف) ہے ایسا میرا مت ہے (۷۸)

دوہا

یوگیشور جہاں کرشن ہیں جہاں ارجن سے بیر (۷۸) شری وِجے سکل ایشوریہ اٹل نیتی تہاں دھیر

(یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا موکھش سنیاس یوگ نامی اٹھارھواں ادھیائے ختم)

شریمد بھگوت گیتا کے کل شلوک ۷۰۰ - بھیشم پرب میں کل شلوک ۱۵۱۱ - بھیشم پرب میں ادھیائے ۱۱۷ ختم

اٹھارہویں ادھیائے کا خلاصہ

سنیاس لفظ سے شری بھگوان کی مراد کامیہ کرموں کے تیاگ سے ہے۔ نہ کہ نت نیت کرموں کے تیاگ سے۔ سب کامیہ کرم موکھش پراپتی میں بادھک ہیں۔ اس لیئے کامنا کو تیاگ کر سوبھاوک کرم کرنے چاہئیں۔ یگیہ دان اور تپ کے کرم نہیں تیاگنے چاہئیں۔ بلکہ پھل کی اچھا سے رہت ہو کر کرنے

ملا جس کی یاد کرنے سے پاپوں کا ناش ہوتا ہے۔ اس کا نام ہری ہے۔ ہری یعنی پاپوں کو ہر لینے والا

چاہئیں۔ یہ سنسار کرم بھومی ہے۔ یہاں کرم تو سب کو کرنا ہی پڑتا ہے مگر پرکرتی کے گنوں کے بھید سے کرمیوں کے کرموں میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ ساتوک راجس اور تامس جیسا کوئی کرم کرتا ہے ویسا ہی پھل انسان کو بھوگنا پڑتا ہے مگر جو ساتوک گنوں کو اختیار کر کے پھل کی خواہش کو تیاگ کر کرم کرتا ہے اس کے لئے کوئی بھوگ نہیں کوئی بندھن نہیں وہ سدا آنند میں رہتا ہے۔ وہ ایسا سمجھتا ہے۔ کہ میں کرتا نہیں۔ بلکہ یہ سب پرکرتی کرتی ہے۔

گنوں کی تشریح بھگوان نے نہایت خوبی سے کی ہے۔ ہر ایک انسان اپنے سوبھاوک گنوں سے بندھا ہوا ہے اس لئے جو جس کا سوبھاوک کرم ہے۔ وہ اسے کرنا ہی پڑیگا۔ یہ ایشور کی مایا ہے۔ یہ سب جیو اس مایا چکر پر چڑھے ہوئے ہیں جدھر چکر گھومیگا۔ ادھر انہیں جانا ہی پڑیگا اسلئے سوبھاوک کرموں کو ایشور کی آگیا سمجھ کر اس کا پالن کرو۔ سب دھرم کرم کا وچار چھوڑ کر ایشور کی شرن لو۔ کیونکہ اس کے بغیر دھرم کرم کا گیان کہاں؟

اسی طرح سنیاس۔ تیاگ۔ کرم کا کارن۔ کرتا کا سوروپ۔ نیئت کرم کا بھید وغیرہ بتلا کر آخر میں ساری گیتا کا سار یعنی پرم مخفی گیان بتلا کر ارجن کو کرتارتھ کیا۔ کہ ایشور کی شرن لو۔ کیونکہ ایشور کی شرن لئے بغیر چت شدھ نہیں ہو سکتا۔ جو ایشور کی شرن میں نہیں ہے۔ اسے گیتا کے پڑھنے کا حق بھگوان نے نہیں دیا۔ مگر جو ایشور بھگت ہے۔ اس کے لئے گیتا شاستر کا پاٹھ ایک پرم پوتر دھرم ہے۔ اس کا یہ بھی دھرم ہے۔ کہ وہ بھگوان کے اس گیان کو دوسرے ایشور بھگتوں تک پہنچائے۔

جس گیان سے ارجن کا موہ دور ہو گیا اور وہ بھگوان کے حکم کی تعمیل میں لڑنے کو کھڑا ہے۔ جس گیان کو سنکر سنجے کو حد درجے کا آنند حاصل ہوا اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بھگوان کے اس گیان (گیتا شاستر) میں اب بھی وہ شکتی ہے۔ کہ دکھی۔ پژمردہ اور کم ہمت لوگوں میں امید۔ طاقت اور جوش بھر دے۔ موہ کو نشٹ کر دے اور گیان کی آنکھیں کھول دے۔ آریہ جاتی میں سچی زندگی پیدا کرنے والی طاقت اب بھی گیتا میں موجود ہے۔ مگر اس کے لئے ارجن جیسی جگیاسا ہونی چاہیئے۔

شریمد بھگوت گیتا کے مضامین کی انوکرمنکا

شلوک	مضمون	شلوک	مضمون
	پہلا ادھیائے ارجن وشاد یوگ	۱۱ تا ۳۰	سانکھیہ یوگ کا بالتشریح بیان
۱ تا ۱۱	دونو فوجوں کے بڑے بڑے شور بیروں کے نام اور اُن کے سامرتھ کا بیان	۳۱ تا ۳۸	کھشاتر دھرم کے مطابق یدھ کرنے کا ارجن کو اُپدیش
		۳۹ تا ۵۳	نشکام کرم یوگ کی مہما
۱۲ تا ۱۹	دونو فوجوں میں شنکھوں کا بجنا	۵۴ تا ۷۲	ستھر بدھی پرش کے لکھشن اور اس کی مہما
۲۰ تا ۲۷	ارجن کے دشمن کی فوج کو دیکھنے کا بیان		تیسرا ادھیائے کرم یوگ
۲۸ تا ۴۷	موہ کی وجہ سے ارجن کا کایرتا سنہیہ اور شوک بھرے بچن کہنا۔	۱ تا ۸	گیان یوگ اور نشکام کرم یوگ کے مطابق نشکام بھاو سے نیت کرم کرنے کی ضرورت
	دوسرا ادھیائے سانکھیہ یوگ		
۹ تا ۱۰	ارجن کی کایرتک کے بارے میں شری کرشن ارجن کا سمواد	۹ تا ۱۶	یگیہ آدی کرم کرنے کی ضرورت

نام شلوک	نام مضمون
۱۷ تا ۲۴	گیانی اور خود بھگوان کے لئے بھی لوک سنگرہ کے لئے کرم کرنیکی ضرورت
۲۵ تا ۳۵	اگیانی اور گیانی کے لکھشن اور راگ دویش سے رہت ہو کر کرم کرنے کا اُپدیش
۳۶ تا ۴۳	کام کے نرودھ کرنے کا اُپدیش
	چوتھا ادھیائے۔ گیان کرم سنیاس یوگ
۱ تا ۱۸	پرماتما کے سگن روپ کا پربھاو اور نشکام کرم یوگ کی مہما
۱۹ تا ۲۳	یوگی مہاتما پرشوں کے آچرن اور اُن کی مہما
۲۴ تا ۳۲	پھل سہت الگ الگ یگیوں کا بیان
۳۳ تا ۴۲	گیان کی مہما
	پانچواں ادھیائے۔ کرم سنیاس یوگ
۱ تا ۶	سانکھیہ اور نشکام کرم یوگ کا نرنے
۷ تا ۱۲	سانکھیہ یوگی اور نشکام کرم یوگی کے لکھشن اور اُن کی مہما
۱۳ تا ۲۶	گیان یوگ کا بیان
۲۷ تا ۲۹	بھگتی سہت۔ دھیان یوگ کا بیان
	چھٹا ادھیائے۔ آتم سنیم یوگ
۱ تا ۴	نشکام کرم یوگ کا بیان اور یوگ آروڑھ پرش کے لکھشن
۵ تا ۱۰	آتم اُدھار کے لئے پریرنا اور بھگوت پراپتی والے پرش کے لکھشن
۱۱ تا ۳۲	تفصیل کے ساتھ دھیان یوگ کا بیان
۳۳ تا ۳۶	من کے نگرہ (روکنے) کا بیان
۳۷ تا ۴۷	یوگ بھرشٹ پرش کی گتی دھیان یوگ کی مہما۔
	ساتواں ادھیائے۔ گیان وگیان یوگ
۱ تا ۷	وگیان سمیت گیان کا اُپدیش
۸ تا ۱۲	سارے پدارتھوں میں کارن روپ سے بھگوان کی ویاپکتا کا بیان
۱۳ تا ۱۹	آسری سوبھاو والوں کی نندا اور بھگوت بھگتوں کی پرشنسا
۲۰ تا ۲۳	دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کا بیان
۲۴ تا ۳۰	بھگوان کے پربھاو اور سروپ کو نہ جاننے والوں کی نندا۔ اور جاننے والوں کی مہما

نام شلوک	نام مضمون
	آٹھواں ادھیائے۔ اکھشر برہم یوگ
۱ تا ۷	برہم۔ ادھیاتم اور کرم وغیرہ کے بارے میں ارجن کے سات سوال اور اُن کے جواب
۸ تا ۲۲	بھگتی کا اُپدیش
۲۳ تا ۲۸	شکل اور کرشن گتی کا بیان
	نواں ادھیائے۔ راج وِدیا راج گُوہیہ یوگ
۱ تا ۶	پربھاو سمیت گیان کا اُپدیش
۷ تا ۱۰	جگت کی پیدائش کا بیان
۱۱ تا ۱۵	بھگوان کا تِرسکار کرنے والے آسری پرکرتی والوں کی نندا اور دَیوی پرکرتی والوں کے بھگوت بھجن کا بیان
۱۶ تا ۱۹	سروآتم روپ سے پربھاو سمیت۔ بھگوان کے سروپ کا بیان
۲۰ تا ۲۵	سکام اور نشکام اُپاسنا کا پھل
۲۶ تا ۳۴	نشکام بھگوت بھگتی کی مہما
	دسواں ادھیائے۔ وِبھوتی یوگ
۱ تا ۷	بھگوان کی وبھوتی اور یوگ شکتی کا بیان اور اُن کے جاننے کا پھل
۸ تا ۱۱	پھل اور پربھاو سمیت بھگتی یوگ کا بیان
۱۲ تا ۱۸	ارجن کا بھگوان کی استتی کرنا اور وبھوتی اور یوگ شکتی کے کہنے کی پرارتھنا کرنا
۱۹ تا ۴۲	بھگوان کا اپنی وِبھوتیوں اور یوگ شکتیوں کا بیان کرنا
	گیارھواں ادھیائے۔ وشوروپ درشن یوگ
۱ تا ۴	وشوروپ کے دکھانے کے لئے ارجن کی پرارتھنا
۵ تا ۸	بھگوان کا اپنے وشوروپ کا بیان کرنا
۹ تا ۱۴	راجہ دھرت راشٹر کو سنجے کا وشوروپ کے بارے میں کہنا
۱۵ تا ۳۱	ارجن کا بھگوان کے وشوروپ کو دیکھنا اور اس کی استتی کرنا
۳۲ تا ۳۴	بھگوان کا اپنے پربھاو کو کہنا۔ اور یدھ کے لئے ارجن کی ہمت بندھانا۔

نمبر شلوک	نام مضمون
۳۵ تا	ڈرے ہوئے ارجن کا بھگوان کی استتی کرنا اور چتر بھج روپ
۴۶	کا درشن کرانے کے لئے پرارتھنا کرنا
۴۷ تا ۵۰	بھگوان کا اپنے وشو روپ درشن کی مہما کہنا ۔ اور چتر بھج اور سومیہ روپ کا دکھانا
۵۱ تا ۵۵	بنا گہری بھگتی کے چتر بھج روپ کا درشن نہیں ہو سکتا ۔ اور پھل سہت اننیہ بھگتی کا بیان

بارھواں ادھیائے بھگتی یوگ

نمبر شلوک	نام مضمون
۱ تا ۱۲	ساکار اور نراکار کے اپاسکوں کی مہما کا بیان اور بھگوت پراپتی کے اپائے کا بیان
۱۳ تا ۲۰	بھگوت پراپتی والے پرشوں کے لکھشن

تیرھواں ادھیائے
(کھشیتر کھشیترگیہ وبھاگ یوگ)

نمبر شلوک	نام مضمون
۱ تا ۱۸	گیان سہت ۔ کھشیتر ۔ کھشیترگیہ کا بیان
۱۹ تا ۳۴	گیان سہت پرکرتی اور اس کا بیان

چودھواں ادھیائے
گن ترئی وبھاگ یوگ

نمبر شلوک	نام مضمون
۱ تا ۴	گیان کی مہما ۔ پرکرتی اور پرش سے جگت کی اتپتی
۵ تا ۱۸	ست ۔ رج اور تم تینوں گنوں کا بیان
۱۹ تا ۲۷	بھگوان کی پراپتی کے اپائے اور گن اتیت پرش کے لکھشن

پندرھواں ادھیائے ۔ پرشوتم یوگ

نمبر شلوک	نام مضمون
۱ تا ۶	سنسار برکھش کا بیان اور بھگوت پراپتی کا اپائے
۷ تا ۱۱	جیو آتما کا وشے

ہری ادم تت ست ۔ ہری ادم تت ست ۔ ہری ادم تت ست

نام شلوک	نام مضمون
۱۲ تا ۱۵	پربھاو سہت پرمیشور کے سروپ کا وشے
۱۶ تا ۲۰	کھشر اکھشر اور پرشوتم کا وشے

سولھواں ادھیائے ۔ دیواسر سمپد وبھاگ یوگ

نام شلوک	نام مضمون
۱ تا ۵	پھل سمیت دیوی اور آسری سمپدا کا بیان
۶ تا ۲۰	آسری سمپدا والوں کے لکشن اور ان کی ادھوگتی کا
۲۱ تا ۲۴	شاستر کے خلاف ۔ آچرنوں کا تیاگ اور شاستر کے آچرن کرنے کا اپدیش

سترھواں ادھیائے
شردھا ترئی وبھاگ یوگ

نام شلوک	نام مضمون
۱ تا ۶	شردھا کا اور شاستر کے خلاف گھور تپ کرنے والوں کا
۷ تا ۲۲	آہار ۔ یگیہ تپ اور دان کے الگ الگ بھید
۲۳ تا ۲۸	"ادم تت ست" کے پریوگ کی دیاکھیا

اٹھارھواں ادھیائے ۔ موکھش سنیاس

نام شلوک	نام مضمون
۱ تا ۱۲	تیاگ کا وشے
۱۳ تا ۱۸	کرموں کے ہونے میں سانکھیہ سدھانت کا اپدیش
۱۹ تا ۴۰	تینوں گنوں کے مطابق گیان ۔ کرم ۔ کرتا ۔ بدھی ۔ دھر سکھ کے الگ الگ بھید
۴۱ تا ۴۸	پھل سمیت دان دھرم کا بیان
۴۹ تا ۵۵	گیان نشٹھا کا وشے
۵۶ تا ۶۶	بھگتی سہت نشکام کرم یوگ کا بیان
۶۷ تا ۷۸	شری گیتا جی کا مہاتم وغیرہ

ادم تت ست اتی

شریمد بھگوت گیتا

المعروف سرل گیتا

(از مشریمان پرمارتھی۔ ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ و سکھ ساگر و مترجم مکمل مہابھارت لاہور)

یہ بھگوت گیتا اپنے ڈھنگ کی بالکل نرالی ہے۔ اول شلوک سنسکرت میں۔ پھر وہی شلوک اردو میں۔ پھر ترجمہ سلیس اردو میں۔ پھر دوہوں میں ترجمہ اور پھر تشریح ساری گیتا کا ترجمہ اس ڈھنگ سے کیا گیا ہے کہ معمولی سے معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس گیتا کی مدد سے اسرار نہانی اور رمز کی تہ کو پہنچ سکتا ہے اردو دان اصحاب کیلئے اس سے بہتر شرح گیتا کا ملنا مشکل ہے۔ حجم ۳۲۸ صفحات کلاں قیمت مجلد عہ علاوہ محصولڈاک

اپنشدوں کی سرل ویاکھیا

اپنشد برہم ودیا کا بھنڈار ہیں بھگوان شری کرشن نے اپنشد روپی گائے سے شریمد بھگوت گیتا روپی امرت کو دوہا ہے اس لئے اپنشدوں کی مہما پرگٹ ہوتی ہے جن سجنوں کو برہم گیان کی لگن ہو۔ ان کے لئے اپنشدوں سے بڑھ کر کوئی گرنتھ ابھی نہیں ہو سکتا۔ شریمد بھگوت گیتا کی تکمیل کے بعد ہم نے اپنے مشہور رسالہ سکھ ساگر میں اپنشدوں کا ترجمہ مع تشریح کے اردو میں شایع کرنا شروع کیا ہے۔ چنانچہ ایش اپنشد اور کین اپنشد اور کٹھ اپنشد حصہ اول چھپ کر تیار ہیں دھارمک سجنوں نے شریمد بھگوت گیتا کی طرح انکو بھی بہت پسند کیا ہے اور سچ بات تو یہ ہے کہ جو بھی پڑھیگا وہی پسند کریگا۔ منش جیون کا مقصد برہم پراپتی ہی ہے اس لئے دھارمک سجنوں سے ان کے سوادھیائے کی سفارش کیجاتی ہے۔ سکھ ساگر کی سالانہ قیمت عہ ہے۔ الگ الگ ایش اپنشد ۱۰ کین اپنشد ۱۰ کٹھ اپنشد حصہ اول ۱۰ سکھ ساگر کا ایک نمبر ۱۰ انگوٹھا نمبر ۳ جیون مکتی نمبر ۳ پورن جیون نمبر ۳

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ سکھ ساگر و دفتر اتہاس بھارت اندرون ... و مہابھارت ... لاہور

Bag

Bhagwat Gita